

دارا دیوبند  
مع فتاویٰ  
مکمل



اضافہ جدیدہ

دارالافتاؤں میں رائج الوقت نسخوں کے مطابق تخریج کے ساتھ جدید کمپیوٹر ایڈیشن

# دارالافتاویٰ مدلل و مکمل دیوبند

جلد پنجم

کتاب الصَّلَاة (ربع چہارم)

افادات: مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانی  
(مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت: حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتب: مولانا محمد ظفیر الدین صاحب شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

اضافہ تخریج جدید

مولانا مفتی محمد صالح کاروڑی رفیق دارالافتاء جامع علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

اردو بازار ایم ای جیل روڈ  
کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت

تخریج جدید اور کمپیوٹر کمپوزنگ کے جملہ حقوق ملکیت محفوظ ہیں

خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی

ستمبر ۲۰۰۲ء تشکیل پریس کراچی۔

۳۲ صفحات

باہتمام :

طباعت :

ضخامت :

## ..... ملنے کے متے ..... ❁

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی  
ادارہ اسلامیات ۱۹۰- انارکلی لاہور  
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور  
مکتبہ امدادیہ فی بی ہسپتال روڈ ملتان  
مکتبہ رحمانیہ ۱۸- اردو بازار لاہور  
ادارۃ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی

بیت القرآن اردو بازار کراچی  
بیت العلوم 20- نا بھ روڈ لاہور  
نکشمیر بکڈ پو۔ چنیوٹ بازار فیصل آباد  
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی  
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور  
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی



فہرست مضامین مدلل و مکمل فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد پنجم

(باب الجمعة)

الباب الخامس عشر: في صلوة الجمعة

جس گاؤں کی آبادی سوا سو گھر کی ہو اس میں جمعہ وعید درست نہیں۔

قصبہ کے حدود میں جمعہ درست ہے۔

جہاں تحصیلدار ہو اور دوہزار آبادی ہو جمعہ جائز ہے۔

فناء مصر

ہندوستان کے شہر میں جمعہ جائز ہے

خطبہ کی جگہ قرآن کا رکوع کافی ہے

تین چار سو آبادی والے گاؤں میں جمعہ درست نہیں۔

مؤذن کا خطیب کو بعض جملے پڑھ کر عصا دینا درست نہیں۔

تکبیر کے وقت درود جہر سے پڑھنا ثابت نہیں۔

جہاں جمعہ حائز نہیں وہاں پڑھنے سے گناہ ہوگا۔

خطہ جمعہ میں وعظ درست ہے یا نہیں۔

کیا ہندوستان میں جمعہ و عیدین درست ہے۔

احتیاط الظہر کا حکم نہیں ہے۔

پہلی اذان کے بعد بیع جائز نہیں

مانچ سوما ڈیڑھ ہزار آبادی میں جمعہ درست نہیں۔

پہلے شہر تھا پھر اجڑ کر چار سو آبادی رہ گئی تو جمعہ جائز نہیں۔

شہر لور قصبہات میں احتیاط الظہر کی ضرورت نہیں ہے۔

جمعہ میں جلدی مطلوب ہے۔

جمعہ کے لئے مستحب وقت۔

قعدہ جمعہ میں ملنے سے نماز جمعہ ادا ہو گئی۔

اذان ثانی کے بعد زبان سے نہ دعا پڑھی جائے اور نہ جواب دیا جائے۔

جمعه فی القریٰ

[illegible]

صفحہ	عنوان
۴۸	خطبہ جمعہ کے شروع میں تعوذ و تسمیہ۔
۴۸	دیہاتیوں پر جمعہ فرض نہیں۔
۵۱	اذان ثانی منبر کے پاس دئی جائے
۵۲	دو مسجدیں جو قریب قریب ہوں دونوں میں نماز جمعہ درست ہے۔
۵۲	قصبہ اور بڑی آبادی۔
۵۲	اردو زبان میں خطبہ احتیاط کے خلاف ہے۔
۵۳	رمضان میں جمعۃ الوداع ثابت نہیں۔
۵۴	اگر خطبہ میں سحلبہ کا ذکر نہ آئے تو بھی خطبہ درست ہوگا۔
۵۴	اذان خطبہ کا جواب زبان سے درست نہیں۔
۵۴	ایسا گاؤں جس کی آبادی ۱۲۵۴ ہے اس میں جمعہ۔
۵۴	افضل کے رہتے ہوئے دوسرے کو امام بنانا۔
۵۵	پچاس آدمیوں میں نماز جمعہ درست ہے یا نہیں۔
۵۵	چھوٹے گاؤں میں جمعہ مکروہ تحریمی ہے۔
۵۵	بوقت ضرورت صفیں چیر کر آگے جاننا درست ہے۔
۵۵	صف سیدھی کرنے کے لئے پکار کر کہنا درست ہے۔
۵۵	دو ہزار کی آبادی میں جمعہ۔
۵۶	گاؤں میں جمعہ۔
۵۶	ایک آبادی کے اندر جمعہ باری باری سے کئی مسجدوں میں۔
۵۷	جنگلی مقام میں جمعہ درست ہے یا نہیں۔
۵۷	دو ہزار کی آبادی میں نماز جمعہ جائز ہے۔
۵۷	عرفات میں آنحضرت ﷺ کے جمعہ نہ پڑھنے کی وجہ۔
۵۸	جمعہ کی اذان ثانی کے بعد کی دعا۔
۵۸	دونوں خطبوں کے درمیان دعا
۵۸	گاؤں میں شہر کی اذان کی آواز آتی ہو تو بھی اس پر جمعہ ضروری نہیں۔
۵۸	شہر کے باغ اور جنگل میں جمعہ درست ہے۔
۵۸	غیر عربی خطبہ میں اختلاف۔
۵۹	ملک کفار میں جمعہ اور اس کے متعلق سوالات

صفحہ	عنوان
۶۲	خطیب کا وقت خطبہ عصا لینا
۶۲	جب آبادی تین ہزار ہو تو جمعہ جائز ہے۔
۶۲	قبل جمعہ وعظ اور قبل وعظ با آواز درود۔
۶۲	خطبہ میں آنحضرت ﷺ کے نام پر خطیب کا درود پڑھنا کیسا ہے۔
۶۳	خطبہ سے پہلے با آواز تمام لوگوں کا درود پڑھنا ثلاث نہیں۔
۶۳	رسول اللہ ﷺ کا قبا میں قیام اور نماز جمعہ کی بحث۔
۶۵	خطبہ کوئی دے اور امامت کوئی کرے یہ درست ہے۔
۶۶	جمعہ کی اذان ثانی کے جواب میں بحث۔
۶۷	بارش کے زمانے میں جمعہ کی نماز باجماعت گھر میں پڑھ سکتا ہے۔
۶۸	جو لوگ ہجگانہ نماز نہیں پڑھتے ان کی نماز جمعہ بھی درست ہے۔
۶۸	جامع مسجد کی نماز میں ثواب کی زیادتی صرف فرض سے متعلق ہے۔
۶۸	سنت والوں کا انتظار خطیب کے لئے ضروری نہیں۔
۶۹	جمعہ کے دن اذان اول سے پہلے اور بعد نماز تجارت درست ہے۔
۶۹	بقدر ضرورت عربی پڑھ کر اردو میں وعظ خلاف سنت ہے۔
۶۹	بڑی آبادی میں جمعہ واجب الادا ہے۔
۷۰	چھوٹے گاؤں میں جمعہ درست نہیں خواہ وہاں دکان کیوں نہ ہو۔
۷۰	شرائط جمعہ نہ ہونے کی صورت میں روکنا۔
۷۰	جمعہ کے دن قبل جمعہ ناخن ترشوانا۔
۷۱	فناء مصر کی تعریف۔
۷۱	ایک مسجد میں تعدد جمعہ مکروہ ہے۔
۷۲	اذان ثانی مسجد کے اندر درست ہے۔
۷۲	جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز۔
۷۲	جب نہ خطبہ کی کتاب ہو نہ زبانی یاد ہو تو کیا کرے۔
۷۳	مسجد پہنچتے ہی سنت پڑھی جائے۔
۷۳	قصبات میں جمعہ درست ہے۔
۷۳	جہاں جمعہ جائز ہے وہاں مسجد کے علاوہ دوسری جگہوں میں بھی نماز جمعہ جائز ہے۔
۷۴	خطبہ کے وقت زور سے دعائیں اور درود نہ پڑھا جائے۔



صفحہ	عنوان
۷۴	فناء کی تعریف میں اختلاف اور رائج قول۔
۷۵	ہندوستان کے دارالحرب ہونے کی صورت میں بھی جمعہ جائز ہے۔
۷۵	جو قلعہ فناء مصر میں ہے اس میں جمعہ درست ہے۔
۷۵	شہر میں تعدد جمعہ جائز ہے۔
۷۶	عصا کے سہارے خطبہ مکروہ نہیں ہے۔
۷۶	جہاں گائے کی قربانی نہ ہوتی ہو وہاں بھی نماز جمعہ و عید درست ہے۔
۷۷	سنت بوقت خطبہ درست نہیں۔
۷۷	دوسری زبان غیر عربی میں خطبہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک۔
۷۸	رمضان کے آخری جمعہ میں الوداع الفراق ثابت نہیں۔
۷۸	اس قلعہ میں جمعہ درست نہیں جس میں آمدورفت کی عام اجازت نہیں۔
۷۸	جمعہ کے لئے کتنے نمازیوں کی موجودگی ضروری ہے۔
۷۸	گاؤں اور جنگل میں جمعہ درست نہیں۔
۷۹	جمعہ میں خطبہ مختصر ہونا چاہئے اور قرات مسنون۔
۷۹	ترک جمعہ گناہ ہے۔
۷۹	امام جمعہ کے لئے باہر جائے یا ظہر کی امامت کرے۔
۸۰	خطبہ میں کیا کیا پڑھنا چاہئے۔
۸۰	امام نے حالت خطبہ میں کسی کی تعظیم کی اور اسے منبر پر لے آیا تو نماز ہوئی یا نہیں۔
۸۰	سلطان المعظم کا نام خطبہ میں لینا اور دعا کرنا کیسا ہے۔
۸۰	کالا پانی میں جمعہ جائز ہے۔
۸۱	چھوٹے گاؤں میں جمعہ درست نہیں خواہ مصلحت ہی کیوں نہ ہو۔
۸۱	الوداع وغیرہ پڑھنا شعار روافض سے ہے۔
۸۱	گاؤں والوں کو شہر میں جا کر جمعہ ادا کرنا ضروری نہیں۔
۸۲	کارخانہ میں جمعہ جائز ہے۔
۸۲	آیت جمعہ قطعی الدلالہ ہے۔
۸۲	نیت جمعہ۔
۸۲	احاطہ مکان کی مسجد میں جمعہ۔
۸۳	قبل خطبہ و عطا درست ہے۔

صفحہ	عنوان
۸۳	جہاں شوافع کے نزدیک جمعہ جائز ہے، کیا حنفی امام شافعی کے مذہب پر عمل کر سکتا ہے۔
۸۳	دروازہ میں کھڑے ہو کر خطبہ خلاف سنت ہے۔
۸۳	شہر کے نواح میں کام کرنا ترک جمعہ کے لئے عذر نہیں۔
۸۴	جامع مسجد میں گنجائش نہ رہے تو کیا عید گاہ میں جمعہ کی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔
۸۴	بیک وقت کئی مسجد میں جمعہ درست ہے۔
۸۴	منبر کا درمیان صف میں رکھنا درست ہے یا نہیں۔
۸۵	مصر کی تعریف میں اختلاف۔
۸۵	یہ وقت خطبہ جمعہ پنکھا کرنا اور ننگے سر بیٹھنا کیسا ہے۔
۸۵	قضاء مصر میں جو گاؤں ہو اس میں جمعہ۔
۸۶	خطبہ میں سلطان المعظم کا نام لینا درست ہے۔
۸۶	نماز جمعہ میں خطبہ کی حیثیت۔
۸۶	خطبہ کی غلطی سے نماز میں نقص نہیں آتا۔
۸۶	فرضیت جمعہ کا منکر کافر ہے۔
۸۷	جمعہ کی فرضیت میں تاویل غلط ہے۔
۸۷	قلعہ جس میں عام داخلہ کی اجازت نہیں جمعہ جائز ہے یا نہیں۔
۸۹	یہ کہنا غلط ہے کہ صحابہ نے نماز جمعہ سے روکا۔
۸۹	اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جیل میں جمعہ۔
۸۹	بعد نماز جمعہ دعا مختصر مانگی جائے یا طویل۔
۸۹	جمعہ میں ناپینا کی امامت۔
۹۰	بڑی آبادی میں مسلمان تھوڑے بھی ہوں تو جمعہ جائز ہے۔
۹۰	کسی ریاست کے رئیس کے لئے جمعہ کے خطبہ میں دعا درست نہیں۔
۹۰	کارخانہ کے اندر جہاں عام اجازت نہیں، جمعہ جائز ہے۔
۹۱	فسادی امام کے پیچھے جمعہ۔
۹۱	امیر اگر کسی آبادی کو مصر بنادے تو وہاں جمعہ درست ہے۔
۹۱	جمعہ کے دن بھی زوال کے وقت نماز درست نہیں۔
۹۲	خطبہ جمعہ و عیدین کے شروع میں بسم اللہ، جہر کے ساتھ نہ پڑھی جائے۔
۹۲	خطبہ جمعہ و عیدین میں مصطفیٰ کمال اور امیر امان اللہ کے لئے دعا درست ہے یا نہیں۔

صفحہ	عنوان
۹۲	فناء مصر سے باہر جمعہ درست نہیں۔
۹۲	اذان جمعہ سے پہلے الصلوٰۃ والسلام پکارنا درست نہیں۔
۹۳	اذان ثانی جمعہ میں حی علی الفلاح میں پور بدن شمال کی طرف پھیر دینا ثابت نہیں۔
۹۳	کیا جمعہ میں منبر پر ہی خطبہ ضروری ہے۔
۹۳	جمعہ کی اذان ثانی ثابت ہے۔
۹۳	عورتوں کی شرکت نماز جمعہ میں مکروہ ہے۔
۹۴	ایک سلام پھیر دینے کے بعد جمعہ میں شرکت درست نہیں۔
۹۴	خطبہ کے وقت کوئی نفل و سنت نماز نہ پڑھی جائے۔
۹۴	خطیب منبر پر پہنچ کر لوگوں کو اندر بیٹھنے کو کہہ سکتا ہے۔
۹۴	منبر کے جس زینہ سے چاہے خطیب خطبہ جمعہ دے سکتا ہے۔
۹۵	ملازمان کمپنی کارخانے کے کسی کمرہ میں جمعہ پڑھ سکتے ہیں۔
۹۵	جمعہ کے لئے مسجد شرط نہیں۔
۹۵	جمعہ میں اذان ثانی کا ثبوت
۹۵	وجوب جمعہ کے باوجود جمعہ چھوڑنا حرام ہے۔
۹۶	جمعہ کے فرض و سنت نمازیں۔
۹۶	ہنگامہ زبان میں خطبہ مکروہ ہے۔
۹۶	شرائط جمعہ۔
۹۷	اذان ثانی خطیب کے سامنے ہونی چاہئے۔
۹۷	بوقت خطبہ چندہ درست نہیں۔
۹۸	جمعہ فرض عین ہے۔
۹۸	بڑے قصبہ کے پاس گاؤں ہو تو اس میں جمعہ درست نہیں۔
۹۸	ہندوستان میں جمعہ کی فرضیت۔
۹۹	اخیر جمعہ دہلی کی جامع مسجد میں ایک رسم ہے کارثواب نہیں۔
۹۹	بوقت خطبہ سامعین کی توجہ۔
۹۹	فناء شہر میں کھیت کے اندر بھی جمعہ درست ہے۔
۱۰۰	دو مستقل گاؤں ایک کے حکم میں نہیں۔
۱۰۱	قیام جمعہ کے لئے کتنی آبادی ہونی چاہئے۔



صفحہ	عنوان
۱۰۱	تیرہ سو آبادی جہاں تمام اشیاء ملتی ہوں جمعہ درست ہے۔
۱۰۱	خطبہ کے شروع میں بسم اللہ۔
۱۰۱	منبر پر خطبہ ہونا سنت ہے۔
۱۰۲	یوقت خطبہ درود دل میں پڑھا جائے۔
۱۰۲	خطبہ جمعہ سننا واجب ہے۔
۱۰۳	جہاں عربی نہ سمجھتے ہوں اردو کی اجازت ہے یا نہیں۔
۱۰۴	یہ غلط ہے کہ غیر تنخواہ دار کی امامت درست نہیں۔
۱۰۴	خطبہ جمعہ سے پہلے سورہ کھف۔
۱۰۴	نوکری کی وجہ سے ترک جمعہ درست نہیں۔
۱۰۴	خطبہ میں منبر سے اترنا اور چڑھنا کیسا ہے۔
۱۰۵	نماز جمعہ میں جب خطیب و امام نہ آئے تو دوسرے کا امام بنانا درست ہے۔
۱۰۵	تارکین جمعہ کے لئے ظہر کی جماعت جائز نہیں۔
۱۰۵	ایک مسجد میں دوبار جمعہ مکروہ ہے۔
۱۰۶	جمعہ میں بھی لقمہ دینا درست ہے۔
۱۰۶	تشہد میں جو شریک ہو جاوے وہ جمعہ پڑھے۔
۱۰۶	جمعہ میں لاحق نماز کیسے پوری کرے۔
۱۰۶	بعد خطبہ پنکھے کا حکم
۱۰۶	ایک شہر میں تین مسجدوں میں جمعہ۔
۱۰۷	جامع مسجد میں تمام آدمی نہیں آسکتے تو کیا کرے۔
۱۰۷	ملازم جو جامع مسجد میں نہیں جاسکتے نزدیک والی مسجد میں جمعہ پڑھ سکتے ہیں۔
۱۰۷	دو ہزار کی آبادی میں جمعہ۔
۱۰۷	حالت خطبہ میں امام کو پیسے دینا اور ان کی طرف پیسے پھینکنا درست نہیں۔
۱۰۷	تین ہزار کی آبادی میں جمعہ۔
۱۰۸	سنتیں بعد الجمعہ
۱۰۸	خطبہ جمعہ وعیدین میں تسمیہ۔
۱۰۸	یوم جمعہ میں، جمعہ فرض ہے یا ظہر۔
۱۰۸	جمعہ کے لئے کچھ شرائط ہیں۔

صفحہ	عنوان
۱۰۸	چھوٹے گاؤں میں جمعہ پڑھنے سے ظہر ساقط ہوگی یا نہیں۔
۱۰۸	جمعہ کے لئے شرط سلطان۔
۱۰۸	سلطان نہ ہو تو جمعہ کا حکم۔
۱۰۸	متاخرین کے قول پر عمل۔
۱۰۸	نمبردار قاضی کے قائم مقام ہے یا نہیں۔
۱۰۹	احتیاط الظہر۔
۱۰۹	ظہر بعد جمعہ۔
۱۱۰	خطبات جمعہ ہر ماہ کا علیحدہ ہونا ضروری نہیں۔
۱۱۰	جمعہ کی اذان ثانی۔
۱۱۰	حدیث لا صلوة ولا کلام۔
۱۱۲	تیرہ سو آبادی میں جمعہ۔
۱۱۲	خطبہ غیر عربی زبان میں خلاف سنت ہے۔
۱۱۳	عید و جمعہ کا اجتماع۔
۱۱۳	گاؤں میں جمعہ۔
۱۱۴	بعد اذان ثانی مناجات۔
۱۱۴	خطبہ کی حالت میں دوسرا کام۔
۱۱۴	بادشاہ اسلام نہ ہونے کی صورت میں جمعہ۔
۱۱۴	گاؤں میں جمعہ۔
۱۱۵	مولانا نانوتویؒ کی نماز جمعہ دیہات میں۔
۱۱۵	جمعہ کے لئے جامع مسجد ہونا شرط نہیں۔
۱۱۶	کمزور پر جمعہ۔
۱۱۶	اوقات خطبہ میں سنتیں۔
۱۱۶	ایک شہر میں کئی جگہ جمعہ درست ہے یا نہیں اور چند دوسرے سوالات۔
۱۱۶	کیا مکبر کے لئے امام کی اجازت ضروری ہے۔
۱۱۷	جس قصبہ کی مردم شماری ۲۵۰۰ ہو اس میں جمعہ جائز ہے۔
۱۱۷	جمعہ کا وقت۔
۱۱۷	جمعہ کہاں جائز ہے۔



صفحہ	عنوان
۱۱۸	جمعہ کے بعد کتنی سنتیں ہیں اور کس ترتیب سے۔
۱۱۸	گاؤں میں جمعہ پڑھنے سے ظہر ساقط نہیں ہوتی۔
۱۱۸	آبادی کے بڑے ہونے میں جملہ اقوام کا اعتبار۔
۱۱۸	دو ہزار سے زیادہ آبادی ہونے میں جمعہ درست ہے۔
۱۱۹	تیرہ سو آبادی میں بازار ہو جمعہ جائز ہے۔
۱۱۹	آبادی سے تھوڑی دور گھر میں جماعت ہو سکتی ہے یا نہیں۔
۱۱۹	پہلے شہر تھا اب دو ڈیڑھ ہزار آبادی ہے۔ کیا جمعہ جائز ہے۔
۱۱۹	خطبہ جمعہ فرض ہے یا سنت۔
۱۱۹	بوقت خطبہ کسی قسم کا ذکر جائز ہے یا نہیں۔
۱۲۰	جمعہ سے پہلے کی سنت خطبہ سے پہلے نہ پڑھ سکا، اب کیا کرے۔
۱۲۰	شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر۔
۱۲۰	صوبہ بنگال کے دیہاتوں میں جمعہ جائز ہے یا نہیں۔
۱۲۱	بنگال میں جہاں آبادیاں ملی ہوئی ہوتی ہیں جمعہ جائز ہے یا نہیں۔
۱۲۱	دونوں خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا کیسا ہے۔
۱۲۱	خطبہ سے پہلے وعظ کہنا کیسا ہے۔
۱۲۲	جمعہ کی نماز فرض ہے یا نہیں اور خطبہ اس کا سننا کیسا ہے۔
۱۲۲	اذان ثانی منبر کے سامنے مسجد میں ہو یا باہر۔
۱۲۲	نماز جمعہ کی یہ ترتیب صحیح ہے یا نہیں۔
۱۲۳	مصر کی صحیح تعریف۔
۱۲۳	حضرت قاسم العلوم اور مسئلہ جمعہ۔
۱۲۴	چار ہزار کی آبادی میں جمعہ جائز ہے۔
۱۲۴	چھوٹی آبادی میں جمعہ جائز نہیں۔
۱۲۴	بڑے قصبہ میں جمعہ جائز ہے۔
۱۲۵	جامع مسجد کی بجائے محلہ کی مسجد میں جمعہ پڑھنا کیسا ہے۔
۱۲۵	قریہ میں جمعہ پڑھنے سے ظہر ذمہ سے ساقط ہو گیا نہیں۔
۱۲۵	ڈھائی ہزار کی آبادی میں جمعہ جائز ہے یا نہیں۔
۱۲۶	بازاروں کے آس پاس کے مستقل گاؤں میں جمعہ جائز ہے یا نہیں۔

صفحہ	عنوان
۱۲۶	کیا دیہات والوں کو جمعہ کے لئے شہر آنا ضروری ہے۔
۱۲۶	ان عبارتوں کا مطلب کیا ہے۔
۱۲۶	چھوٹی بستی میں کسی مصلحت کی وجہ سے بھی جمعہ جائز نہیں۔
۱۲۷	مصر کی مفتی بہ تعریف کیا ہے؟
۱۲۸	بارہ سو جس قریہ کی آبادی ہو اس میں جمعہ جائز ہے یا نہیں۔
۱۲۸	دو ہزار آٹھ سو کی آبادی میں جمعہ جائز ہے۔
۱۲۹	ڈیڑھ ہزار کی آبادی میں جمعہ کا کیا حکم ہے۔
۱۲۹	بعد جمعہ سنت کی کتنی رکعت ہیں۔
۱۲۹	قریہ کبیرہ کے لئے آبادی سے کیا مراد ہے۔
۱۲۹	خطبہ میں آنحضرت ﷺ کے نام پر درود پڑھیں یا نہیں۔
۱۲۹	دونوں خطبوں کے درمیان دعائے نکلے۔
۱۳۰	جمعہ کی دوسری اذان کے متعلق بحث۔
۱۳۰	جمعہ کے متعلق دو گروہ اور اس کا تصفیہ۔
۱۳۱	گاؤں میں جمعہ جائز ہے یا نہیں۔
۱۳۲	جمعہ در قریہ۔
۱۳۲	بحث جمعہ در سوال و جواب۔
۱۳۳	خطبہ شروع ہونے کے بعد سنتیں پڑھی جائیں یا نہیں۔
۱۳۳	آیت صلوٰ علیہ وسلم پر با آواز درود پڑھنا کیسا ہے۔
۱۳۴	اذان خطبہ کا جواب اور اس کے بعد دعا۔
۱۳۴	ختم سنت کے بعد اجتماعی دعا بدعت ہے۔
۱۳۴	دیہاتوں میں جمعہ
۱۳۵	عصا کے سہارے خطبہ مسنون کیوں ہے۔
۱۳۵	بوقت خطبہ اذان سے پہلے یہ کلمات کہنے کیسے ہیں۔
۱۳۵	جمعہ کہاں جائز ہے، مصر کی تعریف کیا اور سرہند میں جمعہ کا کیا حکم ہے۔
۱۳۶	بوقت خطبہ تعوذ و تسمیہ آہستہ کیوں پڑھتے ہیں؟
۱۳۶	بحث احتیاط الظہر۔
۱۳۶	بوقت سنت و عطا۔

صفحہ	عنوان
۱۳۶	بین الخطبتین دعا۔
۱۳۸	الباب السادس عشر: فی صلاۃ العیدین
۱۳۸	عید گاہ میں با آواز تکبیر نہ کہی جائے۔
۱۳۸	جماعت میں تفریق کرنے والے کی نماز ہوئی یا نہیں۔
۱۳۸	عید گاہ کا خطبہ کسی نے دیا اور نماز کسی نے پڑھائی تو بھی نماز ہو گئی۔
۱۳۸	عید فطر کے دن بوجہ بارش نماز عید نہ ہو سکے تو دوسرے دن پڑھی جائے۔
۱۳۸	دو فریق نے دو جگہ نماز عید ادا کی تو بھی درست ہو گی۔
۱۳۹	عیدین میں تکبیرات زوائد کی تعداد۔
۱۳۹	عیدین کی نماز کے لئے باہر نکلنا سنت ہے۔
۱۴۱	عیدین کی نماز کے بعد دعا
۱۴۱	صلوۃ عیدین میں سجدہ سو کا حکم اور فرض سے واجب کی طرف واپسی۔
۱۴۲	عیدین میں بعد نماز دعا اور اس سلسلہ میں اکابر کا مسلک۔
۱۴۲	خطبہ عیدین کی ابتداء تکبیر سے مستحب ہے۔
۱۴۲	عادل گواہوں کی شہادت پر نماز عید۔
۱۴۲	عیدین میں خطبہ کس جگہ سے دے۔
۱۴۲	دو عادل گواہ کی گواہی سے رویت ثابت ہو جاتی ہے۔
۱۴۲	یوم النحر میں جملہ شرائط صوم کی رعایت مستحب ہے۔
۱۴۲	عید کا خطبہ مختصر ہونا چاہئے اور خطبہ سننا واجب ہے۔
۱۴۲	اچھا یہ ہے کہ خطیب و امام ایک ہی شخص ہو۔
۱۴۵	چھ زوائد تکبیرات کا عید میں ثبوت۔
۱۴۵	جو عید گاہ آبادی کے بڑھنے سے آبادی کے اندر آگئی وہ صحرا کے حکم میں نہیں ہے۔
۱۴۵	بچے جماعت عیدین میں کہاں کھڑے ہوں۔
۱۴۵	نماز عیدین میں عورتوں کی جماعت مکروہ ہے۔
۱۴۶	قبرستان میں عید کی نماز جبکہ قبر سامنے نہ ہو۔
۱۴۶	تکبیرات تشریق عورتوں کے لئے نہیں ہے۔
۱۴۶	رکوع سے اٹھ کر تکبیرات زوائد کہنا۔
۱۴۷	بلا عذر عید کی نماز دروازہ پر پڑھنا کیسا ہے؟



صفحہ	عنوان
۱۴۷	مکروہ تحریمی کے لئے دلیل کی ضرورت۔
۱۴۷	تاشاور نفیری بجاتے ہوئے عید گاہ جانا اور امام کے سر پر چتر کا سایہ کرنا کیسا ہے۔
۱۴۸	جو قربانی نہ کرنا چاہتا ہو وہ پہلے حجامت نہوا سکتا ہے۔
۱۴۸	بازار صحرا کے حکم میں نہیں ہے۔
۱۴۸	بازار میں صلوٰۃ عید۔
۱۴۸	بازار میں شارع عام کے سامنے نماز عید۔
۱۴۸	راستہ پر صلوٰۃ عید۔
۱۴۸	دہلیز میں نماز عید۔
۱۴۸	فناء مسجد میں نماز عید۔
۱۴۹	عرفہ نویں ذی الحجہ کو کہتے ہیں۔
۱۴۹	سورۃ فاتحہ کے بعد یاد دلانے پر تکبیرات زوائد، پھر قرأت۔
۱۴۹	دعا بعد صلوٰۃ عید بدعت نہیں ہے۔
۱۵۰	نماز عید کے پہلے یا بعد عید گاہ میں نفل۔
۱۵۰	مفسد صلوٰۃ قرأت کی صورت میں دوسری جماعت کر سکتا ہے۔
۱۵۰	تکبیرات تشریق فرض نماز کے بعد صرف ایک مرتبہ۔
۱۵۱	بارہ تکبیرات کے ساتھ عیدین کی نماز درست ہے یا نہیں۔
۱۵۱	تکبیرات زوائد کے ترک سے اعادہ جماعت۔
۱۵۱	عید کی نماز کے لئے مقتدیوں کا انتظار۔
۱۵۱	عیدین میں تکبیرات زوائد عند الحفیہ چھ ہیں۔
۱۵۲	نماز عید کے لئے نقارہ جائز ہے یا نہیں۔
۱۵۲	عیدین میں تکبیرات زوائد کی بحث۔
۱۵۲	تکبیرات تشریق کی قضا نہیں۔
۱۵۲	عید گاہ میں غیر مقلد اگر پہلے نماز پڑھ لیں تو اس کا اعتبار نہیں۔
۱۵۳	جدید عیدہ گاہ بنانا۔
۱۵۳	ایک شہر میں دو عید گاہ۔
۱۵۳	آبادی سے باہر کی عید گاہ میں نماز عید افضل ہے۔
۱۵۳	قصابوں کی بنائی ہوئی عید گاہ میں نماز درست ہے۔

صفحہ	عنوان
۱۵۳	تکبیرات تشریق جماعت کی بعد ہے تنہا پڑھنے کے بعد نہیں۔
۱۵۴	عیدین میں تکبیر کے بعد بغیر ارسال ہاتھ باندھ لے۔
۱۵۴	اگر کچھ لوگ عذر کی وجہ سے مسجد میں عید کی نماز ادا کریں تو درست ہے۔
۱۵۴	ہندو کی زمین عید گاہ کے لئے قبول کرنے کی صورت۔
۱۵۴	عید گاہ وقف کا کوئی حصہ کسی کو نہیں دیا جاسکتا۔
۱۵۵	عید گاہ پیدل جانا سنت ہے، پیسے پھانسیں پھانسیں نہ کریں۔
۱۵۵	عید کی نماز جیل میں۔
۱۵۵	بعد زوال عید کی نماز درست نہیں، عذر کی وجہ سے دوسرے دن پڑھنے کی اجازت۔
۱۵۶	نماز عیدین واجب ہے اور تکبیرات زوائد بھی۔
۱۵۶	تکبیرات تشریق صرف ایک مرتبہ کہنا سنت ہے۔
۱۵۶	حدیث عید میں دعوت کا کیا مطلب ہے۔
۱۵۶	عید میں بعد خطبہ دعا نہیں۔
۱۵۶	وقف عید گاہ میں تصرف درست نہیں۔
۱۵۷	تعمیر عید گاہ میں ہندو کاروپہ لگانا جائز ہے۔
۱۵۷	عید گاہ کی زمین فروخت نہیں کی جاسکتی۔
۱۵۷	عید گاہ میں کھیل تماشہ درست نہیں۔
۱۵۸	عیدین میں تکبیرات زوائد کی تعداد اور اس کی خلاف ورزی کا اثر۔
۱۵۸	خطبہ عید میں نورنامہ وغیرہ درست نہیں۔
۱۵۸	جنہوں نے عید گاہ کی نماز میں رکوع نہیں کیا ان کی نماز نہیں ہوئی۔
۱۵۸	تکبیرات تشریق گاؤں میں کہی جائیں۔
۱۵۹	عیدین کا خطبہ صفوں کے درمیان منبر رکھ کر درست ہے یا نہیں؟
۱۵۹	عید گاہ میں آواز ملا کر جہر سے تکبیر درست نہیں۔
۱۵۹	عیدین کی تکبیرات زوائد میں اگر ارسال نہ کرے تو کیا حکم ہے۔
۱۶۰	بعد نماز عید آنحضرت ﷺ سے دعا ثابت ہے یا نہیں۔
۱۶۰	تکبیرات تشریق کے سلسلہ میں امام صاحب کا قول احوط ہے یا صاحبین کا۔
۱۶۰	محض نیت سے بغیر عمل نماز نہیں ہوتی۔
۱۶۱	عیدین میں تفریق جماعت امامت کی خاطر درست نہیں۔

صفحہ	عنوان
۱۶۱	عیدین کا وجوب اور قضا نہ ہونے کی وجہ
۱۶۱	عیدین کی نماز سے پہلے یا بعد میں نوافل نہیں۔
۱۶۱	عید الفطر کی نماز عذر کی وجہ سے اگلے دن درست ہے۔
۱۶۲	نماز عیدین کی نیت میں لفظ سنت کما تو نماز ہوئی یا نہیں۔
۱۶۲	نماز عیدین کے لئے بھی فرش کا پاک ہونا ضروری ہے۔
۱۶۲	عید کے بعد چار رکعت نفل جماعت سے پڑھنے کا رواج غلط ہے۔
۱۶۲	چھوٹے گاؤں میں عیدین درست نہیں۔
۱۶۲	عید گاہ کے بہہ جانے کا خطرہ ہے تو کیا اس کا ملبہ اکھیڑا جاسکتا ہے۔
۱۶۳	قبرستان میں جو عید گاہ بنی ہو اس میں نماز جائز ہے یا نہیں۔
۱۶۳	صحیح صحیح ہے یا ضحیٰ۔
۱۶۳	ایک شخص نے دو جگہ عید کی امامت کی کوئی جگہ جائز ہوئی۔
۱۶۳	عیدین میں دعا کس وقت جائز ہے بعد نماز یا بعد خطبہ۔
۱۶۴	عیدین کی نماز مسجد میں جائز ہے یا نہیں۔
۱۶۴	یہ کہنا غلط ہے کہ عیدین کا خطبہ منبر پر پڑھنا درست نہیں۔
۱۶۴	عید کے دن نوافل۔
۱۶۵	عید پڑھنے کے بعد نفل کی نیت سے دوبارہ عید پڑھنا کیسا ہے۔
۱۶۵	عیدین مختلف مسجدوں میں۔
۱۶۵	تکبیرات زوائد میں ہاتھ باندھنا جائز ہے۔
۱۶۵	بعد نماز عید نوافل بدعت ہے۔
۱۶۵	رشوت کی آمدنی سے عید گاہ بنانا کیسا ہے۔
۱۶۶	نماز عیدین جامع مسجد میں۔
۱۶۶	نماز عیدین میں مقتدی زیادہ شافعی المذہب ہوں تو امام کس طرح نماز پڑھاوے۔
۱۶۶	عید گاہ آبادی سے باہر جس سمت میں بھی ہو کوئی مضائقہ نہیں۔
۱۶۶	عیدین کے لئے اذان وغیرہ نہیں ہے۔
۱۶۷	تکبیرات تشریق۔
۱۶۷	بعد خطبہ دعا ثابت نہیں۔
۱۶۷	عورتوں کا عید گاہ جانا۔



صفحہ	عنوان
۱۶۸	عیدین کی نماز واجب ہے یا نفل۔
۱۶۸	عید گاہ کہاں ہونی چاہئے۔
۱۶۸	عید گاہ میں جہر سے تکبیر کہنا کیسا ہے۔
۱۶۹	غیر مقلدوں کے متعلق سوال۔
۱۷۱	عید گاہ میں الصلوٰۃ والصلوٰۃ کہنا کیسا ہے۔
۱۷۱	الباب السابع عشر فی الاستسقاء
۱۷۱	بارش طلب کرنے کا طریقہ
۱۷۱	کیا نماز استسقاء جماعت کے ساتھ مستحب ہے یا غیر جماعت۔
۱۷۲	نماز استسقاء کا وقت۔
۱۷۲	بعد نماز استسقاء دعا لٹے ہاتھوں مانگی جائے۔
۱۷۲	نماز استسقاء میں جماعت و خطبہ اور قلب رداء کا کیا حکم ہے۔
۱۷۳	کتاب الجنائز
۱۷۳	فصل اول : موت کے وقت مرنے والوں سے سلوک
۱۷۳	موت کے وقت چپ لٹانا کیسا ہے۔
۱۷۳	غسل اور موت کے وقت قبلہ رو کر دینے کی حدیث۔
۱۷۵	تلقین لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کی بحث۔
۱۷۵	تلقین کس وقت کی جائے۔
۱۷۵	نزع کے وقت عورت کو مہندی لگانا جائز ہے۔
۱۷۶	فصل ثانی : میت کو غسل دینا
۱۷۶	جبلی مر جائے ایک غسل کافی ہے یا نہیں اور لڑکی کو غسل کون دے۔
۱۷۶	عورت کو شوہر غسل نہیں دے سکتا ہے، البتہ دیکھ سکتا ہے۔
۱۷۷	حالت جنابت میں ایک عورت مر گئی، غسل کا طریقہ کیا ہے۔
۱۷۷	میت کے سرمہ لگانا اور کنگھی کرنا کیسا ہے۔
۱۷۷	عورت خاوند کو اور خاوند بیوی کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں۔
۱۷۷	محرم عورتوں کو مرنے کے بعد مرد غسل دے سکتا ہے یا نہیں۔
۱۷۷	خضی مشکل کو غسل کون دے۔

صفحہ	عنوان
۱۷۸	جسے غسل دینا نہ آئے اگر وہ غسل دے دے تو کیا حکم ہے۔
۱۷۸	میت کو غسل کے لئے گھر کے برتن میں پانی گرم کرنا اور غسل دینا درست ہے۔
۱۷۸	اگر عورت مردوں میں یا مرد عورتوں میں مچائے تو غسل کی کیا صورت ہوگی۔
۱۷۸	شوہر اپنی زوجہ متوفیہ کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں۔
۱۷۸	غسل دینے کے لئے مردہ کو کیسے لٹائیں۔
۱۷۹	غیر دیندار سے میت کو غسل دلانا اچھا نہیں۔
۱۷۹	میت کو غسل دیتے وقت پیر کس طرف ہوں۔
۱۷۹	مردہ کے غسل کی ہیئت کیا ہو۔
۱۷۹	بوقت غسل آنحضرت ﷺ کے پیر کس طرف تھے۔
۱۷۹	مرنے کے بعد شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو دیکھ سکتی ہے۔
۱۸۰	خفتی کو غسل عورت دے یا مرد۔
۱۸۰	مردے کو کیوں غسل دیتے ہیں۔
۱۸۰	مسلمان لاش کو غیر مسلم چھو سکتے ہیں یا نہیں۔
۱۸۰	غسل جو چاہے دے یا متعین آدمی اور غسل دینے والے پر غسل ضروری نہیں۔
۱۸۰	شوہر اپنی عورت کے جنازہ کو ہاتھ لگا سکتا ہے یا نہیں۔
۱۸۱	میت کو غسل کس طرح دیا جائے۔
۱۸۱	میت کے غسل دینے کے لئے کیسا پانی ہونا چاہئے۔
۱۸۱	مجبوری میں شوہر اپنی مردہ عورت کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں۔
۱۸۲	جذامی کو غسل دیا جائے یا نہیں۔
۱۸۲	حضرت علیؓ کا حضرت فاطمہؓ کو غسل دینا کیسا تھا۔
۱۸۳	فصل ثالث: مردوں کے کفن کا بیان
۱۸۳	کفن پہنانے کے بعد امام کو چھٹی دینا بے اصل ہے۔
۱۸۳	زندگی میں اپنے لئے کفن اور قبر تیار کرنا کیسا ہے۔
۱۸۳	لڑکے اور لڑکیوں کے کفن کی تعداد کیا ہے۔
۱۸۳	عورت کے کفن میں سینہ بند اوپر رہنا چاہئے یا نیچے۔
۱۸۳	دوبارہ نماز جنازہ درست ہے یا نہیں۔
۱۸۴	کفن کے متعلق مذکورہ تصریح درست ہے یا نہیں۔



صفحہ	عنوان
۱۸۴	اوپر کی چادر اور دستا نے کفن میں داخل ہیں یا خارج۔
۱۸۴	میت کو دفناتے وقت اس کے ہاتھ کہاں رکھے جائیں۔
۱۸۴	کفن میں عمامہ دینا مکروہ ہے۔
۱۸۵	مرد و عورت کی کفنی میں گریبان کس طرف کیا جائے۔
۱۸۵	جنازہ کے اوپر چادر ڈالنا کیسا ہے۔
۱۸۵	کفن میں تہ بند دینا کیسا ہے اور قبر میں بند کھول دینا چاہئے۔
۱۸۵	بعد تدفین تلقین
۱۸۶	نمازہ جنازہ کے لئے جائے نماز اور اس کا حکم۔
۱۸۶	ہندو کے بنے ہوئے کپڑے کا کفن دینا درست ہے۔
۱۸۶	مرد کے لئے رنگین کفن کا کیا حکم ہے
۱۸۷	میت مرد و عورت کے لئے کفن کے کتنے کپڑے ہیں۔
۱۸۷	کعبہ کے غلاف کا کفن دینا کیسا ہے۔
۱۸۷	جمعہ کے دن مرنے والے کی نمازہ جنازہ کی تاخیر کا رواج غلط ہے۔
۱۸۷	قمیص کسے کہتے ہیں۔
۱۸۸	مرد اور عورت کا کفن۔
۱۸۸	نصرانی والدہ کی تکفین عیسائی مذہب کے مطابق کرانا جائز ہے یا نہیں۔
۱۸۸	بعد موت میاں بیوی ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں۔
۱۸۹	کفنا تے وقت اگر نجاست نکلے تو غسل کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔
۱۸۹	غیر محرم عورتیں مردہ مرد کو نہیں دیکھ سکتیں۔
۱۸۹	تکفین کی بجی ہوئی رقم کس مصرف میں خرچ کی جائے۔
۱۹۰	حضرت علیؓ کا حضرت فاطمہؓ کو غسل دینے کی وجہ۔
۱۹۰	کفن اور غسل میں کوئی نقص ہو تو مواخذہ میت پر نہیں۔
۱۹۰	کفنائے ہوئے مرد میت پر چادر ڈال کر لے جانا کیسا ہے۔
۱۹۱	تجہیز و تکفین کے اخراجات۔
۱۹۱	مردہ کو کفن میں سلا ہوا پانچامہ اور ٹوپی دینا کیسا ہے۔
۱۹۱	تابلغ کا کفن
۱۹۱	میت کے اوپر کی چادر کیا کی جائے۔

صفحہ	عنوان
۱۹۳	فصل رابع: جنازہ اٹھانے کا بیان
۱۹۳	جنازہ اٹھانے میں پیچھے والا تابوت استعمال کرنا درست ہے یا نہیں۔
۱۹۳	ٹراموے پر مردہ لے جانا کیسا ہے۔
۱۹۴	جنازہ اٹھانے کا مسنون طریقہ۔
۱۹۴	انتقال کے بعد زوجہ کو کندھا دینا درست ہے۔
۱۹۴	جنازہ کے پیچھے بلند آواز سے کلمہ یا اشعار پڑھنا درست نہیں۔
۱۹۵	غیر مسلم پڑوسی کے جنازہ کے ساتھ جانا درست ہے یا نہیں۔
۱۹۵	روزہ دار مر جائے تو کیا حکم ہے۔
۱۹۵	نپاک جنازہ کو کندھا لگائے یا نہیں۔
۱۹۵	جنازہ کا سر ہانہ آگے رکھا جائے۔
۱۹۵	اعمال کا اثر مردہ کے جسمانی وزن پر نہیں ہوتا۔
۱۹۶	مرنے والی عورت کا ولی شوہر نہیں، عصبہ ہیں۔
۱۹۶	جنازہ لے کر دس دس قدم چلنا ثابت ہے یا نہیں۔
۱۹۶	قبرستان مشرق میں ہو تو پچھتے وقت میت کا سر کدھر رکھا جائے۔
۱۹۶	گاڑی پر جنازہ لے جانا مکروہ ہے۔
۱۹۷	جنازہ کے پیچھے چلے۔
۱۹۷	جنازہ دور کے راستہ سے لے جانا اچھا نہیں ہے۔
۱۹۷	غسل کے وقت میت کا سر کدھر ہو۔
۱۹۷	بیوی کے جنازہ کو بوسہ نہیں دے سکتا۔
۱۹۷	میت میں کوئی ہیئت وقت غسل اچھی ہے۔
۱۹۸	لے جاتے ہوئے میت کا سر ہانہ آگے ہو۔
۱۹۸	بعض عبارت کا مطلب
۱۹۸	نامحرم عورت کے جنازہ کو کندھا دینا درست ہے۔
۱۹۹	نامحرم عورت کا اٹھانا مرد کے لئے جائز ہے۔
۱۹۹	جنازہ کے ساتھ جائے نماز لے جانا بے اصل ہے۔
۱۹۹	مسلمان کا ہندو میت کے ساتھ جانا اور دفن و کفن میں شریک ہونا مباح ہے۔
۱۹۹	قرآن شریف جنازہ کے ساتھ لے جانا خلاف سنت ہے۔

صفحہ	عنوان
۱۹۹	جنازہ پر شوخ رنگ کی چادر ڈالنا کیسا ہے۔
۱۹۹	جنازہ کے لئے بھاری پلنگ رکھنا کیسا ہے۔
۲۰۰	جنازہ کے ساتھ نعت، درود یا قرآن شریف آواز کے ساتھ پڑھنا ثابت نہیں۔
۲۰۰	میت کا لباس کی ارتھی پر لے جانا درست نہیں۔
۲۰۰	عورت کا کفن و دفن کا خرچ کس کے ذمہ ہے۔
۲۰۰	مشرق کی طرف جنازہ لے جانے میں پیر کا قبلہ کی طرف ہونا درست ہے۔
۲۰۱	فصل خامس : نماز جنازہ
۲۰۱	نماز جنازہ کے بعد بیٹھنے کا رواج غلط ہے۔
۲۰۱	طاعون کی وجہ سے کوئی بھاگ جائے اور وہ وہاں مر جائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔
۲۰۱	نماز کا تارک کافر نہیں، اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔
۲۰۲	بچہ زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا، کیا حکم ہے۔
۲۰۲	جب میت کو بلا غسل و بلا نماز دفن کر دیا تو اس کی قبر پر نماز جنازہ درست ہے۔
۲۰۲	خود کشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔
۲۰۳	نماز جنازہ کی صفوں میں سجدہ کی جگہ چھوڑنا بے اصل ہے۔
۲۰۳	عورت نماز جنازہ پڑھا سکتی ہے یا نہیں۔
۲۰۳	کیا دوبارہ نماز جنازہ درست ہے۔
۲۰۳	حرام کار کی نماز جنازہ۔
۲۰۴	نماز جنازہ کے لئے وصیت اور اس کا حکم۔
۲۰۴	قادیانی کی نماز جنازہ درست نہیں۔
۲۰۴	بعد نماز پھر جنازہ کو گھر میں لا کر دعا کرنا بدعت ہے۔
۲۰۴	نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں، مگر پانچ کہنے والا کافر نہیں۔
۲۰۴	نماز جنازہ جو تائیں نہ پڑھی جائے۔
۲۰۵	ولد الزنا کے کان میں اذان اور اس کی نماز جنازہ کا حکم۔
۲۰۵	نماز جنازہ سے کسی کو روکا نہ جائے۔
۲۰۵	رنڈیوں کی بھی نماز جنازہ پڑھی جائے۔
۲۰۵	جس نے کبھی نماز پنجوقتہ نہ پڑھی ہو اس کی نماز جنازہ بھی ضروری ہے۔
۲۰۵	بے نمازی مردہ کو گھسیٹنے کی بات غلط مشہور ہے۔



صفحہ	عنوان
۲۰۶	مسجد جماعت میں نماز جنازہ مکروہ ہے۔
۲۰۶	حضرت سعد کا واقعہ اور اس کا جواب
۲۰۶	اگر لاعلمی کی وجہ سے بچہ پر نماز جنازہ ترک کر دے تو کیا حکم ہے۔
۲۰۷	جمعہ کے دن نماز جنازہ سنت سے پہلے۔
	جو شخص نماز روزہ سے روکے اور حج و تلاوت سے منع کرے اس کی
۲۰۷	نماز جنازہ درست ہے یا نہیں۔
۲۰۸	رضاعی بہن سے نکاح کرنا کفر نہیں، اس کی نماز جنازہ درست ہے۔
۲۰۸	ہندو مسلم ایک جگہ جل کر مر جائیں تو کس طرح نماز جنازہ پڑھی جائی۔
۲۰۸	بان کی چارپائی پر نماز جنازہ درست ہے۔
۲۰۹	ایسے جنازہ پر نماز نہیں پڑھی گئی جس کے اسلام میں شبہ تھا کیا حکم ہے۔
۲۰۹	نماز جنازہ کی صفیں۔
۲۰۹	غیر مقلد کی نماز جنازہ میں شرکت درست ہے۔
۲۱۰	نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا۔
۲۱۰	نماز عید کے وقت جنازہ آجائے تو کیا کرنا چاہئے۔
۲۱۰	عید گاہ میں نماز جنازہ مکروہ نہیں۔
۲۱۰	یہ کہنا کہ میری نماز جنازہ نہ پڑھنا کفر نہیں ہے اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔
۲۱۰	جس امام کے پیچھے وقتی نماز نہ پڑھے جنازہ میں اس کی امامت۔
۲۱۱	اگر کوئی نماز جنازہ پڑھانے والا نہ ہو تو کیا کیا جائے۔
۲۱۱	عورت کی نماز جنازہ شوہر کے حکم سے ہوگی ییاپ کے۔
۲۱۱	منکرات کی وجہ سے نماز جنازہ ترک نہ کی جائے۔
۲۱۱	شبہ سے نماز جنازہ فاسد نہ ہوگی۔
۲۱۲	رات میں نماز جنازہ
۲۱۲	مردہ کی صرف ہڈیوں پر غسل اور نماز نہیں۔
۲۱۲	چارپائی پر رکھ کر نماز جنازہ۔
۲۱۲	مسجد میں نماز جنازہ اس طرح کہ لغش باہر ہو۔
۲۱۳	نماز جنازہ کے بعد پھر دعا مشروع نہیں۔
۲۱۳	قبرستان کی مسجد میں نماز جنازہ۔

صفحہ	عنوان
۲۱۴	علامت مسلمانی باقی نہ ہو تو جنازہ کی کیا صورت ہوگی۔
۲۱۴	بعد نماز جنازہ اور قبل از دفن دعا جائز ہے یا نہیں۔
۲۱۵	عائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں۔
۲۱۵	ڈاکو اور باغی وغیرہ کی نماز جنازہ کیوں جائز نہیں۔
۲۱۵	مرتکب کبیرہ کی نماز جنازہ پڑھی جائے مگر کافر کی نہیں۔
۲۱۵	ڈاکو حالت ڈاکہ زنی میں مارا جائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی یا نہیں۔
۲۱۵	زانی کی نماز جنازہ درست ہے یا نہیں۔
۲۱۶	ولی اگر غیر عالم کو امام بنا کر نماز جنازہ پڑھے تو کیا اعادہ ہوگا۔
۲۱۶	مخنت کی نماز جنازہ۔
۲۱۶	صرف رافضی کے نماز جنازہ پڑھ لینے سے فرض ساقط ہو گیا نہیں۔
۲۱۶	عید کی نماز سے پہلے جنازہ آجائے تو پہلے عید پڑھی جائے۔
۲۱۷	میت کو غسل دینے کے بعد خود غسل کرنا ضروری نہیں۔
۲۱۷	نماز جنازہ میں ”الد عالمیت“ کہنا ضروری نہیں۔
۲۱۷	بلا نماز جنازہ اگر میت دفن کر دی جائے تو کتنے دن تک نماز کی اجازت ہے۔
۲۱۷	ایک میت کی نماز جنازہ کئی مرتبہ پڑھنا کیسا ہے۔
۲۱۸	سلام ہاتھ چھوڑ کر پھیرنا چاہئے یا نہ دھے ہوئے۔
۲۱۸	نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یا فرض عین۔
۲۱۹	انسان کی زندگی میں جو عضو اس سے علیحدہ ہو جائے اس کا کیا حکم ہے۔
۲۱۹	خاوند کا بیوی کی نماز جنازہ میں شریک ہونا جائز ہے۔
۲۱۹	مرے ہوئے بچہ کا کفن دفن۔
۲۱۹	بالغین مرد و عورت کی دعائیں کوئی تمیز نہیں۔
۲۱۹	نماز جنازہ کیا تمام حاضرین پر ضروری ہے۔
۲۲۰	بھول سے امام نے بلا وضو نماز جنازہ پڑھا دی تو کیا کیا جائے۔
۲۲۰	تیسری تکبیر کے بعد دعا کی جگہ سورہ فاتحہ پڑھنا کیسا ہے۔
۲۲۰	نماز جنازہ میں شالور دعا کی جگہ سورتیں پڑھیں، کیا حکم ہے۔
۲۲۰	ایک امام نے چار کی جگہ پانچ تکبیریں کہہ دیں نماز ہوئی یا نہیں۔
۱۲۱	جوتے پہن کر نماز جنازہ درست ہے یا نہیں۔



صفحہ	عنوان
۲۲۱	جو دو تکبیر کے بعد ملاوہ اپنی نماز کیسے پوری کرے۔
۲۲۱	اہل حرمین کی طرح مسجد میں نماز جنازہ ادا کی جائے تو کیا حکم ہے۔
۲۲۲	نماز جنازہ پڑھانے کی وصیت باطل ہے۔
۲۲۲	نماز جنازہ کی اجرت جائز ہے یا نہیں۔
۲۲۲	عید گاہ میں نماز جنازہ درست ہے۔
۲۲۳	بے نمازی کی نماز جنازہ کیوں پڑھے۔
۲۲۳	نجس زمین پر نماز جنازہ درست ہے یا نہیں۔
۲۲۳	اوقات مکروہہ میں نماز جنازہ کیوں درست ہے۔
۲۲۵	عید گاہ میں جنازہ نماز سے پہلے آجائے تو جنازہ کس وقت پڑھا جائے۔
۲۲۵	نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا کیسا ہے۔
۲۲۵	نماز جنازہ میں شریک نہ کرنے کی وصیت۔
۲۲۶	ایک ماہ کے بچے کو بغیر نماز و کفن دبا دینا درست نہیں۔
۲۲۶	مرد و عورت پر ایک ساتھ نماز جنازہ درست ہے یا نہیں۔
۲۲۶	نماز جنازہ کے بعد امام نے کپڑے پر دھبہ دیکھا تو کیا حکم ہے۔
۲۲۷	کئی جنازوں کی نماز ایک ساتھ۔
۲۲۷	ولد الزنا کی نماز جنازہ۔
۲۲۷	غسل جمعہ کی وجہ سے جنازہ کی نماز میں شریک نہ ہونے سے گناہ گار ہو گیا نہیں۔
۲۲۷	نماز جنازہ خطبہ عید کے پہلے ہے یا بعد۔
۲۲۷	جو مسلمان عورت کافر کے گھر مری اور کافرانہ رسوم ادا کئے اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہیں۔
۲۲۸	اسلام سے جو قوم تعلق رکھے اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور مسجد میں آئیں گے۔
۲۲۹	رنڈی کی نماز جنازہ درست ہے۔
۲۲۹	جنازہ میں مقتدی کا فریضہ کیا ہے۔
۲۳۰	مسلمان زانیہ کا بچہ جو ہندو سے ہو اس کی نماز جنازہ کا کیا حکم ہے۔
۲۳۰	بے نمازی کی نماز جنازہ عبرتاً پڑھنا کیسا ہے۔
۲۳۰	تاڑی پینے والے کی نماز جنازہ پڑھنا اور اس کے ساتھ کھانا کیسا ہے۔
۲۳۰	سود خوار کی نماز جنازہ

صفحہ	عنوان
۲۳۰	ہندو کے نابالغ بچہ پر نماز جنازہ درست نہیں ہے۔
۲۳۱	بدبو آجانے کے بعد نماز جنازہ۔
۲۳۱	نماز جنازہ عصر و مغرب کے درمیان درست ہے۔
۲۳۱	بے نمازی کی لاش گھسیٹنا جائز نہیں۔
۲۳۱	میت روزہ دار کی نماز جنازہ۔
۲۳۱	بن جارے مسلمان ہیں، ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور یہ نماز میں شریک ہو سکتے ہیں۔
۲۳۲	بلا وضو نماز جنازہ جائز نہیں۔
۲۳۲	مختلف بچوں کے احکام۔
۲۳۲	نماز جنازہ ہوئی اور کوئی ایک شخص کسی وجہ سے شریک نہ ہو تو قابل ملامت نہیں۔
۲۳۳	مقتدی امام کے ساتھ نماز جنازہ میں دعا وغیرہ پڑھے۔
۲۳۴	نماز جنازہ کی امامت کا کس کا حق ہے۔
۲۳۴	بوقت زوال، استواء اور غروب نماز جنازہ درست ہے یا نہیں۔
۲۳۴	بعد نماز جنازہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا خلاف سنت ہے۔
۲۳۴	طاعون والی جگہ نماز جنازہ کے لئے جانا کیسا ہے اور اطباء کا جانا درست ہے یا نہیں۔
۲۳۵	اگر کچھ لوگ نماز جنازہ نہ پڑھیں تو کیا حکم ہے۔
۲۳۵	جن لوگوں کو نماز جنازہ پڑھنا نہیں آتی صرف اقتداء اور تکبیر سے ان کی نماز ہوگی یا نہیں۔
۲۳۶	شیعہ کی نماز جنازہ درست ہے یا نہیں۔
۲۳۶	مسجد کے سائبان میں نماز جنازہ۔
۲۳۶	غائب مرد پر نماز جنازہ درست نہیں۔
۲۳۷	اگر جسم کا ایک حصہ جل گیا ہو تو کیا اسے غسل دیا جائے گا اور نماز پڑھی جائے گی یا نہیں۔
۲۳۷	چوہڑوں کی نماز جنازہ درست ہے یا نہیں۔
۲۳۸	تعزیت کے دنوں میں صاحب تعزیت کے گھر سے کھانا کھانا کیسا ہے۔
۲۳۸	نماز جنازہ میں بین الصفوف فاصلہ۔
۲۳۸	آنحضرت ﷺ کی نجاشی پر غائبانہ نماز جنازہ۔
۲۳۸	تیسری تکبیر کے بعد اگر سورہ فاتحہ پڑھی جائے تو کیا حکم ہے، دعا کی جگہ یا رب کافی نہیں۔
۲۳۹	نماز جنازہ کی ترکیب کیا ہے اور مقتدی کیا پڑھے۔
۲۳۹	فاجرہ عورت کی نماز جنازہ پڑھنی درست ہے۔



صفحہ	عنوان
۲۴۰	دوبارہ نماز جنازہ گناہ ہے یا نہیں۔
۲۴۰	جنازہ کے ساتھ نعت پڑھنا بدعت ہے۔
۲۴۰	بچہ کے جنازہ میں اس کا لڑکا لڑکی ہونا معلوم نہ ہو تو کیا کیا جائے۔
۲۴۰	کفن اگر ہندو دے دے تو کیا حکم ہے۔
۲۴۱	نماز جنازہ کے لئے قبرستان میں گھر بنانے میں کچھ مضائقہ نہیں۔
۲۴۱	جنازہ کے پیچھے تہلیل وغیرہ درست نہیں۔
۲۴۱	نماز جنازہ میں نابالغ کی امامت۔
۲۴۱	بعد نماز جنازہ دعا۔
۲۴۱	نماز جنازہ کتاب دیکھ کر۔
۲۴۲	ہندو بچے جسے مسلمان نے خریدا، اس کی نماز جنازہ اور دفن کفن درست نہیں۔
۲۴۲	کیا نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں جائز ہیں۔
۲۴۲	بدعتیوں کی نماز جنازہ پڑھنی چاہئے۔
۲۴۲	ایک ہندو ایک مسلمان ایک مکان میں جل گئے، کس طرح نماز جنازہ پڑھی جائے۔
۲۴۳	شرابی وزانی کو شرکت جنازہ سے نہ روکا جائے۔
۲۴۳	چارپائی پر رکھے ہوئے جنازہ کی نماز درست ہے۔
۲۴۵	مسجد کے چبوترہ پر نماز جنازہ درست ہے یا نہیں۔
۲۴۵	بوقت نماز جنازہ ولی کی اجازت درست ہے۔
۲۴۵	صرف عیدین کی نماز پڑھنے والا بے نمازی ہے اس کی نماز جنازہ درست ہے۔
۲۴۵	نماز جنازہ کے بغیر دفن کر دیا گیا ہو تو کتنے دنوں تک نماز پڑھی جاسکتی ہے۔
۲۴۵	نماز کے وقت جنازہ آجائے تو کیا کرے۔
۲۴۵	جس بچہ کے متعلق معلوم نہ ہو سکا کہ مردہ ہے، یا زندہ اس کی نماز جنازہ۔
۲۴۶	مردہ بچہ کی نماز جنازہ نہیں۔
۲۴۶	ہیچڑے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔
۲۴۶	نماز جنازہ میں تکرار مشروع نہیں۔
۲۴۷	مسلمان ہو گیا مگر ظاہر نہ کیا اس مسلمان کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔
۲۴۷	جو بچہ زندہ پیدا ہوا اس کی نماز جنازہ اور کفن ضروری ہے۔
۲۴۷	دوپہر میں ظہر کی نماز پہلے پڑھی جائے یا جنازہ کی۔



صفحہ	عنوان
۲۴۸	شیعہ کی نماز جنازہ۔
۲۴۸	چند جنازے مردوں، عورتوں اور بچوں کے جمع ہوں تو نماز کیسے پڑھی جائے۔
۲۴۸	شیعی اور شافعی کی اقتداء نماز جنازہ میں جائز ہے یا نہیں۔
۲۴۹	چوتھے روز قبر پر نماز جنازہ کیوں جائز نہیں۔
۲۴۹	دو کی نماز جنازہ ایک ساتھ درست ہے یا نہیں۔
۲۴۹	بعد عید قبل خطبہ نماز جنازہ۔
۲۴۹	نماز جنازہ میں اخیر تکبیر سے پہلے ایک سلام پھیرا، پھر یاد دہانی پر تکبیر کہی کیا حکم ہے۔
۲۴۹	اجرت پر جو نماز جنازہ پڑھی گئی جائز ہوئی یا نہیں۔
۲۴۹	دھوپ کی شدت کی وجہ سے مسجد میں نماز جنازہ درست ہے یا نہیں۔
۲۵۰	عذر مذکورہ کے باوجود باہر جنازہ پڑھنا بہتر ہے یا نہیں۔
۲۵۰	جہاں پر چار طرف قبریں ہوں نماز جنازہ یا نماز فرض پڑھنا مکروہ ہے۔
۲۵۰	ہیجڑوں کی تدفین مسلمان قبرستان میں درست ہے۔
۲۵۱	جس بچہ کا مذکر یا مونث ہونا معلوم نہ ہو اس کے لئے کیا دعا پڑھی جائے۔
۲۵۱	نماز جنازہ ہو چکنے کے بعد آنے والے پھر نماز دوبارہ نہیں پڑھ سکتے۔
۲۵۱	نماز جنازہ نہ جاننے والے نماز جنازہ میں شریک ہوں یا نہیں۔
۲۵۱	جنازہ میں تاخیر بہتر نہیں
۲۵۲	خود کشی کرنے والے کی نماز جنازہ۔
۲۵۲	ظہر کے وقت پہلے ظہر کی نماز پڑھی جائے یا جنازہ کی۔
۲۵۲	جنازہ کی صفیں متصل ہوں۔
۲۵۲	دو چار جنازہ ایک ساتھ
۲۵۲	چوتھی تکبیر اور سلام کے درمیان دعا ہے یا نہیں۔
۲۵۳	غروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ درست ہے یا نہیں۔
۲۵۳	اوقات مکروہہ میں جنازہ آجائے تو کیا حکم ہے۔
۲۵۳	صرف عورتیں نماز جنازہ پڑھ سکتی ہیں یا نہیں اور مردوں کی جماعت میں ملنے کا کیا حکم ہے۔
۲۵۴	فصل سادس: قبر، دفن اور ان کے متعلقات
۲۵۴	ریتیلی زمین میں خشت خام سے لحد تیار کرنا کیسا ہے۔
۲۵۴	ورثاء میت سے اشامپ لکھوانا کہ فاتحہ کی اجازت نہ ہوگی۔

صفحہ	عنوان
۲۵۵	دفن کے بعد مردہ نہیں نکالا جاسکتا۔
۲۵۵	غیر کی زمین میں بلا اجازت دفنانا کیسا ہے۔
۲۵۵	شیعہ عورت کا کفن و دفن۔
۲۵۶	جو قبر بیٹھ گئی اس پر مٹی ڈالنے کا ثبوت کیا ہے۔
۲۵۶	حاملہ کا بچہ پیٹ چاک کر کے نکالا جائے یا نہیں۔
۲۵۶	لحد کی وسعت اور اونچائی کتنی ہو۔
۲۵۷	قبر پر تختوں کی جگہ پتھر کا استعمال کیسا ہے۔
۲۵۷	قبر کے سلسلہ میں ایک غلط رواج۔
۲۵۷	قبر کے ارد گرد پختہ کرنا اور پتھر لگانا کیسا ہے۔
۲۵۷	پختہ قبر کا ہموار کرنا کیسا ہے۔
۲۵۸	جس قبر میں ہڈی نکلے اس میں نیا مردہ دفن کرنا کیسا ہے۔
۲۵۸	عورت کو جاوہ کشی کے لئے مقرر کرنا درست نہیں ہے۔
۲۵۸	مردہ کو دوسری جگہ لے جا کر دفن کرنا درست ہے یا نہیں۔
۲۵۹	قبر میں قبلہ رخ کرنا اور داہنی کروٹ لٹانا۔
۲۵۹	دفن کے بعد ستر قدم ہٹ کر دعا کرنا بدعت ہے۔
۲۵۹	کفن پر کلمہ لکھنا۔
۲۵۹	قبر کے پٹاؤ میں پختہ کو نڈا دینا کیسا ہے۔
۲۶۰	بول و براز والی زمین میں مٹی ڈال کر قبر بنانا کیسا ہے۔
۲۶۰	قبر میں اذان پکارنا بدعت ہے۔
۲۶۱	پرانی قبر پر مٹی ڈالنے میں مضائقہ نہیں۔
۲۶۱	پرانی قبر میں مردہ دفن کرنا کیسا ہے۔
۲۶۲	بغلی قبر کی اونچائی کتنی ہو۔
۲۶۳	کثیر بارش والی جگہ میں تختہ کی جگہ پتھر دفن کرتے ہوئے قبر پر بیٹھ جائے تو کیا کیا جائے۔
۲۶۳	مردہ رکھنے کے بعد قبر بیٹھ گئی تو کیا کیا جائے۔
۲۶۳	پرانی قبر میں مردہ کو دفن کرنا جائز ہے یا نہیں۔
۲۶۳	دوسرے کے مکان میں جنازہ کو غسل دینا کیسا ہے۔
۲۶۴	عذر کی وجہ سے مردہ کو تلبوت میں دفن کرنا اور بعد میں دوسری جگہ لے جانا کیسا ہے۔



صفحہ	عنوان
۲۶۴	میت پر ہر شخص کتنی مٹی ڈالے۔
۲۶۴	مردہ کے جسم پر مٹی ڈالنا خلاف سنت ہے۔
۲۶۴	قبر پختہ کرنے اور قبہ بنانے کے متعلق شریعت کیا کہتی ہے۔
۲۶۵	قبر کے سرہانے اور پاتانے بعض مخصوص آیتوں کا پڑھنا کیسا ہے۔
۲۶۵	حاملہ عورت مر جائے تو کس طرح دفن کی جائے۔
۲۶۶	دفن کی وصیت اور دوسری جگہ لاش لے جانا کیسا ہے۔
۲۶۶	دفن کے بعد قبر پر اذان درست نہیں۔
۲۶۶	بعد دفن تلقین درست ہے۔
۲۶۶	عذاب قبر حق ہے۔
۲۶۷	بعد دفن دعا
۲۶۷	ہندو مسلمان ایک گھر میں جل جائیں تو جنازہ کی کیا صورت ہوگی۔
۲۶۷	شیعوں اور پیچروں کے قبرستان میں حنفی کی تدفین۔
۲۶۷	بچہ والدین کے تابع ہوتا ہے۔
۲۶۸	مزارات و قبے بنانا اور اندرون مکان دفن کرنا کیسا ہے۔
۲۶۸	قبر کی حفاظت کے لئے چھار دیواری بنانا کیسا ہے۔
۲۶۸	قبر میں کچھڑ بنوا کر دفن کرنا غلط ہے۔
۲۶۹	بلارضا مندی غیر کی ملک میں دفن نہیں کرنا چاہئے۔
۲۶۹	مٹی ہوئی قبر کو تازہ کرنا کیسا ہے۔
۲۶۹	حیات النبی اور تجہیز و تکفین میں تطبیق۔
۲۶۹	مرنے کے وقت کا اعتبار۔
۲۷۰	مسلمان بھگی کی نماز جنازہ اور مسلمان قبرستان میں تدفین۔
۲۷۰	ایسا لڑکا جس کا باپ مسلمان اور ماں غیر مسلمہ ہو اس کا کیا حکم ہے۔
۲۷۰	قبر میں اتارنے کے بعد دکھانا ثابت نہیں۔
۲۷۰	قبر میں بیری کی شاخ ڈالنا۔
۲۷۱	قبر کی دیوار پر کلمہ شہادت۔
۲۷۱	سکھ اور عیسائی کے قبرستان میں مسلمان کو دفن کرنا کیسا ہے۔
۲۷۱	میت کے دفن کے بعد لوگوں کو نصیحت درست ہے یا نہیں۔

صفحہ	عنوان
۲۷۲	دفن میت کے بعد دعا
۲۷۲	مردہ کو قبر میں کس طرح لٹائیں۔
۲۷۳	شیعوں کو منبر بنانا اور قبرستان میں دفن کرنا کیسا ہے۔
۲۷۳	شیعوں کی تدفین مسلمان قبرستان میں اور انکی نماز جنازہ درست ہے یا نہیں۔
۲۷۳	قبر میں کنکریاں رکھوانے کا رواج غلط ہے۔
۲۷۴	دفن کے بعد پھر نکالنا درست نہیں۔
۲۷۴	مسجد کے قبلہ میں باہر قبرستان بنانا کیسا ہے؟
۲۷۴	بالنس پر یو ریڈال کر مٹی ڈالنا کیسا ہے۔
۲۷۴	جذامی کی لاش کہاں دفن کی جائے۔
۲۷۴	جذامی کی لاش کا جلانا درست نہیں۔
۲۷۵	قبر پر مکان کی صورت بنانا جائز نہیں۔
۲۷۵	دریابرد ہونے والی لاش نکال کر دوسری جگہ دفن کرنا۔
۲۷۵	دفن کے بعد سورہ بقرہ کا اول و آخر کس طرح پڑھا جائے۔
۲۷۵	بزرگ کی قبر پر چار دیواری بنانا درست نہیں۔
۲۷۶	موت سے پہلے قبر تیار کرنے میں مضائقہ نہیں۔
۲۷۶	قبر میں اتارنے کے بعد منہ دیکھنا کیسا ہے۔
۲۷۶	جمعہ کی جماعت کے انتظار میں مردہ رکھنا مکروہ ہے۔
۲۷۶	میت کو گھر میں دفن کرنا درست ہے مگر بہتر نہیں۔
۲۷۶	مرد و عورت کے لئے ایک قبرستان درست ہے۔
۲۷۷	صندوق میں ڈال کر دفن کرنا کیسا ہے۔
۲۷۷	مسجد کی زمین میں مردہ دفن کرنا درست نہیں مگر جو دفن ہو چکا اس کو نکالنا جائے۔
۲۷۷	مسجد کے سامنے دفن کرنا کیسا ہے۔
۲۷۷	مکان کی بنیاد میں لاش نکلے تو کیا کیا جائے۔
۲۷۸	جنازہ پر شال ڈالنا اور اسے چھتری لگانا کیسا ہے۔
۲۷۸	مذکورہ بالا حالت میں نماز پڑھی جائے یا نہیں۔
۲۷۸	اس حال میں نماز جنازہ سے روکنا جائز نہیں۔
۲۷۸	میت کو نہلانے کے لئے اس برتن میں پانی گرم کرنا جائز ہے جو کھانے کا ہے۔

صفحہ	عنوان
۲۷۸	قبرستان میں دفن کرنے کے بعد پھر نکالنا درست نہیں۔
۲۷۹	قبرستان میں پھلواری لگانا اور پھل کھانا کیسا ہے۔
۲۷۹	حورتوں کے دفن کے وقت پردہ۔
۲۷۹	انصاف قامت سے مراد کیا ہے۔
۲۷۹	کیا فرشتوں کی وجہ سے قبر گہری کھودی جاتی ہے۔
۲۸۰	دفن کرنے کے بعد اذان کا رواج۔
۲۸۰	مردہ کو قبر میں خوشبو لگانا کیسا ہے۔
۲۸۰	قبر سے نعش نکال کر دوبارہ نماز جنازہ ممنوع ہے۔
۲۸۰	تدفین کے بعد ہاتھ دھونا اگر مٹی لگی ہو درست ہے۔
۲۸۱	مردہ کو جنوباً شمالاً کیوں دفن کرتے ہیں۔
۲۸۱	دفن کرتے وقت تین مٹھی مٹی ڈالنا۔
۲۸۱	مردہ کے سرہانے قل ہو اللہ پڑھ کر مٹی ڈالنا کیسا ہے۔
۲۸۱	قبر میں کھجور کی ٹہنی جائز ہے یا نہیں۔
۲۸۱	دہلی کا مردہ دیوبند میں دفن ہو سکتا ہے۔
۲۸۱	بعد دفن درخت کی شاخ گاڑنا کیسا ہے۔
۲۸۲	ساتویں فصل: تعزیت کے بیان میں
۲۸۲	قبرستان آکر وثناء میت کو صبر کی تلقین کرنا کیسا ہے۔
۲۸۲	حضرت فاطمہؓ کا آنحضرت ﷺ کی وفات پر غم۔
۲۸۲	مسافروں کے لئے تعزیت کی اجازت تین دن بعد۔
۲۸۲	کیا دوبارہ تعزیت مکروہ ہے اور خط کے بعد مشافہتہ تعزیت کا کیا حکم ہے۔
۲۸۳	تعزیت کی مدت کب تک ہے۔
۲۸۳	آٹھویں فصل: زیارت قبور اور ایصال ثواب
۲۸۳	مستورات کا قبروں پر نہ جانا ہی بہتر ہے۔
۲۸۳	بعد نماز جنازہ ایصال ثواب۔
۲۸۳	ایک چیز کا ثواب متعدد وقت متعدد آدمیوں کو پہنچانا کیسا ہے۔
۲۸۳	کئی آدمیوں کے نام ایصال ثواب کرنے سے تقسیم ہو کر پہنچتا ہے یا برابر برابر۔



صفحہ	عنوان
۲۸۴	اگر ایصالِ ثواب میں والدین کے ساتھ اور تمام لوگوں کو شریک کرے تو سب کو ثواب ملے گا۔
۲۸۵	ثواب بے نمازی کو بھی پہنچانے سے پہنچتا ہے۔
۲۸۵	ایصالِ ثواب فلاں ابن فلاں کہنا ضروری ہے یا صرف نام کافی ہے۔
۲۸۵	خیرات کس کو دی جائے۔
۲۸۵	سماع موتی کے سلسلہ میں شاہ عبدالعزیزؒ کی طرف سے ایک غلط بات کا انتساب
۲۸۶	کیا شرکت میں ثواب پہنچانا مناسب نہیں۔
۲۸۶	قبور کا طواف درست نہیں۔
۲۸۷	استمداد اہل قبور سے جائز ہے یا نہیں۔
۲۸۷	ایصالِ ثواب کا کیا حکم ہے۔
۲۸۷	بعض روایتوں کے متعلق سوال۔
۲۸۷	مظاہر حق کے حوالہ سے ایک مسئلہ کی تصدیق
۲۸۸	سوالاکھ درود شریف ۲۵ آدمیوں کو بخشا تو کیسے ثواب پہنچے گا۔
۲۸۸	قرآن مجید کی ثواب رسانی کا طریقہ
۲۸۸	ثواب مردوں کو کس طرح پہنچتا ہے۔
۲۸۸	ایصالِ ثواب ارواحِ موتی کو
۲۸۸	کیا مردہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ ثواب فلاں کی طرف سے ہے۔
۲۸۹	کیا قیامت سے پہلے روح انسانی قبر میں رہتی ہے۔
۲۸۹	مرنے کے بعد عذابِ جسم کو ہوتا ہے یا روح کو، یادوئوں کو۔
۲۸۹	عہد نامہ لکھوا کر قبر میں رکھوانا کیسا ہے۔
۲۸۹	بعد نماز جنازہ ایصالِ ثواب اور مباح کام پر اصرار۔
۲۹۱	ایصالِ ثواب۔
۲۹۱	قبروں پر دعائیں لگانا درست ہے یا نہیں۔
۲۹۲	عورت کو قبر پر جانے کی اجازت ہے یا نہیں۔
۲۹۲	ثلث قرآن پڑھ کر ایصالِ ثواب کرنے سے پورے قرآن کا ثواب ہوگا۔
۲۹۲	میت کی نیکی کا بطور روح بعد نماز جنازہ تذکرہ کیسا ہے

صفحہ	عنوان
۲۹۳	قبر پر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھنا۔
۲۹۳	فاتحہ بزرگان کے لئے تاریخ کی تعیین ضروری نہیں ہے۔
۲۹۳	ایصال ثواب کس دن افضل ہے۔
۲۹۳	بعد نماز جنازہ فاتحہ۔
۲۹۴	ماہ رجب میں ایصال ثواب۔
۲۹۴	قرآن پڑھوانے کا رواج۔
۲۹۴	ایصال ثواب میں آنحضرت ﷺ کا واسطہ۔
۲۹۴	کیا ایصال ثواب سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
۲۹۵	تیسرے دن چنے پڑھنے کی رسم۔
۲۹۵	مال حرام سے فاتحہ۔
۲۹۵	کفن پر کلمہ شہادت لکھوانا۔
۲۹۶	قبر میں شجرہ رکھنا درست نہیں۔
۲۹۶	مسئلہ سماع موتی۔
۲۹۶	طریقہ ایصال ثواب بدنیہ کیا ہے۔
۲۹۶	کفن پر عہد نامہ لکھنا۔
۲۹۶	کیا روح گھر میں آتی ہے۔
۲۹۷	ایک غلط رسم۔
۲۹۷	ایصال ثواب کرنے والوں کو ثواب۔
۲۹۸	قبر میں حمال رکھنا درست نہیں۔
۲۹۸	اولیاء کے مزارات پر حاضر ہو کر دعا کی درخواست جائز ہے یا نہیں۔
۲۹۸	بعد نماز جنازہ سورہ اخلاص پڑھ کر ایصال ثواب کی رسم۔
۲۹۸	سوالا کھ کلمہ پڑھ کر ایصال ثواب کی روایت کہاں ہے۔
۲۹۹	مردہ سے دعا کی درخواست جائز ہے یا نہیں۔
۲۹۹	فاتحہ اور زیارت کی اطلاع مردہ کو ہوتی ہے یا نہیں۔
۳۰۰	عذاب سے بچانے کا طریقہ کیا ہے۔

صفحہ	عنوان
۳۰۰	میت کے لئے دعائیں وقت درست ہے۔
۳۰۱	ایصالِ ثواب ثابت ہے مگر دن مقرر کرنا بطور رسم درست نہیں۔
۳۰۱	آیت لیس للانسان الامانی کا صحیح مفہوم اور ایصالِ ثواب۔
۳۰۲	قبر پر قرآن پڑھنا کیسا ہے۔
۳۰۲	دفن کرنے والے کامر نے والے کے گھر اسی دن کھانا کھانا کیسا ہے۔
۳۰۲	تمام مسلمانوں کو ایک ساتھ ایصالِ ثواب درست ہے۔
۳۰۲	تین مرتبہ قل ھو اللہ پڑھ کر بخشش دے تو کیا ختم قرآن کا ثواب ملے گا۔
۳۰۳	کفن پر کلمہ لکھنا بے ادبی ہے۔
۳۰۳	قبرستان میں پہنچ کر کیا کرنا چاہئے۔
۳۰۳	زبان سے ایصالِ ثواب کے لئے کیا کہا جائے۔
۳۰۴	زندگی میں کلمہ قرآن پڑھ کر اپنے لئے رکھا تو کیا مرنے کے بعد اس کا ثواب ملے گا۔
۳۰۴	ثواب پہنچانے والے کو بھی ثواب ملتا ہے۔
۳۰۴	قبر کو سجدہ کرنا حرام ہے۔
۳۰۴	اہل ہنود کے بچے جہاں دفن ہوں وہاں کچھ پڑھنا درست نہیں۔
۳۰۴	ہنود کے بچے جنتی ہیں یا جہنمی۔
۳۰۴	رات میں زیارت قبور جائز ہے یا نہیں۔
۳۰۵	زیارت کرنے والوں کی اطلاع مردوں کو۔
۳۰۵	صاحبِ زکوٰۃ کو ثواب کی نیت سے کھلانا کیسا ہے۔
۳۰۵	قبر کے گرد اگر دپختہ کرنا۔
۳۰۵	مزار کے پہلو میں مسجد بنانا کیسا ہے۔
۳۰۵	بزرگانِ دین کی قبریں پختہ کیوں بناتے ہیں۔
۳۰۶	کلام مجید اور کتب تفسیر ہدیہ کر کے ثواب پہنچانا۔
۳۰۶	مردہ دفنانے سے پہلے قبرستان سے جانا چاہے تو کیا اور ثناء میت سے اجازت لینا ضروری ہے۔
۳۰۷	قرآن خوانی اور ایصالِ ثواب کے لئے تیسرے دن کی قید ضروری نہیں۔



صفحہ	عنوان
۳۰۷	نویں فصل: متفرقات جنازہ
۳۰۷	میت کی تعظیم کے لئے اٹھنا کیسا ہے۔
۳۰۷	قبر پر خوبصورتی کے لئے پھول ڈالنا کیسا ہے۔
۳۰۸	ادائے قرض مرنے کے کچھ دنوں بعد ہو تو کیا حکم ہے۔
۳۰۸	کسی ولی کی قبر پر قصد کمر کے جانا کیسا ہے۔
۳۰۸	اپنے والدین کے مزار پر غیر ملک میں جانا کیسا ہے۔
۳۰۸	روح کے گھر میں آنے کی روایت محقق نہیں۔
۳۰۹	جمعہ کو فاسق مر جائے تو حساب ہو گا یا نہیں۔
۳۰۹	میت کی روح گھر میں آتی ہے یا نہیں اور خواب میں کیوں نظر آتی ہے۔
۳۰۹	بے نمازی کی نغش گھسیٹی نہ جائے۔
۳۰۹	صاحب مزار سے دعا کی درخواست۔
۳۰۹	امام اعظم کے نزدیک بزرگان دین سنتے ہیں یا نہیں۔
۳۱۰	کیا امام اعظم نے کسی کو قبر سے التجا کرنے سے روکا تھا
۳۱۰	امام صاحب کی تائید میں کہ آیت یا حدیث ہو پیش کی جائے۔
۳۱۰	فرشتوں کے متعلق غلط عقیدہ۔
۳۱۰	مرنے کے بعد انسانی روح کہاں رہتی ہے اور قبر پر سوال و جواب۔
۳۱۱	غیر انسانوں کی روح۔
۳۱۱	بوہرے کے عقائد اور ان کے متعلق سوالات۔
۳۱۲	شیعہ یا وہرے کے لئے ایصال ثواب اور ان کی نماز جنازہ جائز ہے یا نہیں۔
۳۱۳	شیعہ کا جنازہ رسمائین پر رکھنا کیسا ہے۔
	ڈرانے کے لئے یہ حکم لگانا درست ہے کہ جو پنج وقتہ نماز نہ پڑھے گا
۳۱۳	اس کی نماز جنازہ جائز نہیں۔
۳۱۳	بحث سماع موتی۔
۳۱۴	سماع موتی کی بحث۔
۳۱۴	جس عورت کے پیٹ سے بچہ کا کچھ حصہ نکلا اور وہ مر گئی۔

صفحہ	عنوان
۳۱۴	عشرہ محرم میں مرنے والے کی بحث۔
۳۱۵	جمعرات کو روح کا گھر میں آنا تحقیقی بات نہیں۔
۳۱۵	کافر کا بچہ جو مسلمان کے گھر مر جائے۔
۳۱۵	دسویں فصل: احکام شہید میں
۳۱۵	بیماری میں مرنے والا شہید ہے یا نہیں؟
۳۱۶	آنحضرت ﷺ کو سید الشہداء کہنا درست ہے یا نہیں اور آپ کی حیات شہداء سے بڑھ کر ہے یا نہیں۔
۳۱۶	شہادت حمیہ۔
۳۱۶	مردہ کے لئے زندہ ہونے کی دعا۔
۳۱۷	پانی میں ڈوب کر مر جائے یا جہاد میں یا مرض ہیضہ و طاعون میں تو کیا حکم ہے۔
۳۱۷	ایک پاگل نے ایک عورت کو بکڑھائی سے مار کر شہید کر دیا، اس کو غسل دیا جائے یا نہیں۔
۳۱۷	جو دیوار کے نیچے دب کر مر جائیں انہیں غسل دیا جائے گا۔
۳۱۸	زخمی مردہ کو غسل دینا کیسا ہے۔
۳۱۸	چوروں نے قتل کیا، شہید ہو یا نہیں۔
۳۱۸	منکر نکیر کن لوگوں سے سوال نہیں کریں گے۔
۳۱۸	شہادت اخروی پانے والے کا جسم گلتا سڑتا ہے یا نہیں۔
۳۱۸	حقیقت شہید کے جسم کے متعلق کیا فرماتے ہیں
۳۱۹	کافروں کی شرارت روکنے میں جو مسلمان کام آئیں وہ شہید ہیں یا نہیں۔
۳۱۹	محرم و عرس میں ہندو کے حملہ سے مسلمان مریں ان کا کیا حکم ہے۔
۳۱۹	ہندو خفیہ طور پر مسلمانوں کو مار ڈالیں تو وہ شہید ہیں یا نہیں۔
۳۱۹	اولیاء اللہ مرنے کے بعد زندہ رہتے ہیں یا نہیں۔
۳۲۰	مرنے کے بعد اولیاء اللہ کے فیوض باقی رہتے ہیں۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم  
جلد پنجم مدلل و مکمل فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى

فتاویٰ کی یہ پانچویں جلد اہل علم اور عام مسلمانوں کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے میرا دل حمد و شکر سے لبریز اور میری پیشانی اس رب کریم کے آگے جھکی ہوئی ہے جس کی توفیق و عنایت سے یہ عظیم خدمت انجام پا رہی ہے۔ ورنہ کبھی اس کا تصور بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ مجھ جیسا ظلوم و جہول انسان دارالافتاء کے اٹھارہ سالہ غیر مرتب ریکارڈ میں ان سوالا کھ بکھرے ہوئے مسائل کا بیدار دماغی کے ساتھ مطالعہ کرنے، اور پھر انہیں فقہی ترتیب پر موجودہ دور کے علمی تقاضوں کے مطابق مہذب و مرتب کر کے پیش کرنے میں کامیابی سے ہمکنار ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اس جلد پر کتاب الصلوٰۃ پوری ہو گئی اور اس طرح دو ہزار صفحات اور کم و بیش چار ہزار مسائل آپ کے ہاتھوں میں پہنچ چکے، خداوند دن بھی جلد لائے کہ اس سلسلہ کے بقیہ حصے بھی خاکسار آپ کی خدمت میں پیش کر کے کہہ سکے۔

شاہ مازندگی خویش کہ کارے کردم

یہاں خاکسار اپنے نگران کار، سرپرست شعبہ، حکیم الاسلام حضرت مولانا القاری محمد طیب صاحب امت برکاتہم، مہتمم دارالعلوم دیوبند کی خدمت اقدس میں ہدیہ امتنان و تشکر پیش کرنا اپنا فریضہ سمجھتا ہے جنہوں نے شروع سے اب تک قدم قدم پر حوصلہ افزائی کی اور بالخصوص اس علمی دینی خدمت میں مدد فرمائی، بلکہ اس خدمت کی قدر شناسی فرما کر آپ نے میرے جوش علم، دلچسپی اور علمی ولولہ و حوصلہ کو توانائی بخشی، اس کے ساتھ اپنے شفیق ترین اساتذہ کرام، سرپرست شعبہ اور ان بزرگوں کی خدمت میں ہدیہ عقیدت و محبت پیش ہے جن کی دلی دعاؤں اور حوصلہ افزا کلمات سے میری یہ ساری علمی جدوجہد باقی اور ترقی پذیر ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کی بے پناہ شفقتوں، محبتوں اور فیوض و برکات سے نوازتا رہے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ نماز سے متعلق وہ بعض خاص مسائل جن میں عوام و خواص زیادہ الجھتے ہیں ان میں کہیں کہیں سوال و جواب کی نوعیت کے فرق سے تکرار رہنے دی گئی ہے، مگر آئندہ یہ برائے نام تکرار بھی باقی رکھنے کا ارادہ نہیں ہے۔

اخیر میں دعا ہے: الہ العالمین! اپنے ایک بے مایہ بندے کی یہ حقیر خدمت قبول فرمائے، اور اس کی اس خدمت کو اس کے لئے زوا آخرت اور فلاح دارین کا ذریعہ بنا دے۔ رینا تقبل منالک انت اسمیع العلیم آمین۔ یارب العالمین۔

طالب دعا۔ محمد ظفیر الدین غفرلہ

مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ





بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين

## الباب الخامس عشر

في صلاة الجمعة

مسائل نماز جمعہ

جس گاؤں کی آبادی سو سو گھر کی ہو اس میں جمعہ و عید درست نہیں

(سوال ۲۳۲۱) گاؤں میں سو سو گھر ہوں، وہاں جمعہ اور عید ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) وہ گاؤں چھوٹا ہے اس میں جمعہ و عید درست نہیں۔ (۱) فقط

قصبہ کے حدود میں جمعہ درست ہے

(سوال ۲۳۲۲) اگر قصبہ کے نواح میں کوئی جمعہ پڑھے تو جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر قصبہ کے حدود میں جمعہ پڑھیں تو صحیح ہے، اور جو دیہات متصل قصبہ کے ہیں ان میں جائز نہیں

ہے اور مراد حدود قصبہ سے فناء شہر ہے جس میں قصبہ کے کاروبار ہوتے ہوں، جیسے رکض خیل وغیرہ (۲) فقط۔

جہاں تحصیل دار ہو اور دو ہزار آبادی ہو، جمعہ جائز ہے

(سوال ۲۳۲۳) جس شہر میں تحصیل دار وغیرہ رہتے ہوں اور اس کی مردم شماری دو ہزار یا اس کے قریب ہو،

اس کو مصر کہنا جائز ہے یا نہیں اس کے نواح میں جمعہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) فقہاء نے تصریح کی ہے کہ بڑے قریہ اور قصبہ میں جمعہ واجب الادا ہے پس شہر مذکور قریہ کبیرہ میں

داخل معلوم ہوتا ہے لہذا اس میں جمعہ اور اس کے فناء میں درست ہے۔ (۳) فقط

فناء مصر

(سوال ۲۳۲۴) فناء مصر کے میل تک ہوتی ہے

(الجواب) فناء مصر کے لئے میلوں کی تعداد معتبر نہیں ہے بلکہ فناء مصر وہ ہے کہ جو مصالح مصر کے لئے اور کار

ہائے مصر کے لئے مہیا ہو، کد دفن الموتی و رکض الخیل والدواب و جمع العسا کرو الخروج للرمی

وغیر ذلك۔ (۴) ثنائی۔ فقط۔

(۱) وفيما ذكرنا اشارة الى انه لا تجوز في الصغيرة التي ليس فيها قاض ومنبر وخطيب (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر.

(۲) ويشترط لصحتها المصر الخ او فناء ه وهو ما حوله اتصال به اولا لا جل مصالحه كدفن الموتى وركض الخيل (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۷ و ج ۱ ص ۷۴۹ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر.

(۳) وتقع فرضا في القصبات والقرى الكبيرة التي فيها اسواق (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر.

(۴) او فناء ه ما اتصل به لا جل مصالحه كدفن الموتى وركض الخيل (در مختار) اعلم ان بعض المحققين اهل الترجيح اطلق الفناء عن تقديره بمسافة وكذا محرو المذهب الا امام محمد وبعضهم قدره بها (ردالمحتار ج ۱ ص ۷۴۹ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر.

ہندوستان کے شہر میں جمعہ درست ہے

(سوال ۲۳۲۵) بعض شخصوں نے لوگوں کو نماز جمعہ سے روک رکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ شرائط جمعہ ہندوستان میں پائی نہیں جاتیں اس لئے نہ شہر میں جمعہ ہو سکتا ہے اور نہ قصبہ میں، کیا یہ ان کا کہنا درست ہے۔

(الجواب) قصبہ، شہر اور قریہ کبیرہ میں بلا ارتباب جمعہ واجب و ادا ہو جاتا ہے مانعین و منکرین جمعہ غلطی پر ہیں اور تارک فرض ہیں قال فی ردالمحتار وتقع فرضاً فی القصبات والقری الکبیرة اللتی فیہا اسواق الخ وفیہ قبیلہ وبہذا ظہر جہل من یقول لا تصح الجمعة فی ایام الفتنة مع انها تصح فی البلاد اللتی استولی علیہا الکفار کما سند کرہ۔ (۱) الخ فقط۔

خطبہ کی وجہ قرآن کا رکوع کافی ہے

(سوال ۲۳۲۶) اگر بجائے خطبہ کے کوئی قرآن شریف کا رکوع پڑھ دیا جائے تو جمعہ درست ہے یا نہیں۔  
(الجواب) در مختار میں ہے و کفت تحمیدۃ او تہلیلۃ او تسبیحۃ (۲) الخ یعنی خطبہ کے لئے کافی ہے، ایک دفعہ الحمد للہ پڑھنا یا لا الہ الا اللہ پڑھنا یا سبحان اللہ پڑھنا اس سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف کا رکوع پڑھنے سے خطبہ فرض ادا ہو جاتا ہے لیکن اس پر اکتفاء کرنا خلاف سنت ہے۔ سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھے جاویں۔ ویسن خطبتان (۳) فقط۔

تین چار سو آبادی والے گاؤں میں جمعہ درست نہیں

(سوال ۲۳۲۷) ہمارے گاؤں میں تخمیناً تین چار سو آدمی بستے ہیں اور ضروریات وغیرہ کچھ نہیں ملتیں، ایسے گاؤں میں عند الحنفیہ نماز جمعہ وعیدین واجب اور ادا ہوتی ہے یا نہ اور قول اکبر مساجد کی حد ناقص وغیرہ صحیح و مزین و منقوض عند الحنفیہ ہے یا نہ۔

(الجواب) ایسے گاؤں میں موافق مذہب حنفیہ نماز جمعہ وعیدین صحیح نہیں ہے کما فی الشامی و فیما ذکرنا اشارۃ الی انہ لا تجوز فی الصغیرۃ اللتی لیس فیہا قاض الخ وقال قبیلہ وتقع فرضاً فی القصبات والقری الکبیرۃ اللتی فیہا اسواق الخ ردالمحتار جلد اول۔ (۴) اور اکبر مساجد کی عدم وسعت کی تعریف منقوض و مزین ہے کما قال فی شرح المنیۃ فکل تفسیر لا یصدق علی احد ہما فہو غیر معتبر حتی التعریف الذی اختارہ جماعۃ من المتأخرین کصاحب المختار والوقایۃ وغیرہما و ہو ما لو اجتمع اہلہ فی اکبر مساجدہ لا یسعہم فانہ منقوض بہما اذ مسجد کل منہما یسع اہلہ و زیارۃ الی ان قال فلا یعتبر ہذا التعریف (۵) فقط۔

(۱) رد المحتار باب الجمعہ ج ۱ ص ۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸ ظفر۔

(۲) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الجمعہ ج ۱ ص ۵۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۴۸ ظفر۔

(۳) ایضاً ط. س. ج ۲ ص ۱۴۸ ظفر۔

(۴) رد المحتار باب الجمعہ ج ۱ ص ۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸ ظفر۔

(۵) مغنیۃ المستملی۔ باب الجمعہ ص ۱۲۵ ظفر۔



مؤذن کا خطیب کو بعض جملے پڑھ کر عصا دینا درست نہیں

(سوال ۲۳۲۸) علاقہ مدراس کی چند بستیوں میں یہ عادت مستمر ہے کہ مؤذن بروز جمعہ قبل از خطبہ ہاتھ میں عصا پکڑے ہوئے یہ الفاظ پڑھتا ہے الجمعة عید للفقراء والمساكين قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صعد الخطیب المنبر فلا صلاة ولا کلام ولعی الخ بعد اس کے مؤذن خطیب کے ہاتھ میں عصا پکڑواتا ہے۔ اس کو بعض علماء منع کرتے ہیں اور بدعت سینہ کہتے ہیں اور بعض جائز و مستحب کہتے ہیں۔ بینوا تو جروں۔

(الجواب) اس کے متعلق علامہ شامی نے آخر میں یہ لکھا ہے اقول کون ذلك متعارفاً لا يقتضی جوازہ عند الامام القائل بحرمۃ الکلام ولو امر بمعروف واورد سلام استدلالاً بما مرو لا عبرة بالعرف الحادث اذا خالف النص الخ (۱) اس سے معلوم ہوا کہ ممانعت ارنج ہے، پس قول مانعین صواب ہے۔

تکبیر کے وقت درود جہر سے پڑھنا ثابت نہیں

(سوال ۲۳۲۹) علیٰ ہذا مؤذن نماز کی تکبیر و اقامت کے پہلے درود جہر یہ کے پڑھنے کو بعض منع کرتے ہیں اور بعض اس کو مستحب قرار دیتے ہیں، کون سا قول صحیح ہے۔

(الجواب) شامی میں مواضع استحباب درود شریف میں لکھا ہے۔ وعند الاقامہ (۲) یعنی تکبیر کہنے کے وقت بھی درود شریف مستحب ہے لیکن جہر کی قید اس میں نہیں ہے اور جہر کو فقہاء نے سوائے ان مواضع کے جہاں جہر وارد ہے منع کیا ہے۔ پس بہتر ہے کہ درود شریف آہستہ پڑھے۔ (۲) فقط۔

جہاں جمعہ جائز نہیں وہاں پڑھنے سے گناہ ہوگا

(سوال ۲۳۳۰) جس بستی میں تخمیناً دو ہزار آدمی آباد ہوں وہاں جمعہ و عیدین جائز ہے یا نہیں اور جس جگہ شہر یا جمعہ و عیدین جائز نہیں وہاں جمعہ و عیدین پڑھنے سے وہ لوگ گنہگار ہوں گے یا نہیں۔ جمعہ و عیدین کی ادائیگی کے لئے کتنی مردم شماری ہونی چاہئے، فقہاء یہ شرط کہاں سے لگاتے ہیں کہ جمعہ و عیدین کے لئے تین آدمیوں کا ہونا ماسوائے امام کے شرط ہے، حالانکہ جمعہ و عیدین کے واسطے جماعت شرط ہے اور جماعت کے لئے دو آدمی کافی ہیں۔ نیل الاوطار میں ہے اما الاثنان فبانضمام احدهما الاخر يحصل الاجتماع وقد اطلق الشارع علیہا اسم الجماعة فقال الاثنان فما فوقهما جماعة۔ اس حدیث کا کیا جواب ہے۔

(الجواب) قال فی الدر المختار المعروف بالشامی وتقع فرضاً فی القصابات والقری الكبيرة اللتی فیہا اسواق الی ان قال وفيما ذکرنا اشارة الی انه لا تجوز فی الصغير التي ليس فیہا قاض الخ شامی (۳) باب الجمعة ..... ان عبارات سے ظاہر ہے کہ جمعہ قصابات اور بڑے قریہ میں ادا ہوتا۔ اور در مختار باب العیدین

(۱) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۹ مطلب فی حکم المرئی بین یدی الخطیب ط. س. ج ۲ ص ۱۶۰. ۱۲ ظفیر  
(۲) ردالمحتار باب صفہ الصلوٰۃ فصل فی تالیف الصلوٰۃ مطلب نص العلماء علی استحباب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مواضع ص ۴۸۳ ۱۲ ظفیر (۳) ومستحیة فی کل اوقات الا مکان الخ وازعاج الاعضاء برفع الصوت جهل وانما هی دعاء له والدعاء یكون بین الجہر والمخافتة الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب ایضا ج ۱ ص ۴۸۳ و ج ۱ ص ۴۸۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۲ ظفیر (۴) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸ ۱۲ ظفیر



میں ہے وہی القنیہ صلوة العید فی القری تکرہ تحریماً ای لانہ اشتغال بما لا یصح لان المصر شرط الصلحة قوله صلوة العید) ومثله الجمعة۔ (۱) اس عبارت سے یہ معلوم ہوا کہ قریہ صغیرہ میں جس میں شرائط جمعہ نہیں پائی جاتی اگر نماز جمعہ و عیدین ادا کی جاوے گی تو وہ لوگ گنہگار ہوں گے باقی یہ کہ زہرار آدمی جس بستی میں ہوں وہ قریہ کبیرہ ہے یا نہیں۔ سو ظاہر یہ ہے کہ وہ قریہ کبیرہ ہے۔ اگر اس میں بازار اور دوکانیں ہوں تو جمعہ وہاں ادا ہوگا ورنہ نہیں آدمیوں کی تعداد صحیح روایات سے ثابت نہیں ہے بلکہ عرفاً جس کو قریہ کبیرہ سمجھیں وہ قریہ کبیرہ ہے، اور جس کو قریہ صغیرہ سمجھیں وہ قریہ صغیرہ ہے، اور در مختار میں ہے والسادس الجماعة و اقلها ثلثة رجال الخ سوى الا امام بالنص لانه لا بد من الذكر وهو الخطيب و ثلثة سواه بنص فاسعوا الى ذكر الله۔ (۲) اس عبارت سے جماعت جمعہ میں سوائے امام کے تین کا ہونا نص سے ثابت کیا ہے، یعنی آیت فاسعوا الى ذكر الله سے اور جیسا کہ نیل الاوطار میں ہے، یہ مذہب صاحبین کا ہے۔ امام صاحب سے نص قرآنی کی وجہ سے احتیاطاً تین ہونا شرط کیا۔

خطبہ جمعہ میں وعظ درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۳۳۱) خطبہ جمعہ میں قرآن شریف کا وعظ جائز ہے یا نہیں۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کا کیا معمول تھا۔ (الجواب) خطبہ جمعہ میں وعظ کمنا رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دستور اور طریق نہ تھا یعنی سوائے عربی زبان کے خطبہ میں دوسری زبان داخل نہیں ہوئی، لہذا رد وفارسی پڑھنا خطبہ میں مکروہ ہے۔ (۳)

کیا ہندوستان میں جمعہ و عیدین درست ہے

(سوال ۲۳۳۲) ہندوستان میں جمعہ و عیدین جائز ہے یا نہیں۔ (الجواب) ہندوستان کے شہروں اور قصبوں اور بڑے قریوں میں جمعہ صحیح ہے اور چھوٹے قریہ میں درست نہیں ہے۔ (۴) کما مر۔ فقط۔

احتیاط الظہر کا حکم نہیں ہے

(سوال ۲۳۳۳) ہندوستان میں بعد ادا کے جمعہ احتیاط الظہر ہے یا نہیں۔ (الجواب) احتیاط الظہر نہیں ہے، شہروں وغیرہ میں اس لئے کہ وہاں جمعہ صحیح ہے۔ (۵) اور قریہ صغیرہ میں جمعہ ادا نہیں ہوتا وہاں نماز ظہر باجماعت پڑھنی چاہئے۔ فقط۔

(۱) ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۷، ۱۲ ظفیر۔  
(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب جمعہ ج ۱ ص ۷۶۰ و ج ۱ ص ۷۶۱ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۱ ظفیر۔  
(۳) لا یشرط کونها بالعربیة فلو خطب بالفارسیة او بغيرها جاز کذا قالوا والمراد بالجواز فی حق الصلوة بمعنی انه یکفی لا داء الشرطیة وتصح به الصلوة لا الجواز بمعنی الا باحة المطلقه فانه لا شک فی ان الخطبة بغير العربیة خلاف السنة المتوارثة مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم و الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیکون مکروها تحریماً الخ (عمدة الرعاية علی هامش شرح الرقابة باب الجمعة ج ۱ ص ۲۳۲)۔

(۴) فلو الولاية کما رایجوز للمسلمین اقامة الجمعة (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۴ ط. س. ج ۲ ص ۱۴۴) ظفیر۔  
(۵) وفي البحر وقد افیت مرار بعدم صلاة الاربع بعدها بنية اخر ظہر خوف اعتقاد عدم فرضیة الجمعة وهو الا احتیاط فی زماننا (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۷) ظفیر۔

پہلی اذان جمعہ کے بعد بیع جائز نہیں

(سوال ۲۳۳۴) آج کل نماز جمعہ کے لئے دو اذان ہوتی ہیں، ایک پہلے اور دوسری خطبہ کے شروع سے پہلے تو کس اذان کے بعد بیع ناجائز ہے۔

(الجواب) قال فی الدر المختار ووجوب سعی الیہا وترك البیع ولو مع السعی وفي المسجد اعظم وزراً بالاذان الا اول فی الاصح . وفي الشامی قلت وسیدکر الشارح فی اخر البیع الفاسد انه لا یاس به ای بالبیع لتعلیل النهی بالا خلال بالسعی فاذا انتفی انتفی الخ . ط . س . ج ۲ ص ۱۶۱ عبارات مذکورہ سے دونوں باتوں کا جواب معلوم ہو گیا کہ اذان اول سے ہی سعی الی الجمعة واجب ہو جاتی ہے اور بیع ممنوع ہو جاتی ہے اور یہ کہ جب سعی الی الجمعة فوت نہ ہو تو بیع درست ہے۔ فقط۔

پانچ سویاڈیڑھ ہزار آبادی میں جمعہ نہیں

(سوال ۲۳۳۵) ایک گاؤں میں پانچ سو کی آبادی ہے، یہاں جمعہ درست ہے یا نہیں۔ اگر دوسرے گاؤں میں ڈیڑھ ہزار کی آبادی ہو اس میں بھی جمعہ درست ہے یا نہیں۔ ان ہر دو گاؤں کے درمیان ایک بزرگ کی خانقاہ ہے اس میں جمعہ درست ہے یا نہیں۔ کس قدر آبادی کے لحاظ سے جمعہ درست ہوتا ہے۔

(الجواب) وتقع فرضاً فی القصبات والقری الکبیرۃ التی فیہا اسواق الی ان قال وفيما ذکرنا اشارة الی انه لا تجوز فی الصغیرۃ التی لیس فیہا قاض الخ۔ (۱) شامی جلد اول باب الجمعة۔ اس عبارت سے یہ معلوم ہوا کہ عند الحنفیہ بڑے گاؤں میں جمعہ ہوتا ہے جو مثل قصبہ کے ہو اور اس میں بازار اور دوکانیں ہوں اور چھوٹے قریہ میں جمعہ صحیح نہیں ہوتا۔ پس اس قاعدہ فقیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں گاؤں میں جمعہ صحیح نہیں ہے اور درمیان میں مزار جو بزرگ کا ہے وہاں بھی جمعہ درست نہیں ہے۔ مکرر واضح ہو کہ قصبہ کی آبادی کم از کم چار پانچ ہزار آدمی کی ہوتی ہے پس جو گاؤں ایسا بڑا ہو گا اس میں جمعہ صحیح ہو گا فقط۔

پہلے شہر تھا پھر اجڑ کر چار سو آبادی رہ گئی تو جمعہ جائز نہیں

(سوال ۲۳۳۶) بستی شیخپورہ جو کسی زمانہ میں بڑا بھاری شہر تھا، سکھوں نے اس کو لوٹا اور تباہ کیا، جس کی موجودہ حالت یہ ہے کہ کل ساڑھے چار سو آدمی آباد ہیں، دو دکانیں پرچون کی ہیں نہ کوئی بازار ہے اور نہ کوئی ضروری شے ملتی ہے، زمیندار مسلمان ہیں۔ دریا کے قرب و جوار کے باعث کئی گاؤں کے مردے وہاں پھنکتے آئے ہیں۔ آیا ایسی جگہ شرعاً جمعہ جائز ہے یا نہ۔ کسی جگہ کا زمانہ سابق میں شہر ہونا اور دوسری جگہ کے مردوں کا وہاں آکر پھنکنا یا دفن ہونا شرائط جواز جمعہ میں سے ہے یا نہیں۔ شرائط جمعہ مثلاً سلطان یا نائب سلطان وغیرہ ہندوستان میں مفقود ہیں لہذا ہندوستان میں کسی جگہ بھی جمعہ جائز نہ ہونا چاہئے۔

(الجواب) فی الحال جب کہ آبادی موضع شیخ پورہ کی کل ساڑھے چار سو آدمیوں کی ہے یا فرض کرو اس سے کچھ زیادہ

(۱) الدر المختار۔ باب الجمعة ج ۱ ص ۷۰ ط . س . ج ۲ ص ۱۶۱ ظنیر۔

(۲) ایضاً ج ۱ ص ۷۰ ط . س . ج ۲ ص ۱۶۸ ظنیر۔



ہو اور بازار وغیرہ وہاں نہیں ہے نہ ضروری اشیاء وہاں ملتی ہیں تو وہ موضع یقیناً قریہ صغیرہ ہے جس میں قہنماء نے جمعہ پڑھنا ناجائز اور مکروہ تحریمی لکھا ہے۔ شامی میں ہے وفيما ذكرنا اشارة الى انه لا تجوز في الصغيرة التي ليس فيها قاض الخ (۱) اور در مختار باب العیدین میں ہے منقول قنیہ سے صلوٰۃ العید فی القری تکرہ تحریمہ الخ شامی میں ہے ومثله الجمعة۔ (۲) کسی زمانہ سابقہ میں موضع مذکور کا شہر یا قصبہ ہونا یا قرب وجوار کے مردے کفار و مسلمین کے وہاں آکر پھٹکنا یا دفن ہونا علامت اس موضع کی شہر ہونے یا جمعہ کے جائز ہونے کی نہیں ہے یہ محض کسی کا غلط بیان ہے کہ دوسرے دیہات قرب وجوار کے مردوں کا وہاں دفن ہونا یا پھٹکنا دلیل جواز جمعہ ہے اس کی کچھ اصل شریعت میں نہیں ہے (اور سوال میں یہ لکھنا کہ ہندوستان میں شرائط جمعہ میں سے سلطان یا نائب سلطان وغیرہ مفقود ہیں اس لئے ہندوستان میں کسی جگہ بھی جمعہ درست نہ ہونا چاہئے) یہ غلط ہے، اور کتب فقہ کی عبارات و تصریحات سے ناواقفیت کی وجہ سے ہے یہ شرط وہاں ہے کہ بادشاہ اسلام کا ہو تو وہ خود امام جمعہ ہونا چاہئے یا اس کا نائب اور ماذون اور جس جگہ بادشاہ اسلام کا نہ ہو وہاں تراضی مسلمین سے جس کو امام جمعہ مقرر کر لیں وہ امام جمعہ ہو جاتا ہے اور نماز جمعہ وہاں واجب و ادا ہو جاتی ہے در مختار میں ہے ونصب العامة الخطيب غير معتبر مع وجود ذكر امامهم فيجوز للضرورة، وقال في الشامي فلو الولاية كفاراً يجوز للمسلمين اقامة الجمعة ويصير القاضي قاضياً بتراضي المسلمين الخ۔ (۲) فقط۔

شہر اور قصبہ میں احتیاط الظہر کی ضرورت نہیں ہے

(سوال ۲۳۳۷) بلاد و قصبہ میں جمعہ کے بعد احتیاط الظہر ضرور پڑھنی چاہئے یا نہیں۔

(الجواب) بلاد و قصبہ میں چونکہ جمعہ بلا شعبہ و بلا تردد ہو جاتا ہے لہذا جمعہ کے بعد احتیاط الظہر نہ پڑھنی چاہئے جیسا کہ در مختار میں صاحب بحر کا فتویٰ نقل فرمایا ہے وفي البحر وقد افتيت مراراً بعدم صلوٰۃ الاربع بعد بها بنية اخر ظهر خوف اعتقاد عدم فرضية الجمعة و هو الا احتياط في زماننا الخ (۳) فقط۔

جمعہ میں جلدی مطلوب ہے

(سوال ۲۳۳۸) انجمن اسلامیہ انبالہ کے زیر اہتمام ایک جامع مسجد ہے جس میں انجمن کی طرف سے ایک امام مقرر ہیں، چند مرتبہ ان سے کہا گیا کہ بنظر انتخاب نماز جمعہ میں جلدی نہ کی جائے اور بموجب احکام حنفیہ کافی انتظار کے بعد نماز جمعہ ادا کی جائے۔ آیا امام کا جمعہ کو جلدی پڑھنا کیسا ہے۔

(الجواب) حنفیہ کے نزدیک موافق قول جمہور جمعہ میں ابراد یعنی تاخیر مشروع نہیں ہے بلکہ جمعہ کو بعد زوال کے جلد پڑھنا بہتر ہے قال في الشامي لكن جزم في الا شباه من فن الا حکام انه لا یسن لها الا براد الخ (۵) پس معلوم ہوا کہ امام کا یہ فعل کہ جمعہ کو جلد پڑھتے ہیں موافق شریعت کے ہے۔ لہذا انجمن وغیرہ کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ امام کو تعجیل جمعہ سے منع کریں۔ فقط۔

(۱) رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۴۸ ط. بس. ج ۲ ص ۱۳۸، ۱۲ ظفیر۔ (۲) رد المحتار باب العیدین ج ۱ ص ۵۔ ط. بس. ج ۲ ص ۱۶۷ ظفیر۔ (۳) رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۵۳ ط. بس. ج ۲ ص ۱۴۴ ظفیر۔ (۴) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۴۷ ظفیر۔ (۵) رد المحتار کتاب الصلوٰۃ ج ۱ ص ۲۳۲۰ ظفیر۔ ط. بس. ج ۲ ص ۱۳۸



## جمعہ کے لئے مستحب وقت

(سوال ۲۳۳۹) موجب عقائد حنفیہ آج کل جمعہ کے لئے مستحب وقت کیا ہے  
(الجواب) حنفیہ کا صحیح مذہب یہ ہے کہ جمعہ میں تعجیل مستحب ہے۔ ابراہاد یعنی تاخیر جو کہ ظہر کی نماز میں موسم گرما میں مستحب ہے۔ وہ جمعہ میں نہیں ہے بلکہ جمعہ کو جلد ادا کرنا مستحب ہے اور احادیث سے بھی جمعہ کی تعجیل ہی ثابت ہوتی ہے۔ پس زوال کے بعد مثلاً ساڑھے بارہ بجے اذان جمعہ ہونی چاہئے، پھر دس پندرہ منٹ بعد خطبہ، اور اس کے بعد نماز ہونی چاہئے، مثلاً ایک بجے تک یہ سب کام ہو جاویں یا کسی قدر کم و بیش ہو۔ قال فی ردالمحتار لکن جزم فی الا شباه من فن الا حکام انه لا یسن لها الا براد الخ ثم قال و قال الجمهور لیس بمشروع لانها تقام بجمع عظیم فتنه خیره مفض الی الحرج (۱) شامی جلد اول ص ۲۴۵۔ پس ایسے امور میں امام کو اوقات مستحب کی رعایت چاہئے۔ متولی کی ہدایات پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے، اور متولی کو ہدایات دینے کی حاجت بھی نہیں ہے۔ جو اوقات نمازوں کے مستحب ہیں امام خود انکی رعایت رکھے گا فقط۔

قعدہ جمعہ میں ملنے سے نماز جمعہ ادا ہو گئی

(سوال ۲۳۴۰) ایک شخص نماز جمعہ کے قعدہ میں شامل ہوا تو کیا نماز جمعہ ادا ہوئی یا کیا۔

(الجواب) نماز جمعہ ادا ہو گئی۔ (۲)

اذان ثانی کے بعد زبان سے نہ دعا پڑھی جائے اور نہ جواب دیا جائے

(سوال ۲۳۴۱) بعد اذان خطبہ جمعہ دعا پڑھنا اور جواب اذان دینا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اذان خطبہ کا جواب دینا اور دعا و سلبہ پڑھنا فقہاء نے مکروہ لکھا ہے۔ فی الدر المختار۔ قال وینبغی ان لا یجیب بلسانہ اتفاقاً فی الاذان بین یدی الخطیب۔ (۳) فقط۔

## جمعہ فی القرئی

(سوال ۲۳۴۲) آج کل جمعہ فی القرئی کے جواز و عدم جواز میں علماء احناف کی رائیں مختلف ہیں، بعض حضرات اس طرف گئے ہیں کہ جمعہ دیہات میں پڑھنا چاہئے اور بعض جمعہ فی القرئی کے منافی ہیں اور مصر کی تعریف امر مختلف فیہ معلوم ہوتا ہے۔ فریق اول جو جواز جمعہ فی القرئی کے قائل ہیں، تعریف مصر کی یوں کرتے ہیں کہ وہ موضع جس میں دو ہزار کی آبادی ہو اس کو ہم مصر کہہ سکتے ہیں۔ دوسرے وہ موضع جس کے باشندگان وہاں کی بڑی سے بڑے مسجد میں نہ سما سکیں۔ فریق دوم کہتے ہیں کہ مصر وہ جگہ ہے جس میں بازار وغیرہ ضروریات ملتی ہوں۔ یہ

(۱) ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ مطبوعہ در سعادت س ۳۴۰ و س ۳۴۱ ط. س. ج ۲ ص ۳۶۷۔ ظفیر۔

(۲) ومن ادر کھا (ای الجمعة) فی تشہد او سجود سہو علی القول بہ فیہا یتمہا جمعة الخ وینوی جمعة لا ظہر

(الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۷۔ ظفیر۔

(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الاذان ج ۱ ص ۳ ط. س. ج ۲ ص ۳۹۹۔ ظفیر۔

شرائط تو جس مذہب امام اعظم ہیں اور مفقود ہیں۔ لہذا وہ موضع جہاں صفت فریق اول نہ پائی جاتی ہو وہاں کے لوگ مذہب ائمہ ثلاثہ عمل کریں تو جائز ہو گا یا نہیں کیونکہ آج کل بہت سے مسئلوں میں امام شافعی کی تقلید کا حکم بغرض رفع فتنہ دیا جاتا ہے جیسا کہ مسئلہ مفقود میں۔ اس مسلک میں عمل در آمد مسلک فریق اول کیا جاوے جیسا کہ قریہ بند میں جاری ہے جائز ہے یا نہیں اور جس جگہ یہ شرائط مفقود ہیں وہ لوگ از روئے مذہب شافعی نماز جمعہ ادا کریں تو جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) دیہات دو قسم کے ہیں قریہ کبیرہ اور قریہ صغیرہ، قریہ کبیرہ کو حکم قصبہ و شہر قرار دے کر فقہانے اس میں وجوب جمعہ کا فتویٰ دیا ہے، کما فی الشامی۔ وتقع فرضاً فی القصبات والقری الکبیرة التي فیها اسواق الخ (۱) ص ۷۳ جلد اول۔ اور قریہ صغیرہ میں باتفاق فقہاء حنفیہ جمعہ صحیح نہیں ہے، کما فی الشامی وفيما ذکرنا اشارة الى انه لا تجوز فی الصغیرة الخ (۲) وفي باب العیدین من الدر المختار وفي القیة صلوة العید فی القری تکرہ تحریماً ای لانه اشتغال بما لا یصح لان المصر شرط الصحة (۳) وفي الشامی قوله صلوة العیدو مثله الجمعة الخ (۴) باقی رہا یہ کہ جس قریہ میں دو ہزار آدمی آباد ہوں اور وہاں دوکانیں بھی ہوں تو اگر اس کو قریہ کبیرہ قرار دیا جائے تو مستبعد نہیں ہے۔ تین چار ہزار آدمی آباد ہوں تو اس کے قریہ کبیرہ ہونے میں شبہ نہیں معلوم ہوتا۔ اکبر مساجد میں وہاں کے مکلفین کے نہ سمانے کی تعریف ضعیف ہے جیسا کہ شارح منیہ نے اس کو بیان فرمایا ہے کہ یہ تعریف خود حرین شریفین کی مسجدوں پر صادق نہیں آتی۔ کما ہو ظاہر۔ اور حنفیہ کو مذہب دیگر ائمہ اس مسئلہ میں عمل کرنے کی فقہاء نے اجازت نہیں دی۔ اور ہم لوگ پابند ہیں اس امر کے کہ جس جگہ اور جس مسئلہ میں ہمارے فقہاء نے فتویٰ غیر کے مذہب پر دے دیا ہے اس پر عمل کیا جائے گا ورنہ نہیں۔ زوجہ مفقود الخبر کے بارے میں فقہاء حنفیہ نے فتویٰ امام مالک رحمۃ اللہ کے مذہب پر دے دیا ہے اس پر عمل کیا جاوے گا۔ اسی طرح جس مسئلہ میں تصریح فقہاء کی ہے وہاں عمل کر سکتے ہیں اور جس جگہ تصریح ان حضرات کی نہیں ہے وہاں عمل نہیں کر سکتے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

خطبہ جمعہ کے شروع میں تعوذ و تسمیہ

(سوال ۳۲۴۲) خطبہ جمعہ کے شروع میں اعوذ اور بسم اللہ جہر سے پڑھنی درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) خطبہ کے شروع میں اعوذ اور بسم اللہ جہر سے نہ کہے۔ (۵) فقط

دیہاتیوں پر جمعہ فرض نہیں

(سوال ۲۳۴۴) ما قولکم ایہا العلماء الکرام من الاحناف العظام فی هذه المسئلة ان صلوة الجمعة

واجبة علی اهل القری ام لا . بینوا بجواب شاف وتوجروا بثواب واف۔

(۱) رد المحتار باب الجمعة مطبوعہ در سعادت ج ۱ ص ۳۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸ ظفر۔

(۲) رد المحتار باب الجمعة مطبوعہ در سعادت ج ۱ ص ۳۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸ ظفر۔

(۳، ۴) رد المحتار ج ۱ ص ۵۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۷ ظفر۔ (۵) ویبدأ بالتعوذ سراً (در مختار) ای قبل الخطبة الاولى بالتعوذ

سراً ثم بحمد الله تعالى والثناء عليه (رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۹ ط. س. ج ۲ ص ۱۴۹ ظفر۔



(الجواب) (از بعض علماء) الجمعة على اهل القرى ليست بواجبة لقوله عليه السلام لا جمعة ولا تشريق ولا صلوة فطر ولا اضحى الا فى مصر جامع او مدينة عظيمة فى فتح القدير ان قوله تعالى فاسعوا الى ذكر الله ليس على اطلاقه اتفاقاً بين الاثمة اذ لا يجوز اقامتها فى البوادي اجماعاً ولا فى كل قرية عند الشافعى فكان خصوص المكان مراداً بالا جماع فقدر الشافعى القرية الخاصة وقدرنا المصر وهو اولى لحديث على رضى الله عنه وهو لو عورض بفعل غيره كان على مقدماً عليه فكيف ولم يتحقق معارضة ما ذكرنا اياه ولهذا لم ينقل عن الصحابة انهم لما فتحوا لبلا دو اشتغلوا بنصب المنابر وجمع الا فى الا مصادرون القرى ولو كانت لنقل ولو احاداً وايضاً ان الجمعة فرضت على النبى صلى الله عليه وسلم وهو بمكة قبل الهجرة كما اخرج الطبرانى عن ابن عباس رضى الله عنه فلم يكن اقامتها من اجل الكفار فلما هاجرا لنبى صلى الله عليه وسلم ومن هاجر معه من اصحابه الى المدينة بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم فى بنى عمر و بن عوف بضع اربعة عشر ايام ولم يصل الجمعة فهذا دليل على عدم الجمعة فى القرى والا صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة ومع ان البخارى روى فى صحيحه كان الناس يتناوبون وفى رواية يتناوبون الجمعة من منازلهم والعوالى فياتون فى الغبار فيصيبهم الغبار ويخرج من العرق الحديث وفى القدورى لا تصح الجمعة الا فى مصر جامع او فى مصر ولا تجوز فى القرى وقال المولا نابحر العلوم فى اركانه تحت قوله تعالى يا ايها الذين امنوا ذا نودى للصلوة يوم الجمعة الخ المراد من وذروا البيع اى يحرم البيع ويجب السعى الى الجمعة بعد سماع النداء ثم ان البيع قد يطول الكلام فيه فيفوت الخطبة والجمعة لان التجار لا يتركون صفقاتهم فى هذا الزمان فلذا منع من النداء الا اول فالبيع والشراء فى المصر ظاهر وقال ايضاً فيه ويكره للمريض وغيره من المعذورين ان يصلوا الظهر يوم الجمعة بجماعة ولا باس بالمجاعة للظهر للقروى لان الجمعة جامعة للجماعات فى المصر فعلم ان المصر شرط بوجوب الجمعة مشروع لانه جاء التوارث من لدن رسول الله صلى الله عليه وسلم الى هذا الآن ان لا يصلى الجمعة اهل البدو والقرى فالعمل على قول صاحب القدورى لازم على المقلدين لان قوله مطابق لمذهب الحنفى واتبعوه ورجحوه جمهور فقهاء المحققين ولم ينكره احد من علماء الحنفيين كما فى رد المحتار فعلىنا اتباع ما رجحوه وما صححوه كما لو افتونا فى حياتهم الحق احق بالا اتباع والسقلد الذى يخالفه فحكمه غير جائز كما فى در المختار واما مقلد الذى فلا ينفذ قضاءه بخلاف مذهبه اصلاً فشرط المصر لصحة الجمعة محقق عند جمهور الحنفية بلا انكار احد لكن الاختلاف بينهم فى تعريف المصر البتة فقال الا امام الشافعى موضع فيه ببيان غير منتقلة ويكون المقيمون اربعين رجلاً من اصحاب المكلفين فاذا كان كذلك لزمت الجمعة واختلف الروايات فى مذهبنا ففى ظاهر الروايت بلدة لها امام او قاض يصلح لا قامة الحدود وفى فتح القدير



قال الامام ابو حنیفة بلدة فيها سلك واسواق ووال ينتصف المظلوم من الظالم وعالم يرجع اليه من الحوادث وفي رواية عن الامام ابى يوسف المصر موضع ..... يبلغ المقيمون فيه عدداً لا يسع اكبر مساجد اياهم فى الهداية هو اختيار البلخى وبه افنى اكثر المشائخ لما راؤفساداهل الزمان والولة وعنه ايضاً كل موضع فيه يسكن عشرة الاف رجل وعنه ايضاً ان كل موضع له امير وقاض ينفذ الاحكام ويقيم الحدود وهو اختيار الكرخى كذا فى الهداية وقال بعضهم هو ان يعيش كل محترف بحرفة من سنة الى سنة من غير ان يحتاج الى حرفة اخرى وقال بعضهم هو ان يكون بحال لو قصد هم عدد يمكنهم دفعه وقال بعضهم ان يولد فيه كل يوم ويموت فيه انسان وقال بعضهم هو ان لا يعرف عدد اهله الا بكلفة ومشقة فمختار اكثر الفقهاء مراعاة لضرورة ، زماننا والمفتى به عند جمهور المتأخرين فى تعريف المصر الرواية المختار للبلخى اى مالا يسع اكبر مساجده اهله المكلفون بها وقال ابو شجاع هذا احسن ما قيل فيه وفى اللؤلؤ الجية وهو صحيح بخر وعليه مشى فى الوقاية ومتن المختار وشرحه وقدمه فى متن الدر على القول الاخر وهو ظاهره تو جيحه وايده صدر الشريعة بقوله لظهور التوانى فى احكام الشرع سيما فى اقامة الحدود فى الا مصار فكل موضع يصدق عليه التعريف المذكور فهو مصر تجب الجمعة على اهله والا فلا تجب سواء ذلك الموضع يتعارف بقرية او دونها غير المصر فالان هى لاحقة فى حكم المصر شرعاً لا عرفاً لتطبيق تعريف المتأخرين وهذا احسن وما لا يصدق عليه التعريف المذكور فهو ليس بمصر شرعاً وعرفاً ففى لفظ القرية اعتبار ان شرعاً بحيث تؤسم به وبحيث لا ترسم ففى الاول تصح الجمعة وهى مدينة عظيمة او قرية كبيرة وفى الثانى لا تصح الجمعة وهى قرية صغيرة ومفازة ومثلها كما يدل عليه عبارة القهستانى وتقع فرضاً فى القصبات والقرى الكبير فيها اسواق وفى البحر لا تصح فى قرية ولا مغازة لقول على رضى الله عنه . لا الجمعة ولا تشريق ولا صلوة خطر ولا اضحى الا فى مصر جامع او مدينة عظيمة ثم قال فلا تجب على غير اهل المصر كذا فى الطحطاوى فبينهما عموم وخصوص فتنبه بالدلائل المذكورة فرضية الجمعة مخصصة بالا جماع فان صلى الجمعة اهل قرية لا يقال لها مصر شرعاً لا يسقط الظهر عن ذمته وان صلى الظهر فرادى يعصى بكبيرة لترك الواجب اى الجماعة الظهر باداء جماعة النفل وهذا من قباحة عظيمة فان الجمعة جامعة للجماعات وفى اداء الظهر بالجماعة تفريق الجماعة عن الجمعة وتقليلها فيكون ذلك فى حقهم كسائر الايام فى جواز اداء الظهر بالجماعة من غير كراهة مجالس الا برار فالقول لمن يقول ما الفرق بين الجمعة والظهر غير الخطبتين وصحت الجمعة بلا كراهة فى كل موضع مثلاً الظهر سواء كان ذلك الموضع مصرأ وقرية او غيره وتاركها بلا عذر فاسق وعاص ومر دود وقائله ضال ومضل ليس من المقلدين وعلى المقلدين الاجتناب عن اقواله وافعاله ومصاحبته . والله اعلم وعلمه احكم . كته ابو الفيز محمد حبيب الرحمن غفر له .



(۲) جواب از حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب۔

بے شک قریہ صغیرہ میں عند الحنفیہ جمعہ صحیح نہیں ہے اور قریہ صغیرہ میں جمعہ پڑھنے والے مرتکب امر مکروہ ممنوع کے ہیں اور قریہ کبیرہ اور قصبات میں جمعہ صحیح ہے، کما فی رد المحتار عن القہستانی . وتقع فرضاً فی القصبات والقری الکبیرۃ الی ان قال وفيما ذکرنا اشارة الى انه لا تجوز فی الصغیرۃ الی لیس فیہا قاض ومنبر (۱) وفی باب العیدین من الدر المختار صلوٰۃ العید فی القری تکرہ تحریماً وفی الشامی قوله (صلوٰۃ العید) ومثله الجمعة الخ (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ۔

(۳) جواب از حضرت علامہ محمد انور شاہ صاحب۔ مدرس دارالعلوم۔

عبارات اصحابنا فی تفسیر المصر کلہا متوافقة فی المعنی وانما اختلفت التعبیرات والا لفاظ فاشتراط القاضی فی ظاہر الروایۃ بناءً علی اشتراط المصر لنفاذ القضاء فی ظاہر الروایۃ ایضاً کما فی التویر من باب القضاء وتعریف المتأخرین بانہ لا یسع اہ مبنی علی تعدد المساجد هناك لکثرة الا بنیۃ فال الی القریۃ الکبیرۃ وفی العنایۃ زیادۃ مالا یسع اکبر مساجدہ اہلہ المکلفین بہا حتی یحتاجوا الی بناء مسجد جامع والحاصل ان تفسیر المصر محول علی العرف واللغة . نعم فی بعض عباراتهم ان القریۃ الصغیرۃ مجتہد فیہا عندنا فینفذ قضاء القاضی الشافعی بصحتها علی الحنفی فی ضمن دعوی صحیحۃ لا اذا كانت فتوی لا دعوی من حاضر علی حاضر۔ کتبہ محمد انور عفا اللہ عنہ۔ مدرس دارالعلوم دیوبند۔

اذان ثانی منبر کے پاس دی جائے

(سوال ۲۳۴۵) اذان ثانی جمعہ عند المنبر ہونی چاہئے یا علی باب المسجد یا خارج عن المسجد۔ اگر عند المنبر ہونی چاہئے تو اس کی کیا سند ہے، حدیث ابو داؤد سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں یہ اذان دروازہ مسجد پر ہوتی تھی اور مولانا عبدالحی صاحب نے اپنے فتاویٰ کے ص ۱۹۴ میں نہایت وضاحت کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اذان ثانی خارج عن المسجد ہونی چاہئے۔ بیوا تو جروا۔

(الجواب) جمعہ کی اذان ثانی حنفیہ کے نزدیک مسجد میں منبر کے پاس ہونا سنت ہے اور یہی متواتر ہے۔ زمانہ رسول اللہ ﷺ اور زمانہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے جیسا کہ شرح ہدایہ نے اس کو پوری طرح ثابت اور متحقق کیا ہے اور ابو داؤد کی تاویل اور جواب حنفیہ کی طرف سے مفصل شائع ہو چکا ہے بہت سے رسائل اور فتاویٰ میں اس کو مفصل لکھا گیا ہے، آپ ان رسائل اور فتاویٰ مطبوعہ کو منگا کر دیکھیں بندہ کو ان کے نقل کرنے کی فرصت نہیں ہے۔ حنفیوں کو اس میں چوں و چرا کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ تمام کتب فقہ معتبرہ میں اس اذان کو منبر

(۱) رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸. ۱۲ ظفیر۔

(۲) رد المحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۷. ۱۲ ظفیر۔



کے پاس خطیب کے سامنے ہونے کو لکھا ہے۔ (۱) فقط۔

دو مسجدیں جو قریب قریب ہوں دونوں میں نماز جمعہ درست ہے

(سوال ۲۳۴۵) دو مسجدیں متصل اور قریب قریب واقع ہیں، آیا ان دونوں میں جمعہ درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) دونوں میں نماز جمعہ صحیح ہے۔ کذا فی الدر المختار (۲) فقط۔

قصبہ اور بڑی آبادی

(سوال ۲۳۴۶) قہستانی کی عبارت و تقع فرضاً فی القصبات والقری الكبيرة فیہا اسواق سے مفہوم ہوتا

ہے کہ نماز جمعہ قریہ صغیرہ میں عند الحنفیہ درست نہیں اور قریہ کبیرہ تعریف مصر کے تحت میں واقع ہے، لہذا مانجی

ہوں کہ قریہ صغیرہ و کبیرہ کی تفصیلی تعریف بدلائل بیان کریں، اور مالا یسع الخ مصر کے اجمالی تعریف ہے۔

اور قریہ کبیرہ کے لئے کس قدر مکلفین ہونے چاہئیں اور جیسا کہ مفقود کے بارہ میں احناف نے ضرورتاً امام مالک کے

مذہب پر فتویٰ دیا ہے، جمعہ کے بارے میں مذہب شافعی کو اختیار کر سکتے ہیں یا نہیں۔

(الجواب) قہستانی کی عبارت مذکورہ فی السؤال جس موقع پر شامی میں منقول ہے اس کے بعد یہ عبارت بھی

منقول ہے و فیما ذکرنا اشارۃ الی انہ لا تجوز فی الصغیرۃ التی لیس فیہا قاض ومنبر و خطیب کما

فی المضممرات والظاہر انہ ارید بہ کراہۃ النفل بالجماعۃ الا ترى ان فی الجواہر لو صلوا فی القری

لزمہم اداء الظهر الخ (۳) شامی جلد اول باب الجمعة۔ اور در مختار باب العیدین میں ہے وفی القنیۃ صلوۃ العید فی

القری تکرہ تحریماً ای لانہ اشتغال بما لا یصح لان المصر شرطاً لصحة الخ شامی میں ہے۔ قوله

صلوۃ العید ومثله الجمعة (۴) ص ۵۵۵ شامی جلد اول۔

ان عبارات سے واضح ہے کہ قریہ صغیرہ میں جمعہ درست نہیں اور قریہ کبیرہ میں صحیح ہے اور قریہ کبیرہ

کی تعریف کچھ نہ کرنا اور قصبات کے ساتھ اس کو بیان کرنا اس طرف مشیر ہے کہ مدار اس کا عرف پر ہے اور اہل

عرف قریہ صغیرہ و کبیرہ کے فرق کو جانتے ہیں اور یہ کہ قریہ کبیرہ مثل قصبہ کے ہونا چاہئے، اس لئے یہاں کے

علماء محققین نے یہ فرمایا ہے کہ جو قریہ باعتبار آبادی کے قریب قصبہ صغیرہ کے ہو اس میں جمعہ صحیح ہوگا اور قصبہ

صغیرہ میں ان اطراف میں تین چار ہزار آدمی ہوتے ہیں یا کم و بیش، اور تعریف مالا یسع الخ در حقیقت حد حقیقی مصر

کی نہیں ہے ورنہ منقوص ہونا اس کا ظاہر ہے کہ وہ چھوٹے سے چھوٹے قریہ پر صادر آتی ہے اور بعض اوقات بڑے

سے شہر پر صادق نہیں آتی جیسا کہ خود حرین شریفین کی مساجد پر صادق نہیں آتی کیونکہ مسجد حرام تمام اہل مکہ

سے بلکہ باہر والوں کو ملا کر بھی کبھی نہیں بھرتی اور وسعت اس میں باقی رہتی ہے کما ہو مشاہد۔ اور یہ نقض اس

(۱) ویؤذن ثانیاً بین یدیہ ای الخطیب (الدر المختار) قوله ویؤذن ثانیاً بین یدیہ ای علی سبیل السنۃ کما یظهر من کلامہم رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۷۰ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۱ ظفیر.

(۲) وتودی (ای الجمعة) فی مصر واحد بمواضع كثيرة مطلقاً علی المذهب وعلیہ الفتوی (در المختار علی هامش رد المحتار باب الجمعة) ظفیر ج ۱ ص ۷۵۵ ط.س. ج ۲ ص ۱۴۴

(۳) شامی باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۲۱۳۸ ظفیر.



تعریف پر شارح عنیہ نے بھی بیان فرمایا ہے معلوم ہوا کہ یہ تعریف حقیقی مصر کی نہیں بلکہ علامت مصر کی باعتبار غالب کے ہے کیونکہ بڑے بڑے شہروں میں جہاں مردم شماری بہت زیادہ ہوتی ہے غالباً ایسا ہوتا ہے کہ وہاں کی بڑی سے بڑی مسجد میں بھی وہاں کے تمام مکلفین نہیں سما سکتے پس محقق ہو کہ تعریف مذکور عام تعریف نہیں ہے۔ رہا یہ کہ اس مسئلہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر عمل کر کے ان کی قیود کے موافق قریہ میں نماز جمعہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔ بندہ نے اس کی تصریح کلام فقہاء سے نہیں دیکھی اور عمل کرنا دوسرے امام کے مذہب پر، اس جگہ ہم لوگوں کے لئے صحیح ہو سکتا ہے کہ ہمارے فقہاء نے تصریح فرمائی ہو۔ فقط۔

الجواب صواب۔ اور بعض عبادات فتاویٰ سے ظاہر ہوتا ہے کہ قریہ صغیرہ میں جمعہ عند الحنفیۃ مجتہد فیہ نہیں، البتہ کسی دعویٰ میں بعد تو فرشرائط دعویٰ کے مجتہد فیہ ہے۔ فتاویٰ اور دیانت میں۔ فقط محمد انور عفا اللہ عنہ۔

اردو زبان میں خطبہ احتیاط کے خلاف ہے

(سوال ۲۳۴۷) ایک دودفعہ جناب کو دوبارہ اردو نظم وغیرہ خطبہ تکلیف دی مگر اس طرف توجہ نہیں کی خاص اشخاص سے کہا گیا انہوں نے فرمایا کہ بڑے بڑے عالم خود کرتے ہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ حدیث نبوی یقرء القرآن و یذکر الناس ہے اور مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ میں اس کے ترجمہ اور تشریح میں صاف لکھا ہے کہ غیر عربی زبان میں نصیحت خطبہ میں درست ہے اور عیدین کے خطبہ میں حکم ہے کہ احکام قربانی و عید الفطر سمجھائے جائیں اور یہ بغیر ملک کی زبان کے ممکن نہیں۔

(الجواب) خطبہ چونکہ سوائے عربی زبان کے اور کسی زبان میں سلف سے ثلث نہیں اس لئے غیر زبان عربی کو اس میں محققین نے مکروہ بدعت کہا ہے اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں چونکہ احکام عیدین بتلانے مقصود ہوتے ہیں تو وہ خارج عن الخطبہ سمجھے جاتے ہیں گویا خطبہ عربی کا علیحدہ ہو گیا اور یہ احکام خطبہ سے علیحدہ بتلائے جاتے ہیں اور خطبہ جمعہ کے اندر حیثیت نماز کی بھی ملحوظ ہوتی ہے اور نماز میں ترجمہ قرآن شریف کا صحیح اور معتبر مذہب اور رائج قول کے درست نہیں ہے اور قول ضعیف و مرجوح کا اعتبار نہیں ہے۔ بہر حال احتیاط اس میں ہے کہ ایسے مختلف فیہ امر میں احتیاط کی جاوے۔ اور غیر عربی کو ترک کیا جاوے، باقی جیسا کوئی کرے اس کی رائے ہے۔ دوسروں پر حجت نہیں ہے۔ (۲)

(نماز ہر دو صورت درست ہوگی۔ ظفیر)

رمضان میں جمعہ الوداع ثلث نہیں

(سوال ۲۳۴۸) رمضان شریف کے اخیر جمعہ میں الوداع پڑھنا خطبہ میں کیسا ہے۔

(الجواب) خطبہ الوداع اخیر رمضان المبارک میں ثلث نہیں ہے اور پڑھنا اس کا مناسب نہیں ہے۔

(۱) رد المحتار باب العیدین ج ۵ ص ۷۷۷ ظفیر۔

(۲) ولا یشرط کونها بالعربیۃ فلو خطب بالفارسیۃ او بغیرہا جاز کذا قالوا والمراد بالجواز هو الجواز فی حق الصلوٰۃ بمعنی انه یکفی لاداء الشرطیۃ وتصح بها الصلوٰۃ لا الجواز بمعنی الا باحة المطلقة فانه لا شک فی ان الخطبة بغیر العربیۃ خالف السنۃ المتوارثۃ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصحابۃ (عمدة الرعاہ علی حاشیہ شرح الوقایہ باب الجمعة ج ۱ ص ۳۴۲) ظفیر۔



اگر خطبہ میں صحابہ کا ذکر نہ آئے تو بھی خطبہ درست ہوگا

(سوال ۲۳۴۹) ایک شخص امام جمعہ خطبہ اولیٰ میں حمد و ثناء ذات باری و خطبہ آخر میں آیات قرآنی و درود شریف پڑھے، ذکر آل اطہار و صحابہ کبار نہیں کرتا۔ ایسی حالت میں نماز جائز ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) ذکر خلفائے راشدین و آل اطہار خطبہ میں مستحب ہے اس کے ترک سے خطبہ تو ادا ہو جاتا ہے لیکن ترک مستحب لازم آتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ذکر خلفائے راشدین و آل اطہار بھی کرے، قال فی الدر المختار۔ ویندب ذکر الخلفاء الراشدین والعلمین الخ فتاویٰ (۱)

اذان خطبہ کا جواب زبان سے درست نہیں

(سوال ۲۳۵۰) اذان خطبہ کا جواب دینا اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا کیسا ہے۔

(الجواب) جمعہ کی اذان ثانی کی اجابت اور اس کے بعد دعا ہاتھ اٹھا کر ممنوع ہے۔ کافی الدر المختار۔ (۲) فقط۔

ایسا گاؤں جس کی آبادی ۱۲۵۴ ہے اس میں جمعہ

(سوال ۲۳۵۱) ایک بڑا گاؤں جس کی آبادی ۱۲۵۴ آدمیوں کی ہے اور مدرسہ اور مسجدیں بھی ہیں اور اس علاقہ کے گرد و نواح کے لوگ اس کو قدیم سے بڑا گاؤں سمجھتے ہیں اس میں جمعہ جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) علامہ شامی نے یہ تصریح فرمائی ہے کہ قریہ کبیرہ میں جمعہ فرض ہے اور ادا ہو جاتا ہے۔ عبارت اس کی یہ ہے وتقع فرساً فی القصبات والقری الکبیرۃ الی فیہا اسواق الخ الی ان قال وفیما ذکرنا اشارۃ الی انہا لا تجوز فی الصغیرۃ الخ۔ (۳) اس عبارت سے فرق مابین القریۃ الکبیرۃ والصغیرۃ ظاہر ہو گیا کہ قریہ کبیرہ میں جمعہ ادا ہوتا ہے اور صغیرہ میں نہیں ہوتا اور عرف میں جس کو قریہ کبیرہ سمجھیں وہ قریہ کبیرہ ہے۔ اور جس کو قریہ صغیرہ سمجھیں وہ قریہ صغیرہ ہے۔ فقط۔

افضل کے رہتے ہوئے دوسرے کو امام بنانا

(سوال ۲۳۵۲) چند مقتدیان جہال بر امام مسجد کہ عالم است عداوتے دنیاوے گرفتہ بجائے اور بغیر اذن منشی دیگر کہ از علم دین چنداں خبر دار نیست مقرر کردہ نماز عیدین ادا می نمایند اما تش شرعاً چہ حکم دارد۔ بوجہ فساد دنیاوی در مسجد دیگر جمعہ و نماز ہجگاہ خواندن چہ حکم دارد۔

(الجواب) در کتب فقہ مسطور است۔ والا حق بالامامۃ الا علم باحکام الصلوٰۃ۔ (۴) پس باوجود موجودی و دن عالم بمسائل نماز دیگرے را کہ نہ چنان باشد امام مقرر کردن ترک فضیلت است و تعدد در جمعہ در مصر واحد جائز است پس اگر آل بلدہ کہ در آل بازار است مصر یا قصبہ یا قریہ کبیرہ است کہ حکم مصر دارد نماز جمعہ و عیدین د را ادا می شود و تعدد جمعہ ہم رواست نماز جمعہ در ہر دو مسجد ادا می شود۔ اما نفسانیت در بارہ نماز قبیح است ضد و نفسانیت را بحدار ندو خالصاً اللہ نماز ہر دو مسجد ادا کنند واللہ تعالیٰ الموفق والمقین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔ فقط

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعہ ج ۱ ص ۷۵۹ ط. س. ج ۲ ص ۱۴۹. ۱۲ ظفیر.

(۲) حوالہ پہلے گذر چکا ۱۲ ظفیر. (۳) ردالمحتار باب الجمعہ ج ۱ ص ۷۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸. ۱۲ ظفیر.

(۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الامامۃ ج ۱ ص ۵۲۰ ط. س. ج ۱ ص ۵۵۷. ۱۲ ظفیر.



پچاس آدمی میں نماز جمعہ درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۳۵۳) حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کا قول حجة الله البالغہ میں قابل عمل ہے یا نہ وہ یہ کہ جس قریہ میں پچاس آدمی مرد مسلم ہوں اس میں نماز جمعہ درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ حنفیہ کا مذہب نہیں ہے، حنفیہ کو اپنے مذہب کے فقہ کی کتابوں کے موافق عمل کرنا چاہئے۔ حضرات محققین کے کلام سے حجت نہ لانا چاہئے۔ فقط۔

بچھوٹے گاؤں میں جمعہ مکروہ تحریمی ہے

(سوال ۲۳۵۴) بصورت عدم جواز اگر کوئی شخص نہ مانے اور پڑھے تو کیا حرج واقع ہوگا۔

(الجواب) جس قریہ صغیرہ میں جمعہ صحیح نہیں ہے وہاں جمعہ کو تحریمی لکھا ہے کذا فی المختار والشمیٰ (۱)۔

بوقت ضرورت صفیں چیر کر آگے جانا درست ہے

(سوال ۲۳۵۵) امام و مؤذن جامع مسجد و عید گاہ کے اگر امور متعلقہ ضروریہ متعلق نماز کی وجہ سے اول وقت منبر اور مصلی پر نہ جاسکیں بلکہ بعد جمع ہونے نمازیوں کے صفوں کو چیر کر اور گردنوں کو پھلانگ کر مصلی پر جانا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے لا باس بالتخطی ما لم یاخذ الامام فی الخطبة ولم یؤذ حداً الخ۔ (۲) اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو ایذا نہ ہو تو تخطی درست ہے، خصوصاً بضرورت مذکورہ امام و مؤذن کو آگے جانا صفوف چیر کر درست ہے الا ان لا یجد الا فرجة امامه فتخطی الیها للضرورة (۳) فقط۔

صف سیدھی کرنے کے لئے پکار کر کہنا درست ہے

(سوال ۲۳۵۶) بعد خطبہ جمعہ کے قبل تکبیر تحریمہ کے زید نے آواز سے کہا صف سیدھی کر لو۔ بحر کہتا ہے کہ زید کی نماز نہیں ہوئی آیا صف سیدھی کرنے کے لئے کہنا مستحب اور درست ہے، اور نماز ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) صف سیدھی کرنے کے لئے کہنا مستحب و مستنون ہے، بحر کا قول غلط ہے (۴) نماز ہو گئی۔ فقط۔

دو ہزار کی آبادی میں جمعہ

(سوال ۲۳۵۷) موضع کھیڑہ میں دو مسجد ہیں اور موضع ڈنڈولی اور کھیڑہ میں ایک گاڑی کا فاصلہ ہے۔ موضع ڈنڈولی میں مسجد نہیں ہے، ڈنڈولی کے مسلمان کھیڑے مساجد میں نماز کو آتے ہیں، مردم شماری دونوں جگہ کی دو ہزار کی ہے تو عند الحنفیہ وہاں جمعہ جائز ہے یا نہیں۔

(۱) صلاة العيد فی القرى تکرہ تحریمہ ای لا نه اشتغال بما لا یصح (د مختار) ومثله الجمعة (ردالمحتار باب صلاة العیدین ج ۱ ص ۷۷۵ ط.س.ج ۲ ص ۱۶۷)۔

(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۷۲ ط.س.ج ۲ ص ۱۶۳. ۱۲ ظفیر۔

(۳) ایضاً ۱۲ ظفیر۔

(۴) وینبغی ان یأمرهم بان یتواصوا ویسوا الخلل ویسوا منا کبهم (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الامامة ج ۱ ص ۵۳۱ ط.س.ج ۲ ص ۵۶۸) ظفیر۔

(الجواب) اگر وہ دونوں گاؤں عرف میں ایک ہیں اور ایک ہی سمجھے جاتے ہیں اور کل آبادی دونوں گاؤں کی دوہزار آدمیوں کی ہے اور وہ بڑا قریہ سمجھا جاتا ہے تو جمعہ وہاں صحیح ہے۔ کما فی الشامی وتقع فرضاً فی القصبات والقری الکبیرۃ التی فیہا اسواق الخ (۱) فقط۔

گاؤں میں جمعہ

(سوال ۲۳۵۸) ہمارے گاؤں میں تین مسجدیں ہیں۔ دو میں حنفی ایک میں اہل حدیث۔ اہل حدیث کی مسجد میں جمعہ ہوتا ہے، حنفی لوگ جمعہ نہیں پڑھتے۔ پس حنفیوں کو اہل حدیث کے ساتھ جمعہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔  
(الجواب) اگر وہ گاؤں بڑا ہے کہ اس میں بازار وغیرہ ہے جس کی وجہ سے وہ قصبہ سا معلوم ہوتا ہے تو عند الحنفیہ بھی وہاں جمعہ صحیح ہے (۲) اور چند جگہ بھی جمعہ جائز ہے۔ پس اگر وہ بستی ایسی ہے کہ جمعہ اس میں عند الحنفیہ صحیح ہے تو حنفیوں کو لازم ہے کہ اپنی مسجد میں علیحدہ جمعہ پڑھیں، غیر مقلدوں کے ساتھ شریک نہ ہوں۔ اور اگر وہ گاؤں چھوٹا ہے تو اس میں جمعہ حنفیہ کے نزدیک درست نہیں، وہاں جمعہ نہ پڑھیں نہ اپنی مسجد میں نہ غیر مقلدوں کے ساتھ شامی میں لکھا ہے کہ قصبہ اور بڑے قریہ میں جس میں بازار اور دوکانیں ہوں جمعہ ادا ہوتا ہے۔ اور چھوٹے قریہ میں ادا نہیں ہوتا۔ (۳)

ایک آبادی کے اندر جمعہ باری باری سے کئی مسجدوں میں

(سوال ۲۳۵۹) ہمارے قصبہ میں تین مسجدیں ہیں اور ہر سہ مساجد میں نماز جمعہ علیحدہ علیحدہ ہوتی تھی اب چند ماہ سے لوگوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ ایک جمعہ کی نماز قدیم مسجد میں اور آئندہ جمعہ کی نماز دوسری مسجد میں ہو چنانچہ باری باری سے جمعہ کی نماز ہوتی ہے یہ صورت جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) جمعہ ہر ایک مسجد میں صحیح ہے اور یہ صورت جو سوال میں درج ہے کہ ایک دفعہ جمعہ ایک مسجد میں ہوا اور دوسرا جمعہ دوسری مسجد میں اور تیسرا جمعہ تیسری مسجد میں یہ بھی دراصل درست ہے اور نماز جمعہ صحیح ہوتی ہے مگر بہتر یہ ہے کہ جو مسجد ان میں سے بڑی ہو اور یا قدیم ہو اس میں جمعہ قائم کیا جاوے اور اس کو جامع مسجد قرار دیا جاوے کیونکہ یہ صورت تناؤ کی جو سوال میں درج ہے پسندیدہ نہیں ہے اور اس میں بوائے نفسانیت معلوم ہوتی ہے وافا دان المساجد تغلق یوم الجمعة الا الجامع۔ (۴) در مختار۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے لئے خاص مسجد جامع موضوع ہے۔ اگرچہ دوسری مساجد میں بھی جمعہ صحیح ہے۔ فقط۔

(۱) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸. ۱۲ ظفیر. (۲) وتقع فرضاً فی القصبات والقری الکبیرۃ التی فیہا اسواق (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر. (۳) وتقع فرضاً فی القری الکبیرۃ والقصبات التی فیہا اسواق (الی قولہ) فیما ذکرنا اشارۃ الی انہ لا تجوز فی الصغیرۃ التی لیس فیہا قاض الخ (ردالمحتار باب الجمعة جلد اول ص ۷۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر. (۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۶ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۷. ۱۲ ظفیر.



## جنگلی مقام میں جمعہ درست نہیں

(سوال ۲۳۶۰) ایک جنگلی مقام پر اپنے اپنے کام کے ذریعہ سے تقریباً پچیس ۲۵، تیس ۳۰ مسلمان کم از کم ۶ چھ ماہ کے مستقل قیام کے لئے مجتمع ہیں درانحالیکہ اس مقام پر نہ کوئی آبادی سابق تھی اور نہ کوئی مسجد ان مذکورہ بالا مسلمانوں نے جو قریب قریب کل شہروں میں ایک پھونس کے چھپر کو نامزد کر کے نماز جمعہ کا باقاعدہ بندوبست کیا جس میں مذکورہ بالا تعداد سے زیادہ اور کبھی اس سے کچھ کم کئی جمعہ تک لوگ شریک ہوتے رہے اور ناواقف مسلمانوں کو ارکان نماز وغیرہ کی بھی تعلیم ہوتی تھی۔ کل کے جمعہ میں ایک نو آمدہ شخص یہ کہہ کر نماز جمعہ میں شریک نہیں ہوا کہ یہاں جمعہ ناجائز ہے۔ یہ صحیح ہے یا نہ۔

(الجواب) واقعی موافق روایات کتب فقہ کے اس موقع پر نماز جمعہ صحیح نہیں ہے۔ نماز جمعہ کی صحت اور وجوب کے لئے مصر یعنی شہر یا قصبہ یا قریہ کبیرہ یعنی بڑا گاؤں شرط ہے، پس ایسے موقع پر نماز ظہر باجماعت بجائے جمعہ کے پڑھا کریں اور اسی میں تلقین و تعلیم مسائل شرعیہ کرتے رہیں۔ در مختار اور شامی میں ہے کہ قریہ صغیرہ میں نماز جمعہ و عیدین مکروہ تحریمی ہے (۱) اور جہاں بالکل آبادی ہی نہ ہو اور وہ جگہ کسی بڑی آبادی کے قریب نہ ہو وہاں باتفاق جمعہ صحیح نہیں ہے۔ (۲) فقط۔

## دو ہزار کی آبادی میں نماز جمعہ جائز ہے

(سوال ۲۳۶۱) موضع پلہری میں چالیس گھر مسلمانوں کے ہیں سو مکان سے زیدہ ہنود کے ہیں تخمیناً دو ہزار کی آبادی ہے، ہفتہ میں دو مرتبہ بازار لگتا ہے۔ تین دوکاندا مستقل ضرورت کی چیزیں ہمیشہ فروخت کرتے ہیں۔ دو مساجد ایک عید گاہ ہے۔ اس موضع میں جمعہ کی نسبت کیا حکم ہے، جمعہ ادا کریں یا ظہر۔ اکثر جمعہ کے بعد ظہر پڑھ لیا کرتے ہیں۔

(الجواب) حنفیہ کا مذہب جمعہ کے بارے میں یہ ہے کہ قریہ صغیرہ میں جمعہ صحیح نہیں ہے۔ اور قریہ کبیرہ میں اور قصبہ میں جمعہ واجب و ادا ہوتا ہے و تقع فرضاً فی القصبات والقری الکبیرۃ الی فیہا اسواق (۳) الخ اور موضع مذکور فی السؤال بظاہر بڑا قریہ ہے وہاں جمعہ صحیح ہو جاوے گا، احتیاط الظہر کی ضرورت نہیں ہے۔ (۴) فقط۔

## عرفات میں آل حضرت ﷺ کے جمعہ نہ پڑھنے کی وجہ

(سوال ۲۳۶۲) مولوی محمد اسماعیل اہل حدیث کہتا ہے کہ بمقام عرفات حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ نے بوجہ خطبہ حج پڑھنے کے جمعہ ادا نہیں کیا اور فتح الدین حنفی کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرفات میں بباعث جنگل ہونے کے جمعہ ادا نہیں فرمایا، دونوں میں سے کس کا قول صحیح ہے۔

(۱) وتکرہ تحریماً صلاة العید فی القری الصغیرۃ (در مختار) ومثلہ الجمعة (ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۷) ظفیر. (۲) ولا الجمعة بعرفات فی قولہم جمیعاً لانہا فضاء (ہدایہ باب الجمعة ج ۱ ص ۱۵۱) ظفیر. (۳) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸. ۱۲ ظفیر. (۴) آبادی کی مردم شماری کی بنیاد پر کئی سوالات آئے ہیں اور ہر ایک کے جواب میں مفتی علامہ قدس سرہ نے اس کا لحاظ رکھا ہے کہ وہ آبادی وہاں کے لوگوں کی نظر میں قصبہ یا بڑی آبادی کے طور پر مشہور ہے یا نہیں۔ پھر اس میں شہرت کی بویا پائی جاتی ہے یا نہیں، اگر یہ دونوں باتیں موجود ہوں تو جمعہ جائز ہے ورنہ نہیں۔ واللہ اعلم محمد ظفیر الدین عفر لہ۔



(الجواب) فتح الدین حنفی کا قول صحیح ہے۔ کما صرح بہ الفقہاء (۱) فقط۔

جمعہ کی اذان ثانی کے بعد کی دعا

(سوال ۲۳۶۳) اذان ثانی جمعہ کے بعد دعا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اذان ثانی جمعہ کی اجابت اور اس کے بعد دعاء امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک درست نہیں ہے۔ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اذا خرج الامام فلا صلاة ولا كلام كذا فی (۲) الهدایہ وفی الدر المختار وینبغی ان لا یجب بلسانہ اتفافاً فی الاذان بین یدی الخطیب الخ (۳)

دونوں خطبوں کے درمیان دعا

(سوال ۲۳۶۴) بین الخطبتین جمعہ سامعین کی دعا کا حکم کیا ہے۔

(الجواب) زبان سے نہ کریں اگر دعا کریں دل میں کر لیں (۴) فقط۔

گاؤں میں شہر کی اذان کی آواز آتی ہو تو بھی ان پر جمعہ ضروری نہیں

(سوال ۲۳۶۵) ایک گاؤں شہر سے ایک میل سوا میل کے فاصلہ پر ہے اذان کی آواز آتی ہے گاؤں والوں پر شہر میں آکر جمعہ پڑھنا فرض ہے یا نہ۔

(الجواب) جمعہ گاؤں والوں پر فرض نہیں ہے اگرچہ وہ گاؤں شہر کے قریب ہو اور اذان کی آواز بھی آتی ہو۔ (۵) فقط۔

شہر کے باغ اور جنگل میں نماز جمعہ درست ہے

(سوال ۲۳۶۶) جنگل یا باغ میں تین آدمی جمعہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔

(الجواب) اگر وہ جنگل، میدان یا باغ شہر کے متعلق یا متصل ہو کہ فناء مصر میں داخل ہو تو جمعہ وہاں ہو سکتا ہے اور امام صاحب کے نزدیک امام کے سوا تین مقتدی جمعہ کے لئے ہونا ضروری ہیں۔ (۶) فقط۔

غیر عربی خطبہ میں اختلاف

(سوال ۲۳۶۷) ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ خطبہ میں آیت وحدیث کے معنی بیان کرنا اور لوگوں کو سمجھانا درست ہے۔ جناب والا کے فتاویٰ بھی ان کو دکھائے مگر وہ فرماتے ہیں کہ مسویٰ مصفیٰ شرح مؤطا حدیث کی کتاب ہے۔ ہم کو کسی فقہ کی کتاب کا حوالہ چاہئے۔ شامی وغیرہ میں جواز لکھتے ہیں۔ اور حضور ﷺ کا خطبہ بلاد عجم میں اور

(۱) ولا جمعة بعرفات فی قولہم جمیعاً لا نہا فضاء (ہدایہ باب الجمعة ج ۱ ص ۱۵۱) ظفیر۔

(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الاذان ج ۱ ص ۳۷۱ ط. س. ج ۱ ص ۱۹۹. ۱۲ ظفیر۔

(۳) اذا خرج الامام فلا صلاة ولا كلام الى تمامها (در مختار) الى تمامها ای الخطبة (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۱) ظفیر۔

(۴) ومن كان مقيماً بموضع بينه وبين المصر فرجة من المزارع والمراعي نحو والقلع ببخارا . لا جمعة على اهل ذلك المواضع وان كان النداء يبلغهم (عالمگیری کشوری . باب الجمعة ج ۱ ص ۱۴۳ ط. ماجدیہ ج ۱ ص ۱۴۵) ظفیر۔

(۵) وكما يجوز اداء الجمعة في المصر يجوز اداء هافي فناء المصر (عالمگیری کشوری باب الجمعة ج ۱ ص ۱۴۳ ط. ماجدیہ ج ۱ ص ۱۴۵) ظفیر۔



صحابہؓ کا کہاں کہاں پڑھا گیا۔ اور خطبہ میں نماز کی شان نہیں ہے۔ شامی جلد اول ص ۳۵۷ میں بحوالہ در مختار درج ہے۔  
وعلى هذا الخلاف الخطبة وجميع اذكار الصلوة۔ اور خطبہ امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک بتمامہ ہر زبان  
میں جائز ہے۔ (بغیر عجز) خلافاً لصاحیہ۔ وقال الشامی بل سیاتی ما یفید الاتفاق علی ان العجز غیر شرط۔ اس کا کیا مطلب  
ہے۔ اور عجم میں خطبہ کون سا پڑھا گیا ہے اور کہاں۔

(الجواب) خطبہ کے ترجمہ میں یہ بات ہے کہ اگر ترجمہ نہ کیا جاوے تو اس میں بالاتفاق کچھ شبہ نہیں اور ترجمہ  
کرنے میں اختلاف ظاہر ہے۔ ہم لوگ فقہاء کے کلام سے کراہت سمجھتے ہیں اور خلاف عمل صحابہ کو بدعت جانتے  
ہیں آج کل کے بعض لوگ اس کو نہیں مانتے اور عبارت و علیٰ هذا الخلاف الخطبة الخ کا مطلب یہ ہے کہ یہ خلاف صحت  
و عدم صحت میں ہے کراہت و عدم کراہت میں نہیں ہے چنانچہ شامی میں صحت کی تصریح کر کے کراہت کی  
تصریح کر دی و علیٰ هذا الخلاف لو سبّح بالفارسیة فی الصلوة او دعا او اثنی علی اللہ تعالیٰ الی ان  
قال ای یصح عنده لکن سیاتی کراهة الدعاء بالا عجمیة (۱) ص ۳۲۵ جلد اول اور اس دوسرے موقع پر  
صاف کہہ دیا والظاهر ان الصحة عنده لا تنفی الکراهة الخ ص ۳۵۰ جلد اول فی شرح قولہ ودعا بالعربیة۔  
الغرض اگر غور کیا جاوے اور تجسس کیا جاوے گا تو کلام فقہاء سے کراہت ترجمہ اردو فارسی کی ثابت ہو جاوے گی  
اور اگر نہ ہو تو ہمارے لئے حضرت شاہ ولی اللہ کا لکھ دینا بھی کافی ہے کوئی اگر نہ مانے تو وہ جانے مگر یہ ہر ایک شخص  
سمجھ سکتا ہے کہ خطبہ عربی میں بلا ترجمہ بلاشبہ وبلا اختلاف جائز بلا کراہت ہے اور ترجمہ کرنے میں شبہ کراہت کا ان  
کو بھی رہے گا جو کہ رائج عدم کراہت کو جانتے ہیں۔ بہر حال خطبہ کی صحت میں تو کچھ تاثر نہیں ہے۔ فقط۔

### ملک کفار میں جمعہ اور اس کے متعلق سوالات

(سوال ۲۳۶۸) اولاً تحریر حال ملک ٹرانسوال کرتا ہوں کہ اسولہ ذیل کے جواب میں سمولت ہو، یہاں پر  
حکومت کفار ہے اور یہاں کے باشندے بھی کفار ہیں ہاں کچھ لوگ مسلمان شافعی المذہب بھی ہیں باقی مسلمان انڈیا  
کے تاجر وغیرہ ہیں مگر مجموعہ مسلمان کفار کی نسبت بہت کم ہیں۔ گاؤں کا تو میں ذکر نہیں کرتا مگر اس ملک کے  
شہروں میں تخمیناً مفصلہ ذیل تعداد مسلمانوں کی ہوگی کسی جگہ دس پس کسی جگہ تیس چالیس کسی جگہ اسی سو۔  
سوائے ایک شہر کے میرے خیال کے موافق کہیں چار سو پانسو کا مجمع نہ ہوگا۔ مساجد کا یہ حال ہے کہ کہیں تو کرایہ  
پر مکان لیا ہوا ہے اس میں نماز جمعہ و عید ادا کی جاتی ہے اور کسی جگہ ایک مسجد ہے اگرچہ قلعہ وہ بھی نہیں بھرتی  
البتہ ایک جگہ میں تین مسجدیں ہیں اور مسلمانوں کی جماعت بڑی ہے، تخمیناً پان سو سے کم نہ ہوگی نماز جمعہ و عید  
سب جگہ ادا کی جاتی ہیں۔ عید کے موقع پر جو مسلمان گاؤں میں رہتے ہیں شریک نماز ہو کر تعداد بڑھا دیتے ہیں،  
میرے علم میں یہاں کبھی اسلامی حکومت نہیں ہوئی اور حکام کی طرف سے کوئی حکم شرعی یہاں جاری نہیں مگر  
نماز جمعہ و عید کو منع نہیں کرتے جس جگہ کے واسطے یہ تحریر کی جاتی ہے وہ بھی یہاں شہروں میں سے ایک شہر ہے

(۱) رد المحتار باب صفة الصلوة (تحت قول وجميع اذكار الصلوة) جلد اول ص ۳۵۱ ط. س. ج ۱ ص ۲۴۸۴ ظفر۔

(۲) رد المحتار باب صفة الصلوة مطلب فی الدعاء بغیر العربیة جلد اول ص ۳۸۶ ط. س. ج ۱ ص ۲۵۲۱ ظفر۔



اور ایک مسجد بھی ہے تعداد مسلمانوں کی ساٹھ ستر سے زیادہ نہ ہوگی۔ سوالات ذیل کے جواب درکار ہیں  
(سوال ۲/۲۳۶۹) جمعہ کے ادا کے لئے شہر شرط ہے یا نہیں۔  
(سوال ۲/۲۳۷۰) شہر کس کو کہتے ہیں، اکبر مساجد کی تعریف روایت مذہب ہے یا نہیں۔  
(سوال ۴/۲۳۷۱) جب قدرت اجرائے حدود شرط ہے اور بالفعل ضرور نہیں تو توولی کی وجہ سے تعریف مذکور کو اختیار کرنا اور ظاہر مذہب کو ترک کرنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔  
(سوال ۵/۲۳۷۲) علماء حنفیہ کے اختلاف کی وجہ سے احتیاطی تجویز ہوئی مگر جہاں حنفی مذہب کے موافق تحقیق شرط نہ ہو اور دیگر مذاہب کے موافق تحقیق ہے وہاں کیوں جائز نہیں۔ خروج عن الاختلاف کی علت دونوں جگہ موجود ہے یعنی وہاں بھی جمعہ اور احتیاطی پڑھ لینا چاہئے۔  
(سوال ۵/۲۳۷۳) کل موضع لہ امیر و قاض الخ سے استدلال عدم جواز جمعہ پر دارالحرب میں ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(سوال ۶/۲۳۷۴) کیفیت مذکورہ کی رو سے کہاں جمعہ جائز ہے اور کہاں نہیں۔  
(سوال ۷/۲۳۷۵) جہاں جائز نہیں ان کو منع کیا جائے یا نہیں اور ان کے ظہر کا کیا حکم ہے۔  
(سوال ۸/۲۳۷۶) جہاں بادشاہ مسلمان نہ ہو وہاں جمعہ کا کیا حکم ہے اور حکومت کفار میں جمعہ کیونکر جائز ہے۔  
(سوال ۹/۲۳۷۷) یہ ملک دارالحرب ہے یا نہ۔  
(سوال ۱۰/۲۳۷۸) دارالحرب کی کیا تعریف ہے اور کس طور سے دارالحرب دارالاسلام بنتا ہے اور دارالاسلام دارالحرب۔

(سوال ۱۱/۲۳۷۹) جہاں شروط جمعہ نہ پائی جاویں وہاں عید کی نماز کا کیا حکم ہے اگر جائز نہیں تو پڑھنے سے کیا خرابی ہے اگر اپنے مذہب کے طور پر واجب نہیں تو دوسرے مذہب مثل شافعی رحمۃ اللہ کے مذہب پر تو واجب ہے اور خروج عن الاختلاف ہو جاوے گا۔  
(سوال ۱۲/۲۳۸۰) ہماری جگہ شہر گنی جاتی ہے، ایک مسجد بھی ہے وہاں کے مصلیٰ اس کو بھر نہیں سکتے یہاں جمعہ کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) قال فی رد المحتار . مع (۱) انها تصح فی البلاد التي استولى عليها الكفار كما سذكره ص ۵۳۷ جلد اول (۱) . (۲) وفي ص ۵۴۱ فلو الولاية كفاراً يجوز للمسلمين اقامة الجمعة ويصير القاضى بتراضى المسلمين الخ - (۲) (۳) وفيه ايضا وتقع فرضاً في القصبات والقرى الكبيرة التي فيها اسواق الخ - (۲) (۴) وفيما ذكرنا اشارة الى انه لا تجوز في الصغير التي ليس فيها قاض ومنبر الخ (۳) (۵) وفي الدر المختار باب العيدين تجب صلاتها في الاصح على من تجب عليه الجمعة

(۱) دیکھئے رد المحتار باب الجمعة مطبوعہ در سعادت ج ۱ ص ۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸ ۱۲ ظفیر۔  
(۲) ایضاً ص ۵۴ ط. س. ج ۲ ص ۱۴۴ ۱۲ ظفیر۔ (۳) ایضاً ص ۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸ ۱۲ ظفیر۔  
(۴) دیکھئے رد المحتار باب الجمعة مطبوعہ در سعادت ج ۱ ص ۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸ ۱۲ ظفیر۔



بشرائطها المتقدمة سوى الخطبة فانها سنة بعد ها وفي القنية العيد في القرى تكروه تحريماً اي لا نه اشتغال بما لا يصح لان المصر شرط الصحة الخ (۱) قوله صلوٰۃ العيد ومثله الجمعة الخ شامی. (۲) روایت ثالثہ و رابعہ رد المحتار سے واضح ہے کہ شہر اور قصبہ اور قریہ کبیرہ میں جمعہ ادا ہو جاتا ہے اور امر عرف پر مفوض ہے اور اہل عرف کو معلوم ہے کہ شہر کون سا ہے اور قصبہ کیا ہے اور قریہ صغیرہ و کبیرہ میں کیا تمیز ہے اور فرق ہے۔ اور روایت خامسہ در مختار شامی سے یہ معلوم ہوا کہ قریہ صغیرہ میں عیدین اور جمعہ مکروہ تحریمی ہے کہ اس میں ترک جماعت فرض ظہر اور ارتکاب جماعت نفل لازم آتا ہے اور روایت اولیٰ و ثانیہ سے معلوم ہوا کہ جن بلاد پر کفار مسلط ہیں وہاں بلا تردد جمعہ لازم ہے مسلمان اپنی جماعت میں سے کسی کو امام جمعہ بنادیں جمعہ ادا و صحیح ہو جاوے گا۔ احتیاط الظہر کے بارہ میں صاحب در مختار نے صاحب غر کا یہ فتویٰ نقل فرمایا ہے وفي البحر وقد افتيت مراراً بعدم صلوٰۃ الا ربع بعد ها بنیه آخر ظہر خوف اعتقاد عدم فرضية الجمعة وهو الا احتياط في زماننا واما من لا يخاف عليه مفسدة فالأولى ان تكون في بيته خفية۔ (۳) الخ۔ اب سوالات کا جواب نمبر داربالاجماع تحریر ہے۔

(۱) جمعہ کے وجوب و ادا کے لئے مصر شرط ہے اور شہر اور قصبہ اور قریہ کبیرہ سب حکم مصر ہیں۔  
(۲، ۳) شہر عرفاً ظاہر ہے اور فقہاء کا اس میں جو کچھ ارشاد اور تفصیل ہے وہ بھی کتب فقہ میں موجود ہے۔ اکبر مساجد کی تعریف کو شرح منیہ میں مزید کہا ہے۔  
(۴) جب کہ اپنے مذہب کے موافق جمعہ فی القرى مثلاً مکروہ تحریمی ہے جیسا کہ روایت خامسہ میں مذکور ہوا تو احتیاط الظہر مع ادا جمعہ اس کی مکافات کب کر سکتی ہے وہاں تو ظہر کو جماعت سے پڑھنا چاہئے اور جمعہ کو ترک کرنا چاہئے ورنہ ارتکاب مکروہ تحریمی کا لازم آوے گا۔

(از ۵ تا ۱۰) بلاد کفار میں جمعہ کا صحیح ہونا روایت نمبر ۲ و نمبر ۳ سے واضح ہو گیا۔ پس جن بلاد پر کفار مسلط ہیں ان میں جو بڑے شہر اور قصبہ اور بڑے قریہ ہیں وہاں بموجب روایت نمبر ۳ جمعہ بلاشبہ و بلا تردد درست ہے احتیاط الظہر کی حاجت نہیں اور جو قریہ صغیرہ ہیں وہاں جمعہ صحیح نہیں وہاں ظہر باجماعت پڑھنی چاہئے۔ الغرض بلاد کفار ہونے کی وجہ سے مسئلہ جمعہ میں کوئی فرق نہیں آتا۔ جسے بلاد اسلام میں شہر اور قصبہ اور قریہ کبیرہ میں جمعہ ادا ہوتا ہے اور قریہ صغیرہ میں نہیں ہوتا ایسے ہی بلاد کفار میں بھی یہی تفصیل ہے۔ رسالہ اوثق العریٰ در بارہ جمعہ مؤلفہ حضرت مولانا رشید احمد قدس سرہ مرسل ہے اس سے جملہ مطالبہ متعلقہ جمعہ واضح ہو جاویں گے۔

(۱۱) جمعہ و عیدین کی شرائط سوائے خطبہ کے متحد ہیں۔ کما مر۔ پس جہاں عیدین کی نماز صحیح نہیں وہاں جمعہ کی نماز بھی صحیح نہیں اور جہاں جمعہ کی نماز صحیح نہیں وہاں عید کی نماز صحیح نہیں کما مر فی الروایۃ الخامسة۔

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷ و ج ۱ ص ۷۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۶ ظفیر۔

(۲) رد المحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۷ ظفیر۔

(۳) علی ہامش رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۷ ظفیر۔



(۱۲) جو بلدہ شہر گناہ جاتا ہے وہاں بلاشبہ جمعہ صحیح ہے اور شہر ہونا آبادی کی کثرت کی وجہ سے ہوتا ہے اگرچہ کفار آباد ہوں اور مسلمان قلیل ہوں۔ فقط۔

خطیب کا بوقت خطبہ عصا لینا

(سوال ۲۳۸۱) خطیب کو خطبہ کے وقت لاٹھی لینا کیسا ہے، بعض مکروہ کہتے ہیں اور حدیث میں ہے کہ سنت ہے۔ جواب بحوالہ کتاب ہونا چاہئے۔

(الجواب) در مختار میں ہے خلاصہ سے ویکوہ ان یتکی علی قوس او عصا (۱) الخ اور شامی میں ہے حدیث سے کہ تکیہ لگانا عصا یا قوس پر ثابت ہے اور قہستانی نے محیط سے نقل کیا ہے کہ لینا عصا کا سنت ہے۔ (۲) پس شاید تطبیق کی یہ صورت ہو کہ ضرورت ہو تو لاٹھی ہاتھ میں رکھ لے کچھ حرج نہیں ہے اور اگر ضرورت نہ ہو تو نہ لیوے۔ فقط۔

جب آبادی تین ہزار ہو تو جمعہ درست ہے

(سوال ۲۳۸۲) موضع سو جڑو و ضلع مظفر نگر میں تقریباً تین ہزار مردم شماری یا کچھ کم ہے اور بازار اس موضع میں نہیں ہے اور کوئی سودا وغیرہ کپڑا یا غلہ یادوا بھی نہیں ملتی اور موضع کو شہر سے فصل کو سوا کو س کا ہے ایسے دیہات میں جمعہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) شامی میں تصریح کی ہے کہ قصبہ اور بڑے قریہ میں جمعہ صحیح ہے عبارت اس کی یہ ہے وتقع فرضاً فی القصبات والقری الکبیرۃ الی ان قال وفيما ذكرنا إشارة الى انها لا تجوز فی الصغیرۃ الخ پس قریہ مذکورہ بظاہر قریہ کبیرہ ہے کہ آبادی اس کی تین ہزار کے قریب ہے، لہذا جمعہ پڑھنا اس میں واجب ہے اور صحیح ہے۔ فقط۔

قبل جمعہ وعظ اور قبل وعظ بآواز درود

(سوال ۱/ ۲۳۸۳) بروز جمعہ قبل خطبہ عربی وعظ کہنا اور قبل وعظ بآواز بلند مع سامعین درود شریف پڑھنا علی الدوام کیسا ہے۔

خطبہ میں آنحضرت صلعم کے نام پر خطیب کا درود پڑھنا کیسا ہے

(سوال ۲/ ۲۳۸۴) خطبہ میں جہاں محمد رسول اللہ ﷺ کا اسم گرامی آوے تو خطیب کا آنحضرت ﷺ کے نام کے بعد ﷺ کہنا کیسا ہے۔

(الجواب) (۱) خطبہ کے اندر وعظ اردو میں کہنا یا ترجمہ خطبہ کا اردو میں کرنا مکروہ ہے، اسی طرح اس موقع پر التزام جہر درود شریف کا کرنا ثابت نہیں ہے۔ مسنون طریقہ یہ ہے کہ جس وقت خطیب منبر پر جاوے مؤذن اذان کہے اور اذان کے ختم ہونے پر خطیب خطبہ عربی کا شروع کر دے اور خطبہ میں سوائے عربی زبان کے اردو فارسی نظم و

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۷۲ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۳. ۱۲ ظفیر۔

(۲) ونقل القهستانی عن عید المحيط ان اخذ العصا سنة کا لقیام وفي رواية ابی داود انه صلى الله عليه وسلم قام فی الخطبة متکناً علی عصا او قوس (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۷۲ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۳) ظفیر۔

(۳) ردالمحتار باب الجمعة جلد اول ص ۷۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸. ۱۲ ظفیر۔



نثر نہ پڑھے فقط۔ (۱)

(۲) خطبہ میں جہاں نام آنحضرت ﷺ کا آوے خطیب درود شریف پڑھے اور سامعین دل دل میں درود شریف پڑھیں حکم شرعی یہ ہے۔ (۲) فقط۔

خطبہ سے پہلے باواز تمام لوگوں کا درود پڑھنا ثابت نہیں

(سوال ۲۳۸۵) ایک مولوی صاحب جمعہ کے وقت مسجد میں سنتوں سے فارغ ہو کر منبر پر بیٹھ جاتے ہیں اور خود درود شریف اونچے سے پڑھتے ہیں اور سامعین بھی پڑھتے ہیں، پھر کھڑے ہو کر وعظ کرتے ہیں، پھر مؤذن اذان دیتا ہے اور مولوی صاحب عربی میں خطبہ پڑھتے ہیں اور جماعت ہوتی ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ وعظ سے پہلے جو درود شریف تقریباً گیارہ امرتبہ پڑھا جاتا ہے وہ کیسا ہے۔ ایک مولوی صاحب نے کہا کہ یہ منع ہے لیکن میرے نزدیک امتناع کی کوئی بات نہیں، آپ فرمائیے کہ کیسا ہوا۔ پہلا کارڈ بھی ملاحظہ فرمائیے کہ پہلا یہی سوال ہے یا وہ جو آپ نے جواب دیا ہے۔

(الجواب) پہلے جو کچھ لکھا گیا تھا وہ اس بناء پر تھا کہ اکثر لوگ خطبہ میں وعظ کا طرز اختیار کر لیتے ہیں اور خطبہ کا ترجمہ وغیرہ نثر و نظم میں پڑھتے ہیں یہ مکروہ ہے۔ باقی جوابات آپ نے دریافت کی ہے کہ خطبہ سے پہلے اور اذان میں یدی الخطیب سے بھی پہلے وعظ کہا جاوے اس میں کچھ حرج نہیں اور وعظ شروع کرنے سے پہلے درود شریف پڑھنے میں بھی دراصل کچھ حرج نہیں ہے، لیکن امام اور سامعین کا علی الدوام بلجھر درود شریف پڑھنا اور اس کا التزام کرنا قواعد شرعیہ کی رو سے مکروہ اور بدعت ہے اس لئے کہ امر غیر لازم کو لازم کر لینا، یا اس کے ساتھ معاملہ لازم کا سا کرنا جس سے دیکھنے والوں اور سننے والوں کو اس وقت خاص میں اس کا التزام ضروری معلوم ہو جائز نہیں ہے۔ (۲) فقط۔

رسول اللہ کا قبا میں قیام اور نماز جمعہ کی بحث

(سوال ۲۳۸۶) جناب مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ او ثقی العری فی تحقیق الجمعة فی القری میں تحریر فرماتے ہیں، اول نزول آپ کا قباء میں ہوا اور وہاں چودہ روز..... آپ نے اقامت فرمائی۔ الی قولہ الشریف) مگر آپ نے قباء میں اقامت جمعہ نہ فرمائی الی آخر عبارتہ الشریفہ قباء میں اقامت جمعہ نہ فرمانے کی کوئی وجہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر نہیں فرمائی اور نہ احسن القری میں کچھ توضیح فرمائی۔

اب مخالفین غیر مقلدین کہتے ہیں کہ تاریخ خمیس شرح مواہب الدیجہ و تفسیر طبری وغیرہ میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایام اقامت قباء میں جمعہ پڑھا ہے، نہ پڑھنا کسی کتاب میں نہیں ہے۔ وطال لسانہم علی مولانا۔ ہجرت کے وقت قباء میں آپ کا جمعہ نہ پڑھنے کی دلیل مع صفحہ و سطر تحریر فرمائیں۔

(۱) وعلى هذا الخلاف الخطبة وجميع اذا كان الصلوة (الدر المختار على هامش ردالمحتار . باب صفة الصلوة ۱ ص ۴۵۱ ط.س. ج ۱ ص ۴۸۴) فانه لا شك في ان الخطبة بغير العربية خلاف السنة المتوارثة من النبي صلى الله عليه وسلم والصحابة فيكون مكروها تحريما وكذا قراءة الا شعار الفارسية والهندية فيها (عمدة الرعايه. حاشيه شرح وقايه ج ۱ ص ۲۴۲) ظفیر.

(۲) والصواب انه يصلى على النبي صلى الله عليه وسلم عند سماع اسمه في نفسه (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۵۹) ظفیر

(۳) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد (مشکوٰۃ ص ۲۷)



(الجواب) یہ بالکل غلط ہے کہ قباء میں آپ کی اقامت جمعہ نہ فرمانے کی کوئی دلیل مولانا علیہ الرحمۃ نے تحریر نہیں فرمائی اور نہ صاحب احسن القرئی نے کچھ توضیح کی مولانا مرحوم نے خود بھی اوثق العری میں بخاری ص ۱۲۲ جلد اول کی حدیث اس کی دلیل میں نقل فرمائی ہے اور صاحب احسن القرئی نے بھی اس کی توضیح کی ہے۔ دیکھو احسن القرئی ص ۹۔ مگر آپ نے قباء میں اقامت جمعہ نہ فرمائی اور نہ اہل قباء کو امر اقامت جمعہ فرمایا۔ نہ اس پر سرزنش کی کہ مدینہ میں برابر جمعہ ہوتا ہے، تم نے اب تک کیوں جمعہ قائم نہیں کیا۔ حالانکہ قباء اور دیگر عوالی میں مسلمان بکثرت موجود تھے مگر کسی وقت میں وہاں جمعہ نہیں پڑھا گیا۔ چنانچہ بخاری ص ۱۲۲ جلد اول وغیرہ۔ کتب حدیث میں روایت ہے عن ابن عباس ان اول جمہ جمععت فی الا سلام بعد جمعة جمعت فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدينة لجمعة جمعت بجواناقرية من قرى البحرين اس روایت صحیحہ سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ عوالی و منازل میں جمعہ نہیں ہوتا تھا۔ ورنہ جو اثا میں اولیت جمعہ جو روایت میں مذکور ہے غلط ہو جائے گی انتہی قولہ الشریف۔ اور یہ اپنی عبارت میں صاحب احسن القرئی نے اوثق العری ہی کی عبارت کا خلاصہ کیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ روایت صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلا جمعہ جو اسلام میں ہوا ہے وہ مقام جو اثا میں ہوا ہے۔ پھر کیسے کہا جاسکتا ہے کہ آپ نے قباء میں اس سے پہلے اقامت جمعہ فرمائی ہے اور اس بخاری و ابوداؤد کی روایت صریحہ صحیحہ سے بڑھ کر کون سی دلیل چاہئے جس کے متعلق اہل حدیث کہتے ہیں کہ مولانا نے کوئی دلیل بیان نہیں کی۔ باقی رہا ان کا یہ کہنا کہ تفسیر طبری اور تاریخ الخمیس اور شرح مواہب الدنیہ میں آپ کا قباء میں اقامت جمعہ فرمانا مروی ہے تو اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ ان کو شرمنا چاہئے کہ صحیح بخاری کی روایت کا مقابلہ تاریخ الخمیس وغیرہ کتب سیر سے کرتے ہیں۔ کہاں بخاری کی روایت اور کہاں سیر کی غیر معتبر روایتیں۔ اگر بالفرض تمام کتب سیر متفق ہو کر بھی اس کا خلاف کرتیں تب بھی مسلمان کے لئے ضروری تھا کہ بخاری کی حدیث کے مقابلہ میں ان کی کوئی پرواہ نہ کی جائے چہ جائے کہ تاریخ و سیر کی کتابیں بھی متفق ہو کر روایت بخاری کی ہمنوا ہیں۔ سب کی سب اس کی تصریح کرتی ہیں کہ آپ نے قباء میں اقامت جمعہ نہیں فرمائی بلکہ وہاں سے چودہویں روز روانہ ہو کر مدینہ کی آبادی کے قریب بنی سالم میں آکر اقامت جمعہ فرمائی ہے۔ دیکھو فتح الباری۔ سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری وغیرہ۔ باقی رہا ان کا تین کتابوں تفسیر طبری اور تاریخ الخمیس اور شرح مواہب الدنیہ سے اقامت جمعہ فی القباء کا نقل کرنا۔ سوتینوں کے متعلق مفصل عرض ہے۔ تفسیر طبری میں تو نزول قباء کے واقعہ ہی سے تعرض نہیں کیا اور اگر کسی کو دعویٰ ہے تو صفحہ تحریر کرے، پھر نہ معلوم کیسے تفسیر طبری پر بہتان باندھا ہے، البتہ تاریخ طبری میں آپ کے قباء میں تشریف لے جانے کا واقعہ بیان کیا ہے۔ لیکن اس میں بجائے اس کے کہ قباء میں اقامت جمعہ منقول ہوتی صراحت اس کا انکار مروی ہے۔ دیکھو تاریخ طبری جلد ثانی ص ۲۵۵ سن ۱ ہجری کے حالات لکھتے ہوئے فرماتے ہیں فمن ذلك تجميعه صلى الله عليه وسلم باصحابه الجمعة في اليوم الذي ارتحل فيه من قباء وذلك ان ارتحاله عنها كان يوم الجمعة عامدا الى المدينة فادر كته الصلوة صلوة الجمعة في بنى سالم بان عوف ببطن وادلهم قد اتخذ اليوم في ذلك



الموضع مسجداً فیما بلغنی وکانت هذه الجمعة اول جمعة جمعها رسول الله صلى الله عليه وسلم فی الا سلام الخ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے چودھویں روز قباء سے روانہ ہو کر اقامت جمعہ بنی سالم میں فرمائی ہے اور یہی جمعہ آپ کا پہلا جمعہ ہوا ہے۔ الحاصل تفسیر طبری میں تو اس کا نام نہیں، اور تاریخ طبری میں ہے تو ان کے بالکل خلاف اور ہمارے بالکل موافق۔

(۲) شرح مواہب الدنیہ معروف بہ (زر قانی) میں بے شک ایک ضعیف سی روایت میں ہے کہ آپ نے مدت اقامت قباء میں اقامت جمعہ فرمائی ہے جس کی تضعیف خود زر قانی کے قول سے مترشح ہوتی ہے۔ کیونکہ کہتا ہے ”قیل کان یصلی الجمعة فی مسجد قباء مدة اقامته“ لفظ قیل خود تضعیف کی طرف اشارہ ہے سو اس کا جواب حضرت مولانا مدظلہ العالی نے احسن القرئی میں پوری تفصیل کے ساتھ لکھ دیا ہے دیکھو احسن القرئی ص ۸۸ فرماتے ہیں۔ خیر ان خرافات و فضولیات سے قطع نظر کر کے یہ عرض کرتا ہوں کہ عبارت زر قانی قیل کان یصلی الجمعة الخ اول تو کسی طرح قابل استناد و لائق اعتبار نہیں حتیٰ کہ یہ بھی معلوم نہیں کہ قائل کون ہے اس کا تو موقع کیا ہے کہ قائل کیسا ہے معتبر یا غیر معتبر۔ علیٰ ہذا القیاس۔ سند کا نشان بھی نہیں اس کا تو ذکر کیا ہے کہ سند متصل ہے یا منقطع، صحیح ہے یا ضعیف، معتبر ہے یا غیر معتبر۔ دوسرے یہ قول شاذ جمیع روایات معتبرہ اور اتفاق اہل سیر کے جس کو مجیب خود نقل کرتے ہیں صریح مخالف و معارض ہے۔ جملہ روایات میں یہی مذکور ہے کہ بوقت ہجرت آپ نے بنی سالم یعنی حرہ بنی بیاضہ میں پڑھا حتیٰ کہ اہل تفسیر و اہل سیر جو روایات حدیث نقل فرماتے ہیں ان میں صراحۃً یہ روایت منقول ہے فمر علی بن سبالم فصلی فیہم الجمعة بنی سلام و هو اول جمعة صلاھا رسول الله صلى الله عليه وسلم الى قوله الشريف۔

(۳) اس کے سواء ہم لو پر ثابت کر چکے ہیں کہ حسب ارشاد اکابر اور تصریحات معتبرہ امر محقق ہے کہ عوالی میں کبھی جمعہ نہیں ہوا اور ہمارے ہر دو مجیب بھی اس کو تسلیم فرماتے ہیں اب اس قول شاذ و مجہول کی وجہ سے یہ قصہ بھی بالکل گاؤ خورد ہو جائے گا اور ان تمام تصریحات کے مخالف اب یہ کہنا پڑے گا کہ عوالی میں بے شک جمعہ ہوا۔ واللہ اعلم۔

خطبہ کوئی دے اور امامت کوئی کرے یہ درست ہے

(سوال ۲۳۸۷) خطبہ کی اجازت امام جمعہ نے جمعہ کے دن کسی کو تعظیماً دی خطیب نے خطبہ کے بعد امام جمعہ سے یا کسی اور شخص سے باجائز امام جمعہ کی نماز پڑھوائی تو صلوٰۃ جمعہ بحر اہت ادا ہوگی یا بلا کراہت۔

(الجواب) در مختار میں ہے لا ینبغی ان یصلی غیر الخطیب لا نہما کشی واحد فان فعل الخ جاز الخ قوله لا نہما ای الخطبة والصلوة کشی واحد لکونہما شرطاً و مشروطاً ولا تحقق للمشروط بدون شرطه فالمناسب ان یکون فاعلہما واحد الخ۔ (۱) شامی باب الجمعة۔ پس معلوم ہوا کہ بہتر اور مناسب



یہ ہے کہ خطبہ اور نماز ایک شخص پڑھاوے۔ لیکن اگر خطبہ کوئی پڑھے اور امام دوسرا ہو تو یہ بھی درست ہے۔ اور نماز میں کچھ کراہت نہیں ہے۔ البتہ یہ فعل بلا ضرورت غیر اولیٰ ہے۔ فقط۔

جمعہ کے اذان ثانی کے جواب میں بحث

(سوال ۲۳۸۸) جو اذان جمعہ کے روز منبر کے پاس ہوتی ہے اس کا جواب مقتدیوں کی بنا پر مذہب صحیح مفتی بہ دینا جائز ہے یا نہیں، اگر جائز ہے تو اذان خارج الامام فلا صلاۃ ولا کلام اور علامہ شامی کے حکم بالکراہت کا کیا مطلب ہے جو انہوں نے مجیب اذان منبری پر بنا پر مذہب امام ابو حنیفہ کے لگایا ہے۔ نیز کلام سے مراد دینی ہے یا دنیاوی۔ اور اگر جواب دینا جائز نہیں تو پھر حدیث معاویہ کا کیا مطلب ہے جس کو بخاری نے کتاب الجمعة باب یجیب الامام بلسانہ میں روایت کیا ہے جس میں اذان منبری کے جواب کی تصریح موجود ہے۔ علاوہ ازیں احادیث کثیرہ اجابت اذان کے بارہ میں وارد ہیں جو اپنے عموم کے اعتبار سے اجابت اذان منبری کو بھی شامل ہیں پھر حکم کراہت کیسا۔ نیز کوئی ایسا صحیح و صریح مخصص بھی موجود نہیں جس سے احادیث عموم کی تخصیص کر لی جائے اور اذان منبری کے جواب کو مستثنیٰ کر دیا جائے۔ ادھر حنفیہ وجوب اجابت کے بھی قائل ہیں نیز اذان خارج الخ۔ امام زہری کا قول ہے لہذا احادیث متصلۃ الاسناد کا مخصص و معارض نہیں ہو سکتا تا کہ ان کا عموم باطل کر سکے جو احادیث کا منطوق صریح ہے۔ ادھر صحابہ سے کناختہ وغیرہ الفاظ بھی منقول ہیں کہ خروج امام کے بعد اور قبل شروع خطبہ تحدث پایا جاتا تھا۔

(الجواب) اذان جمعہ بین یدی الخطیب کا جواب دینا مذہب رائج و احوط و اصح درست نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے۔ کما فی الدر المختار وینبغی ان لا یجیب اتفاقاً فی الاذان بین یدی الخطیب الخ۔ باب الاذان (۱) وفی باب الجمعة من رد المحتار و اجابة الاذان حینئذ مکروہۃ (۲) الخ اور کلام کو عام رکھنا احوط ہے کما ہو منقول عن علی و ابن عباس و ابن عمر (۳) اور مقتضائے احادیث صحیحہ بھی یہ ہے لما اخرج الستة عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قلت لصاحبك يوم الجمعة انصت والا امام يخطب فقد لغوت . وهذا يفيد بعبارته منع الا امر بالمعروف مع انه واجب وبدلا له منع صلوة النفل والقراءة والا ذکار لا نه اذا منع الواجب فالنفل اولیٰ . بالمنع ويرجح على سائر الاحادیث الدالۃ على جواز تحية المسجد او اباحة الكلام لانه محرم والمحرّم مرجح على المبیح (۴) اور اس میں اگرچہ قید والا امام یخطب کی ہے مگر قبل شروع فی الخطبہ بعد صعود علی المنبر بھی یہ حکم ہونا ظاہر ہے لان الکلام یمتد طبعاً ولا ن الکلام یجر الی الکلام (۵) شرح منیہ للحلبی۔ وفیہ قبیلہ واذا صعد الا امام علی المنبر یجب علی

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار۔ باب الاذان ج ۱ ص ۳۷۱ ط. س. ج ۱ ص ۱۲۳۹۹ ظفیر۔  
(۲) رد المحتار باب الجمعة مطلب فی حکم المرقی الخ جلد اول ص ۶۹-۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۲۱۶۰ ظفیر۔  
(۳) و اخرج ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ عن علی و ابن عباس و ابن عمر کانون یکرهون الصلوة و الکلام بعد خروج الامام (۴) رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۸ ظفیر۔  
(۵) غنیۃ المستملی باب الجمعة البحث الثانی ص ۵۱۹ و ص ۵۲۰ ۱۲ ظفیر۔  
(۵) ایضاً ص ۱۲۰ ۵۲۰ ظفیر۔



الناس ترك الصلوة النافلة لما تقدم من كراهتها عند الخطبة ويجب ترك الكلام ايضاً عند ابى حنيفة رضى الله تعالى عنه وقالوا يباح الكلام حتى يشرع في الخطبة الخ (۱) الخ والخلاف في الكلام يتعلق بالآخرة اما غيره فيكره اجماعاً در مختار (۲) ولا بى حنيفة ماذكر ابن ابى شيبة في مصنفه عن علي وابن عباس وابن عمر كانوا يكرهون الصلوة والكلام بعد خروج الامام ولان الكلام ايضاً قديمته طبعاً فان الكلام يجر الى الكلام فكان المنع احوط ص ۵۱۹ شرح منية الكبير. اور حديث معاوية رضى الله عنه كاجواب يهيه كه انهنون نه اس اذان كى اجابت كو قياس كيا هيه۔ ديكر اوقات كى اذان كى اجابت پر جيسا كه بعد اجابت اذان ان كا يه فرمانا يابها الناس انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على هذا المجلس حين اذن المنوذن يقول ما سمعتم منى من مقالتى۔ (۳) اس پر دلالت كرتا هيه كيونكه يه ظاهريه كه رسول الله ﷺ بوقت اذان ثانى جوين يدي الخطيب هوتى هيه اس موقع پر نهين هوسكتى جس كى طرف حضرت معاوية رضى الله عنه نه اشاره كيا هيه بلكه آنحضرت ﷺ اس وقت منبر پر تھے تو معلوم هوا كه يه دوسريه اوقات كا حضرت معاوية رضى الله عنه ذكر فرماتے هين توجب كه صحابه جليل القدر مثل على وابن عباس وابن عمر حضرت معاوية كے اس عمل كے خلاف كے عامل تھے اور بوقت صعود امام على المنبر صلوٰۃ وكلام كو مطلقاً مكروه سمجھتے تھے تو ان كبار صحابه كا عمل رائج هو كا اور پھر ميچو محرم كے تعارض كا مقصدي بهي ترجيح كراهت و حرمت هيه اور جو جواب حضرت معاوية كے اس عمل كا ديا گيا هيه وهي جواب جمله روايات دالة على استحباب الاجابة او وجوبها كا هيه اور حنفية وجوب يا استحباب اجابت سے خود اس موقعه كو مستثنى فرماتے هين اور يه اوپر معلوم هوا كه اذا خرج الامام الخ محض زهري كا قول نهين هيه بلكه صحابه كبار سے بهي يه منقول هيه اور قول صحابي ايسے موقع پر مكهم مرفوع هوتا هيه كمانين في موضعه اور بعض صحابه كا كنانا حديث وغيره فرمانا حضرت على وابن عباس وابن عمر كے قول و فعل پر رائج نهين هوسكتا۔ الغرض احوط انصاف هيه كما ذكر الزيلعي ان الاحوط الانصاف۔ شامى۔ (۴) فقط۔

بارش كے زمانه ميں جمعه كى نماز باجماعت گھر ميں پڑھ سكتا هيه

(سوال ۲۳۸۹) در ليام باران بوجه كثر تبارش و آب فراوان راه چلیدن از حدیث كراں دشوار گزاری شود مسجد هم قدرے از مسكن دور است نادراں هنگام ادائے صلوٰۃ جمعه را شرعاً چه حكم دارد۔ آيد دران هنگام تكليف مالا نهائية كشیده برائے صلوٰۃ جمعه مسجد رفتن ضرور باشد يا تادی صلوٰۃ بمكان كافى كند يانه۔

(الجواب) تعدد صلوٰۃ جمعه على القول مفتى به صحيح است پس اگر بعد از مطر رفتن مسجد جامع دشوار باشد بجائے ديكر نماز جمعه گذاردن باجماعت مشروع (وآل سه مرد است علاوه امام۔ در مختار) صحيح است (۵) فقط۔

(۱) ايضاً ص ۱۲۵۱۹ ظفیر۔ (۲) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الجمعة مطلب في حكم المرقى الخ ج ۱ ص ۷۶۹ ط.س. ج ۲ ص ۱۲۰۱۶ ظفیر۔ (۳) بخارى كتاب الجمعة باب يجيب الامام بلسانه ۱۲ ظفیر۔ (۴) ردالمحتار باب الجمعة تحت قوله ولا كلام ج ۱ ص ۷۶۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۵۸ ۱۲ ظفیر۔ (۵) وتودى في مصر واحد بمواضع كثيرة مطلقاً على المذهب وعليه الفتوى دفعاً للخرج (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۵ ط.س. ج ۲ ص ۱۴۴) ظفیر۔



جو لوگ پہچکانہ نماز نہیں پڑھتے ان کی نماز جمعہ بھی درست ہے

(سوال ۲۳۹۰) جو لوگ نماز پہچکانہ نہیں پڑھتے صرف نماز جمعہ ادا کرتے ہیں ان کی نماز جمعہ صحیح ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) نماز جمعہ بلاشبہ صحیح ہے اگرچہ وہ شخص بڑا گنہگار ہے۔ (۱) فقط

جامع مسجد کی نماز میں ثواب کی زیادتی صرف فرض سے متعلق ہے

(سوال ۲۳۹۱) مجموعہ خطب میں مرقوم ہے کہ مسجد جامع میں ایک رکعت کا ثواب پانچ سو رکعت کی برابر ہے

، یہ ثواب صرف فرض کی جماعت اولیٰ کے ساتھ مخصوص ہے یا سنت اور نفل میں بھی یہی ثواب ہے جب کہ وہ جامع مسجد میں پڑھے۔

(الجواب) یہ ثواب صرف نماز فرض کی جماعت اولیٰ کے ساتھ مخصوص ہے، نماز سنت اور نفل میں نہیں۔ ان کو

گھر میں پڑھنا افضل ہے اور یہی آنحضرت ﷺ کا دائمی عمل اور حکم تھا اگر نوافل میں بھی یہی گراں قدر ثواب ہوتا تو آپ گھر میں نہ پڑھتے اور نہ حکم کرتے۔ اور یہ مضمون حدیث کا ہے۔ (۲) فقط۔

سنت والوں کا انتظار خطیب کے لئے ضروری نہیں

(سوال ۲۳۹۲) جب جمعہ کی نماز کا وقت ہو گیا اور اتفاقاً دو چار اشخاص جو دیر سے آئے تھے نماز سنت پڑھتے ہیں

منبر کی داہنی یلیائیں جانب تو اس وقت خطیب کو خطبہ شروع کرنا کیسا ہے۔ جو شخص وقت مذکورہ میں خطبہ پڑھنے کو حرام قرار دے اس کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) خطیب کو انتظار کرنا سنت پڑھنے والوں کی فراغت کا لازم نہیں ہے، جس وقت وقت مقرر ہو جائے

خطیب خطبہ کے لئے کھڑا ہو سکتا ہے اس پر کچھ مواخذہ اور گناہ نہیں ہے کیونکہ متبوع ہے تابع نہیں ہے۔

مقتدیوں کو تو یہ حکم ہے کہ جس وقت خطیب خطبہ کے لئے منبر پر جاوے نوافل و سنن نہ پڑھیں لیکن خطیب کو یہ

حکم نہیں ہے کہ وہ فراغت کا انتظار کرے اور اگر دو چار منٹ کا وہ انتظار کرے تو اس میں کچھ حرج بھی نہیں ہے،

لیکن انتظار نہ کرنے سے گنہگار نہ ہوگا۔ فی حدیث الصحیحین انما جعل الامام لیؤتم بہ (۳)۔ الحدیث

وفی الدر المختار. واذا خرج الامام فلا صلاة ولا کلام الخ (۴) پس جو شخص بحالت مذکورہ خطبہ پڑھنے

کو حرام قرار دے وہ خاطی ہے اور مسائل شرعیہ سے واقف نہیں ہے اس کی بات کی طرف التفات نہ کیا جاوے۔

فقط۔

(۱) وان فاتته اکثر من صلوات يوم وليلة اجزأته التي بداء بها (ہدایہ باب قضاء الغوات ج ۱ ص ۱۳۸) ظفیر

(۲) والا فضل فی النفل غیر التراویح المنزل الا لخوف شغل عنها (الدر المختار) قوله والا فضل شمل ما بعد القریضة وما

قبلها لحدیث الصحیحین علیکم بالصلوة فی بیوتکم فان خیر صلاة المرء فی بیته الا المكتوبة الخ (ردالمحتار باب الوتر و

النوافل ج ۱ ص ۶۳۸ ط. س. ج ۲ ص ۲۲) ظفیر

(۳) مشکوٰۃ باب ما علی الماموم من المتابعة وحکم المسبوق. فصل اول ص ۱۰۱. ۱۲ ظفیر

(۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة جلد اول ص ۷۶۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۸. ۱۲ ظفیر

جمعہ کے دن اذان اول سے پہلے اور بعد نماز تجارت درست ہے  
(سوال ۲۳۹۳) جمعہ کے دن مسلمان سوداگروں اور دوکانداروں کو دوکان کھولنا چاہئے یا نہیں۔ اگر دوکانداروں اور پیشہوروں کو اپنے کام کرنے کی اجازت ہے تو کس وقت سے کس وقت تک۔

(الجواب) جمعہ کے روز جملہ کاروبار خرید و فروخت وغیرہ اذان اول تک جائز ہے اور اس کے بعد مکروہ تحریمی ہے۔ تنویر الابصار میں ہے و کرہ البیع عند اذان الاول۔ پس اذان کے ہوتے ہی جملہ کاروبار ترک کر کے جمعہ کے لئے حاضر ہونا چاہئے۔ (۱) اذان اول سے پہلے اہل پیشہ اپنا پیشہ اور دوکانداران خرید و فروخت کریں تو اس میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں ہے۔ فقط۔

(۱) اسی طرح نماز جمعہ سے فراغت کے بعد بھی بیع و شراء میں لگ سکتے ہیں۔ فاذا قضيت الصلوة فانتشر وافي الارض وابتغوا من فضل الله . ظفیر)

بقدر ضرورت عربی پڑھ کر اردو میں وعظ خلاف سنت ہے۔  
(سوال ۲۳۹۴) خطبہ جمعہ عربی میں مختصر پڑھ کر اردو یا اور کسی ملکی زبان میں وعظ کہنا کیسا ہے۔ اکثر علماء حنفی وعظ خطبہ میں کہتے ہیں۔

(الجواب) خطبہ تمام عربی میں ہونا سنت ہے اور یہ امر کہ کچھ خطبہ عربی کا پڑھ کر پھر اردو میں بطریق وعظ خطبہ کے اندر کچھ کہنا خلاف سنت اور بدعت ہے سلف سے ایسا ثابت نہیں ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نے مصنفی شرح موطا میں لکھا ہے کہ صحابہؓ باوجود یہ کہ بلاد عجم میں تشریف لے گئے مگر خطبہ سوائے عربی زبان کے اور کسی زبان میں مخاطبین کے سمجھانے کیلئے نہیں پڑھا پس عمل مستمر صحابہؓ کا دلیل ہے اس کی کہ تمام خطبہ عربی میں ہونا چاہئے۔ (۲) فقط۔

بڑی آبادی میں جمعہ واجب الادا ہے

(سوال ۲۳۹۵) ایک قریہ عظیمہ بڑا جس میں تین ہزار دو سو ۳۲۰۰ آدمی آباد ہیں اور چند دوکانیں بھی وہاں موجود ہیں پس موافق مذہب حنفیہ کے اور فقہ کی کتابوں کے وہاں جمعہ ہوتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایسے قریہ میں جمعہ عند الحنفیہ صحیح ہے اور واجب و اداء ہوتا ہے کیونکہ وہ قریہ کبیرہ ہے اور قریہ کبیرہ میں موافق تصریح شامی کے جمعہ صحیح ہوا ہے کذا فی المختار و تقع فرضاً فی القصبات والقرى الكبيرة التي فيها اسواق الخ۔ (۳)۔

(۱) ووجب سعي اليها وترك البيع الخ بالاذان الاول في الاصح وان لم يكن في زمن الرسول بل في زمن عثمان وافاد في البحر اطلاق الحرمة على المكروه تحريماً (الدر المختار على هامش رد المختار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۷۰ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۱) ظفیر

(۲) ايضاً ۱۲ ظفیر  
(۳) رد المختار باب الجمعة ج ۱ ص ۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸. ۱۲ ظفیر۔



چھوٹے گاؤں میں جمعہ درست نہیں خواہ وہاں دوکان کیوں نہ ہو

(سوال ۲۳۹۶) جس گاؤں میں تین چار صد آدمی علاوہ عورت و بچے آباد ہوں اور چارپانچ دوکانیں ہوں وہاں نماز جمعہ ادا کرنی چاہئے یا ظہر باجماعت۔

(الجواب) اس پر قصبہ اور شہر کی تعریف صادق نہیں آتی اور گاؤں میں جمعہ جائز نہیں، لہذا وہاں ظہر باجماعت ادا کرے ترک ظہر وہاں حرام اور معصیت ہے۔ کذا فی الدر المختار۔ (۱) فقط۔

شرائط جمعہ نہ ہونے کی صورت میں روکنا

(سوال ۲۳۹۷) جامع مسجد میں بروز جمعہ جماعت جمعہ کی ہو رہی تھی، ایک مولوی صاحب نے وہاں آکر تمام نمازیوں کو آواز بلند کہا کہ فوراً اے خفیوں جمعہ کی نماز سے نیت توڑ دو ورنہ کافر ہو جاؤ گے کیوں یہاں نماز جمعہ جائز نہیں ہے، اس کا پڑھنا گناہ کبیرہ ہے۔ آیا کس کس مقام پر کس شرائط سے نماز جمعہ جائز ہے اور کہاں نا جائز۔ اگر کسی مقام پر کلیۃً شرائط جمعہ موجود نہ ہوں وہاں جمعہ پڑھنے سے گناہ اور کفر تو عائد نہیں ہوتا اور وہ مولوی صاحب نماز توڑوانے کے مجاز تھے یا نہ، اگر نہیں تھے تو ان کو کیا گناہ ہوا۔

(الجواب) حنفیہ کا مذہب جمعہ کے بارہ میں یہ ہے کہ شہر اور قصبہ اور بڑے قریہ میں جس میں دو چار ہزار آدمی آباد ہوں اور ضروری اشیاء کی دوکانیں ہوں وہاں جمعہ واجب ہے اور ادا ہوتا ہے البتہ چھوٹے قریہ میں جمعہ صحیح نہیں ہوتا اس میں جمعہ پڑھنا مکروہ تحریمی لکھا ہے، (۲) لیکن مکروہ بھی نہیں ہے۔ پس اگر وہ بستی جس میں جمعہ ہو رہا تھا قصبہ یا بڑا قریہ تھا تو جمعہ اس میں واجب تھا اور صحیح تھا توڑوانا جمعہ کا وہاں حرام تھا، وہ مولوی صاحب غلطی پر تھے جنہوں نے جمعہ توڑ دیا توبہ کریں۔ اور اگر وہ چھوٹا گاؤں تھا تو بے شک جمعہ پڑھنا وہاں مکروہ تحریمی تھا، توڑوانا جمعہ کا اچھا ہوا۔ پس یہ سوال میں لکھنا چاہئے تھا کہ وہ جگہ جہاں کا یہ قصبہ ہے کیسی بستی ہے چھوٹی یا بڑی آبادی وہاں کس قدر ہے اور بازار اور دوکانیں ہیں یا نہیں۔ ردالمحتار۔ معروف شامی باب الجمعہ میں ہے۔ وتقع فرضا فی القصبات والقری الکبیرۃ التی فیہا اسواق الی ان قال وفيما ذکرنا اشارة الى انها لا تجوز فی الصغیرۃ الخ۔ (۳)

جمعہ کے دن قبل جمعہ ناخن ترشوانا

(سوال ۲۳۹۸) صحیح بخاری کتاب الجمعہ۔ حدیث سلمانؓ یتطہر ما استطاع الخ کی شرح میں شرح میں منجملہ طہارت کے حجامت کو بھی داخل کیا ہے اور حدیث ابو ہریرہؓ مرفوعاً کان یقلم اظفارہ ویقص شاربہ یوم الجمعة قبل ان ینخرج الی الصلوٰۃ اخرجه البزار والطبرانی والبیہقی بسند حسن ھکذا فی الدر المنثور (سیوطی ج ۱ ص ۱۱۲) صریحاً دال ہے کہ قبل نماز جمعہ کے حجامت بنانا مسنون ہے۔ حالانکہ سند میں ابراہیم بن قدام واقع ہے۔ میزان الاعتدال میں لا یعرف اور فتح الباری میں سندہ ضعیف لکھا ہے۔ اور وہی سیوطی کی جامع صغیر میں

(۱) صلاة العيد فی القری تکرہ تحریماً (در مختار ومثلہ الجمعة) (رد المحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۵ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۷) ظفیر. (۲) صلاة العيد فی القری تکرہ تحریماً (در مختار ومثلہ الجمعة) (رد المحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۵) ظفیر. (۳) رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۳۸؛ ۱۲ ظفیر.



ضعف کا نشان لگا ہوا ہے۔ لیکن صاحب فتح نے لسان المیزان اور حافظ یثربی نے مجمع الزوائد میں ابراہیم مذکور کو لکھا ہے ذکرہ ابن حبان فی الثقات اھ اشباہ ودر مختار وغیرہ میں بعد نماز جمعہ کے جماعت بنانا افضل لکھا ہے واسطے مشابہت احرام کے اور غنیۃ شرح منیہ نقلًا عن السروجی قبل نماز جمعہ کے مستحب لکھا ہے اور شامی نے حذر ولباحت بعد جمعہ کے حجامت بنانے کو خلاف حدیث ابو ہریرہ کے بتلایا ہے۔ آیا حدیث ابو ہریرہ جس کو سیوطی نے بسند حسن لکھا ہے فی الواقع صحیح ہے یا نہیں اور جامع صغیر پر جو نشان صحت اور ضعف کے ہیں کس نے لگائے ہیں اور حجامت بنانا قبل جمعہ کے افضل ہے یا بعد جمعہ کے اور جو بعدیت کے قائل ہیں ان کی تعلیل درست ہے یا نہ۔

(الجواب) صنیع شامی رحمۃ اللہ سے ترجیح اسی کو معلوم ہوتی ہے کہ تقسیم اظفار وغیرہ قبل جمعہ ہونا چاہئے تاکہ موافق ہو جاوے حدیث کے۔ نیز غسل کا پہلے مسنون ہونا بھی اسی کو مقتضی ہے اور جن فقہاء رحمہم اللہ نے بعد جمعہ کو افضل کہا ان کی نظر اس پر ہوئی لمافیہ معنی الحج یا اس پر لینا لہ برکۃ الجمعة لیکن ظاہر ہے کہ قواعد مذہب اور فعل آنحضرت ﷺ قبلیت کو مقتضی ہے وعلیہ عمل مشائخنا رحمہم اللہ مثل الشیخ العلامة المحقق القطب الکنگواھی قدس سرہ وغیرہ من احققین رحمہم اللہ تعالیٰ۔ اور اس کو فقہاء اور محدثین نے طے کر دیا ہے کہ حدیث ضعیف پر بھی فضائل اعمال میں عمل صحیح ہے اور اسی حدیث کا ضعیف تو متفق علیہ بھی نہیں ہے، بعض نے حسن کہا اور بعض نے ضعیف۔ فقط۔

### فناء مصر کی تعریف

(سوال ۲۳۹۹) ایک گاؤں شہر سے ایک میل کی مسافت پر ہے فناء شہر سے بالکل جدا ہے بعض فقہاء نے تعریف فناء کو معتبر سمجھا ہے تو ان کے نزدیک وہاں جمعہ واجب نہیں مگر جنہوں نے تقدیر الفناء بالمسافت فرمائی ان کے قول کے مطابق وہاں جمعہ واجب ہے کیونکہ موضع مذکور ایک فرسخ کے اندر ہے اور فرسخ پر بہتوں کا فتویٰ ہے آیا اس گاؤں میں جمعہ واجب ہے یا نہیں۔

(الجواب) تحدید بالفراخ مطلقاً معتبر نہیں بلکہ اعتبار فناء مصر میں اس کا ہے کہ وہ جگہ مصالح مصر کے لئے ہے یا نہیں۔ اگر مصالح مصر کے لئے نہیں ہے بلکہ جداگانہ قریہ ہے تو اس کا حکم دوبارہ جمعہ مستقل ہے یعنی اگر وہ قریہ کبیرہ ہے جمعہ اس میں واجب واداہوگا ورنہ نہیں قال فی الشامی والتعریف احسن من التحدید الخ۔ (۱) فقط۔

### ایک مسجد میں تعدد جمعہ مکروہ ہے

(سوال ۲۴۰۰) ایک مسجد میں دو جمعہ جائز ہیں یا نہیں۔

(۱) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۱۲۷۴۹ ظفر۔ پوری عبارت اس طرح ہے: او فناء وهو ما حوله اتصل به لا جل سببا لجهة كدفن الموتى وركض الخيل والمختار للفتوى تقدیره بفرسخ ذكره الوالجبی (در مختار) اعلم ان بغض المحققين اهل الترجيح اطلق الفناء عن تقدیره بمسافة وكذا محرر المذهب الا امام محمد وبعضه قدره بها وجملۃ اقوالهم فی تقدیره ثمانية اقوال او تسعة، غلوة ميل، ميلان، ثلاثة فرسخ، فرسخان، ثلاثة سماع الصوت، سماع الاذان، والتعريف احسن من التحديد لا نه لا يوجد ذلك في كل مصر وانما هو بحسب كبريا لمصر وصغره الخ فالقول بالتحديد بمسافة يخالف التعريف المتفق على ما صدق بانه المعد لمصالح مصر الخ (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۹ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸-۱۳۹) ظفر۔



(الجواب) تعدد جمعہ ایک شہر میں دو مسجدوں میں یا زیادہ میں عند الحنفیہ درست ہے۔ کما فی الدر المختار۔ وتودی فی مصر واحد بمواضع كثيرة مطلقاً علی المذهب وعلیہ الفتویٰ۔ وفی رد المحتار قوله مطلقاً ای سواء کان المصر کبیراً او الخ و سواء کان التعدد فی مسجدین او اکثر الخ۔ (۱) لیکن ایک مسجد میں تعدد جماعت مکروہ ہے۔ پس دوسری جماعت جمعہ کی اس صورت میں مکروہ ہے جیسا کہ تمام نمازوں کی جماعت ثانیہ کو اس مسجد میں جس میں امام و مؤذن مقرر ہوں فقہاء نے مکروہ لکھا ہے اور خصوصاً جمعہ پڑھنے کے بعد جامع مسجد کو بند کر دینے کا حکم دیا ہے شامی میں ہے والظاهر انه یغلق ایضاً۔ بعد اقامة الجمعة لتلا یجتمع به احد بعدها الخ (۲)

اذان ثانی مسجد کے اندر درست ہے

(سوال ۲۴۰۱) جمعہ میں اذان ثانی یعنی اذان خطبہ کہاں پر ہونا چاہئے۔ ایک عالم صاحب یہاں پر تشریف لائے اور انہوں نے جمعہ کی اذان ثانی منبر کے نزدیک ہونا جائز ٹھہرایا اور یہ فرمایا کہ اذان ثانی قریب دروازہ مسجد یعنی صحن مسجد کے کنارے پر خطیب کے سامنے ہونا چاہئے۔ یہ صحیح ہے یا کیا۔

(الجواب) جمعہ کی اذان ثانی مسجد میں بین یدی الخطیب ہونی معروف اور مسنون ہے، ہمیشہ سے اسی پر عمل در آمد علماء و فقہاء کا رہا ہے اور کتب فقہ میں اس کی تصریح ہے پس اس اذان کو مسجد میں منع کہنا صحیح نہیں ہے چنانچہ تحقیق اس کی بہت رسالوں اور فتوؤں میں کئی گئی ہے۔ ہدایہ در مختار وغیرہ میں یہ مسئلہ موجود ہے (۳) اس کو دیکھ لیا جاوے۔ فقط۔

جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز

(سوال ۲۴۰۲) اگر چند آدمی جماعت جمعہ نہ پاویں تو ظہر باجماعت پڑھیں یا علیحدہ علیحدہ۔

(الجواب) علیحدہ علیحدہ ظہر پڑھیں جماعت سے نہ پڑھیں۔ کذا فی الدر المختار والشافی۔ (۴) فقط۔

جب نہ خطبہ کی کتاب ہو اور نہ زبانی یاد ہو تو کیا کرے

(سوال ۲۴۰۳) اگر کسی مسجد میں خطبہ موجود نہ ہو اور نہ زبانی یاد ہو تو بغیر خطبہ نماز جمعہ پڑھی جاوے یا نماز ظہر پڑھی جاوے۔

(الجواب) خطبہ جو فرض ہے وہ ایک دفعہ سبحان اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر کہنے سے بھی ادا ہو جاتا ہے اور صاحبین رحمہما اللہ کی نزدیک بقدر تین آیت یا بقدر تشہد سے خطبہ ادا ہو جاتا ہے پس اگر خطبہ معروفہ یاد نہ ہو تو قدر مذکور پر اکتفاء کر کے جمعہ کی نماز ادا کی جائے۔ (۵) اور جس جگہ واجب ہے یعنی شہر اور قصبہ اور قریہ کبیرہ میں

(۱) رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۴۴. ۱۲ ظفیر.

(۲) ایضاً ط. س. ج ۲ ص ۱۵۲. ۱۲ ظفیر. (۳) واذا صعد الا امام المنبر وجلس اذن المتوذن بین یدی المنبر بذالک جرى التوارث (هدایہ باب الجمعة ج ۱ ص ۱۵۴) ظفیر ویوذن ثانیاً بین یدی الخطیب ای علی السبیل السنیۃ کما یشہر من کلامهم رملی (رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۷۰ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۱) ظفیر. (۴) وکذا اهل مصر فاتتہم الجمعة فانہم یصلون الظہر بغیر اذان ولا اقامة ولا جماعة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۱۵۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۷) الشرط الرابع الخطبة وعلیہ الجمهور و رکعہا مطلق ذکر اللہ تعالیٰ بینہما عندابی حنفیۃ وعندہما ذکر طویل یسمى خطبة وسنتها کونہا خطبتین بجلوسہ بینہما تشتمل کل منہما علی الحمد والشہد والصلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والا ولی تلاوة آية وعلی الوعظ ایضاً الخ (غنیۃ المستملی ص ۵۱۵ ظفیر.

جمعہ چھوڑا نہ جاوے (۱) فقط۔

مسجد پہنچتے ہی سنت پڑھی جائے

(سوال ۲۴۰۴) جمعہ میں اگر کوئی شخص مسجد جاوے تو پہلے کچھ دیر بیٹھ کر سنت وغیرہ پڑھنا چاہئے یا فوراً جانے کے ساتھ ہی سنت وغیرہ پڑھنا چاہئے۔

(الجواب) حدیث شریف میں ہے اذا دخل احدكم المسجد فليركع ركعتين قبل ان يجلس (۲) اس کا حاصل یہ ہے کہ جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھے اور یہ دو رکعت تحیۃ المسجد ہیں جو کہ مستحب ہیں بہر حال اس سے یہ معلوم ہوا کہ مسجد میں جا کر بیٹھنے سے پہلے نوافل یا سنتیں پڑھنی چاہئیں و ہذا مذہب الفقہاء۔ فقط۔

قصبات میں جمعہ درست ہے

(سوال ۲۴۰۵) ایک مقام پر مسلمانوں کی آبادی اتنی ہے کہ وہ جب وہاں کی مسجد میں داخل ہوتے ہیں تو سب نہیں آسکتے۔ کل آبادی میں دو سو پچاس مکانات ہیں جن میں ۹۵ گھر مسلمانوں کے ہیں اور سترہ دکان ہیں جس میں کپڑے برتن مٹھائیاں و ضروری اشیاء میسر ہو سکتی ہیں آیا اس آبادی میں جمعہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) شامی میں ہے کہ جمعہ قصبات اور بڑے قریہ میں جس میں بازار ہو ادا ہوتا ہے۔ پس اگر آبادی اس قریہ کی مثل چھوٹے قصبہ کی مثلاً تین چار ہزار آدمیوں کی ہے اور اس میں بازار بھی ہے تو جمعہ وہاں واجب اور ادا ہوتا ہے ورنہ نہیں اور مالایسع اکبر مساجد اہلہ المكلفین الخ یہ تعریف حقیقی اور کلی نہیں ہے کہ جس جگہ یہ تعریف پائی جاوے وہاں جمعہ واجب ہو جاوے و تقع فرضاً فی القصبات والقری الکبیرۃ الی فیہا اسواق الی ان قال وفیما ذکرنا اشارۃ الی انها لا تجوز فی الصغیرہ (۳) فقط۔

جہاں جمعہ جائز ہے وہاں مسجد کے علاوہ دوسری جگہوں میں بھی نماز جمعہ جائز ہے

(سوال ۲۴۰۶) ایک شہر کی چند مساجد میں جمعہ جائز ہے پس علاوہ مسجد کے کسی کارخانہ یا مکان میں مثل مسجد کے جمع ہو کر جمعہ پڑھیں تو کیسا ہے، کیا جمعہ کے لئے مسجد ضروری ہے۔

(الجواب) امصار و قصبات میں جمعہ کی ادا ہونے کے لئے مسجد کا ہونا شرط نہیں ہے۔ علاوہ مساجد کے دوسرے مکانات اور کارخانوں میں اور میدانوں میں بھی جمعہ صحیح ہے۔ کافی الدر المختار۔ و تودی فی مصر واحد بمواضع کثیرۃ مطلقاً علی المذہب و علیہ الفتویٰ (۴) فقط۔

(۱) ان صلوٰۃ الجمعة فرض عین علی کل من استكمل شرائط وجوبھا (غنیۃ المستملی ص ۵۰۸) ظفیر۔

(۲) مشکوٰۃ باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ فصل اول ص ۶۸

(۳) الدر المختار باب الجمعة ج ۱ ص ۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸ ظفیر۔

(۴) الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الجمعة ج ۱ ص ۵۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۴۴ ظفیر۔



خطبہ کے وقت زور سے دعائیں اور ورد نہ پڑھا جائے

(سوال ۲۴۰۷) خطبہ میں آیت ان الله وملتکة یصلون علی النبی الایہ سن کر مقتدی درود شریف پڑھتے ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق کا نام سن کر رضی اللہ عنہ زور سے یا آہستہ پکارتا اور الھم ایدا لا سلام الخ اور دیگر اذعیہ سن کر آمین جلی و خفی کہنا جائز ہے یا نہیں، اور سرخ رومال ریشمی ہو یا غیر ریشمی دستار باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں (الجواب) فقہاء نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ جس وقت خطیب آیت ان الله وملتکة یصلون علی النبی الایہ پڑھے تو سامعین اپنے دل میں درود شریف پڑھیں زبان سے اور آواز سے نہ پڑھیں۔ شامی میں ہے وکذلك اذا ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز ان یصلی علیہ بالجهر بل بالقلب وعلیہ الفتوی الخ (۱) اور در مختار میں ہے والصواب انه یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند سماع اسمہ فی نفسه الخ (۲)

پس سوائے درود شریف بحیثیت مذکورہ کے اور کچھ پڑھنا سامعین کو نہ چاہئے۔ نہ رضی اللہ عنہ زور سے کہیں اور نہ آمین جہر سے کہیں اور نہ زبان سے کہیں۔ اگر دل میں کہہ لیں بلا زبان کے، تو کچھ حرج نہیں ہے۔ اور ریشمی دستار و رومال سے نماز پڑھنا یا پڑھانا مکروہ ہے۔ (۳) فقط۔

فناء کی تعریف میں اختلاف اور رائج قول

(سوال ۲۴۰۸) مولوی عبد الجبار مرحوم اپنے فتاویٰ ص ۶۱ میں جمعہ فی القرئی کی نسبت خفیہ کا مذہب تحریر فرماتے ہیں اور وہ موضع کہ مسافت میں ۴۸ میل سے کم ہو اگرچہ وہ قریہ چھوٹا ہی ہو وہ بھی مصر کا حکم رکھتا ہے۔ مواہب الرحمن اور اس کی شرح برہان میں لکھا ہے ویو جبھا ابو یوسف علی من کان داخل حد الاقامة الذی من فارقہ یصیر مسافراً او من وصل الیہا یصیر مقيماً وهو الاصح اور عمدہ حاشیہ شرح وقایہ میں ہے قال فی معراج الدر ایہ انه اصح ما قیل فیہ۔ کیا اس روایت کا بھی معنی و مطلب یہی ہی جو مولوی صاحب مرحوم نے تحریر کیا ہے یا کچھ اور۔ اور اس کا معنی و مطلب واضح طور پر لکھیں۔

(الجواب) یہ روایت عند المحققین من الحنفیہ صحیح و مختار نہیں ہے جیسا کہ شامی نے کہا ان بعض المحققین اهل التر جیح اطلق الفناء عن تقدیرہ بمسافة و کذا محرر المذهب الا امام محمد رحمہ اللہ وبعضہم قدرہ بها و جملة اقوالہم فی تقدیرہ ثمانية اقوال او تسعة غلوة ، میل ، میلان ، ثلثة ، فراسخ فرسخان ، ثلاثة ، سماع الصوت ، سماع الاذان والتعريف احسن من التحديد الخ۔ (۴) اس سے معلوم ہوا کہ محققین نے تقدیر یا مسافت نہیں کی اور تحدید سے تعریف عمدہ ہے اور تعریف فناء مصر کی یہ ہے کہ جو مصالح مصر مثل دفن موتی و رکض خیل وغیرہ کے لئے مہیا ہو۔ فقط۔

(۱) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۵۸. ۱۲ ظفیر.

(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۸. ۱۲ ظفیر.

(۳) لان الصلوة فی الحریر مکروہة للرجال (شرح حموی علی الاشباه والنظائر ص ۱۹۷) ظفیر.

(۴) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۹ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۹. ۱۲ ظفیر.



ہندوستان میں دارالحرب ہونے کی صورت میں بھی جمعہ جائز ہے

(سوال ۲۴۰۹) اگر ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا جاوے تو جمعہ فرض ہے یا نہیں۔ اور بادشاہ مسلم ہونے کی شرط کا کیا جواب ہوگا۔

(الجواب) جمعہ پھر بھی فرض ہے اور بادشاہ مسلمان کا ہونا اس کیلئے شرط نہیں ہے شامی میں ہے فلو الولاية كفارة يجوز للمسلمين اقامة الجمعة ويصير القاضي قاضياً بتراضى المسلمين الخ۔ (۱) ص ۵۴۰۔

جو قلعہ فناء مصر میں ہے اس میں جمعہ درست ہے

(سوال ۲۴۱۰) ایک قلعہ جس میں ۵۰۰ آدمی رہتے ہیں اور ایک دوکان بھی ہے، سب اشیاء نہیں مل سکتیں اور سرکاری ہسپتال بھی ہے، ڈیڑھ میل کے قریب ایک بڑا قصبہ ہے وہاں سب اشیاء ملتی ہیں۔ قصبہ کے اندر جا کر نماز جمعہ پڑھنے کا پلٹن کو حکم نہیں تو قلعہ میں نماز جمعہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) ظاہر یہ ہے کہ وہ قلعہ فناء قصبہ مذکورہ میں داخل ہے اور نماز جمعہ اس میں صحیح ہے۔ کما فی علامۃ کتب الفقہ من جواز الجمعة فی المصر وفناء المصر (۲) فقط۔

شہر میں تعدد جمعہ جائز ہے

(سوال ۲۴۱۱) ایک شہر کی جامع مسجد میں ایک عالم صاحب امام اور حافظ قرآن موجود ہیں، زید ایک حافظ کو لڑکوں کی تعلیم کے لئے مقرر کرے اور مسجد سے علیحدہ ہو کر اور اہل برادری کو علیحدہ کر کے حافظ مذکور کے پیچھے دوسری مسجد میں جو ایک فاحشہ کی بنوائی ہوئی ہے جمعہ و تراویح کر اویں اور جامع مسجد کی جماعت سے کہے کہ تم کو اس مسجد میں آنا چاہئے۔ اس مسئلہ میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) حنفیہ کا صحیح و مفتی بہ مذہب یہ ہے کہ ایک شہر میں چند جگہ جمعہ صحیح ہے، کما فی الدر المختار وتودی فی مصر واحد بمواضع كثيرة مطلقاً علی المذهب وعلیہ الفتویٰ (۳) اور یہ بھی حکم شرعی ہے کہ جو مسجد قائم ہو گئی اور وقف ہو گئی اس کا آباد کرنا اور آباد رکھنا مسلمانوں کو لازم ہے (۴) اور یہ بھی مسلم ہے کہ مال غیر طیب مسجد میں لگانا مکروہ ہے (۵) لیکن اس کا گناہ مال غیر طیب لگانے والے پر ہوگا اس سے اس مسجد کی مسجدیت باطل نہ ہوگی۔ پس ایسی صورت کرنی چاہئے کہ مال غیر طیب جو اس مسجد میں لگایا گیا ہے اس کا معاوضہ حلال آمدنی سے اس مال غیر طیب لگانے والے کو دے دیا جاوے تاکہ وہ مسجد مال غیر طیب سے پاک ہو جاوے اور جو مسجد مسلمانوں کی بنا کردہ ہے اس کو مسجد ضرار نہ کہنا چاہئے کیونکہ مسجد ضرار منافقین کفار کی بنائی ہوئی تھی اور نیت ان کی خراب تھی مسلمانوں کی طرف سے حسن ظن کرنا چاہئے اور بدظنی نہ کرنی چاہئے۔ قال اللہ تعالیٰ

(۱) رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۹ ط. س. ج ۲ ص ۱۴۴ ظفیر۔

(۲) وبشرط لصحتها الخ او فناءه وهو ما حوله اتصاله به او لا الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۹ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۷..... ۱۳۸) ظفیر۔ (۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۴۴ ظفیر۔ (۴) لو لم یکن لمسجد منزله مؤذن فانه یدھب الیہ ویؤذن فیہ ویصلی ولو کان وحده لان له حقاً علیہ فیو دیہ (رد المحتار مطلب فی احکام المسجد ج ۱ ص ۲۱۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۹) ظفیر۔ (۵) قال تاج الشریعة امالوا نفق فی ذالک ما لا حیثاً او مالا سبیه الخیث والطیب فیکره لان اللہ تعالی لا یقبل الا الطیب فیکره تلویث بیتہ بما لا یقبلہ (رد المحتار باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکره فیہا مطلب احکام المسجد ج ۱ ص ۶۱۶) ظفیر۔



الذین امنوا اجتنبوا كثيراً من الظن ان بعض الظن اثم . الآية۔ (۱)

(ترجمہ) اے ایمان والو! بے شک بعض گمان گناہ ہیں وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام فان الظن اکذب ۔ الحدیث (۲) (ترجمہ) بے شک بدگمانی جھوٹی بات ہے۔ وقال صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات ولکل امرء ما نوى۔ (۳) الحدیث (ترجمہ) مدار اعمال کا نیت پر ہے اور ہر ایک شخص کے لئے وہ ہے جو اس نے نیت کی۔ پس اگر دونوں مسجدوں میں جمعہ ہو تو دونوں جگہ صحیح ہے کسی پر طعن اور بدظنی نہ کرنی چاہئے اور مسلمانوں کو باہم اتفاق سے رہنا چاہئے اور جماعت پنج وقتہ دونوں مسجدوں میں کرنا ضروری ہے کیونکہ کسی مسجد کو غیر آباد رکھنا نہ چاہئے اور جماعت تراویح بھی دونوں مسجدوں میں ادا کرنا عمدہ ہے، لیکن یہ برا ہے کہ دوسری مسجد کے نمازیوں کو اس غرض سے توڑا جاوے کہ پہلی مسجد ویران ہو جاوے۔ ہاں یہ کہا جاسکتا ہے مسلمانوں سے کہ دونوں مسجدوں کو آباد رکھو۔ کچھ یہاں نماز پڑھو اور کچھ وہاں۔ الغرض اتفاق اور اتحاد محمود ہے اور اختلاف وافتراق فتنہ وندموم ہے۔ قال اللہ تعالیٰ . واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا الآية۔ (۴) فقط۔

عصا کے سہارے خطبہ مکروہ نہیں ہے

(سوال ۲۴۱۲) خطیب کو بوقت خطبہ پڑھنے کے عصا لینا مسنون ہے یا مکروہ۔ درمختار میں مکروہ لکھتے ہیں۔ حدیث شریف سے سنت ہونا معلوم ہوتا ہے تطبیق کی کیا صورت ہے

(الجواب) درمختار میں خلاصہ سے کراہۃ اتکاء علی القوس والعصا نقل کی ہے لیکن حلیہ میں اس کو بوجہ مخالفت حدیث رد کر دیا ہے اور قہستانی نے محیط سے نقل کیا ہے ان اخذ العصا سنة کالقیام۔ (۵)

پس شامی وغیرہ کی تحقیق سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اخذ عصا کو مکروہ نہ کہنا چاہئے اور تطبیق کی صورت یہ بھی ہو سکتی ہے جو علامہ مجد الدین فیروز آبادی سے سوال میں منقول ہے کہ منبر بننے سے پہلے عصا کا لینا ثابت ہے پھر بعد منبر بننے کے متروک ہو گیا۔ بعض فقہاء نے اسی بنا پر مکروہ کہا ہو گا۔

جہاں گائے کی قربانی نہ ہوتی ہو وہاں بھی نماز جمعہ و عید درست ہے

(سوال ۲۴۱۳) ریاست نیپال میں جہاں گائے کی قربانی مہاراجہ کے حکم سے بند ہے نماز جمعہ و عیدین ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) نماز جمعہ و عیدین وہاں صحیح ہے اور ادا ہو جاتی ہے۔ (۶) فقط۔

(۱) سورة الحجرات .

(۲) مشکوٰۃ .

(۳) مشکوٰۃ قبل کتاب الایمان ۱۲ ظفیر ۔

(۴) النساء ۔

(۵) دیکھئے رد المحتار باب الجمعہ ج ۱ ص ۷۲ ط . س . ج ۲ ص ۱۶۳ ظفیر ۔

(۶) وقع فرضانی القضاۃ والقری الکبیرۃ التي فیہا اسواق (رد المحتار باب الجمعہ ج ۱ ص ۷۲ ط . س . ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر ۔

## سنت بوقت خطبہ درست نہیں

(سوال ۲۴۱۴) ایک شخص جمعہ کے خطبہ کے وقت دو رکعت سنت پڑھ لیتا ہے اور دوسرا شخص اس کو منع کرتا ہے۔ سنت پڑھنے والا احادیث صحیحین پیش کرتا ہے۔ ایک حدیث میں پیغمبر خدا ﷺ نے ایک شخص کو فرمایا جو خطبہ کے وقت آیا تھا کہ اٹھ اور دو رکعت نماز پڑھ لے۔ دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن ایسے وقت آوے کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو اس کو چاہئے کہ دو رکعت پڑھ لے اور منع کرنے والا آیت کریمہ و اذا قرء القرآن الآية پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ خطبہ سننا فرض ہے۔ پس بوقت خطبہ سنت پڑھنا درست نہیں ہے۔

(الجواب) امام ابو حنفیہ کا مذہب یہی ہے کہ خطبہ کا سننا فرض ہے اور اس وقت نماز نفل و غیرہ پڑھنا ممنوع ہے۔ لقوله تعالى و اذا قرء القرآن فاستمعوا له وانصتوا۔ (۱) اور نزول اس آیت کا نماز کے بارہ میں ہے یا خطبہ کے بارہ میں، ان دونوں قول کو مفسرین اور محققین نے نقل فرمایا ہے۔ صاحب جلالین نے خطبہ میں اس کا نزول لکھا ہے اور صاحب کمالین نے حضرت ابن عباسؓ سے اس کو سند کیا ہے اور دیگر روایات دربارہ نزول فی الصلوٰۃ بھی نقل فرمائی ہیں۔ بہر حال خطبہ بھی اس حکم میں داخل ہے اور صاحب کبیری نے خطبہ کے وقت نماز کی ممانعت روایات حدیث و آثار سے ثابت فرمائی ہے وہ لکھتے ہیں ولای حنفیۃ ما ذکر ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ عن علی و ابن عباس و ابن عمر کانوا یکرہون الصلوٰۃ و الکلام بعد خروج الامام (الی ان قال) اخرج الستۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قلت لصاحبک یوم الجمعة انصت فقد لغوت وهذا یفید بعبادۃ منع الا ..... بالمعروف مع انه واجب و بدلالۃ منع صلوٰۃ النفل و الفراءۃ والا ذکر لانہ اذا منع الواجب فالنفل اولی بالمنع و یرجح علی سائر الا حدیث الدالۃ علی جواز تحیۃ المسجد او باحۃ الکلام لانہ محرم و المحرم مرجح علی المبیح (۲) الی آخر ما قال ، رحمہ اللہ تعالیٰ۔

پس دیکھئے اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ حدیث منع کو ترجیح ہے۔ حدیث جواز پر اس وجہ سے کہ وہ یعنی حدیث منع محرم ہے اور حدیث جواز مجح۔ اور محرم کو مبیح پر ترجیح ہوتی ہے۔ اور نیز علمائے محققین نے حدیث جواز کا یہ بھی جواب دیا ہے کہ وہ واقعہ خاص ہے اور آنحضرت ﷺ کی خصوصیت ہے کہ آپ نے خاص شخص کو کسی خاص وجہ سے اجازت دے دی حکم عام وہی ہے جو دیگر احادیث و نصوص سے ثابت ہے یعنی ممنوع ہونا نماز وغیرہ کا بوقت خطبہ۔ فقط۔

## دوسری زبان غیر عربی میں خطبہ امام ابو حنفیہؒ کے نزدیک

(سوال ۲۴۱۵) امام اعظمؒ جو بلا عذر زبان عربی کے سوا دوسری زبان میں خطبہ پڑھنے کو جائز فرماتے ہیں، یہ حدیث کے مخالف ہے، اس سے کیا مراد ہے۔

(الجواب) امام صاحب کی مراد اداء مع الکرہت ہے۔ کما صرح بہ الفقہاء فقط

(۱) الاعراف ۱۴۰۔

(۲) غنیۃ المستملی المعروف بالکبیری ص ۵۲۰ باب الجمعة ۱۲ ظفیر۔



رمضان کے آخری جمعہ میں الوداع الفراق ثابت نہیں

(سوال ۲۴۱۶) خطبہ جمعہ اخیرہ رمضان المقدس جو کلمات حسرت و افسوس الوداع الوداع اور الفراق الفراق پر مشتمل ہے، یہ حدیث سے ثابت ہے یا نہیں۔

(الجواب) ثابت نہیں ہے۔ (۱) فقط۔

اس قلعہ میں جمعہ درست نہیں جس میں آمدورفت کی عام اجازت نہیں

(سوال ۲۴۱۷) ایک قلعہ میں آمدورفت کے لئے عام اجازت نہیں ہے، اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس قلعہ میں جمعہ جائز نہیں ہے، باہر جائز ہے جہاں عام لوگ شریک ہو جائیں۔

(الجواب) اذن عام بے شک صحت جمعہ کے لئے شرط ہے، پس جب کہ اس قلعہ میں عام نمازیوں کو جانے کی اجازت نہیں ہے تو وہاں جمعہ صحیح نہ ہوگا۔ کذا فی الدر المختار والشامی وغیرہما (۲) فقط۔

جمعہ کے لئے کتنے نمازیوں کی موجودگی ضروری ہے

(سوال ۲۴۱۸) جمعہ کی نماز ایک مسجد میں دوازدہ ماہی دو بجے ہوتی ہے اور اکثر کثیر تعداد میں نمازی ہوتے ہیں لیکن گزشتہ جمعہ میں نماز کا وقت ہو گیا اور نمازی مع امام کے چار تھے، ایسی حالت میں جمعہ کی نماز شروع کر دینی چاہئے یا کوئی خاص تعداد ہے کہ جس کا انتظار جمعہ کے لئے کرنا چاہئے، یعنی چار آدمیوں کی موجودگی میں خطیب خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑا ہو جاوے یا نہیں یا سات آدمیوں کا لازمی طور پر انتظار کرنا چاہئے۔

(الجواب) جمعہ کی جماعت کے لئے تین مقتدی کا ہونا ضروری ہے۔ پس اگر صرف تین آدمی علاوہ امام کے موجود ہوں تو امام خطبہ شروع کر دیوے اور نماز جمعہ کی ادا کرے، نماز جمعہ صحیح ہوگی۔ کما فی الدر المختار

والسادس الجماعة واقلها ثلاثة رجال ولو غير الثلاثة الذين حضر والخطبة سوى الامام الخ (۳) در مختار و کذا فی الشامی۔ فقط۔

گاؤں اور جنگل میں جمعہ درست نہیں

(سوال ۲۴۱۹) دس بیس آدمی کہیں سفر کر رہے ہیں لیکن سفر شرعی نہیں ہے یا دس بارہ کوس پر کوئی زرات جارہی ہے تو راستہ میں ان لوگوں کو جمعہ پڑھنا چاہئے یا گاؤں میں جا کر مسجد ہی میں پڑھیں جس میں جمعہ نہ ہوتا ہو۔

(الجواب) گاؤں اور جنگل میں جمعہ درست نہیں ہے۔ جمعہ اسی جگہ صحیح ہوتا ہے جس جگہ شرط صحت پائی جاوے یعنی وہ بستی شہر یا قصبہ یا قریہ کبیرہ ہو۔ کما فی الشامی تقع فرضاً فی القصبات والقرى الكبيرة التي

فيها اسواق الخ وفيما ذكرنا اشارة الى انها لا تجوز في الصغيرة الخ (۴) فقط۔

(۱) وعلى هذا الخلاف الخطبة وجميع اذكار الصلاة (در مختار) ركن سياى كراهة الدعاء بالا عجمية (ردالمحتار صفة

الصلوة فصل ج ۱ ص ۴۵۱ ط.س. ج ۲ ص ۴۸۴) ظفیر (۲) والسابع الاذن العام من الامام وهو يحصل بفتح الباء..... دين الخ فلو دخل امير حصن او قصره واغلق بابه وصلى بالناس لم ينعقد ولو فتحوا واذن الناس بالدخول جاز (الدر المختار ج ۱ ص ۷۶۰ ط.س. ج ۲ ص ۱۵۱) ظفیر۔

(۳) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۰ ط.س. ج ۲ ص ۱۵۱. ۱۲ ظفیر۔

(۴) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۸. ۱۲ ظفیر۔



جمعہ میں خطبہ مختصر ہونا چاہئے اور قرات مسنون

(سوال ۲۴۲۰) جمعہ میں قرات طویل ہونی چاہئے یا خطبہ۔

(الجواب) خطبہ مختصر ہونا چاہئے اور قرات موافق سنت کے ہونی چاہئے جیسے سورہ کج اسم ربک الاعلیٰ وغیرہ (۱) فقط۔

ترک جمعہ گناہ ہے

(سوال ۲۴۲۱) اگر کوئی شخص ڈاکخانہ کا ملازم ہو اور بوجہ ملازمت جمعہ نہ پڑھ سکتا ہو تو اس موقع پر جمعہ ترک کرنے سے کچھ گناہ تو نہیں ہوگا اگرچہ مسجد بالکل قریب ہو۔

(الجواب) ایسی حالت میں کہ جمعہ فرض ہو جمعہ کا ترک کرنا سخت گناہ ہے اور کبیرہ گناہ ہے اور ترک جمعہ پر حدیثوں میں وعید شدید وارد ہوئی ہے ایک حدیث میں یہ مضمون ہے کہ جو لوگ جمعہ ترک کرتے ہیں چاہئے کہ وہ ترک جمعہ سے باز آویں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا۔ پھر وہ غافلین میں سے ہو جاویں گے۔ (۲) پس حتی الوسع کوشش کرنی چاہئے کہ شر اور قصبہ میں رہتے ہوئے جمعہ ترک نہ ہو اور اگر کبھی اتفاق سے مجبوری ترک ہو گیا تو ظہر کی نماز ادا کر لینی چاہئے اور ترک جمعہ سے توبہ کر لینی چاہئے۔ (۳) فقط۔

امام جمعہ کے لئے باہر جائے یا ظہر کی امامت کرے

(سوال ۲۴۲۲) گاؤں کے امام جمعہ کے دن دوسرے قصبہ یا شہر وغیرہ میں جمعہ پڑھنے کے واسطے چلے جاتے ہیں تو امام کو اپنے گاؤں میں جماعت ظہر کرانی بہتر ہے یا دوسری جگہ جا کر جمعہ پڑھنا۔ دینیات کی کتابوں میں یہ لکھا دیکھا ہے کہ جس نے تین یا چار جمعہ ترک کئے گویا اس نے اسلام کو پیٹھ دی۔ اس کا کیا مطلب ہے۔

(الجواب) یہ حدیث شریف میں وعید ترک جمعہ پر آئی ہے اس کا مطلب تو یہ ہے کہ جس جگہ جمعہ فرض ہو اور پھر کوئی شخص بلا عذر جس پر کہ جمعہ فرض ہے جمعہ ترک کرے تو اس کے لئے یہ وعید ہے۔ اور قریہ صغیرہ جہاں جمعہ فرض نہیں ہے اور جمعہ وہاں ادا نہیں ہوتا وہاں یہ وعید اور یہ حکم نہیں ہے بلکہ ان کے لئے یہ حکم ہے کہ ان کو گاؤں میں ظہر باجماعت پڑھنی چاہئے لیکن اگر کوئی شخص قصبہ یا شہر میں جا کر جمعہ پڑھے تو یہ بہت ثواب کی بات ہے اور جو شخص قصبہ یا شہر میں نہ جاوے وہ گاؤں میں ظہر کی نماز پڑھے اس کو اس قصبہ وغیرہ میں جا کر جمعہ نہ پڑھنے سے کچھ گناہ نہ ہوگا۔ (۴) فقط۔

(۱) ویسن خطبتان خفیفتان وتکرہ زیاد تہما علی قدر سورة من طوال المفصل (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۴۸) ظفیر۔

(۲) عن ابن عمر و ابی ہریرۃ انہما قالا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی اعداد منبرہ لیتنہین اقوام عن ودعہم الجمعات اولیختمن اللہ علی قلوبہم ثم لیکونن من الغافلین رواہ مسلم (باب وجوبہا فصل اول ج ۱ ص ۱۲۱) ظفیر۔ (۳) قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللہ و ذروا البیع (سورة الجمعة ۲) ظفیر۔ (۴) ومن لا تجب علیہم الجمعة من اهل القری والبادی، لہم ان یصلوا الظہر بجماعة یوم الجمعة باذان اقامة

عالمگیری مصری. الباب السادس عشر فی الجمعة ج ۱ ص ۱۳۶ ط. ماجدیہ ج ۲ ص ۱۴۵) ظفیر۔



## خطبہ میں کیا کیا پڑھا جائے

(سوال ۲۴۲۳) خطبہ نماز جمعہ میں بعد جلسہ استراحت درمیانی کس قدر خطبہ پڑھنا چاہئے اور اس میں کیا کیا مضامین ہوں، کیا صرف چند کلمات حمد اور ایک آیت قرآنی سے خطبہ ثانیہ پورا ہو جائے گا اور کیا نحت حضور سرور عالم ﷺ درود شریف و ذکر خلفاء کبار و اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین و دعاء مومنین کے ترک سے کچھ نقصان واقع نہ ہوگا۔

(الجواب) شامی میں ہے کہ خطبہ اولیٰ میں اللہ کی حمد و ثناء اور شہادتین اور درود شریف اور وعظ و نصیحت وغیرہ کے مضامین ہونے چاہئیں۔ پھر لکھا ہے والثانیۃ کالاولیٰ یعنی دوسرا خطبہ بھی مانند پہلے خطبہ کے ہے۔ یعنی وہی امور اس میں بھی ہونے چاہئیں لیکن بجائے وعظ و تذکیر کے دعا مسلمانوں کے لئے کی جاوے اور ذکر خلفائے راشدین وغیرہم کا بھی مستحب ہے۔ (۱) فقط۔

امام نے حالت خطبہ میں کسی کی تعظیم کی اور اسے منبر پر لے آیا تو نماز ہوئی یا نہیں  
(سوال ۲۴۲۴) امام نے حالت خطبہ بند کر کے کسی کی تعظیم کی اور اس کو منبر پر چڑھا دیا، پھر خطبہ باقی ادا نہیں کیا، نماز ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) نماز ہو گئی (۲) مگر آئندہ ایسا کرنا نہ چاہئے۔

سلطان المعظم کا نام خطبہ میں لینا اور دعاء کرنا کیسا ہے

(سوال ۲۴۳۵) سلطان المعظم کا نام لے کر خطبہ جمعہ و عیدین میں اصلاح و ترقی و نصرت علی الاعداء کی دعاء کرنا جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) در مختار میں ہے ویندب ذکر الخلفاء الراشدين والعمین لا الدعاء للسلطان وجوز القہستانی ویکرہ تحریماً وصفہ بما لیس فیہ الخ اور شامی میں ہے بل لا مانع من استحبابہ فیہا کما یدعی لعموم المسلمین فان فی صلاحہ العالم الخ۔ (۲) اس سے معلوم ہوا کہ دعا مذکورہ جائز بلکہ مستحب ہے۔ فقط۔  
کالاپانی میں جمعہ جائز ہے۔

(سوال ۲۴۲۶) میں آج کل بسلسلہ ملازمت اس مقام میں ہوں جو ہندوستان میں کالاپانی کہا جاتا ہے۔ یہاں تقریباً ۱۲ ہزار قیدی ہیں اور دو ہزار آزاد ہیں کل تعداد آزاد مسلمانوں کی پانچ سو سے کم ہے۔ یہاں بازار ہے کل اشیاء ضروری خوردنی و پوشیدنی میسر آتی ہیں۔ آیا یہاں جمعہ جائز ہے یا نہیں۔

(۱) ویسن خطبتان خفیفتان الخ ویندب ذکر الخلفاء الراشدين والعمین (در مختار) ویداء ای قبل الخطبة الاولى بالتعوذ سرائم بحمد اللہ تعالیٰ والثناء علیہ والشہادتین والصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعظة والتذکیر والقراءة قال فی التجنیس والثانیۃ کالاولیٰ ولی الا ان یدعوا للمسلمین مکان الوعظ (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۹ ط. س. ج ۲ ص ۱۴۸..... ۱۴۹) ظفیر۔ (۲) کفت تحمیدۃ او تحلیلۃ او تسیحۃ للخطبة المفروضة مع الکراهۃ و قال، لا بد من ذکر طویل الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۴۸..... ۱۴۹) ظفیر۔ (۳) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۹ ط. س. ج ۲ ص ۱۴۸..... ۱۴۹ ظفیر۔



یہاں کی بعض مساجد میں امام قیدی ہیں، کیا آزاد لوگوں کی نماز ان کے پیچھے درست ہے یا نہیں۔  
(الجواب) نماز جمعہ مقام مذکور میں جائز ہے، وہاں نماز جمعہ ادا کرنا چاہئے۔ (۱) اور امام قیدی کے پیچھے غیر قیدی کی نماز صحیح ہے۔ (۲) فقط۔

چھوٹے گاؤں میں جمعہ درست نہیں خواہ مصلحت ہی کیوں نہ ہو

(سوال ۲۴۲۷) ایک گاؤں میں جماعت احمدی کا بہت زور تھا، بندہ نے وہاں اشاعت اسلام کی، ایک برس میں وہ تمام اہل گاؤں راہ راست پر آئے اور سوائے سات آٹھ آدمیوں کے کہ وہ اس راہد پر پختہ ہیں اور مسجد میں ہمارا دخل ہو گیا ہے، ان کو جگہ نہیں دیتے چونکہ گاؤں مذکور چھوٹا ہے شرائط جمعہ کی نہیں پائی جاتیں صرف مقابل کے دور کرنے کو اگر چند عرصہ مصلحتاً جمعہ پڑھا جاوے تو شرعاً کیا حکم ہے اور آپ کوئی جائز طریقہ فرمادیں جس سے ان کی سمجھ میں آجاوے۔

(الجواب) چھوٹے گاؤں میں حنفیہ کے مذہب میں جمعہ قائم کرنے کی اجازت نہیں ہے اور جمعہ ادا نہیں ہو تا بلکہ مکروہ ہوتا ہے۔ (۳) تو کسی رعایت کی وجہ سے فعل مکروہ کو اختیار کرنا اور جماعت فرض ظہر کو ترک کرنا لائق نہیں ہے۔ پس ان لوگوں کو دوسرے طریق سے سمجھا دیجئے۔ اور کبھی کبھی مجمع کر کے یا بروز جمعہ مجمع کر کے ظہر کی نماز پڑھ کر ان کو بطریق وعظ سمجھا دیا کیجئے۔ اور مسائل بتلاد دیجئے۔ فقط۔

الوداع وغیرہ پڑھنا شعار روافض سے ہے

(سوال ۲۴۲۸) رمضان شریف میں آخری جمعہ کو ایسا خطبہ پڑھنا جس میں الفاظ الفراق یا الوداع یا شہر رمضان جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایسا خطبہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ علماء نے اس سے منع فرمایا ہے، اور اس کو شعار روافض کا لکھا ہے۔ (۴) فقط۔

گاؤں والوں کو شہر میں جا کر جمعہ ادا کرنا ضروری نہیں

(سوال ۲۴۲۹) آیا حدیث میں یہ حکم آیا ہے کہ گاؤں والے اتنی دور جا کر جمعہ پڑھیں کہ شام تک گھر لوٹ آویں ورنہ گنہگار ہوں گے ہم لوگ کاشنکار ہیں، ہم کو کبھی فرصت ہوتی ہے کبھی نہیں ہوتی۔ ہم گنہگار ہیں یا نہیں۔

(الجواب) گاؤں والوں کو شہر میں جا کر جمعہ پڑھنا ضروری نہیں ہے چاہے شہر کتنا ہی نزدیک ہو۔ ہاں اگر بسہولت کوئی شخص جاسکے تو شہر میں جمعہ جا کر پڑھنا ثواب کا کام ہے اور اگر نہ جاوے تو کچھ گناہ نہیں ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مدینہ طیبہ کے قرب وجوار میں جو دیہات تھے وہاں سب لوگ ہمیشہ مسجد نبوی میں جمعہ

(۱) وتقع فرضاً فی القصبات والقری الکبیرۃ الی فیہا اسواق (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر. (۲) وشرط لا فتراضها اقامة الخ بعدم حبس الخ ان اختار العزیمۃ وصلاتها وهو مکلف الخ وقعت فرضاً عن الوقت الخ وبصلح للامامة فیہا من صلح لغيرها فجازت لمسافر وعبدا ومرض الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۲ و ج ۱ ص ۷۶۴ ط.س. ج ۲ ص ۱۵۳..... ۱۵۵) ظفیر. (۳) صلاة العید فی القری تکرہ تحریماً (در مختار) ومثله الجمعة (ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۵ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۷) ظفیر. (۴) قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم "من احدث فی امرنا ما هذا لیس منه فهو رد رواه مسلم (مشکوٰۃ ص ۲۷) ظفیر."



پڑھنے نہ آتے تھے بلکہ کبھی کوئی اور کبھی کوئی آتا جس کو فرصت ہوئی اور دل چاہا وہ آجاتا تھا اور جس کو موقع ملا وہ نہ آتا تھا۔ پس اب بھی یہی حکم ہے۔ (۱) فقط۔

کارخانہ میں جمعہ جائز ہے

(سوال ۲۴۳۰) میں کارخانہ موٹر کمپنی میں ملازم ہوں۔ دوپہر کو صرف ایک گھنٹہ کی اجازت خوردنوش کے لئے ملتی ہے ایسی صورت میں جب کہ مسجد جامع ہے بہت فاصلہ پر ہے خوردنوش اور جمعہ کی نماز سے فراغت دشوار ہے تو اگر اسی کارخانہ جائے ملازمت پر نماز جمعہ ادا کی جاوے تو جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر وہ کارخانہ موٹر کا اس شہر کے متعلقات سے ہے جس میں جامع مسجد ہے یعنی فناء شہر میں واقع ہے جیسا کہ شہر سے باہر کوٹھیاں اور کارخانے اسی شہر کے متعلقات ہوتے ہیں تو ایسی حالت میں چند آدمی مل کر نماز جمعہ اسی کارخانہ میں ادا کر سکتے ہیں کیونکہ نماز جمعہ جیسا کہ شہر میں صحیح ہوتی ہے اسی طرح شہر کے متعلقات بیرون شہر میں بھی صحیح ہے۔ (۲) فقط۔

آیت جمعہ قطعی الدلالة ہے

(سوال ۲۴۳۱) یا ایہا الذین امنوا اذا نودی لصلوة الایة آیت کریمہ مطلق ہے یا مقید قطعی ہے یا ظنی۔ (الجواب) فرضیت جمعہ کے بارہ میں آیت قطعی الدلالة ہے۔ (۳) لیکن باتفاق ائمہ و مجتہدین عام اور مطلق نہیں بلکہ مخصوص و مقید ہے اور مشروط ہے ساتھ شرائط کے جن کی تفصیل کتب فقہ ہدایہ در مختار وغیرہ میں درج ہے۔ (۴) فقط۔

نیت جمعہ

(سوال ۲۴۳۲) نماز جمعہ کی نیت اس طور سے درست ہے یا نہیں نویت ان اصلی للہ تعالیٰ رکعتی الجمعة فرض اللہ تعالیٰ متوجہاً الی جهة الکعبة الشریفة اللہ اکبر۔ (الجواب) نیت نماز جمعہ بحیثیت مذکورہ صحیح ہے۔ فقط۔

احاطہ مکان کی مسجد میں جمعہ

(سوال ۲۴۳۲) اس طرف اکثر لوگ احاطہ مکان میں ایک چارچھ ہاتھ مربع مکان دیواریا ٹی کا بنام اللہ گھریا مسجد کے بلا لحاظ پابندی نماز بناتے ہیں یہ مکان ضرورتاً ادھر ادھر بھی ہٹا لیا جاتا ہے اور کبھی کھود بھی ڈالتے ہیں۔ غرض ایسی عرفی مسجدوں میں جو بڑی سے بڑی مسجد تھی اس میں لوگوں سے جمعہ کی جماعت تیار کر لی اور واعظ لوگ آئے

(۱) ومن لا تجب علیہم الجمعة من اهل القرى والبادی لهم ان یصلوا الظهر بجماعة یوم الجمعة باذان واقامة (عالمگیری مصری الباب السادس عشر فی الجمعة ج ۱ ص ۱۳۶ ط.س.ج ۲ ص ۱۴۵) ظفیر۔  
(۲) وکما یجوز اداء الجمعة فی المصر یجوز اداءها فی فناء المصر وهو الموضع المعد لمصالح المصر متصلاً بالمصر (عالمگیری مصری باب الجمعة ج ۱ ص ۱۳۵ ط.س.ج ۲ ص ۱۴۵) ظفیر۔  
(۳) ہی (ای الجمعة فرض عین یکفر جاحده لثبوتها بالدلیل القطعی (در مختار) وهو قوله تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اذا نودی بالصلوة من یوم الجمعة فاسعوا الخ (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۷ ط.س.ج ۲ ص ۱۳۶)۔  
(۴) ویشرط بصحتها سبعة اشياء المصر الخ (ایضاً ج ۱ ص ۷۴۷ ط.س.ج ۲ ص ۱۳۷) ظفیر۔

انہوں نے بھی ان لوگوں کے ساتھ جمعہ پڑھا اور پڑھتے ہیں ایسی حالت میں عند الاحناف جمعہ پڑھنے والے مصیب ٹھہریں گے یا خاطی۔

(الجواب) اگر وہ بستی جس مکان و احاطہ مذکورہ و مسجد مذکور واقع ہے شریا قصبہ ہے جس میں عند الاحناف جمعہ واجب و ادا ہوتا ہے اور بوقت نماز جمعہ دروازہ احاطہ کا کھلا ہوا ہے اور اذن عام ہے تو صحت صلوٰۃ جمعہ میں کچھ شبہ و تردد نہیں ہے (۱) فقط۔

قبل خطبہ و عظ درست ہے

(سوال ۲۴۳۴) گاؤں میں جامع مسجد میں قبل نماز جمعہ و عظ کہنا مکروہ ہے یا نہ اور وان لا يتحلق الناس يوم الجمعة قبل الصلوٰۃ فی المسجد کا کیا حکم ہے

(الجواب) اگر وقت میں گنجائش ہے اور کچھ ضرورت ہے تو قبل نماز جمعہ و عظ کہنا مکروہ نہیں ہے اور اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ نماز جمعہ سے پہلے مسجد میں نمازی حلقہ باندھ کر نہ بیٹھیں اور جس وقت خطبہ شروع ہو اس وقت خطبہ سنیں۔ فقط۔

جہاں شوافع کے نزدیک جمعہ جائز ہے کیا حنفی امام شافعی کے مذہب پر عمل کر سکتا ہے

(سوال ۲۴۳۵) امام ابو حنیفہ کے نزدیک جس گاؤں میں جمعہ جائز نہیں امام شافعی کے نزدیک اس گاؤں میں جمعہ جائز ہے جس میں ۴۰ نمازی ہوں۔ ایسے گاؤں میں حنفیہ کو امام شافعی کے مذہب پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) حنفیہ کو اس صورت میں امام شافعی کے مذہب پر عمل کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ حنفیہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے کہ چھوٹے گاؤں میں نماز جمعہ و عیدین کی جائز نہیں ہے بلکہ در مختار و شامی میں قنیہ سے نقل کیا ہے کہ گاؤں میں جمعہ و عیدین کی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ فقط۔ (۲)

دروازہ میں کھڑے ہو کر خطبہ خلاف سنت ہے

(سوال ۲۴۳۶) اگر خطیب دروازہ مسجد میں کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے کہ مقتدی اور سامعین امام کی پشت کی طرف بھی ہوں تو جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ خلافت سنت ہے، حکم یہ ہے کہ بوقت خطبہ مقتدیان خطیب کے سامنے ہوں۔ (۳) فقط۔

شہر کے نواح میں کام کرنا ترک جمعہ کے لئے عذر نہیں

(سوال ۲۴۳۷) اگر کاشتکاران وغیرہ آبادی سے ایک ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر قلبہ رانی و چاہ سے آب پاشی کرتے ہیں اور نماز جمعہ میں شریک نہیں ہوتے اور کہتے ہیں کہ جنگل سے آبادی میں آنے اور نماز جمعہ میں شریک ہونے سے ہمارا کام بند ہو جاتا ہے۔ یہ عذر ان کا معتبر ہے یا نہیں۔

(۱) وتقع فرضاً فی القضاة والقرى الكبيرة التي فيها اسواق (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸) والسابع الاذن العام (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۱ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر۔  
(۲) صلاة العيد فی القرى تکره تحريماً (در مختار) ومثله الجمعة (ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۷) ظفیر۔ (۳) عن ابن عمر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يخطب خطبتين كان يجلس اذا صعد المنبر وعن عبدالله بن مسعود قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا استوى على المنبر استقبلنا به بوجوهنا رواه الترمذی (مشکوٰۃ باب الخطبة ص ۱۲۴) ظفیر۔



(الجواب) یہ عذر ترک جمعہ کا شہر کے رہنے والے کا شتکاران وغیرہ کو جو اسی شہر میں جنگل میں کارزراعت میں مشغول ہیں نہیں ہو سکتا۔ (۱) فقط۔

جامع مسجد میں گنجائش نہ رہے تو کیا عید گاہ میں جمعہ کی نماز پڑھی جاسکتی ہے (سوال ۲۴۳۸) کثرت نمازیان سے مسجد جامع میں اس قدر وسعت نہیں ہے جو کل نمازیان کے لئے کافی ہو سکے ایسی حالت میں اگر عید گاہ میں نماز جمعہ پڑھی جاوے تو جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) بصورت موجودہ نماز عید گاہ میں درست ہے اور یہ بھی مسئلہ ہے کہ ایک شہر میں چند مسجدوں میں جمعہ صحیح ہے۔ (۲) فقط۔

بیک وقت کئی مسجد میں جمعہ درست ہے

(سوال ۲۴۳۹) شہر کی جامع مسجد میں جس وقت نماز جمعہ ہوتی ہے ٹھیک اسی وقت دیگر مساجد میں نماز جمعہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) مفتی بہ مذہب کے موافق دوسری مساجد میں بھی جمعہ اس وقت صحیح ہے (۳) فقط منبر کا درمیان صف میں رکھنا درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۴۴۰) یہاں پر نمازیوں کی کثرت اور مسجد کی تنگی کی غرض سے اور آواز دور پہچانے کی غرض سے منبر دیوار قبلہ سے ہٹا کر رکھا جاتا ہے جس صورت میں بعض صفوف خطیب کے پس پشت ہو جاتی ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) سنت یہ ہے کہ بروز جمعہ منبر محراب کے پاس ہو اور خطیب اس پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے اور مقتدیان اس کے سامنے ہوں۔ کما فی البدایع من السنة ان یستقبل الناس بوجهه ویستدبر بالقبلة (۴) انتھی۔ پس بوجہ ضرورت سنانے لوگوں کے اس سنت کو ترک نہ کرنا چاہئے کہ سب کا سنا ضروری نہیں ہے۔ اور کثرت نمازیان کی صورت میں سب کو سنا نا دشوار ہے۔ فقط۔

(۱) بان وجوبها مختص باهل المصر والخارج عن هذا الحدلیس اهلہ الا قات وهو ظاهر للتون وفي المعراج انه اصح ما قيل ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۲ ط.س. ج ۲ ص ۱۵۲ (ظفیر والا صح وجوبها علی مکاتب ومبعض واجیر ویسقط من الا جرب حسابہ لو بعید اوالا لا (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۳ ط.س. ج ۲ ص ۱۵۲) ظفیر.

(۲) وتودی فی مصر واحد بمواضع كثيرة مطلقا علی المذهب وعلیه الفتوی (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۵ ط.س. ج ۲ ص ۱۴۴) ظفیر.

(۳) وتودی فی مصر واحد بمواضع كثيرة مطلقا علی المذهب وعلیه الفتوی (ایضاً ط.س. ج ۲ ص ۱۴۴)

(۴) دیکھئے بدائع الصنائع فصل فی الجمعة ج ۱ ص ۲۶۳ ۱۲. اذا جلس علی المنبر (در مختار) ومن السنة ان یخطب علیہ اقتداء به صلی اللہ علیہ وسلم بحروان یكون علی یسار المحراب قهستانی (باب الجمعة ج ۱ ص ۷۷۰) ظفیر.

## مصر کی تعریف میں اختلاف

(سوال ۲۴۴۱) مولوی عبدالشکور صاحب اپنے رسالہ علم الفقہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مقامات معروفہ ذیل مصر ہیں۔ (۱) جو مقام کسی مصر مقام سے اس قدر فاصلہ پر ہو کہ وہاں سے کوئی شخص نماز جمعہ پڑھنے کے لئے مصر مقام میں جاوے اور نماز پڑھ کر دن ہی دن میں اپنے گھر واپس آجاوے تو یہ مقام بھی مصر ہے۔ از شرح سفر السعادة (۲) وہ مقام مصر ہے کہ جہاں مرد مسلمان مکلف اس قدر آباد ہوں کہ اس مقام کی بڑی مسجد میں نہ سانسکیں از بحر الرائق۔ یہ تعریف صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب) (۱) یہ حنفیہ کا مذہب مفتی بہ نہیں ہے، گویا مؤلف نے بعض اقوال نقل کر دیئے ہیں کہ ایسا بھی بعض کا قول ہے اور شاید صاحب سفر السعادة کے نزدیک یہی رائج ہو مگر حنفیہ کا مذہب معتمد بہ نہیں ہے۔ کما یظهر من کتب الفقہ (۲) یہ تعریف مصر کی منقوض ہے۔ کما صرح بہ فی شرح (۱) اللیہ یہاں بھی مؤلف صاحب نے مذہب رائج کو چھوڑ کر بعض روایات کو اختیار کیا ہے۔ فقط۔

بوقت خطبہ جمعہ پنکھا کرنا اور ننگے سر بیٹھنا کیسا ہے

(سوال ۲۴۴۲) بوقت خطبہ جمعہ پنکھا ہلانا اور ننگے سر بیٹھنا درست ہے یا نہ۔

(الجواب) یہ اچھا نہیں ہے۔ فقط۔ (۲)

فناء مصر میں جو گاؤں ہو اس میں جمعہ

(سوال ۲۴۴۳) شہر سے نصف میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا گاؤں واقع ہے اور شہر گاؤں کے درمیان باغیچہ اور نہر اور احاطہ گھوڑوں کے رہنے کا ہے۔ اس چھوٹے گاؤں میں جمعہ جائز ہے یا نہیں۔ مصر اور فناء مصر کی صحیح تعریف کیا ہے۔ گھوڑوں کے احاطہ کے متعلق ملازموں کے مکانات ہیں، ان مکانات میں مسجد ہے اس مسجد میں جمعہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) مصر کی تعریف میں اختلاف ہے لیکن بظاہر مدار عرف پر ہے، عرفاً جو شہر اور قصبہ ہو اور آبادی اس کی زیادہ

(۱) والفصل فی ذالک ان مکة والمدينة مصر ان ، تقام بهما الجمعة من زمنه عليه الصلوة والسلام الى اليوم فكل موضع كان مثل احدهما فهو مصر (غنية المستملی ص ۵۱۱) آگے بعض لوگوں نے بڑی مسجد کے ساتھ مصر کی جو تعریف کی ہے اس کا رد کرتے ہیں۔ فكل تفسیر لا یصدق علی احدهما فهو غیر معتبر حتی التعریف الذی اختاره جماعة من المتأخرین کصاحب المختار والوقایہ وغیر ہما وهو ما لو اجتمع اهلہ فی اکبر مساجد لا یسعہم فانه منقوض بهما اذ ل مسجد منہما یسع اهلہ وزیادة (ایضاً) مصر کی تعریف جو صاحب ہدایہ نے کی اس کی صحت کی تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں والحد لا یصح ما اختار صاحب الہدایہ انه الذی له امیر وقاض ینفذ الا حکام ویقیم الحدود الخ (ایضاً) تحفة الفقہاء میں امام صاحب سے تعریف نقل کی ہے۔ عن ابی حنفیة انه بلدة کبيرة فیہا سکک واسواق ولہا رساتیق وفيہا وال یقدر علی انصاف المظلوم من الظالم بحشمتہ وعلمہ او علم غیرہ یرجع الناس الیہ فیما یقع من الحوادث هذا هو الاصح (ایضاً) ظفیر۔

(۲) وکل ما حرم فی الصلوة حرم فیہا ای فی الخطبة خلاصہ وغیرہا فی حرم اکل وشرب وکلام ولو تسمیحا اور دسلام وامرا بمعروف بل یجب علیہ ان یستمع علیہ ویسکت بلا فرق بین قریب وبعید (در مختار) ظاہرہ انه یکرہ الا شتغال بما یفوت السماع وان لم یکن کلاماً (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۵۹) ظفیر۔



ہو اور بازار و گلیاں اس میں ہوں اور ضروریات سب ملتی ہوں وہ شہر ہے۔ (۱) اور فناء مصر وہ جگہ ہے جو شہر کے متصل شہر کی ضروریات مثل رکض خیل وغیرہ کے لئے ہو۔ (۲) وہ چھوٹا گاؤں جس کا ذکر سوال میں ہے اس میں عند الحنفیہ صحیح نہیں ہے اور وہ احاطہ گھوڑوں کا اگر متعلق شہر ہے تو فناء مصر ہے اور اس کے پاس جو ملازموں کے مکانات ہیں وہاں جمعہ صحیح ہے۔ فقط۔

خطبہ میں سلطان المعظم کا نام لینا درست ہے

(سوال ۲۴۴/۱) ایک امام مسجد خطبہ ثانی جمعہ میں خلیفہ کا نام نہیں لیتا۔ ہمارے ساتھ ناحق جھگڑا کرتا ہے اور کہتا ہے اس وقت کوئی خلیفہ نہیں ہے، اس صورت میں جو حکم شرعاً ہو اس سے مطلع فرمائیں۔

(الجواب) خلفیۃ المسلمین یعنی سلطان المعظم کا نام خطبہ میں لینا چاہئے اور ان کے لئے دعاء نصرت وفتح کرنی چاہئے یہ عین اسلامی خدمت ہے اور تمام عساکر اسلامیہ کے لئے فتح و نصرت کی دعا کرنی چاہئے اور مسلمانوں کو حضرت سلطان المعظم کو اپنا خلیفہ سمجھنا ضروری ہے (۲) اور یہ کہنا کہ اس وقت کوئی خلیفہ نہیں ہے غلط ہے، ایسی باتیں مسلمانوں کو کہنا اور افعال خلاف اسلام کرنا اور کفار و نصاریٰ سے اختلاط و موالات رکھنا حرام ہے اور ترک موالات ضروری اور لازمی اور فرض مذہبی ہے (۳) فقط۔

نماز جمعہ میں خطبہ کی حیثیت

(سوال ۲۴۴/۱) نماز جمعہ میں خطبہ فرض ہے یا واجب یا سنت۔

خطبہ کی غلطی سے نماز میں نقص نہیں آتا

(سوال ۲۴۴/۲) اور خطبہ میں غلطی ہو جانے سے نماز میں تو کچھ نقص نہیں ہوتا۔

(الجواب او ۲) جمعہ میں خطبہ فرض ہے اور خطبہ کی غلطی ہو جانے سے نماز میں کچھ خلل نہیں آتا۔ (۵)

فرضیت جمعہ کا منکر کافر ہے

(سوال ۲۴۴/۱) زید کہتا ہے کہ آیت جمعہ ظنی ہے اس لئے نماز جمعہ فرض نہیں۔ منکر فرضیت جمعہ پر کیا حکم

ہے

(۱) فی التحفة عن ابی حنفیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه بلدة كبيرة فيها سلكك واسواق ولها رساتيق وفيها وال يقدر على انصاف المظلوم من الظلوم بخشمته وعلمه او علم غيره يرجع الناس اليه فيما يقع من الحوادث وهذا هو الاصح (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۷) ظفیر۔

(۲) او فناء ۵ وهو ما حوله اتصل به اولاً، لا جل مصالحه كدفن الموتى ورکض الخيل (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۹ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر۔

(۳) اماما اعتيد في زماننا من الدعاء للسلطين العثمانية ايدهم الله تعالى كسلطان البرين والبحرين وخادم الحرمين الشريفين فلا مانع منه (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۰ ط.س. ج ۲ ص ۱۵۰) ظفیر۔

(۴) یہ سن ۱۳۳۰ھ کی بات ہے اس زمانہ میں خلیفۃ المسلمین ترکی میں تھے۔ اب سن ۱۳۸۱ھ ہے اب خلیفۃ المسلمین باقی نہ رہے۔ سلطان عبدالحمید کے بعد پھر کوئی ان کی جگہ خلیفۃ المسلمین کی حیثیت سے نہ بیٹھا، اس لئے ہمارے اس دور میں کسی کے نام لینے کی ضرورت نہیں۔ البتہ جب بھی کوئی خلیفۃ المسلمین منتخب کر لیا جائے گا اس کا نام خطبہ میں لیا جاسکے گا۔ واللہ اعلم ۱۲ ظفیر۔

(۵) ويشترط لصحتها سبعة اشياء الاول المصر الخ والرابع الخطبة فيه (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۷ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۷) ظفیر۔



جمعہ کی فرضیت میں تاویل غلط ہے

(سوال ۲/۸۴۴) زید کہتا ہے کہ قرآن میں ظن باقی ہے اور نماز جمعہ سے مراد قرون اولیٰ میں صرف جہاد کے لئے لوگوں کو جمع کرنے کا تھا پس یہ نماز فرض نہیں ہے۔

(الجواب) منکر فرضیت جمعہ کافر ہے اور آیت فرضیت جمعہ قطعی ہے اور ظنیت شرائط میں ہے نہ کہ اصل نماز جمعہ

میں۔ (۱)

(۲) زید کا قول غلط ہے اور پہلے لکھا گیا کہ فرضیت جمعہ کا منکر کافر ہے، البتہ جمعہ امصار و قصبات و قریہ کبیرہ میں فرض ہوتا ہے دیہات صغیرہ میں فرض نہیں ہے اور ادا نہیں ہوتا۔ کما فصل فی کتب الفقہ (۲) فقط۔

قلعہ جس میں عام داخلہ کی اجازت نہیں جمعہ جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲/۸۴۹) قلعہ میگزین میں جمعہ جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو کس دلیل سے۔ اس قلعہ میں بلا ٹکٹ کے کوئی بھی نہیں جاسکتا۔ نزدیک امام ابو حنیفہؒ کے جو حکم ہو اس سے مطلع فرمائیں اور جگہ کے علماء عدم جواز پر ہیں۔

(الجواب) اقول وبالله التوفیق۔ اس مسئلہ کے متعلق روایت در مختار و رد المحتار یہ ہے۔ والسابع الاذن العام من

الامام ويحصل بفتح ابواب الجامع للنوا دين كافي ولا يضر غلق باب القلعة لعدوا ولعادة قديمة لان

الاذن العام مقرر لا هله وغلقه لمنع العدو لا المصلى نعم لو لم يغلق لكان احسن كما في مجمع الا

نهر معز بالشرح عيون المذاهب قال وهذا اولي مما في البحر والمنح فليحفظ. فلو دخل امير

حصناً او قصره واغلق باباً وصلّى باصحابه لم تنعقد ولو فتحه واذن للناس بالدخول جاز وكره الخ

قوله الاذن العام اي ان يأذن الناس اذنا عاما بان لا يمنع احداً ممن تصح منه الجمعة عن دخول

الموضع الذي تصلّى فيه وهذا مراد من فسر الاذن العام بالا شتھار (الى ان قال) واعلم ان هذا

الشرط لم يذكر في ظاهر الرواية ولذا لم يذكره في الهداية بل هو مذکور في النوادر ومشى عليه في

الكنز والوقاية والنقاية والملتقى وكثير من المعتمدين قوله وهذا اولي مما في البحر والمنح. ما في

البحر والمنح هو ما فرعه في المتن بقوله فلو دخل امير حصناً اي انه اولي من الجزم بعدم الانعقاد.

قوله او قصره. قلت وينبغي ان يكون محل النزاع ما اذا كانت لا تقام الا في محل واحد اما لو

تعددت فلا، لانه لا يتحقق التفويت كما افاده التعليل تامل وقال قبيله وفي الكافي التعبير بالدار

حيث قال و الاذن العام وهو ان تفتح ابواب الجامع ويوذن للناس حتى لو اجتمعت جماعة في

الجامع واغلقوا الابواب وجمعوا لم يجز وكذا السلطان اذا اراد ان يصلّى بحشمه في داره فان فتح

بابها واذن للناس اذنا عاما جازت صلوته شهدتها العامة اولا. وان لم يفتح

(۱) هي فرض عين يكفر جاحداً لثبوتها بالدليل القطعي كما حقه الكمال وهي فرض مستقل اكده من الظاهر وليست بدلاً عنه (در مختار) قوله بالدليل القطعي وهو قوله تعالى يا ايها الذين امنوا اذا نودي للصلاة فاسعوا اليه وباللسنة وبالا جماع (رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۷ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۶) ظفیر.

(۲) وتقع فرضاً في القصبات والقرى الكبيرة التي فيها اسواق الخ تجوز في الصغيرة. التي ليس فيها قاض ومنبر الخ ولو صلوا في القرى لم مهم اذا الظهر (رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر.



ابواب الدار واغلق الابواب واجلس البوابین لیمنعوا عن الدخول لم تجز لان اشتراط السلطان للتحرز عن تفويتها على الناس وذا لا يحصل الا بالاذن العام اه قلت وينبغي ان يكون محل النزاع ما اذا كانت لا تقام الا في محل واحد الخ (۱) شامی۔

پس روایت مذکورہ سے صاحب بصیرت کو اتنی بات معلوم ہو سکتی ہے کہ اگر قلعہ کا دروازہ بسبب عادتہ مستمرہ کے بند رہتا ہے اور قلعہ کے اندر رہنے والوں کو شرکت جمعہ کی اجازت ہے تو قلعہ کے اندر جمعہ صحیح ہے خصوصاً جب کہ علت عدم جواز جمعہ فی الحصن جو کہ تفویت جمعہ قلعہ سے باہر والوں کے لئے ہے پائی نہیں جاتی کیونکہ قلعہ سے باہر شہر میں متعدد جگہ جمعہ ہوتا ہے۔ کما صرح فی السؤال الساق۔ اور حسب روایت مفتی بہا ایک شہر میں چند جگہ جمعہ درست ہے کما فی الدر المختار وغیرہ۔ وتودی فی مصر واحد بمواضع كثيرة مطلقا على المذهب وعليه الفتوى۔ (۲) پس جب کہ علت عدم جواز صورت موجودہ مذکورہ میں موجود نہیں ہے اور جواز جمعہ کا حکم کرنے میں قلعہ کے اندر کام کرنے والوں کو بھی جمعہ کی نماز اور فضیلت جمعہ حاصل ہو سکتی ہے اور اس میں یسر اور سہولت بھی ہے اور یہ مطلوب فی الدین ہے، کما قال تعالیٰ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر۔ (۳) وفی الحدیث الدین یسر۔ او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو اگر حسب تصریح در مختار و شامی قلعہ مذکورہ میں جواز جمعہ کا فتویٰ دیا جاوے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ اور اذن عام کے اشتراط کی روایات اس کے منافی نہیں ہیں۔ کیونکہ شرط مذکور کی وجہ یہی ہے کہ لوگوں کو جمعہ سے روکا نہ جائے اور ان کا جمعہ فوت نہ ہو۔ پس جب یہ وجہ موجود نہ ہو تو پھر صحت جمعہ میں کیا تردد ہو سکتا ہے۔ اور اس جزئیہ سے قلود خل امیر حصن او قصرہ الخ سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ وجہ عدم جواز تفویت جمعہ عن الناس ہے کیونکہ اقامت موجودگی امیر کے ظاہر ہے کہ سوائے امیر کے کوئی نہ کرے گا اور جب اس نے دروازہ بند کر لیا اور باہر سے آنے والوں کو اجازت شرکت جمعہ نہ دے تو اس صورت میں باہر والوں کا جمعہ بالکل فوت ہو گا۔ وہو المانع عن الجواز۔ اور جب کہ یہ خوف باقی نہ ہو اور تفویت جمعہ عن الناس قلعہ میں جمعہ پڑھنے کی صورت میں متصور نہ ہو تو پھر حسب تصریح علامہ شامی جواز جمعہ فی القلعہ میں کچھ تردد نہیں ہو سکتا قلت وينبغي ان يكون محل النزاع ما اذا كانت لا تقام الا في محل واحد اما لو تعددت فلا، لانه لا يتحقق التفويت كما افاده التعليل تامل ط. س. ج ۲ ص ۱۵۲۔ (۴) قوله لم تنعقد. يحمل على ما اذا منع الناس فلا يضر اغلاقه لمنع عدو او لعادة كما مر. قلت ويؤيده قول الكافي واجلس البوابين الخ. فتامل۔ (۵) اور اس میں چونکہ وقت نظر اور غور و فکر کی ضرورت

(۱) رد المختار علی ہامش الدر المختار ج ۱ ص ۶۱ و ج ۱ ص ۶۲ باب الجمعة ط. س. ج ۲ ص ۱۵۲۔  
 (۲) الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الجمعة ج ۱ ص ۵۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۴۴ ظفیر۔  
 (۳) سورۃ البقرہ رکوع ۲۳۔ ۲۴ ظفیر۔ (۴) خاری۔ باب الدین یسر ج ۱ ص ۱۶ ظفیر۔  
 (۵) دیکھئے رد المختار باب الجمعة ج ۱ ص ۶۲ ط. س. ج ۲ ص ۱۲ ظفیر۔



تھی اس لئے تاہل کا امر کیا۔ اور فقہاء حنفیہ یہ بھی تصریح فرماتے ہیں کہ قوۃ دلیل مرجح قوی ہے۔ بالاسنہمہ بند نہ کرنا دروازہ کا احسن ہے اور احوط ہے۔ کما مر عن الدر المختار نعم لو لم یغلق لکان احسن الخ لکو نہ ابعده عن الخلاف۔ لیکن کلام جواز جمعہ میں نہیں جو کہ حسب روایات مذکورہ و تعلیل مذکور ثابت ہے۔ (۱) فقط۔

یہ کہنا غلط ہے کہ صحابہ نے نماز جمعہ سے روکا

(سوال ۲۴۵۰) چند لوگ جہالت سے بیان کرتے ہیں کہ نماز جمعہ صرف رسول اللہ ﷺ نے پڑھی ہے، آپ کے اصحاب نے نہیں پڑھی بلکہ بعض صحابہ نے لوگوں کو اس نماز سے روکا ہے۔ ایسا کہنے والوں پر شرعاً کیا حکم ہے۔ (الجواب) یہ قول ان لوگوں کا غلط ہے۔ نماز جمعہ رسول اللہ ﷺ نے بھی پڑھی ہے اور صحابہ کرام نے بھی پڑھی ہے اور فرضیت نماز جمعہ کی مسلمانوں پر نص قطعی سے ثابت ہے اور شرائط فرضیت نماز جمعہ کی کتب فقہ میں مذکور ہیں۔ فقط۔

اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جیل میں جمعہ

(سوال ۲۴۵۱) مذہب اور اعلاء کلمۃ اللہ کی وجہ سے خالصۃً اللہ مسلم کی اسیری داخل جہاد ہے یا نہیں۔ اور کیا نماز جمعہ جیل میں بھی فرض ہوگی، اگر نہیں تو جمعہ پڑھنے سے ظہر ساقط ہو گیا نہیں۔

(الجواب) اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے کوشش کرنا اور اس پر اسیر ہونا داخل ثواب ہے اور خلافت اسلامیہ کے لئے کوشش کرنا ایک قسم کا جہاد ہے اور قیدی و اسیر پر جمعہ فرض نہیں ہے لیکن اگر موقع جمعہ میں شامل ہونے کا اس کو مل جاوے تو نماز ظہر اس کے ذمہ سے ساقط ہو جاتی ہے اور جمعہ کی فرضیت کے لئے اور جمعہ کے شرائط میں سے ہے عاقل و بالغ ہونا اور تندرست و آزاد ہونا اور قید میں نہ ہونا وغیرہ..... پس اگر کوئی شخص اسیر ہے اور جمعہ سے روکا جاتا ہے تو اس پر جمعہ فرض نہیں ہے۔ (۲) فقط۔

بعد نماز جمعہ دعاء مختصر مانگی جائے یا طویل

(سوال ۲۴۵۲) امام کو بعد نماز جمعہ دعاء مختصر مانگنی چاہئے یا مطول۔

(الجواب) زیادہ طول نہ دینا چاہئے۔ (۳) فقط۔

جمعہ میں ناپینا کی امامت

(سوال ۲۴۵۳) ناپینا کے پیچھے جمعہ صحیح ہے یا نہیں اور چونکہ اس پر جمعہ فرض نہیں تو اس کی امامت درست ہے یا نہیں۔

(۱) تین سال ہوئے کلکتہ سے ایک سوال اسی طرح کا آیا تھا، اور پوچھا تھا کہ کارخانوں کے اندر جہاں نون عام نہیں ہے جمعہ جائز ہے یا نہیں، بعض علماء ناجائز کہتے ہیں۔ حالانکہ عرصہ سے ہم لوگ پڑھتے آرہے تھے۔ پھر کارخانہ میں جمعہ کے سلسلہ میں انہی مجبور کی لکھی تھی کہ اس کے بغیر چارہ کار نہیں خاکسار نے جواز کا فتویٰ دیا تھا۔ یہاں دارالافتاء میں اور لوگوں کو تذبذب تھا اور ان کا رجحان کھل کر ناجائز کا تھا۔ مگر میں نے اسی انداز دلائل سے جواز ثابت کیا تھا اور بحث و تحقیق کے بعد صدر مفتی صاحب نے بھی تصویب کی تھی، الحمد للہ کہ آج اس کی تائید حضرت مفتی العلام سے میسر آئی ۱۲ ظفیر۔

(۲) وشرط الافتراضها تسعة تختص بها اقامة بمصر الخ وصحة الخ وحرية الخ وذکورة الخ ووجود بصر الخ وعدم حبس الخ ان اختار العزيمة وصلاها وهو مكلف بالغ عاقل وقعت فرضاً عن الوقت (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۲ و ج ۱ ص ۷۶۳ و ج ۱ ص ۷۶۴ ط.س. ج ۲ ص ۱۵۳) ظفیر۔

(۳) ویکره تاخیر السنة الا بقدر اللهم انت السلام الخ الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صفة الصلاة ج ۱ ص ۴۹۴ ط.س. ج ۲ ص ۵۳۰) ظفیر۔



(الجواب) نابینا کے پیچھے جمعہ صحیح ہے، ہدایہ میں ہے لا تجب الجمعة على المسافر الخ ولا اعمى فان حضر و افصلوا مع الناس اجزاهم عن فرض الوقت ويجوز للمسافر الخ ان يوم في الجمعة۔ (۱) فقط۔  
بڑی آبادی میں مسلمان تھوڑے بھی ہوں تو جمعہ جائز ہے۔

(سوال ۲۴۵۴) جہاں ہم لوگ رہتے ہیں اس ملک کا نام لیسوٹھولینڈ ہے اور اس ملک کے باشندے کرٹان ہیں، مسلمان صرف ساٹھ آدمی ہیں جنگل میں ایک مسجد بنائی ہے تو یہاں پر جمعہ و عیدین کی نماز درست ہے یا نہیں۔ جمعہ میں دس بارہ آدمی ہوتے ہیں۔

(الجواب) جب کہ وہ بستی بڑی ہے اور بمنزلہ شہر یا قصبہ کے ہے اگرچہ آبادی مسلمانوں کی نہ ہو تو وہاں جمعہ و عیدین کی نماز صحیح ہے اور فرض ہے اور ادا ہو جاتی ہے اگرچہ جماعت جمعہ وغیرہ میں دس بارہ آدمی ہوں اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اگر جمعہ کی نماز میں امام کے سوائے تین آدمی بھی ہوں تو جمعہ ہو جاتا ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ وہ جگہ جہاں جمعہ وغیرہ پڑھا جاوے بڑی بستی ہو، یا اس کے متعلقات میں سے ہو کیونکہ بڑی بستی کے جنگل میں بھی نماز جمعہ و عیدین صحیح ہے۔ (۲) فقط۔

کسی ریاست کے رئیس کے لئے جمعہ کے خطبہ میں دعا درست نہیں۔

(سوال ۲۴۵۵) کسی ریاست کا رئیس جو صوم و صلوٰۃ و احکام شریعت کا پابند نہ ہو وہ بروز جمعہ خطبہ میں بجائے نام خلیفۃ المسلمین کے اپنا نام پڑھوائے تو یہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) خطبہ میں سلطان اسلام و خلیفۃ المسلمین کے لئے دعا کرنا فقہاء نے لکھا ہے اور یہ طریق جو سوال میں درج ہے کہ رئیس کے لئے دعا کرنا یہ جائز نہیں ہے، (۳) باقی نماز و خطبہ ہو جاتا ہے۔ فقط۔

کارخانہ کے اندر جہاں عام اجازت نہیں جمعہ جائز ہے۔

(سوال ۲۴۵۶) ایک کارخانہ ریل کا بمقام ہوڑہ (مضافات ہوڑہ) ہوڑہ سے دو میل ہے، تقریباً اسی نوے ہزار آدمی کام کرتے ہیں۔ وہاں کوئی مسجد نہیں۔ ہاں نماز کے لئے ہر شخص جہاں چاہتا ہے بچکانہ نماز ادا کرتا ہے لیکن جمعہ ایک کثیر جماعت سے جس جگہ ایک خالی میدان پایا پڑھ لیا جاتا ہے۔ حکام کارخانہ سے روک ٹوک نہیں بلکہ درخواست دے کر اذن حاصل کیا گیا ہے، ایسے مقام پر جمعہ جائز ہے یا نہیں۔ زید کہتا ہے کہ جائز نہیں اس لئے کہ اذن عام نہیں بلکہ کارخانہ والوں کو اجازت ہے کارخانہ والوں کو صرف ظہر کی نماز پڑھنی ہوتی ہے۔ کیونکہ صبح سات بجے سے ساڑھے چار بجے تک کام کا وقت ہوتا ہے تو اس صورت میں ظہر کی نماز وہاں ادا ہوتی ہے یا نہ اور جمعہ کی نماز کی کیا حکم ہے۔

(۱) ہدایہ باب المجموع ج ۱ ص ۱۵۲-۱۲۔

(۱) وتقع فرضا في القصبات والقرى الكبيرة التي فيها اسواق الخ (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر۔ (۲) ويندب ذكر الخلفاء الراشدين والعمين لا الدعاء لا للسلطان وجوزہ القهستانی ويكره تجريما وصفه بما ليس فيه (درمختار) قوله وجوزہ القهستانی الخ و عبارته ثم يدعوا لسلطان الزمان بالعدل والاحسان الخ (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۹ ط.س. ج ۲ ص ۱۴۹) ظفیر



(الجواب) جمعہ وہاں درست ہے اور کاخانہ والوں کو اذن ہونا کافی ہے اور کارخانہ والوں کی جماعت وہاں جمعہ کر سکتی ہے۔ (۱) اور پنج گانہ نمازوں کے لئے تو کسی حاکم کے اذن کی ضرورت ہی نہیں ہے، لہذا ظہر وہاں پر ہر ایک شخص کی ادا ہو جاتی ہے۔ فقط۔

### فسادی امام کے پیچھے جمعہ

(سوال ۲۴۵۷) ایک امام مسجد نے مطلقہ ثلاثہ کا نکاح مطلق سے بلا حلالہ کے کر دیا اور کہا کہ میرے نزدیک یہ واحدہ رجعیہ ہے۔ اس کو سمجھانے کے لئے شرح وقایہ دکھلایا گیا تو اس نے شرح وقایہ صحن مسجد میں پھینک دیا اور خطبہ میں اخباری تقریریں پڑھتا ہے تو دوسری مسجد میں علیحدہ جمعہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ بعض لوگ امام اول ہی کے پیچھے پڑھنا چاہتے ہیں۔

(الجواب) علیحدہ بھی جمعہ پڑھنا جائز اور درست ہے۔ اور اگر امام اول کے پیچھے مسجد اولیٰ میں پڑھیں تو یہ بھی درست ہے۔ غرض یہ کہ امام اول اگر فساد کی شخص ہے اور اس کے علیحدہ کرنے میں فتنہ ہے تو اسی کے پیچھے نماز پڑھ لیں ہر طرح درست ہے۔ اور اگر امام اول کے علیحدہ کرنے میں کچھ فتنہ نہیں ہے اور وہ صاف طور سے توبہ نہ کرے تو اس کو علیحدہ کر کے امام ثانی مقرر کیا جاوے۔ (۲) فقط۔

امیر اگر کسی آبادی کو مصر بنادے تو وہاں جمعہ درست ہے

(سوال ۲۴۵۸) ربذہ گاؤں تھایا کیا، یہاں حضرت ابوذر کا جمعہ پڑھنا خلیفہ ثالث اور اکثر جلیل القدر صحابہ کا اس پر نکیر نہ فرمانا ثابت ہے یا نہیں۔

(الجواب) ربذہ کے متعلق شرح منیہ میں منقول ہے وعن محمد بن کل موضع مصرہ الا امام فہو مصر حتی لو انہ بعث الی قریۃ نائباً لا قامۃ الحدود والقصاص تصیر مصرأفاذا عزله تلحق بالقری ووجہ ذلك ما صح انه كان لعثمان عبد اسود امير على الربذة يصلي خلفه ابو ذر و عشرة من الصحابة الجمعة وغيرها ذكره ابن حزم في المحلى۔ (۲) فقط۔

جمعہ کے دن بھی زوال کے وقت نماز درست نہیں

(سوال ۲۴۵۹) بعض لوگ جمعہ کے دن عین دوپہر کے وقت قبل اذان دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جمعہ کے روز دوپہر کے وقت یہ دو رکعت مکروہ نہیں۔ یہ صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب) صحیح یہ ہے کہ زوال کے وقت کوئی نماز درست نہیں ہے، سب نمازیں فرض و واجب و سنت و نفل اس

(۱) قلت وینبغی ان یکون محل النزاع ما اذا كانت لا تقام الا فی محل واحدا ما لو تعددت فلا، لانه لا یتحقق التوفیت کما افاده التعلیل (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۲ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۲) ظفیر۔

(۲) قال اصحابنا لا ینبغی ان یقتدی بالفاسق الا فی الجمعة لانه فی غیرها یجد اما ما غیره اه قال فی الفتح وعلیه فیکره فی الجمعة اذا تعددت اقامتها فی المصر علی قول محمد المفتی به لانه بسبیل الی التحول (ردالمحتار باب الامامة ج ۱ ص ۵۲۳ ط. س. ج ۲ ص ۵۶۰) ظفیر۔

(۳) غنیۃ المستملی بحث شروط جمعہ ص ۵۱۲۔ ۱۲ ظفیر۔



وقت مکروہ تحریمی ہیں، البتہ امام ابو یوسفؒ سے مثل امام شافعیؒ کے روایت جواز کی ہے لیکن ظاہر ہے کہ ایسے مواقع میں حرمت کو ترجیح ہوتی ہے لان المحرم مقدم علی المبیح۔ (۱) فقط۔

خطبہ جمعہ و عیدین کے شروع میں بسم اللہ جہر کے ساتھ نہ پڑھی جائے (سوال ۲۴۶۰) خطبہ جمعہ یا عید کے شروع میں بسم اللہ بآواز پڑھنا کیسا ہے۔

(الجواب) کسی خطبہ سے پہلے بسم اللہ بجمہ نہ پڑھے بلکہ آہستہ پڑھے عند الخفیفہ یہی سنت ہے اور جہر کرنا خلاف سنت ہے۔ (۲) فقط۔

خطبہ جمعہ و عیدین میں مصطفیٰ کمال اور امیر امان اللہ کے لئے دعا درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۴۶۱) خطبہ جمعہ یا عیدین میں امیر کابل اور کمال پاشا وغیرہ کا نام لے کر دعا کرنا کیسا ہے۔

(الجواب) خطبہ میں سلطان المعظم اور مصطفیٰ کمال پاشا اور امیر امان اللہ صاحب کے لئے دعائیہ کلمات کہنا اور نام لینا درست اور مستحب ہے۔ (۳) فقط۔

فناء مصر سے باہر جمعہ درست نہیں

(سوال ۲۴۶۲) ایک آبادی قصبہ سیوہارہ سے سو سو قدم آگے ہے عید گاہ اس قصبہ کی دو چند اس آبادی سے آگے ہے لیکن چوکیدار اور چوکیدارہ علیحدہ ہے۔ اس آبادی میں جمعہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ وہ علیحدہ گاؤں شمار ہوتا ہے اور نام بھی جدا ہے اور چوکیدار وغیرہ اس کا علیحدہ ہے تو وہ فناء مصر میں شمار نہ ہو گا اور جمعہ وہاں صحیح نہیں ہے۔ (۴) فقط۔

اذان جمعہ کے پہلے الصلوٰۃ والسلام پکارنا درست نہیں

(سوال ۲۴۶۳) اذان جمعہ سے پہلے کانوں پر ہاتھ رکھ کر الصلوٰۃ والسلام علیکم یا رسول اللہ . الصلوٰۃ والسلام علیک یا آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکارنا اور ضروری جاننا اس کا کیسا ہے

(الجواب) اس کی کچھ اصل شریعت میں نہیں ہے پس التزام کرنا اس کا اور ضروری جاننا حسب قواعد فقہ ناجائز ہے۔ (۵)

(۱) وکرہ تحریم الخ صلاة مطلقا ولو قضاء او واجبة او نفلا الخ مع شروق الخ واستواء الا يوم الجمعة على قول الثاني المصحح المعتمد كذا في الاشباه ونقل الحلبي عن الحاوي ان عليه الفتوى (در مختار) لكن لم يعول عليه في شرح المنية والا مللاد على ان هذا ليس من لامواضع التي حمل فيها المطلق على المقيد كما يعلم من كتب الاصول وايضا فان حديث النهي صحيح رواه مسلم وغيره فيقدم بصحة واتفاق الا ثمة على العمل به وكونه حاظرا او لذا منع علماء ناعن سنة الوضوء وتحية المسجد وركعتي الطواف وتحذالك فان الحاضر مقدم على المبيح (ردالمحتار كتاب الصلوٰۃ ج ۱ ص ۳۴۳ وج ۱ ص ۳۴۴ ط.س. ج ۲ ص ۳۷۰) ظفیر.

(۲) فیبداء بالتعوذ سرا (در مختار) ای قبل الخطبة الا ولی بالتعوذ سر اثم بحمد اللہ تعالیٰ (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۹ ط.س. ج ۲ ص ۱۴۹) ظفیر (۳) ویندب ذکر الخلفاء الراشدين والعمین الا الدعاء للسلطان وجوزہ القہستانی ویکرہ تحریم و صفہ بما ليس فيه (در مختار) قوله وجوزہ القہستانی الخ عبارته ثم يدعو لسلطان الزمان بالعدل والا حسان متجنباً فی مدحه عما قالوا الخ (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۹ ط.س. ج ۲ ص ۱۴۹) ظفیر.

(۴) لا تجوز فی الصغیرة التي ليس فيها قاض ومنبر الخ ولو صلوا فی القرى لزمهم اداء الظهر (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر. (۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا هذا ماليس منه فهو رد (مشکوٰۃ باب الاعتصام ص ۲۷) ظفیر.



اذان ثانی جمعہ میں حی علی الفلاح میں پور بدن شمال کی طرف پھیر دینا ثابت نہیں  
(سوال ۲۴۶۴) اذان ثانی جمعہ کے وقت جس وقت حی علی الصلوٰۃ کہے بایاں پیر آگے کو بڑھا کر کل بدن جانب  
شمال پھیر دینا، اسی طرح حی علی الفلاح کے وقت کرنا جائز ہے یا نہ۔  
(الجواب) اس کا کچھ ثبوت احادیث و فقہ سے نہیں ہے۔ (۱) فقط۔

کیا جمعہ میں منبر پر ہی خطبہ ضروری ہے  
(سوال ۲۴۶۵) بوجہ ازدحام اور مجمع کے اگر اصل منبر پر خطبہ جمعہ کا نہ پڑھا جاوے بلکہ لکڑی کے منبر پر یا مکبرہ  
پر امام خطبہ جمعہ اور عیدین کا پڑھے تو جائز بلا کراہت ہے یا نہیں۔  
(الجواب) شامی میں قول در مختار و اذا جلس علی المنبر الخ کی شرح میں لکھا ہے ومن السنة ان یخطب علیہ اقتداءً  
به صلے اللہ علیہ وسلم بحر . وان یکون علی یسار المحراب۔ (۲) الخ۔ اس سے معلوم ہوا کہ سنت یہی  
ہے کہ جو منبر عادیۃً یسار محراب پر ہوتا ہے اسی پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے اگر مکبرہ وغیرہ پر پڑھے گا تو خلاف سنت  
ہوگا اور ہجوم کی رعایت کہاں تک ہو سکتی ہے کیونکہ سب کا سننا دشوار ہے۔ فقط۔

جمعہ کی اذان ثانی ثابت ہے

(سوال ۲۴۶۶) اذان ثانی جو خطبہ کے وقت خطیب کے روبرو ہوتی ہے آنحضرت ﷺ اور خلفاء رضی اللہ عنہم  
کے عہد میں یہی طریقہ تھا کیا۔

(الجواب) اسی طرح سے کہی جاتی تھی و یوزن ثانیاً بین یدیه (در مختار) ای علی سبیل السنۃ۔ شامی۔ (۳) پس لفظ علی  
سبیل السنۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ طریق سنت کے موافق ہے اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں ایسا ہی ہوتا تھا۔ فقط۔  
عورتوں کی شرکت نماز جمعہ میں مکروہ ہے۔

(سوال ۲۴۶۷) عورتیں شہر کی جامع مسجد میں پردہ کے ساتھ نماز جمعہ ادا کر سکتی ہیں یا نہیں۔ جمعہ کے یہانے  
سے وعظ و نصیحت بھی سن لیتی ہیں۔

(الجواب) عورتوں کے لئے احتیاط اور پردہ کی زیادہ ضرورت ہے اور حلب نفع سے دفع مضرت مقدم ہے، اسی  
لئے فقہاء نے عورتوں کو جماعت و جمعہ و عیدین و وعظ کی مجالس میں شامل ہونے کو مکروہ فرمایا ہے۔ در مختار  
ویکرہ حضور هن الجماعة ولو لجمعة وعید و وعظ مطلقاً ولو عجزوا علی المذهب (۴) المفتی بہ  
لفساد الزمان الخ۔ فقط۔

(۱) لہذا اس رسم سے پھرنا ضروری ہے۔ اذان میں منہ قبلہ کی طرف ہونا چاہئے۔ و یستقبل بہما (ای الاذان والاقامة) القبلة ولو ترک الا  
ستقبال جاز و یکرہ و اذا انتہی الی الصلاۃ والفلاح حول وجہہ یمینا و شمالا وقد ماہ مکا نہما (عالمگیری کشوری باب الا  
ذان ج ۱ ص ۵۴) اس جزئیہ سے معلوم ہوا کہ پاؤں اٹھا کر پڑھنا اور پھرنا خلاف سنت ہے۔

(۲) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۷۰ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۱. ۱۲ ظفیر۔

(۳) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۷۰ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۱. ۱۲ ظفیر۔

(۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الامامة ج ۱ ص ۵۲۹ ط.س. ج ۲ ص ۵۶۶. ۱۲ ظفیر۔



ایک سلام پھیر دینے کے بعد جمعہ میں شرکت درست نہیں

(سوال ۲۴۶۸) امام کے ایک سلام پھیرنے کے بعد نماز جمعہ میں شرکت ہونے سے جمعہ ادا ہو گیا نہیں۔

(الجواب) نماز جمعہ صحیح نہ ہوگی، وہ شخص ظہر کی نماز پڑھے۔ فقط (۱)

خطبہ کے وقت کوئی نفل و سنت نماز نہ پڑھی جائے

(سوال ۲۴۶۹/۱) امام کے خطبہ پڑھتے ہوئے اگر کوئی آوے تو خطیب کا اس کو یہ کہنا کہ دور کعت پڑھ لیجئے جائز ہے یا نہیں۔

خطیب منبر پر پہنچ کر لوگوں کو اندر بیٹھنے کو کہہ سکتا ہے

(سوال ۲۴۷۰/۲) خطیب کا خطبہ شروع کرنے سے پہلے منبر پر سے لوگوں کو یہ کہنا کہ پہلی صف میں آجائیے جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) (۱) خطبہ کے وقت کوئی نماز نہ پڑھنی چاہئے اور نہ خطیب کسی کو حکم کرے دور کعت نماز کے پڑھنے کا۔  
اذا خرج الامام فلا صلوة ولا كلام۔ یعنی جس وقت امام خطبہ پڑھنے کو اٹھے اور منبر پر بیٹھے اس وقت سے نماز اور کلام سب ممنوع ہے۔ (۲)

(۲) اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ کذا فی الشامی۔ (۳) فقط۔

منبر کے جس زینہ سے چاہے خطیب خطبہ دے سکتا ہے

(سوال ۲۴۷۱) خطیب منبر کے کون سے زینہ پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے۔ کسی درجہ پر کھڑے ہونے میں کسی کی بے ادبی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس میں شرعاً کچھ تحدید نہیں ہے جو نئے درجہ پر کھڑا ہو جاوے جائز ہے اور سنت صعود علی المنبر ادا ہو جاوے گی۔ شامی میں ہے ومن السنة ان یخطب علیہ اقتداءً به صلی اللہ علیہ وسلم الخ وبحث بعضهم ان ما اعتيد الآن من النزول فی الخطبة الثانية الی درجة مصلی ثم العود بدعة قبیحة شنیعة الخ۔ (۲) پس اس سے زیادہ اس میں کچھ قید شرعاً نہیں ہے، دوسرے یا تیسرے جس درجہ پر کھڑا ہو جاوے درست ہے اور اس میں کچھ سوء ادبی کسی کی نہیں ہے۔ فقط۔

(۱) وتنقطع التحریمة بتسلیمة واحدة برهان وقدمر (در مختار) ای فی الواجبات حیث قال وتنقضی قدوة بالا ول قبل علیکم علی المشهود عندنا خلافاً للتکملة اه فلا یصح الاقتداء به بعد ما لا نقضاء حکم الصلاة (ردالمحتار بأصفاة لا صلاة بعد الفصل ج ۱ ص ۴۹۰ ط. س. ج ۲ ص ۵۲۵) ظفیر الصدیقی.

(۲) اذا خرج الامام من الحجرة ان كان والا ففی فقیامہ للصعود فلا صلاة ولا كلام الی تمامها (در مختار) قوله فلا صلاة شمل السنة وتحية المسجد بحر (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۸) ظفیر.

(۳) وكل ما حرم فی الصلاة حرم فی الخطبة الخ فیحرم اكل وشرب وكلام ولو تسبیحاً او رد سلام او امراً بمعروف (در مختار) الا اذا كان من الخطيب كما قدمه الشارح (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۸) ویکره تکلمه فیها الا لا امر بمعروف لانه منها (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۹ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۹) ظفیر.

(۴) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۷۰ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۱ ۱۲ ظفیر.

ملازمان کمپنی کارخانہ کے کسی کمرہ میں جمعہ ہو کر جمعہ پڑھ سکتے ہیں

(سوال ۱/۲۴۷۲) ہم لوگ ملازمان کمپنی کارخانہ، کارخانہ کے ایک کمرہ میں نماز ادا کرتے ہیں۔ چونکہ جامع مسجد تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر ہے اور ہم لوگ نوکری کی وجہ سے وہاں نہیں جاسکتے لہذا اس کمرہ میں نماز جمعہ پڑھ سکتے ہیں یا نہ۔

جمعہ کے لئے مسجد شرط نہیں

(سوال ۲/۲۴۷۳) نماز جمعہ کے لئے مسجد شرط ہے یا نہیں اور وہ کمرہ مسجد کے حکم میں ہے یا نہیں۔  
(الجواب) (۲) وہ کمرہ مسجد کا حکم نہیں رکھتا اور مسجد شرعی وہ نہیں ہے لیکن جمعہ اور جماعت اس میں درست ہے کیونکہ جماعت اور جمعہ کے لئے مسجد ہونا شرط نہیں۔ (۱)

جمعہ میں اذان ثانی کا ثبوت

(سوال ۲۴۷۴) اذان دوم جو خطیب کے روبرو مسجد میں کہی جاتی ہے اس کی کیا سند ہے۔ ابو داؤد سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں یہ اذان دروازہ مسجد پر ہوتی تھی۔

(الجواب) ہدایہ میں ہے واذا صعد الا امام المنبر جلس واذا المثلون بين يدي المنبر بذلك جرى التوارث۔ (۲) وعن السائب بن يزيد قال كان النداء يوم الجمعة اوله اذا جلس الا امام على المنبر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر رضى الله تعالى عنه و عمر رضى الله تعالى عنه فلما كان عثمان و كثر الناس زاد النداء الثالث على الزوراء۔ رواه البخارى۔ (۳) اور دروازہ مسجد میں ہونے سے مراد قریب دروازہ کے بھی ہو سکتی ہے جو کہ منافی مسجد میں ہونے کے اور سامنے منبر کے ہونے کے نہیں ہے۔ وتحقيقه في المطولات۔ فقط۔

وجوب جمعہ کے باوجود جمعہ چھوڑنا حرام ہے

(سوال ۲۴۷۵) جس شہر میں اسی ہزار لوگ بستے ہوں اور چارپانچ بازار موجود ہوں اشیاء ضروریہ ملتی ہیں اگر وہاں کوئی قصد اجماع ترک کرے تو وہ فاسق ہو گیا نہیں۔

(الجواب) اگر وہ ایک بستی ایسی ہے کہ اس میں اسی ہزار آدمی آباد ہیں تو ظاہر ہے کہ وہ ایک بہت بڑا شہر ہے کیونکہ اس قدر آبادی بڑے بڑے شہروں میں ہوتی ہے پس وہاں جمعہ کے فرض ہونے میں کچھ تردد نہیں ہے اور جمعہ کا چھوڑنا وہاں حرام ہے لہذا تارک جمعہ اس جگہ فاسق ہو گا۔ (۴)

(۱) ويشترط لصحتها سبعة اشياء الاول المصر الخ (الدور المختار على هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۷) ان میں مسجد کو شرائط میں شمار نہیں کیا گیا۔ واللہ اعلم ۱۲ ظفیر۔

(۲) ہدایہ باب الجمعة ج ۱ ص ۱۵۴۔

(۳) دیکھئے حاشیہ ہدایہ باب الجمعة ج ۱ ص ۱۵۴ مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی لکھتے ہیں وفی رواية البخارى، النداء الثانى وزاد ابن ماجة على دار فى السوق يقال له الزوراء وسميت ثالثا لان الاقامة تسمى اذا ناله فتح القدیر (ايضا ظفیر۔

(۴) وتنفع فرضا فى القصبات والقرى الكبيرة التى فيها اسواق (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر۔



## جمعہ کی فرض و سنت نمازیں

(سوال ۲۴۷۶) نماز جمعہ کی مع فرائض و سنن کے کتنی رکعت ہیں بعد جمعہ کے چار فرض ہیں یا نہیں۔  
(الجواب) جمعہ کی نماز کی کیفیت اس طرح ہے اول چار رکعت سنت پھر دو فرض جمعہ کے امام کے ساتھ پھر چار رکعت سنت بعد جمعہ کے پڑھے اور اگر دو رکعت بعد چار سنت کے پڑھے یعنی کل چھ رکعت سنت بعد جمعہ کے پڑھے تو یہ اچھا ہے۔ کما فی بعض الروایات۔ اور جمعہ کے بعد ظہر کے چار فرض نہیں ہیں۔ وہ نہ پڑھے۔ کذا فی الدر المختار ناقلًا عن البحر۔ (۱) فقط۔

## ہنگلہ زبان میں خطبہ مکروہ ہے

(سوال ۲۴۷۷) بعض مسلمان حاکموں کی طرف سے ہنگلہ زبان میں خطبہ شائع ہوا ہے جس کو کہیں بزور حکومت دباؤ ڈال کر جاری کر رہے ہیں اور کبھی خطیب کو ہٹا کر خود امام بن جاتے ہیں تو ایسی صورت میں خلاف سنت ہونے کے سواء مصالح دینیہ کے لحاظ سے کیا خرابی ہوگی۔

(الجواب) اگر تمام خطبہ ہنگلہ زبان میں ہو تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مکروہ ہے اور صاحبینؒ کی روایت میں بلا عجز عن العربی خطبہ صحیح نہ ہوگا اور جب کہ صحیح نہ ہوگا تو نماز جمعہ نہ ہوگی کیونکہ خطبہ شرائط نماز جمعہ میں سے ہے اور اگر اصل خطبہ عربی میں رہے اور اس کو پڑھ کر ہنگلہ میں ترجمہ کیا جاوے تو یہ بھی خلاف سنت اور مکروہ ہے۔ کما تھتہ الشیخ ولی اللہ دہلویؒ فی المسوی والمصفی شرح الموطا۔ در مختار میں ہے۔ وشرطا عجزہ وعلیٰ هذا الخلاف الخطبة وجميع اذکار الصلوٰۃ وفی ردالمحتار وعلیٰ هذه الخلاف لو سبح بالفارسیة فی الصلوٰۃ او دعاء الخ ای یصح عنده لکن سیاتی کراہۃ الدعاء بالا عجمیۃ الخ (۲) ج ۱ ص ۳۲۵ فقط

## شرائط جمعہ

(سوال ۲۴۷۸) ایک اشتہار میں لکھا ہے کہ شرائط صحت جمعہ چھ ہیں ان میں چار فرض ہیں۔ وقت ظہر۔ جماعت۔ خطبہ۔ اذن عام اور دو واجب ہیں مضر اور سلطان۔ یہ صحیح ہے یا نہیں۔ عالمگیری کا حوالہ دیا ہے۔  
(الجواب) شرائط جمعہ میں یہ تفریق غلط ہے کہ چار شرطیں فرض ہیں اور دو واجب شرائط سب موقوف علیہ ہوتی ہیں اور سب فرض ہیں۔ چنانچہ فقہاء لکھتے ہیں کہ فرض داخل کو رکن کہتے ہیں اور فرض خارجی کو شرط، لہذا یہ تفصیل کرنا کہ بعض شرائط فرض ہیں اور بعض واجب ہیں بالکل مہمل اور غلط ہے۔ اور عالمگیری یہ میں ایسا نہیں ہے اور کسی کتاب میں نہیں ہے اور ایسا ہو نہیں سکتا۔ (۲) فقط۔

(۱) وفی البحر وقد افیت مرارا بعدم صلاة الاربع بعدها بنية آخر ظہر خوف اعتقاد عدم فرضیۃ الجمعة وهو الاحتیاط فی زماننا (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۷ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۷) ظفیر  
(۲) دیکھئے ردالمحتار صفة الصلوٰۃ فصل (فی تالیف الصلوٰۃ) ج ۱ ص ۴۵۱ ط.س. ج ۲ ص ۱۲۰۴۸۴ ظفیر  
(۳) ویشترط لصحتها سبعة اشياء المضر الخ والثانی السلطان الخ والثالث وقت الظہر الخ والرابع الخطبة فیہ الخ والخامس كونها قبلها الخ والسادس الجماعة الخ والسابع الا ذن العام (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۷ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۷) الشرط لغة العلامة اللازمة وشرعا ما يتوقف عليه الشئ ولا يدخل فیہ (در مختار) اعلم ان المتعلق بالشئ اما ان يكون داخل فی ما هیۃ فیسمى ركنا الخ او خارجا عنه فاما ان يؤثر فیہ الخ فیسمى علة اولاً یوثر فاما ان يكون موصلاً الیہ فی الجملة كالوقت فیسمى سبباً اولاً یوصل الیہ فما ان يتوقف الشئ علیہ الخ فیسمى شرطاً اولاً یوقوف کلاً فان فیسمى علامة (ردالمحتار باب شروط الصلوٰۃ ج ۱ ص ۳۷۳ ط.س. ج ۲ ص ۴۰۲) ظفیر۔

### اذان ثانی خطیب کے سامنے ہونی چاہئے

(سوال ۲۴۷۹) تمام بلاد ہند میں اذان ثانی جمعہ مسجد کے اندر قریب منبر ہوا کرتی ہے عرب کے متعلق علم نہیں قاضی خان میں اذان داخل مسجد کو مکروہ لکھا ہے اور اندرون مسجد اذان کہنے کا ثبوت صریح الفاظ میں کچھ نظر نہیں آتا۔

(الجواب) در مختار میں ہے ویوذن ثانیاً بین یدیه الخ (۱) ھکذا فی الہدایۃ وغیرھا من کتب الفقہ اس پر علامہ شامی نے لکھا ہے قولہ ویوذن ثانیاً بین یدیه ای علی سبیل السنیۃ۔ (۲) پس معلوم ہوا کہ سنت اذان ثانی جمعہ میں یہ ہے کہ خطیب کے سامنے منبر کے قریب مسجد میں ہو اور یہی عام بلاد عرب و عجم میں سلفاً و خلفاً معمول ہے وما راہ المسلمون حسناً فھو عند اللہ حسن اور اذان اولیٰ جمعہ اور اذان صلوات خمسہ کو جو مسجد سے باہر کہنا مستحب لکھا ہے وہ اس وجہ سے نہیں ہے کہ مسجد میں اذان کہنا مکروہ ہے بلکہ اس وجہ سے ہے کہ بلند جگہ اذان ہوتا کہ آواز دور تک پہنچے اور کراہت کلمات اذان کی مسجد میں کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کیونکہ جو کلمات اذان کے ہیں وہ سب اقامت میں مع شئی زائد ہیں۔ پس جب کہ اقامت کسی کے نزدیک مسجد میں مکروہ نہیں ہے تو اذان کیسے مکروہ ہو سکتی ہے۔ اور نیز اذان کے کلمات ذکر اللہ ہے اور مساجد نماز اور ذکر اللہ کے لئے بنائی گئی ہے۔ کماوردی الحدیث پس اذان خطیبہ میں چونکہ صرف اعلام حاضرین مقصود ہوتا ہے کیونکہ اعلام عام تو پہلی اذان میں ہو چکا ہے لہذا اس کا بین یدی الخطیب مسجد میں ہونا نسب اور احب ہے اور شامی کی تصریح سے اس کا سنت ہونا معلوم ہوا اور متبادرتین یدیہ سے یہی ہے کہ خطیب کے سامنے اور اس سے قریب ہو۔ فقط۔

### یوقت خطبہ چندہ درست نہیں

(سوال ۲۴۸۰) خطبہ کے وقت ٹین کا ڈبہ لے کر مسجد کے مصارف کے لئے پیسے جمع کرنا اور ٹین کے ڈبہ کی آواز سے نمازیوں کا خیال منتشر ہوتا ہے یہ شرعاً کیسا ہے؟

(الجواب) خطبہ کے وقت جب کہ نماز اور درود شریف پڑھنے کی بھی ممانعت حدیث شریف میں آئی ہے تو اس وقت چندہ جمع کرنا اور ڈبہ لئے پھرنا اور نمازیوں کو مشغول کرنا درجہ اولیٰ ممنوع ہے۔ (۳) فقط۔

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۰ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۱

(۲) ایضاً ط. س. ج ۲ ص ۱۶۱ ظفر

(۳) اذا خرج الامام الخ فلا صلاة ولا كلام الى تمام مہا الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص

۷۶۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۸ ظفر۔



## جمعہ فرض عین ہے

(سوال ۲۴۸۱) جمعہ فرض عین ہے یا فرض کفایہ۔

(الجواب) جمعہ فرض عین ہے۔ کماوردی الحدیث۔ الجمعة واجبة علی کلی محتلم (۱) فقط۔

بڑے قصبہ کے پاس گاؤں ہو تو اس میں جمعہ درست نہیں

(سوال ۲۴۸۲) قصبہ رضائے حسن کے متصل ایک موضع حسن گنج واقع ہے جس کی حدود قصبہ مذکورہ سے علیحدہ ہیں اور مستقل موضع ہے۔ لیکن رضائے حسن کا ڈاکخانہ و مویشی خانہ اندر حدود حسن گنج کے ہے۔ آیا باوجود علیحدہ ہونے حدود آبادی حسن گنج کے حسن گنج کو رضائے حسن کا فناء قرار دے کر جمعہ حسن گنج میں ہو سکتا ہے نہیں۔

(الجواب) جب کہ موضع حسن گنج مستقل اور جداگانہ قریہ ہے اور وہ قریہ صغیرہ ہے تو اس میں موافق تصریحات فقہاء کے جمعہ صحیح نہیں ہے جیسا کہ شامی میں تفریح ہے وتقع فرضاً فی القصبات والقری الکبیرة التي فيها اسواق الی (ان قال) وفيما ذكرنا اشارة الى انها لا تجوز فی الصغيرة الخ (۲) وفي باب العیدین من الدر المختار وتكره صلوة العیدین فی القری تحریماً وقال فی الشامی ومثله الجمعة الخ۔ (۳) اور عبارت سوال سے ظاہر ہے کہ موضع حسن گنج فناء رضائے حسن سے نہیں ہے تاکہ موضع مذکورہ میں بوجہ فناء مصر ہونے کے جمعہ صحیح ہو۔ فقط۔

## ہندوستان میں جمعہ کی فرضیت

(سوال ۲۴۸۳) جمعہ کے متعلق جو مصر کی تعریفیں فقہاء نے بیان فرمائی ہیں ان میں سے کس کے مطابق ہندوستان میں جمعہ فرض ہے۔ یہاں جس جگہ جمعہ پڑھتے ہیں بعد میں ظہر احتیاطی پڑھتے ہیں۔

(الجواب) ہندوستان میں جمعہ پڑھنے کی وجہ اور وجوب کی دلیل فقہاء کی وہ عبارتیں ہیں جو فرضیت جمعہ فی بلاد الحرب میں صریح ہیں فی الشامی فلو الولاية كفاراً يجوز للمسلمين اقامة الجمعة ويصير القاضي قاضياً بتراضى المسلمين (۴) الخ وفيه قبيله بهذا اظهر جهل من يقول لا تصح الجمعة فی ايام الفتنه مع انها تصح فی البلاد التي استولى عليها الكفار الخ (۵) وعبارة القهستانی وتقع فرضاً فی القصبات

(۱) عن طارق بن شهاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : الجمعة حق واجب على كل مسلم في جماعة رواه ابو داود (مشكوة . باب وجوبها ص ۱۲۱) هي (ای الجمعة) فرض عین يكفر جا حدها لثبوتها بالدليل القطعي كما حققه الكمال (در مختار) قوله بالدليل القطعي وهو قوله تعالى يا ايها الذين آمنوا اذا نودى للصلاة من يوم الجمعة فاسعوا اليه و بالسنة والا جماع (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۷ ط.س.ج ۲ ص ۱۳۶) ظفیر.

(۲) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س.ج ۲ ص ۱۳۸. ۱۲ ظفیر.

(۳) ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۵ ط.س.ج ۲ ص ۱۶۷. ۱۲ ظفیر.

(۴) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۴ ط.س.ج ۲ ص ۱۴۴. ۱۲ ظفیر.

(۵) ایضاً ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س.ج ۲ ص ۲۳۸. ۱۲ ظفیر.

والقری الکبیرۃ الی فیہا اسواق الخ الی ان قال وفيما ذكرنا اشارة الى انها لا تجوز في الصغيرة الخ (۱) شامی۔ پس معلوم ہوا کہ بناء وجوب وصحت وعدم صحت جمعہ بڑا ہونا اور چھوٹا ہونا آبادی کا ہے اور جس کو عرف میں شہر اور قصبہ کہتے ہیں وہی مصر ہے اور تعریفیں سب لوازمات شہر کے بیان میں ہیں کہ عرفاً شہر میں یہ امور لازماً ہوتے ہیں۔ اصل بنیاد شہرت پر ہے اور جب کہ قصبہ اور قری کبیرہ اور شہروں میں جمعہ بلاشبہ و بلا تردد صحیح ہے تو بموجب روایت بحر و فی البحر وقد اقلبت مراراً بعدم صلوٰۃ الاربعة بعدها بنية اخر ظهر خوف اعتقاد عدم فرضية الجمعة وهو الا احتياط في زماننا الخ (۲) احتیاط الظہر پڑھنا خلاف احتیاط ہے۔ فقط۔

اخیر جمعہ دہلی کی جامع مسجد میں ایک رسم ہے کارِ ثواب نہیں (سوال ۲۴۸۴) عام لوگ اپنے گاؤں کی مساجد کو چھوڑ کر آخری جمعہ میں جامع مسجد دہلی میں جاتے ہیں کیا انہیں زیادہ ثواب ملتا ہے۔ (الجواب) اس کی کچھ ضرورت نہیں ہے جامع مسجد میں اگرچہ ثواب زیادہ ہے لیکن اپنے محلہ اور گاؤں کی مسجد کا بھی حق ہے اس کو نہ چھوڑنا چاہئے۔ (۲) فقط۔

بوقت خطبہ سامعین کی توجہ (سوال ۲۴۸۵) خطبہ جمعہ کے وقت سامعین کو چارزانو بیٹھنا یا نچکھے سے ہوا کرنا درست ہے یا نہیں۔ (الجواب) ایسا کرنا اچھا نہیں ہے۔ خطبہ کے وقت سوائے سننے خطبہ کے اور کسی کام میں مشغول نہ ہونا چاہئے۔ (۳) فقط۔

فناء شہر میں کھیت کے اندر بھی جمعہ درست ہے (سوال ۲۴۸۶) شہر کے کھیت وغیرہ میں تین اشخاص کی موجودگی میں جمعہ جائز ہے یا نہ۔ (الجواب) شہر سے متصل باہر جنگل میں اگر جمعہ کی نماز پڑھیں اور امام کے سواء تین مقتدی ہوں تو عند الحنفیہ میں جمعہ صحیح ہے۔ (۵) فقط۔

(۱) ط.س.ج. ۲ ص ۱۳۷. ۱۲ ظفیر. شامی باب الجمعة ص ۴۲ ج ۱  
(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۱۲۷۴۷ ظفیر.  
(۳) ومسجد حیہ وان قل جمعہ افضل من الجامع وان کثر جمعہ او (ردالمحتار باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا مطلب فی احکام المسجد ج ۱ ص ۶۱۷) ظفیر.  
(۴) واذا خرج الامام الخ فلا صلاة ولا کلام الی تمامہا الخ وکل ما حرم فی الصلوٰۃ حرم فیہا ای فی الخطبۃ خلاصہ وغیرہا فی حرم اکل وشرب وکلام الخ (ایضاً باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۸. ط.س.ج. ۲ ص ۱۵۷) ظفیر.  
(۵) ویشرط لصحتها الخ المصر الخ او فناء ۵ وهو ما حوله (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۷ و ج ۱ ص ۷۴۹. ط.س.ج. ۲ ص ۱۳۷) ظفیر.



## دو مستقل گاؤں ایک کے حکم میں نہیں

(سوال ۲۴۸۷) ضلع کمر لائیں ایک بڑی بستی ہے جس کے دو حصہ ہیں اور ہر حصہ علیحدہ نام سے مشہور ہے اور دونوں باہم متصل ہیں دونوں میں بجز راستہ کوئی حد فاصل نہیں ہے اور دونوں بستیوں کی آبادی مجموعی طور پر چارپانچ ہزار آدمی ہے اور ان میں عام مفتی مولوی سرکاری ملازم و شریف و ذیل ہر قسم کے آدمی رہتے ہیں اور باہم مکانات بھی ایسے متصل ہیں کہ بلا وقت پیدل جاسکتے ہیں اور اس میں گلی و کوچہ و صدر راستے بھی ہیں اور احکام شرع کا اجراء بھی ماتحتی گورنمنٹ رہ کر ہوتا ہے اور کھانے پینے کی اشیاء بھی ہر وقت ملتی ہیں اور اس بستی کے قریب پاؤ میل پر ایک بڑا بازار ہے اس میں بھی ہر وقت ہر قسم کی ضروریات ملتی ہیں اور اس بازار میں سرکاری پولیس تھانہ، قاضی خانہ، شفاخانہ، ڈاکخانہ اور اسٹیشن جہاز وغیرہ سب موجود ہیں اور ان دونوں بستیوں میں علاوہ اور مساجد کے سات مساجد ایسی ہیں کہ ان میں جمعہ ہوتا ہے اور جمعہ کے وقت ہر مسجد نمازیوں سے بھر جاتی ہیں اور بستی ہذا میں جمعہ قدیم سے ہوتا ہے۔ ایک مولوی صاحب بستی ہذا کے یہ کہتے ہیں کہ اس بستی میں جمعہ صحیح نہیں ہوتا تو تحریر فرمادیں کہ بستی ہذا میں جمعہ درست ہے یا نہ۔ بحوالہ کتب تحریر فرمادیں۔

(الجواب) یہ تو ظاہر ہے کہ جمعہ کی صحت و عدم صحت کا مدار اجتماع شرائط و عدم پر ہے۔ پس صورت مسئلہ میں جب کہ دو گاؤں علیحدہ علیحدہ نام کے ساتھ مشہور و موسوم ہیں اور انفرادی طور پر کسی ایک میں صحت جمعہ کی صلاحیت نہیں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ خواہ مخواہ دونوں کو ایک فرض کر کے لروم جمعہ کا حکم لگادیا جائے کیونکہ اس میں کوئی خفاء نہیں کہ حضرات فقہاء نے دو مستقل مستقل بستیوں میں جمعہ کے صحیح ہونے اور نہ ہونے کا مدار فصل اور عدم فصل پر نہیں رکھا بلکہ حقیقی مدار ہر ایک بستی کی صلاحیت و عدم صلاحیت پر ہے یعنی اگر ہر بستی میں صحت جمعہ کے شرائط پائے جاتے ہیں تو جمعہ صحیح ہے ورنہ نہیں۔ حقیقت میں یہ بڑی اصولی غلطی ہے کہ صرف جمعہ کے شوق میں دو مستقل آبادیوں کو ایک بنانے میں پیمائش شروع ہو جاتی ہے۔ بات یہی ہے کہ جب کہ یہ دو گاؤں مستقل ناموں کے ساتھ موسوم ہیں تو پھر احکام شریعہ میں بھی اس کے استقلال کو پیش نظر رکھا جائے گا۔ البتہ اگر واقعی دو بستیاں نہیں بلکہ محلے ہیں اور دونوں محلوں کا تعلق مجموعی کوئی دوسرا نام ہے تو پھر یہ صرف راستوں کا فاصلہ بھی صحت جمعہ کی لئے مغل نہیں۔ لیکن اگر ایسا نہیں اور بظاہر نہیں ہے تو بتینا ایسی بستیوں میں جمعہ صحیح نہیں۔ فرضیت جمعہ کے حامیوں کو اس پر بے محل اور غیر شرعی اصرار کی ضرورت نہیں۔ کتبہ الرحمن عثمانی۔

(الجواب) از حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحب۔ اصل یہ ہے کہ عند الحنفیہ جمعہ وعیدین کی نماز شریا قریہ ایسے بڑے میں فرض اور صحیح ہوتی ہے جس میں بازار ہو یا قصبہ میں صحیح ہوتی ہے اور اس بڑے قریہ میں ضروریات کی اشیاء مل سکتی ہوں۔ قال فی رد المحتار نقلاً عن المہستانی و تقع فرضاً فی القصبات والقری الکبیرة الکبیرة التی فیہا اسواق الخ و فیما ذکرنا اشارۃ الی انہا لا تجوز فی الصغیرۃ الخ (۱) و فی الدر المختار صلوٰۃ العید فی القری تکرہ تحریماً الخ و مثله الجمعة، شامی (۲) پس جب کہ ہر دو مذکور بستیوں میں سے

(۱) رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۸۴ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸ ظفر۔

(۲) رد المحتار باب العیدین ج ۱ ص ۵۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۲۶ ظفر۔

اسکی بڑی نہیں ہے کہ اس میں شرط صحت جمعہ پائی جائے تو دونوں بستیوں کو ایک سمجھ کر جمعہ صحیح نہ ہوگا۔ پس جواب مذکور بالا صحیح ہے۔ فقط عزیز الرحمن مفتی دارالعلوم۔

قیام جمعہ کے لئے کتنی آبادی ہونی چاہئے

(سوال ۲۴۸۸) جس گاؤں میں احناف کے نزدیک جمعہ جائز ہے تو اس میں کم از کم کتنی آبادی ہونی چاہئے۔  
(الجواب) تین چار ہزار آدمی کی آبادی ہونی چاہئے۔ فقط۔

تیرہ سو آبادی جہاں تمام اشیاء ملتی ہوں جمعہ درست ہے

(سوال ۲۴۸۹) موضع کُن پور جس کی کل آبادی تیرہ سو کی ہے اور ضروریات کی کل اشیاء مل جاتی ہیں۔ دو مسجدیں ہیں اس موضع میں جمعہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس موضع میں جب کہ وہ قریہ کبیرہ کی حد میں آتا ہے اور دوکانیں اور بازار اس میں ہے جمعہ پڑھنا صحیح معلوم ہوتا ہے۔ فقط۔ (۱)

خطبہ کے شروع میں بسم اللہ

(سوال ۲۴۹۰) جمعہ کے روز خطبہ کے اول باب و از بلند اعوذ اور بسم اللہ منبر پر پڑھنا کیسا ہے۔

(الجواب) خطبہ سے پہلے جہرا اعوذ اور بسم اللہ نہ پڑھے۔ یہ منقول اور معمول نہیں ہے درمختار میں ہے و بعداً بالتعوذ سر الخ فقط۔ (۲)

منبر پر خطبہ ہونا سنت ہے

(سوال ۲۴۹۱) خطبہ منبر پر پڑھنا ضروری ہے یا نہیں (۲) اگر ضروری ہے تو خلاف کرنے سے خطبہ یا نماز میں

کچھ نقصان آئے گا یا نہیں (۳) اور خلاف کرنے والے پر کچھ اعتراض ہو سکتا ہے یا نہیں (۴) آنحضرت ﷺ نے مسجد نبوی میں منبر بن جانے کے بعد کبھی منبر سے علیحدہ خطبہ پڑھا ہے یا نہیں۔

(الجواب) (۱ تا ۴) خطبہ منبر پر پڑھنا سنت ہے فرض اور واجب نہیں ہے اگر بلا کسی عذر کے خطیب نے نیچے

کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا تو اس نے خلاف سنت کیا اور ترک سنت کی وجہ سے مستحق ملامت ہوا کما قال فی الدر المختار

(۱) فقہاء نے مردم شہری کی کوئی تعداد بیان نہیں کی ہے بلکہ صرف یہ بتایا ہے کہ شہری بڑی آبادی ہو جہاں ضروریات سے متعلق چیزیں ملتی

ہوں۔ وتقع فرضاً فی القصبات والقری الکبیرۃ التی فیہا اسواق النج (رد المحتار باب الجمعہ ج ۱ ص

۱۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸) آبادی کا اندازہ بعد میں لگایا گیا ہے۔ صرف آبادی کا اندازہ تین چار ہزار لکھا ہے جیسا کہ اس سے پہلے والے

جواب میں موجود ہے۔ اور شہریت بھی ہو تو اس وقت آبادی بارہ تیرہ سو بھی کافی ہے۔ واللہ اعلم ۱۲ ظفر۔

(۲) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الجمعہ ج ۱ ص ۵۹ ط. س. ج ۲ ص ۱۴۹ ظفر۔



وحکمها ای السنة ۱۰ یو جر علی فعله ویلام علی ترکہ الخ (۱) اور خطبہ و نماز صحیح ہو گئی۔ اور اگر کسی عذر کی وجہ سے خطبہ منبر پر نہ پڑھا اور نیچے کھڑے ہو کر پڑھا تو اس پر کچھ ملامت بھی نہیں ہے۔ کما قال فی ردالمحتار فی التحریر ان تارکھا يستوجب التضلیل واللوم اه والمراد الترتک بلا عذر علی سبیل الاصرار الخ (۲) ص ۱۷۱ جلد اول شامی۔ ومن السنة ان یخطب علیہ اقتداءً به صلی اللہ علیہ وسلم بحر وان یکون علی یسار المحراب قهستانی و منبرہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ثلث درج الخ۔ ردالمحتار شامی (۳) جلد اول ص ۱۵۲۔ فقط۔

بوقت خطبہ درود دل میں پڑھا جائے

(سوال ۲۴۹۲) قاضی خاں ص ۸۸ جلد اول مصطفائی و اذا قال الخطیب فی الخطبة یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ الایۃ یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نفسه (۲) ہدایہ ص ۱۰۱ جلد اول مجتہائی الا ان یقراء الخطیب قوله تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ الایۃ یصلی السامع فی نفسه سراً۔ مفتی بہ اور اصح قول کیا ہے۔ آیا خطیب یہ آیت پڑھے تو درود آہستہ پڑھا جائے یا دل میں اور آہستہ پڑھنا زبان سے جائز ہے یا نہیں۔ (الجواب) زبان سے نہ پڑھا جاوے دل میں پڑھا جاوے یہی حق ہے۔ اور جملہ عبارات کا یہی مفاد ہے۔ (۳)

خطبہ جمعہ سننا واجب ہے

(سوال ۲۴۹۳) جمعہ کا خطبہ سننا فرض ہے یا واجب۔ زید خطبہ سننے نہیں پایا اور نماز جمعہ میں شامل ہوا۔ اسی طرح جواب اذان کا دینا واجب ہے۔ زید نے جواب اذان کا نہیں دیا تو اب کیا کرنا چاہئے۔ (الجواب) خطبہ جمعہ کا فرض ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ جمعہ کی نماز سے پہلے خطبہ ضرور ہونا چاہئے اور سننا خطبہ کا ان لوگوں پر واجب ہے (۵) جو کہ خطبہ کے وقت حاضر ہوں۔ پس اگر کوئی شخص خطبہ کے ختم ہونے کے بعد آیا اور جماعت جمعہ میں شامل ہو گیا اس کی نماز ہو گئی اور خطبہ میں حاضر نہ ہونے اور نہ سننے کی وجہ سے جو قصور ہو اور تاخیر آنے میں ہوئی اس سے استغفار اور توبہ کرے اور آئندہ کو احتیاط رکھے۔ اور اذان کا جواب دینا صحیح قول پر مستحب ہے

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الطہارۃ مطلب فی السنة و تعریفها ج ۱ ص ۹۶ ط.س. ج ۱ ص ۱۰۴. ۱۲ ظفیر۔

(۲) ردالمحتار کتاب الطہارۃ مطلب فی السنة و تعریفها ج ۱ ص ۹۶ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۱. ۱۲ ظفیر۔

(۳) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۷۰. ۱۲ ظفیر۔

(۴) والصواب ان یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند سماع اسمہ فی نفسه (در مختار) و کذا لک اذا ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز ان یصلوا علیہ با لجہر بل با القلب و علیہ الفتوی رملی الخ قوله فی نفسه بان یسمع نفسه او یصح الحروف فافہم فسروہ به وعن ابی یوسف قلبا انما لا لا مری الا نصات والصلوۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کما فی الکرم مات الخ (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۵۱) ظفیر۔

(۵) وکل ما حرم فی الصلوۃ حرم فیہا ای فی الخطبۃ الخ بل یجب علیہ ان یستمع ویسکت الخ و کذا یجب الا ستماع لسان الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۵۱) ظفیر۔



اور جو لوگ قائل بوجوب ہیں (۱) ان کے قول کے موافق ترک اجابت سے جو گناہ ہو اس کے لئے توبہ و استغفار کرے۔ فقط۔

جہاں عربی نہ سمجھتے ہوں اردو کی اجازت ہے یا نہیں

(سوال ۲۴۹۴) خلاصہ سوال یہ ہے کہ ہندوستان میں سامعین عموماً چونکہ عربی زبان نہیں سمجھتے اس لئے خطبہ جمعہ اردو میں پڑھنا چاہئے اور نشر کی نسبت نظم زیادہ موثر ہوتی اس لئے نظم زیادہ مناسب ہے۔ شرعاً یہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) جمعہ کا خطبہ نماز کی شرطوں میں سے ایک شرط ہے۔ اس کے خاص خاص احکامات، خاص خاص لوازمات اور مخصوص شرطیں ہیں، وہ عام وعظوں اور تقریروں کی طرح سے نہیں کہ ہر زبان میں جس طریق سے چاہے کہہ دیا جائے، اس کی خصوصیت کے متعلق شریعت کے قطعی اعلانات موجود ہیں۔ حضرات فقہاء کا فیصلہ ہے کہ جو افعال و حرکات بحالت نماز ممنوع ہیں خطبہ میں بھی حرام ہیں۔ سامعین خطبہ کے لئے اس وقت کھانا، پینا، بولنا، یہاں تک کہ سلام کا جواب دینا اور ذکر و تسبیح پڑھنا بھی جائز نہیں۔ وکل ما حرم فی الصلوٰۃ حرم فیہا ای فی خطبہ (خلاصہ و غیرہا) فحرم اکل و شرب و کلام ولو تسبیحاً اور سلام الخ اس طرح کی قیودات بتا رہی ہیں کہ خطبہ کی مجلس صرف وعظ و تذکیر کی مجلس نہیں بلکہ اپنی خصوصیات کے لحاظ سے نماز کی طرح ہے۔ پس یہ نہیں ہو سکتا کہ شرط صلوٰۃ کسی محدث طریقے غیر عربی زبان سے ادا کی جائے۔ حجاز کے مخاطب عربی تھے اس لئے خطبہ ہی سے وعظ و تذکیر کا بھی کام لیا جاتا تھا لیکن غیر عرب اگر عربی نہیں سمجھ سکتے تو ان کی خاطر خطبہ کی شرعی زبان نہیں چھوڑی جاسکتی۔ وعظ و نصیحت اور تفہیم خطبہ کے سوائے دوسرے وقتوں میں بھی ہو سکتی ہے۔ صحابہ کرام کابللو عجم میں ورود ہوا مگر کسی ایک واقعہ سے بھی یہ ثابت نہیں کہ ان عجمیوں کی خاطر جمعہ کے خطبہ کی زبان بدلی گئی ہو۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ اسی حقیقت کو سمجھ کر فرما رہے ہیں (کہ عربی یوں نیز بچہ بہتہ عمل مستمر در مشرق و مغرب باوجود آنکہ در بسیارے از اقالم مخاطبان عجمی بودند۔ مسوی مصنفی شرح موطا امام مالک (۲) اسی خصوصیت کے سلسلہ میں خطبہ کا اختصار بھی ہے۔ مختلف احادیث میں بصراحت موجود ہے کہ جہاں تک بھی ہو خطبہ کو مختصر کرنا چاہئے اگر موجودہ وسعت نظم و نشر کو قبول کر لیا جائے تو اس شرط صلوٰۃ کی حقیقت ایک دو گھنٹہ کی گرم مجلس کے سوا کچھ بھی نہ رہے گی لہذا جمعہ کا خطبہ خالص عربی اور مختصر و جامع الفاظ میں ہونا چاہئے۔ اردو یا کسی دوسری زبان میں اگر کچھ کہنا ہو تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد کہے۔ نماز اور خطبہ کے درمیان کوئی تقریر یا لیکچر فصل کا باعث اور سنت کے خلاف ہے۔ فقط۔

(۱) اما الا جابة فظاهر الخلاصة و فتاویٰ قاضی خان و التحفة وجوبها وقول الحلواني الا جابة بالقدم فلو اجابه بلسانه ولم يمش لا يكون معجبا، ولو كان في المسجد ليس عليه ان يجيب باللسان. وجه حاصله نفی وجوب الا جابة باللسان وبه صرح جماعة وانها مستحبة حتى قالوا نال الثواب والا فلا اثم ولا كراهة (غنية المستملی فصل فی الاذان ص ۳۶۳) ظنیر۔

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۹، ط. س. ج ۲ ص ۱۵۹

(۳) مسوی مصنفی ج ۱ ص ۱۵۴، ۱۲ ظنیر۔



یہ غلط ہے کہ غیر تنخواہ دار کی امامت درست نہیں

(سوال ۲۴۹۵) ہم لوگ اپنے قصبہ میں حافظ قرآن کے پیچھے نماز جمعہ پڑھتے تھے۔ امسال ایک مولوی صاحب تشریف لائے اور فرمایا کہ نماز جمعہ اداء ہونے کا مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان اپنا امام جمعہ مقرر کر لیں جب جمعہ ادا ہوتا ہے۔ امام مذکور بلا تنخواہ نماز جمعہ و پنجوقت پڑھاتے تھے۔ اب ایک ماہ سے مولوی مذکور نے جمعہ بند کر لیا اور یہ کہتے ہیں کہ جب تک مسجد میں امام تنخواہ دار مقرر نہ ہو جمعہ ادا نہیں ہوتا۔ سوال یہ ہے کہ امام مذکور کے پیچھے جو بلا تنخواہ نماز پڑھاتے ہیں نماز ادا ہوتی ہے اور صحیح ہوتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) امام کے مقرر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جس کو کہہ دیا جاوے کہ نماز جمعہ پڑھا دو وہ جمعہ پڑھا سکتا ہے اور نماز جمعہ اس کے پیچھے صحیح ہے پس جو حافظ صاحب نماز پنج وقتہ اور جمعہ پڑھاتے تھے ان کے پیچھے جمعہ کی نماز صحیح ہے تنخواہ دار ہونا امام کا ضروری نہیں ہے بلکہ بلا تنخواہ والا امام زیادہ مستحق امامت کا ہے اس کے پیچھے بلاشبہ نماز جمعہ وغیرہ صحیح ہے۔ غرض یہ ہے کہ جیسا کہ اور نمازوں کا حکم ہے کہ جو شخص لائق امام ہونے کے ہو وہ امام ہو جاوے اور اس کے پیچھے نماز صحیح ہے۔ فقط۔

خطبہ جمعہ سے پہلے سورۃ کف

(سوال ۲۴۹۶) جمعہ کے خطبہ سے پہلے مسجد میں سورۃ کف باآواز بلند پڑھنا کیسا ہے۔

(الجواب) سورہ کف کا پڑھنا جمعہ کے روز مستحب ہے لیکن ایسا جہر نہ کرے کہ دوسرے پڑھنے والوں کے ساتھ تزاہم ہو، اسی وجہ سے فقہاء نے چند لوگوں کو ایک جگہ قرآن شریف جہر پڑھنے سے منع کیا ہے۔ (۱) کہ یہ آیت و اذا قرء القرآن فاستمعوا له وانصتوا (۲) کے منافی ہے فقط۔

نوکری کی وجہ سے ترک جمعہ درست نہیں

(سوال ۲۴۹۷) ملازم پوسٹ آفس اگر تنہا ہے اور وہ بلا کسی کی سپردگی کے آفس چھوڑ کر نہیں جاسکتا تو وہ جمعہ کس طرح پڑھے یا ظہر ادا کرے۔

(الجواب) جمعہ کا چھوڑنا نوکری کی مجبوری کی وجہ سے جائز نہیں ہے۔ (۳) باقی اگر جمعہ نہ پڑھ سکے تو پھر اس کو ظہر کی نماز پڑھنی چاہئے۔ (۴)

خطبہ میں منبر سے اترنا اور چڑھنا کیسا ہے

(سوال ۲۴۹۸) اللہم اعز الاسلام الخ پڑھتے وقت منبر سے اترنا اور اللہم النصر الخ پڑھتے وقت منبر پر چڑھنا جائز

(۱) یکرہ للقوم ان یقرأوا القرآن جملة لتضمنها ترک الاستماع والا نصات الما مور بهما کذا فی القنیة (عالمگیری مصری کتاب الکراہیة باب رابع ج ۵ ص ۳۲۹ ط. س. ج ۲ ص ۳۱۷) ظفیر۔

(۲)

(۳) ہی فرض عین یکفیل جا حدها لثبوتها بالدلیل القطعی کما حقہ الکمال (در مختار) بالدلیل القطعی وهو قوله تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة فاسعوا الایة وبالاسنة وبالا جماع الخ قول القدوری ومن صلی الظہر یوم الجمعة فی منزله ولا عذر له کرہ وجازت صلاته ..... (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۶) ظفیر۔ (۴) وحرم لمن لا عذر له صلاة الظہر قبلها اما بعدها فلا یکرہ فی یومها بمصر لکونه سببا لتفویت الجمعة وهو حرام الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۵) ظفیر۔

ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس عمل کی کچھ اصل نہیں ہے۔ فقط۔

نماز جمعہ میں جب خطیب و امام نہ آئے تو دوسرے کا امام بنانا درست ہے

(سوال ۲۴۹۹) نماز خطبہ میں وقت مقررہ پر نہ خطیب صاحب حاضر ہوئے نہ نائب خطیب۔ آدھا گھنٹہ انتظار کرنے کے بعد متولی صاحب دوسرے شخص کو خطبہ اور نماز پڑھانے کا حکم دے سکتے ہیں یا نہیں۔

(۲) دوسرا شخص نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں، وہ نماز صحیح ہوگی یا نہیں۔

(۳) خطیب صاحب ہمیشہ پنجوقتہ نماز میں غیر حاضر رہتے ہیں اور تجارت کرتے ہیں ان کے پیچھے اقتداء کرنا درست ہے یا نہیں

(الجواب) (۱) دے سکتے ہیں اور دوسرا شخص نماز پڑھا سکتا ہے اور وہ نماز صحیح ہے۔ (۳) نماز درست ہے۔ فقط۔

تاریکین جمعہ کے لئے ظہر کی جماعت جائز نہیں

(سوال ۲۵۰۰) چند اشخاص صلوٰۃ جمعہ میں شریک نہیں ہو سکے اس مسجد میں صلوٰۃ وقتی کی جماعت کر سکتے ہیں یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے و کذا اهل مصر فاتتهم الجمعة فانهم يصلون الظهر بغير اذان ولا اقامة ولا جماعة الخ وفي الشامي قال في الو لو الجية ولا يصلي يوم الجمعة جماعة بمصر الخ شامي۔ (۱) پس معلوم ہوا کہ جن لوگوں کا جمعہ فوت ہو جاوے وہ لوگ ظہر کی جماعت نہ کریں تنہا تنہا پڑھیں۔

ایک مسجد میں دوبار جمعہ مکروہ ہے

(سوال ۲۵۰۱) امام نے یا غیر امام نے جمعہ کی نماز مسجد میں باجماعت پڑھی، اس کے بعد پانچ چھ آدمی آئے۔ اب یہ لوگ جمعہ کی نماز پڑھیں یا ظہر کی۔ اگر ظہر کی پڑھیں تو اسی مسجد میں یا دوسری مسجد میں علیحدہ علیحدہ پڑھیں اور اگر یہ بقیہ لوگ جمعہ کی نماز کسی مکان میں یا میدان میں پڑھیں تو درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے کہ یوم جمعہ میں ادائے ظہر بجماعت مکروہ تحریمی ہے۔ (۲) اور اس مسجد میں جس میں جمعہ ہو چکا ہے جمعہ بھی دوبارہ نہ پڑھیں (۳) بلکہ اگر کسی دوسری جگہ جماعت جمعہ ہوتی ہو تو وہاں جمعہ ادا کریں ورنہ ظہر تنہا تنہا ادا کریں اور جمعہ کے لئے مسجد ہونا شرط نہیں ہے کسی مکان میں اور میدان شہر میں بھی جمعہ ادا ہو سکتا ہے۔

(۳) فقط۔

(۱) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۶ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۷ ۱۲ ظفیر.

(۲) وکروہ تحریمًا لمعدورین و مسافرون و مسافر اداء ظہر بجماعة في مصر قبل الجمعة وبعدها الخ وکذا اهل مصر فاتتهم الجمعة فانهم يصلون الظهر بغير اذان ولا اقامة ولا جماعة (الدرا لمختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۶ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۷) ظفیر. (۳) والظاهر انه يغلق ايضا بعد اقامة الجمعة لئلا يجمع فيه احد بعدها (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۶ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۲) ظفیر. (۴) وتودی فی مصر واحد بمواضع كثيرة مطلقا علی المذهب وعلیه الفتوى (الدرا لمختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۴۴) ظفیر.



جمعہ میں بھی لقمہ دینا لینا درست ہے  
(سوال ۲۵۰۲) امام پہلی رکعت میں تین آیات کے اندر بھول گیا اور مقتدی نے لقمہ دیا امام نے لقمہ لے لیا اور سجدہ سو کر لیا، نماز کو دہرا نا چاہئے یا نہیں۔  
(الجواب) نماز صحیح ہوگی دہرانے کی ضرورت نہیں ہے اور سجدہ سو کی بھی ضرورت نہ تھی کیونکہ لقمہ دینا اور لقمہ لینا مفسد صلوٰۃ نہیں ہے۔

تشہد میں جو شریک ہو جائے وہ جمعہ پڑھے  
(سوال ۲۵۰۳) جمعہ کے آخری قعدہ میں دو نمازی شریک ہوئے بعد سلام انہوں نے دو رکعت جمعہ کی پڑھ لی یہ صحیح ہے یا ان کو ظہر پڑھنی چاہئے تھی۔  
(الجواب) صحیح یہی ہے کہ جو لوگ جمعہ کی نماز کے تشہد میں شریک ہوں وہ جمعہ کی نماز ہی پوری کریں ظہر نہ پڑھیں پس نماز ان لوگوں کی صحیح ہوگئی۔ (۲) فقط۔

جمعہ میں لاحق نماز کیسے پوری کرے  
(سوال ۲۵۰۴) ایک شخص جمعہ کی نماز دوسری رکعت میں شامل ہوا اس کا وضو ٹوٹ گیا، وہ وضو کرنے گیا واپس آیا تو امام نے سلام پھیر دیا وہ اپنی نماز کس طرح پوری کرے۔  
(الجواب) وہ شخص واپس آکر ایک رکعت باقی ماندہ جمعہ کی پوری کر کے قعدہ کر کے سلام پھیر دے۔ نماز جمعہ اس کی ادا ہو جاوے گی۔ کذا فی الدر المختار والشمیٰ۔ (۳)  
بعد آغاز خطبہ سچے کا حکم

(سوال ۲۵۰۵) جمعہ کا خطبہ شروع ہو جانے کے بعد پنکھا کرنا جائز ہے یا نہیں۔  
(الجواب) خطبہ کی حالت میں چپ چاپ ساکت رہنا اور سننا خطبہ کا ضروری ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے من مس الحصاص فقد لغا کہ جس نے گنکریوں کو ہاتھ لگا دیا اس نے بھی لغو کیا اور ثواب سے محروم رہا پس حالت خطبہ میں پنکھا کرنا اسی وجہ سے منع لکھا گیا ہے اور در مختار میں ہے وکل ما حرم فی الصلوٰۃ حرم فیہا۔ اور جو چیز حرام ہے نماز میں حرام ہے خطبہ میں۔ فقط۔

ایک شہر میں تین مسجدوں میں جمعہ  
(سوال ۲۵۰۶/۱) ایک شہر میں تین مسجدیں ہیں، ایک ایک میل کے فاصلہ پر اور تینوں میں جمعہ ہوتا ہے صحیح ہے یا نہیں؟  
جامع مسجد مختصر تھی اس وجہ سے اس کو شہید کرا کر جامع مسجد وسیع تیار کرائی ہے اکثر کہتے ہیں کہ جمعہ ایک مسجد میں ہو اور اکثر کہتے ہیں کہ تینوں مسجدوں میں جمعہ ہونا چاہئے اس صورت میں کیا کرنا چاہئے۔

(۱) بخلاف فتحہ علی امامہ فانہ لا یفسد مطلقا لفتح واخذ بکل حال (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا ج ۱ ص ۵۸۲ ط.س. ج ۲ ص ۶۲۲) ظفیر. (۲) ومن اذکرکھا فی التشہد او سجود سہو علی القول بہ فیہا یتیمھا جمعة الخ کما یتیم فی العید الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۷ ط.س. ج ۲ ص ۱۵۷) ظفیر. (۳) ومن سبقہ الحدث فی الصلوٰۃ انصرف الخ وتوضا وبنی الخ (ہدایہ باب الحدث فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۱۵) ظفیر.

جامع مسجد میں تمام آدمی نہیں آسکتے تو کیا کرے

(سوال ۲/۲۵۰۷) جامع مسجد میں تمام آدمی نہیں آسکتے کیا کرنا چاہئے۔

ملازم جو جامع مسجد نہیں جاسکتے نزدیک والی مسجد میں جمعہ پڑھ سکتے ہیں

(سوال ۳/۲۵۰۸) اکثر لوگ ملازم ہیں جامع مسجد تک نہیں پہنچ سکتے نزدیک کی مسجد میں فراہم ہو سکتے ہیں ایسے لوگوں کے واسطے کیا ارشاد ہے

(الجواب) (۱) جمعہ ہر جگہ درست ہے، تینوں مسجدوں میں جمعہ ہو جاتا ہے۔ (۱)

(۲) بہتر یہ ہے کہ جمعہ ایک جگہ جامع مسجد یعنی بڑی مسجد میں ہو۔

(۳) اگر ایک مسجد میں سب نمازی جمعہ کے نہ آسکیں دوسری مسجد میں جمعہ کر لیں۔

(۴) ایسے لوگ قریب کی مسجد میں جمعہ پڑھ لیں، الغرض جمعہ ایک شہر و قصبہ میں چند جگہ جائز ہے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ اگر کچھ دقت نہ ہو تو ایک جگہ پڑھیں (۲) فقط۔

دو ہزار کی آبادی میں جمعہ

(سوال ۹/۲۵۰۹) موضع پلوڑہ میں دو ہزار آدمی ہیں اور موضع محمد پور میں جو پلوڑہ کے ملحق ہے ایک ہزار آدمی ہیں اور کپڑے و عطار کی دوکانوں میں دو ہزار آدمی ہیں اس صورت میں دونوں جگہ جمعہ ہو سکتا ہے یا ایک جگہ؟

(الجواب) معلوم ہوتا ہے کہ موضع پلوڑہ بڑا گاؤں ہے محمد پور ایسا نہیں ہے۔ پس اچھا یہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف پلوڑہ میں جمعہ پڑھ لیا کرے البتہ یہ دونوں گاؤں ایک ہی سمجھے جاتے ہیں تو دونوں جگہ جمعہ صحیح ہے۔ (۳) فقط۔

حالت خطبہ میں امام کو پیسے دینا اور اس کی طرف پیسے پھینکنا درست نہیں

(سوال ۱۰/۲۵۱۰) جب امام خطبہ پڑھتا ہے تو بعض آدمی ممبر پر امام کے لئے دو آنہ یا چار آنہ یا روپیہ وغیرہ پھینکتے ہیں جائز ہے یا نہیں اور امام کو اس کا لینا جائز ہے یا کیا؟

(الجواب) خطبہ کی حالت میں یہ فعل ناجائز ہے اور روکنا ان لوگوں کو اس حرکت سے لازم ہے۔ (۴) باقی امام کے حق میں اس کا لینا جائز ہے۔ فقط۔

تین ہزار کی آبادی میں جمعہ

(سوال ۱/۲۵۱۱) دو گاؤں کے درمیان ایک کوس کا فاصلہ ہے اور پہلے گاؤں کی آبادی تین ہزار کی ہے اور

(۱) وتودی فی مصر واحد بمواضع كثيرة مطلقا (الدر المختار) علی هامش ردالمحتار ج ۱ ص ۷۵۵ ط.س. ج ۲ ص ۱۴۴ شامی میں ہے دفعاً للخرج ای لان فی الزام اتحاد المواضع حرجائنا لا استدعائه طویل المسافة الخ (ردالمحتار ج ۱ ص ۷۵۵ ط.س. ج ۲ ص ۱۴۵) ظفیر. (۲) ولا جل ان الجمعة جامعة للجماعات قال الامام ابو يوسف لا يجوز تعدد الجمع فی مصر واحد (الی قوله) وقال الامام محمد ورواه عن الامام ابی حنفيه وهذه الرواية هي المختارة وعليه الفتوى انه يجوز تعدد الجمعة مطلقا الخ (رسائل الارکان ص ۱۱۸) ظفیر. (۳) وتقع قرضا فی القصبات والقرى الكبيرة التي فيها اسواق (ردالمحتار ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر. (۴) حدیث میں ہے من مس الحصا فقد لغا در مختار میں ہے وکل ما حرم فی الصلوة حرم فیها ای فی الخطبة (الدر المختار علی هامش ردالمحتار ج ۱ ص ۷۶۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۵۹) ظفیر۔



دوسرے گاؤں میں تین مسجدیں ہیں اور جمعہ ہوتا ہے پہلے گاؤں اور دوسرے گاؤں میں جمعہ فرض ہے یا نہیں؟  
سنتیں بعد الجمعہ

(سوال ۲/۲۵۱۲) جمعہ کے بعد جوچھ سنتیں ہیں یہ ظہر کی سنتیں ہیں یا جمعہ کی؟

(الجواب) (۱) پہلا گاؤں بڑا ہے اس میں جمعہ فرض ہے اور دوسرا گاؤں بھی اگر ایسا ہی بڑا ہے تو وہاں بھی فرض ہے۔ (۱)

(۲) یہ جمعہ کی سنتیں ہیں۔ (۲) فقط۔

خطبہ جمعہ و سیدین میں تسمیہ

(سوال ۲۵۱۳) خطبہ جمعہ میں یا عیدین کے افتتاح میں بسم اللہ جہر پڑھی جاوے یا سراً؟

(الجواب) در مختار میں ہے وید بالتعوذ سر آشامی میں ہے۔ (۲) ای قبل الخطبة الاولى بالتعوذ سر اثم بحمد

اللہ والثناء علیہ الخ جہر بسم اللہ کا ثابت نہیں ہے۔ لہذا جہراً بسم اللہ نہ پڑھی جاوے۔

یوم جمعہ میں منفرض ہے یا ظہر

(سوال ۱/۲۵۱۴) جمعہ کی روز فرض وقت جمعہ ہے یا ظہر؟ اور جمعہ قصر ظہر ہے یا کیا؟

جمعہ کے لئے شرائط ہیں

(سوال ۲/۲۵۱۵) جمعہ حنفیہ کے نزدیک مطلقاً ہر جگہ فرض ہے یا مقید بالشرائط؟

چھوٹے گاؤں میں جمعہ پڑھنے سے ظہر ساقط ہوگی یا نہیں

(سوال ۳/۲۵۱۶) ایسی بستی میں جہاں کوئی تعریف مصر کی صادق نہ آتی ہو امام صاحب کے نزدیک جمعہ

پڑھنا مسقط ظہر ہے یا نہیں؟

جمعہ کے لئے شرط سلطان

(سوال ۴/۲۵۱۷) جمعہ کے لئے شرط سلطان جو اصحاب متون لکھتے ہیں امام ابو حنفیہ کا مذہب ہے یا نہ؟

سلطان نہ ہو تو جمعہ کا حکم

(سوال ۵/۲۵۱۸) امام صاحب سے کوئی تصریح ہے کہ جہاں شرط سلطان نہ ہو وہاں بھی جمعہ پڑھو اور ظہر

چھوڑ دو؟

متاخرین کے قول پر عمل

(سوال ۶/۲۵۱۹) متاخرین کے قول پر عمل کرنے والا امام ابو حنفیہ کا مقلد رہے گا یا نہیں؟

نمبردار قاضی کے قائم مقام ہے یا نہیں

(سوال ۷/۲۵۲۰) نمبردار ان چوکیداران و امامان مساجد کا ہونا شرط مصر یا سلطان کے پائے جانے میں کافی ہے یا

(۱) وتقع فی القصبات والقری الکبیرۃ الی فیہا اسواق (رد المحتار ج ۱ ص ۷۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر.  
(۲) والسنة قبل الجمعة اربع وبعدها اربع وعند ابی یوسف السنة بعد الجمعة ست رکعات والا فضل ان یصلی اربعاً ثم رکعتین للخروج عن الخلاف (غنیة المستملی ص ۳۷۲) ظفیر. (۳) دیکھئے رد المحتار ج ۱ ص ۱۲۷۵۹ ظفیر.

نہیں؟ یعنی امیر قاضی جو حدود مصر میں ملحوظ ہیں ان کی بجائے نمبر دار یا پیش امام ہو سکتے ہیں یا نہیں۔  
احتیاط الظہر

(سوال ۸/۲۵۲۱) اگر کوئی حنفی یوحہ تعدد جمعہ یا اشتباہ فی المصر کے بعد جمعہ ظہر پڑھ لے تو کیا وہ مذہب سے خارج ہو جاتا ہے؟  
ظہر بعد جمعہ

(سوال ۹/۲۵۲۲) کسی فقہ کی معتبر کتاب میں بوقت اشتباہ فی المصر بھی ظہر بعد جمعہ پڑھنا منع لکھا ہے؟  
(الجواب) (۱) صحیح یہ ہے کہ فرض وقت ظہر ہے اور جمعہ بدل ہے لان فرض الوقت عندنا الظہر لا الجمعة الخ شامی جلد اول فی بحث النیة۔ جمعہ قصر ظہر نہیں ہے بلکہ اس اعتبار سے فرض مستقل ہے کہ اس سے ظہر ساقط ہو جاتی ہے۔

(۲) معتبر بالشرائط ہے۔ (۱) (۳) نہیں۔ (۲)

(۳) کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان ہو تو اس کا اذن ضرور ہے اور اگر نہ ہو تو جس کو امام مقرر کر لیا جاوے وہ امام جمعہ ہو سکتا ہے اور جمعہ صحیح ہے۔ (۲)

(۵) بعد اس کے کہ فقہاء کسی امر کو مفتی بہ مذہب میں قرار دیں تو ہمیں اس کے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ امام صاحب سے یہ قول صراحۃً منقول ہے یا نہیں۔ اما نحن فعلینا اتباع مارجحوه وصحوه الخ (در مختار) قال فی الشامی قوله واما نحن یعنی اهل الطبقة السابعة وهذا مع السؤال والجواب ماخوذ من تصحيح الشيخ قاسم قوله كما لو افتوا فی حياتهم ای كما تتبعهم لو كانوا احياء وافتونا بذلك فانه لا يسعنا مخالفتهم الخ۔ (۴) اور معراج الدرایہ میں مبسوط سے منقول ہے فلو الولاية كفارا يجوز للمسلمين اقامة الجمعة ويصيرا لقاضی قاضيا بتراضی المسلمين ويجب عليهم ان يلتمسوا وليا مسلماً۔ انتهى (۵) وفي الدر المختار ونصب العامة الخطيب غير معتبر مع وجود من ذكر اما مع عدھم فيجوز للضرورة در مختار۔ (۶)

(۶) ضرور رہے گا۔

(۷) محض یہ امور کافی نہیں بلکہ یہ ضروری ہے کہ وہ بستی یا شہر یا قصبہ یا قریہ کبیرہ مثل قصبہ کے ہو کہ اس میں بازار و دوکانیں ہوں اور ضروریات سب ملتی ہوں مگر صرح بہ فی الشامی وغیرہ۔

(۱) ويشترط لصحتها سبعة اشياء الا ول المصر الخ (در مختار باب الجمعة ط. س. ج. ۲ ص ۱۳۷) ظفیر۔

(۲) ولو صلوا فی القرى لزمهم اداء الظہر (ردالمحتار ج ۱ ص ۷۴۸ ط. س. ج. ۲ ص ۱۳۸) ظفیر۔

(۳) واذن السلطان او مأموره باقامتها (در مختار) واما فی بلاد علیها ولاية كفار فيجوز للمسلمين اقامة الجمعة والا عباد ويصير القاضی قاضيا بتراضی المسلمين ويجب عليهم طلب وال مسلم ۱ (ردالمحتار باب القضاء ج ۳ ص ۳۵۰ ط. س. ج. ۲ ص ۱۷۵) (۴) ردالمحتار مقدمه مطلب فی طبقات الفقهاء ج ۱ ص ۷۲ ط. س. ج. ۱ ص ۷۷. ۱۲ ظفیر۔

(۵) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۴ ط. س. ج. ۲ ص ۱۴۴. ۱۲ ظفیر۔

(۶) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۴ ط. س. ج. ۲ ص ۱۴۳. ۱۲ ظفیر۔



(۸) مذہب سے خارج نہیں ہوتا۔

(۹) جب کوئی جگہ مفتی بہ قول کے موافق محل جمعہ قرار پاگئی تو پھر وہاں ظہر بعد جمعہ پڑھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ تعدد جمعہ کے خلاف کی وجہ سے کوئی شخص ظہر احتیاطی پڑھے، اور جب یہ منع تو وہ بھی منع ہوگا۔ فقط۔

خطبات جمعہ ہر ماہ کا علیحدہ ہونا ضروری نہیں

(سوال ۲۵۲۳) خطبہ جمعہ ہر ماہ علیحدہ ہونا ضروریست یا نہ؟

(الجواب) خطبہ ہر ماہ علیحدہ ہونا ضروریست۔ (۱) فقط۔

جمعہ کی اذان ثانی

(سوال ۲۵۲۴) جمعہ کی اذان ثانی مسجد کے اندر کہنے کا کیا حکم؟ کیا مکروہ ہے؟ بریلی کے فتویٰ میں اس کی ممانعت کی گئی ہے اور حدیث اہل داؤد سے استدلال کیا گیا ہے۔

(الجواب) بریلی کے اس فتویٰ کے متعدد جوابات شائع ہو چکے ہیں مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور سے مفصل جواب طبع ہو کر شائع ہوا ہے وہاں سے طلب کر کے اس کو دیکھ لیں۔ تحقیق یہ ہے کہ اذان ثانی جمعہ مسجد میں ہونا مکروہ نہیں ہے اور عبارت کتب فقہ لایوذن فی المسجد اذان ثانی یوم جمعہ کے بارہ میں نہیں ہے۔ نیز غرض اس عبارت سے یہ ہے کہ اذان نماز ہجگانہ میں غرض اعلام ہے اس لئے بلند جگہ منارہ وغیرہ اس کے لئے مسنون ہے اور مراد اس عبارت سے یہ ہے کہ اذان ہجگانہ مسجد میں اس طرح کہنا کہ اس میں اعلام نہ ہو، مثلاً اندر کے درجہ مسجد میں اذان کہنا خلاف سنت ہے۔ بہر حال اذان جمعہ اس میں داخل نہیں ہے۔ لتصریح الفقہاء بخلافہ۔ (۲) اور حدیث ابو داؤد خارج عن المسجد ہونے میں نص نہیں ہے کیونکہ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ علی قرب باب المسجد مراد لیا جاوے اور اس کے ثبوت میں بھی کلام کیا گیا ہے۔ فقط۔

حدیث لا صلوٰۃ ولا کلام

(سوال ۲۵۲۵) حدیث اذا خرج الامام فلا صلوٰۃ ولا کلام سے اس کلام سے مراد مطلق کلام ہے یا کلام دنیاوی؟ فقہاء کی عبارات سے کلام دنیاوی مراد معلوم ہوتی ہے کہ خطبہ شروع کرنے سے پہلے کلام دنیاوی منع ہے۔ تسبیح اذکار وغیرہا منع نہیں۔ اب اس بناء پر خطبہ کی اذان کا جواب دینا دعا وسیلہ پڑھنا جائز ہوگا چنانچہ بعض عبارات سے صاف ظاہر ہے واما الکلام فانما یکرہ منه قبل شروع الخطبة الدنیوی لا الذی کا الا ذکار والتسبیح وبعد الشروع فیہا یکرہ مطلقا هذا هو الاصح کما فی النہایۃ وغیرہ فلا تکرہ اجابۃ الا ذان الذی یوذن بین یدی الخطیب وقد ثبت ذلك من فعل معاویۃؓ فی صحیح البخاری ولا دعاء الوسیلۃ الماثورۃ بعد ذلك الا ذان هذا عند ابی حنفیہ وعندهما لا باس بالکلام ای الدنیوی اذا خرج

(۱) کماروت ام هشام اخذت ق والقرآن المجید من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بها کل جمعة رواہ مسلم قال شراح الحدیث کان سورۃ ق فی مدۃ کانت ام هشام حاضرة ولم یکن دائما (رسائل الا رکان ص ۱۱۶) ظفیر۔

(۲) ویوذن ثانیاً بین یدیہ ای الخطیب (الی قولہ) اذا جلس علی المنبر (الدر المختار علی هامش ردالمحتار ج ۱ ص ۷۷۰ ط.س.ج ۲ ص ۱۶۱) قولہ یوذن ثانیاً بین یدیہ ای علی سبیل السنیۃ کما یظہر من کلامہم (ردالمحتار ج ۱ ص ۷۷۰ ط.س.ج ۲ ص ۱۶۱) ظفیر۔



الا امام قبل ان یشرع فی الخطبة فاذا نزل قبل یکبر لان الکراهة للاخلال بالا ستماع ولا استماع ههنا بخلاف الصلاة فانها قد تمتد کذا فی الهدایة . اس میں قول مفتی بہ اور صحیح کیا ہے . جائز ہے یا مکروہ ؟

(الجواب) حدیث اذا خرج الامام فلا صلاة ولا کلام ، میں ہمارے حضرات کا مسلک کلام کو رکھنا ہے جیسا کہ طلاق حدیث سے ظاہر ہے اور صلاة کے ساتھ اس کا منضم فرمانا اور بھی اس کا مؤید ہے اور خلاف صاحبین کا قبل شروع فی الخطبة میں مشہور ہے اور امام صاحب کے نزدیک بھی بعض فقہاء نے کلام دینی کو بعد خروج امام قبل خطبہ جائز نقل کیا ہے لیکن مذہب مشہور امام صاحب کا یہی ہے کہ بعد خروج امام کلام مطلقاً ممنوع ہے خواہ دینی ہو یا دنیاوی اور نصوص فقہاء بہت سے اس پر دال ہیں کہ امام صاحب کلام کو عام لیتے ہیں پس اگر بعض فقہاء نے قبل خطبہ کلام دین کو جائز رکھا ہے اور اس کو اصح فرمایا ہے جیسا کہ عنایہ وبنایہ سے منقول ہے تو انہوں نے مذہب صاحبین رحمہما اللہ کو اختیار فرمایا ہے۔ باقی مذہب امام اعظم کا یہی ہے کہ کلام مطلقاً مکروہ ہے اور اجابت اذان تین یدیں الخطیب مکروہ ہے۔ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم نے جو تخطیہ صاحب در مختار کا کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے اور آپ نے جو عبارت مولانا موصوف کی نقل فرمائی ہے اور اس کے آخر میں کذا فی الہدایہ ہے۔ ہدایہ کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ حوالہ مجنسہا صحیح نہیں ہے کمالا تثنیٰ علی من طالع الہدایہ۔ اب احقر بعض وہ عبارات لکھتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے امام صاحب کا خلاف مطلق کلام میں ہے دنیاوی ہو یا دینی اور امام صاحب مطلق کلام کو بعد خروج امام منع فرماتے ہیں اور نیز یہ کہ اجابت اذان ثانی جمعہ مکروہ ہے۔ در مختار باب الجمعہ میں ہے وقال لا باس بالكلام قبل الخطبة وبعدها واذاجلس عند الثانی والخلاف فی الکلام يتعلق بالآخرة اما غیرہ فیکرہ اجماعاً . وعلی هذا فالترقیة المتعارفة فری زماننا تکرہ عنده لا عندهما واماما یفعله المؤذنون حال الخطبة من الترضی ونحوہ فمکروہ اتفاقاً وتماہ فی البحر والعجب ان المرقی ینہی عن المعروف بمقتضی حدیثہ ثم یقول انصتوا رحمکم اللہ قلت الا ان یحمل علی قولہما فتنہ (۱) (در مختار) قوله الا ان یحمل علی قولہما لا نہ یقول ذلك قبل الخطبة وهما یحملان قوله صلى الله عليه وسلم والا امام یخطب . علی الشروع فیہا حقیقة فحینئذ لا یكون المرقی مخالفاً لحدیثہ بقوله انصتوا . اما علی قول الا امام من حمل قوله یخطب علی الخروج للخطبة بقریئة ماروی اذا خرج الامام فلا صلوٰۃ ولا کلام فیکون مخالفاً لحدیثہ الذی یرویه ویکرہ الخ . ردالمحتار . (۲) شامی . وفی الشامی ایضاً قبیلہ والظاهر ان مثل ذلك یقال ایضاً فی تلقین المرقی الا اذان للمؤذن والظاهر ان یكون الکراهة علی المؤذن دون المرقی لان سنة الا اذان الذی بین یدی الخطیب تحصیل باذان المرقی فیکون المؤذن مجبیا لاذان المرقی واجابة الا اذان حینئذ مکروہة الخ . (۲)

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار ج ۱ ص ۷۶۹ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۹..... ۱۶۰..... ۱۶۱.

(۲) ردالمحتار ج ۱ ص ۷۶۹ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۹..... ۱۶۰..... ۱۶۱ ظفیر.



شامی کے اس قول ”واجبۃ الاذان حیث مذکور ہے“ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کراہت حنفیہ کے نزدیک ایسی مسلم ہے اور معروف ہے کہ اس میں کسی کو کچھ تأمل اور خلاف نہیں ہے پس اس سے صحت اس قول صاحب در مختار کی جواب الاذان میں ہے واضح ہوتا ہے ونبغی ان لایعجب بلسانہ اتفاقاً بین یدی الخطیب۔ البتہ اتفاقاً کے لفظ سے یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ یہ کراہت امام صاحب کے قاعدہ کے موافق ہے نہ صاحبین کے قول کے۔ مگر جواب اس کا یہ ہے کہ غرض صاحب در مختار کی یہ ہے کہ مشائخ نے بالاتفاق اس بارہ میں قول امام صاحب کو اختیار فرمایا ہے اور بالاتفاق فتویٰ کراہت اجابت اذان ثانی جمعہ کا دیا ہے۔ ثانیاً یہ کہ اگرچہ قاعدہ صاحبین کا اس کے جواز کو مقتضی ہو مگر ان سے تصریح اس کے جواز کی منقول نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ اگر کراہت منقول ہو اور اسی قول صاحب در مختار کو اس بارہ میں حجت سمجھا جاوے کہ ہم اعلم بمذہب الاصحاب، اس صورت میں اتفاقاً کے معنی امام صاحب اور صاحبین کے اتفاق کے ہوں گے۔ اور جب کہ ایسا بڑا شخص اس اتفاق کو نقل فرماتا ہے تو ہم کو محض اس بنا پر کہ صاحبین کا مذہب اس کو مقتضی نہیں انکار شایاں نہیں ہے۔ احقر کہتا ہے کہ مقتضی قول صاحبین بھی اس اجابت کی کراہت کو ہے کیونکہ آخر کلمہ اذان کی اجابت بعد ختم اذان کے ہے جو وقت شروع فی الخطبہ کا ہے۔ نیز اجابت کے ساتھ دعا وسیلہ بھی ہوتی ہے جو بعد اذان اور اجابت اذان کے ہے اور وہ وقت شروع فی الخطبہ کا ہے اور وہ باتفاق وقت کراہت کلام دینی و دنیاوی کا ہے اور اس میں بحث کرنا کہ امام بھی اجابت کرے گا اور دعا وسیلہ پڑھے گا تو شروع فی الخطبہ نہ ہو جو صاحبین کے نزدیک اجابت کو مکروہ کہا جاوے محل تأمل ہے کیونکہ اذان کے ختم ہونے کے بعد خطبہ کا شروع ہونا متواتر ہے اور دعویٰ امام کی اجابت کا کرنا خود فرع ثبوت کی ہے حالانکہ تصریح فقہاء کی اس کے خلاف ہے۔ الحاصل تخطیہ در مختار کے قول کا عجب در عجب ہے۔ اور علامہ شامی کی تصریح سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کراہت اجابت اذان بین یدی الخطیب ایک مسلم امر ہے جیسا کہ سیاق عبارت سے واضح ہے۔ آخر میں یہ عرض ہے کہ بصورت اختلاف احوط بھی یہی ہے کہ اجابت کو ترک کیا جاوے۔ فقط۔

تیرہ سو آبادی میں جمعہ

(سوال ۲۵۲۶) ایک موضع کی آبادی بارہ سو تیرہ سو کی ہے اور اکثر دوکانیں بھی ہیں اور ضروریات بھی دستیاب ہوتی ہیں اور ہمیشہ سے یہاں جمعہ و عیدین ہوتے ہیں، اس قریہ میں جمعہ و عیدین کا کیا حکم ہے۔  
(الجواب) قریہ مذکورہ بڑا قریہ ہے اس میں جمعہ واجب و ادا ہو جاتا ہے۔ شامی میں ہے۔ وتقع فرضاً فی القصبات والقری الکبیرۃ الی فیہا اسواق قال ابو القاسم هذا بلا خلاف اذا اذن الوالی والقاضی ببناء المسجد الجامع واداء الجمعة الخ۔ (۱) فقط۔

(سوال ۲۵۲۷) خطبہ میں نظم یا نثر زبان غیر عربی میں پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ بادل اکل تحریر فرمادیں۔  
(الجواب) چونکہ مقصود خطبہ سے ذکر اللہ ہے نہ کہ وعظ بلکہ یہ ضمنی شے ہے اسی وجہ سے امام ابو حنیفہ کا مذہب ہے کہ اگر فقط خطبہ میں ذکر اللہ ہو اور پند و غیرہ کا ذکر نہ ہو تو بھی جائز ہے۔ ولنا ان الخطبة ذکر و المحدث



والجنب لا یمنعان الخ. مبسوط۔ (۱)

قال صاحب الهدایة فان اقتصر علی ذکر اللہ تعالیٰ جاز عند ابی حنفیة (۲) وفی بعض کتب الفقه یصح الاقتصار فی الخطبة علی ذکر خالص اللہ تعالیٰ عند ابی حنفیة ان عبارات سے مضمون بالا کا ثبوت ہوتا ہے پس جب خطبہ اصل میں محض ذکر کا نام ہے تو اس کی ضرورت نہیں رہی کہ خطیب بعض سامعین کی وجہ سے قرآن اور رسول اور جنت کی زبان کو چھوڑ کر اردو انگریزی جاپانی فارسی پشتو زبان میں خطبہ پڑھے سلف صالحین صحابہ و تابعین و ائمہ کا تعامل باوجودیکہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ملک فارس میں تشریف فرما ہوئے مگر فارسی میں خطبہ نہ پڑھا بلکہ عربی میں پڑھا۔ مکاتلہ شاہ ولی الدہلوی دلالت کرتا ہے کہ خطبہ عربی میں ہونا چاہئے اور غیر عربی مثلاً اردو وغیرہ میں جائز مگر خلاف سنت رسول اللہ ﷺ و تعامل صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین ہے۔ مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی نے عمدۃ الرعاۃ حاشیہ شرح وقایہ میں باب الجمعہ میں تحریر فرمایا ہے کہ خطبہ اردو نظم و نشر میں جائز ہے مگر مکروہ تحریمی ہے۔ (۳) فقط۔

### عید و جمعہ کا اجتماع

(سوال ۲۵۲۸) عید اور جمعہ اگر ایک دن میں جمع ہو جاویں تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ جمعہ نہ پڑھا جاوے اور صحیح مسلم کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ یہ بات کہاں تک صحیح ہے۔ اور نماز جمعہ پڑھنی چاہئے یا نہ؟

(الجواب) اس حدیث کی تفتیش مسلم شریف میں کئی گئی مگر پتہ نہیں چلا بے شک ابو داؤد شریف میں عبد اللہ بن الزبیر کا فعل نقل کیا گیا ہے۔ مگر ذرا غور کرنا چاہئے کہ ایک صحابی کے فعل سے نبی کریم ﷺ کے قول اور فعل کو چھوڑ دینا خلاف انصاف ہے حضرت کے زمانہ میں بھی یہ اتفاق پیش آیا مگر آپ نے جمعہ ادا کیا اور آپ نے گاؤں کے لوگوں کو کہہ دیا کہ تم جانا چاہو تو چلے جاؤ ہم جمعہ ادا کریں گے، ابو داؤد وغیرہ میں موجود ہے اور عبد اللہ بن زبیر کے فعل کی علماء نے تاویل کی ہے لہذا جمعہ ضرور ادا کرنا چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جمعہ کی نماز قرآن شریف سے ثابت ہے اس کو ایک فعل صحابی سے ترک کر دینا یا تخصیص کرنا عقل سلیم کا کام نہیں ہے۔ فقط۔

### گاؤں میں جمعہ

(سوال ۲۵۲۹) گاؤں میں جمعہ جائز ہے یا نہ؟ اور حدیث جو حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ”لا جمعۃ ولا تشریق“ الخ اس پر عمل کرنا ضروری ہے یا نہ؟

(الجواب) چھوٹے گاؤں میں جمعہ پڑھنا درست نہیں ہے اور حضرت علیؓ کی حدیث پر عمل کرنا عند الحنفیہ لازم

(۱) مبسوط ج ۲ ص ۲۶۔

(۲) ہدایہ ج ۱ ص ۱۲۱۵۱۔

(۳) دیکھئے مصفی مسوی ج ۱ ص ۱۵۳۔

(۴) فلو خطب بالغارسیۃ او غیرھا جاز کذا قالوا والمراد بالجوآز هو الجواز فی حق الصلوة بمعنی انه یکفی لا داء الشرطیۃ وتصح بها الصلوة لا الجواز بعنی الا باحة المطلقة فانه لا شک فی ان الخطبة بغیر العربیۃ خلاف السنة المتوارثۃ من النبی والصحابة فیکون مکروھا تحریماً وکذا قراءة الا شعار الفارسیۃ والهندیۃ فیها (حاشیہ شرح وقایہ ج ۱ ص ۲۴۲) ظفیر۔



ہے۔ مصر شرط وجوب واداء جمعہ ہے۔ (۱) فقط۔

### بعد اذان ثانی مناجات

(سوال ۲۵۳۰) جمعہ کے روز بعد اذان ثانی مناجات کرنا کیسا ہے؟

(الجواب) مکروہ ہے اور ممنوع ہے۔ در مختار میں ہے وینبغي ان لا يجب بلسانه اتفاقا في الاذان بين يدي الخطيب باب الاذان (۲) وفي الشامي واجابة الاذان حينئذ مكروهة۔ (۲) اور حدیث شریف میں ہے اذا خرج الامام فلا صلاة ولا كلام الخ (۴) پس معلوم ہوا کہ بعد ثانی جمعہ دعا و مناجات زبان سے نہ کرے فقط۔

خطبہ کی حالت میں دوسرا کام

(سوال ۲۵۳۱) آنحضرت ﷺ نے خطبہ کی حالت میں امام حسنؑ کو گرتے دیکھ کر خطبہ قطع کر کے ان کو اٹھایا، اب ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ خصوصیت ہے آنحضرت ﷺ کی۔ یا یہ کہ ایسی حالت ہو کہ اندیشہ ہے بچہ کے چوٹ لگنے کا تو ایسی حالت میں اب بھی خطیب کو ایسا کرنا درست ہے جیسا کہ در مختار میں بعض مواقع میں نماز قطع کر دینے کا حکم ہے ويجب القطع لنحو انجاء غريق او حريق۔ (۵) فقط۔

بادشاہ اسلام نہ ہونے کی صورت میں جمعہ

(سوال ۲۵۳۲) جس جگہ بادشاہ اسلام نہ ہو وہاں جمعہ نہیں ہوتا یہ صحیح ہے یا نہ؟

(الجواب) یہ غلط خیال ہے کہ جہاں بادشاہ اسلام نہیں وہاں جمعہ نہیں ہوتا بلکہ جمعہ ہو جاتا ہے۔ شامی میں اس کی تصریح موجود ہے۔ (۶) فقط۔

### گاؤں میں جمعہ

(سوال ۲۵۳۳) ایک گاؤں میں باوجود عدم جواز جمعہ اکثر لوگ اس وجہ سے جمعہ پڑھتے ہیں کہ ہمیشہ سے جمعہ ہوتا ہے اس صورت جمعہ کے حامی شرعاً ماخوذ ہیں یا نہیں؟

(۲) ایک شخص بوجہ عدم جواز جمعہ فی القری نماز جمعہ پڑھنے کے لئے چار میل مسافت طے کر کے ایک قصبہ میں جمعہ پڑھتے ہیں اس صورت میں کیا حکم ہے؟

(۱) ويشترط لصحتها سبعة اشياء الاول المصر (در مختار باب الجمعة ط. س. ج ۲ ص ۱۳۷) ظفیر.

(۲) الدر المختار باب الاذان ج ۱ ص ۶۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۲۰۳۹۹ ظفیر.

(۳) ردالمختار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۹ مطلب فی حکم المرقی بین یدی الخطیب ۱۲ ظفیر.

(۴) دیکھئے ردالمختار ج ۱ ص ۷۶۷ باب الجمعة ط. س. ج ۲ ص ۱۲۰۱۵۸ ظفیر.

(۵) وبإباح قطعها لنحو قتل حية (الی قولہ) ويجب لا غائة ملهوف و غريق و حريق الخ (الدر المختار باب ما یفسد الصلوٰۃ ج ۱ ص ۹۳) ظفیر. (۶) والسلطان الی قولہ) والا طلاق مشعر بان الا سلام ليس بشرط وهذا اذا امکن استیلاءه والا فالسلطان ليس بشرط فلو اجتمعوا علی رجل وصلوا جاز (جامع الرموز باب الجمعة ج ۱ ص ۱۱۶) مع انها تصح (الجمعة فی البلاد التي استولى عليها الكفار كما سنذكره) (ردالمختار باب الجمعة ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸) فلو الولاية كفار يجوز للمسلمين إقامة الجمعة ويصير القاضي قاضيا بتراضي المسلمين ويجب عليهم ان يلتمسوا واليا مسلما (ایضاً ج ۱ ص ۷۵۴ ط. س. ج ۲ ص ۱۴۴) ظفیر.

(الجواب) (۱) جس گاؤں میں بوجہ اس کے چھوٹا ہونے کے عند الحنفیہ درست نہیں ہے اس میں کسی خیال سے بھی جمعہ نہ پڑھنا چاہئے۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ ایسی جگہ جمعہ پڑھنے سے گنہگار ہوتے ہیں اور ظہر کی جماعت کے ترک کا گناہ بھی ان پر ہے۔ (۱)

(۲) یہ اچھا ہے کہ جمعہ دوسرے قصبہ میں جا کر ادا کرے اس میں ثواب ہے اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ دیہات کے لوگ مدینہ شریف میں جمعہ پڑھنے آتے تھے۔ فقط۔  
مولانا نونو توی کی نماز جمعہ دیہات میں

(سوال ۲۵۳۴) اکثر لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مولانا مولوی محمد قاسم اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے نماز جمعہ دیہات میں ادا کی ہے اگر یہ بات خلاف ہوتی تو وہ کیوں کرتے؟

(الجواب) اصل یہ ہے کہ فقہ کی معتبر کتابوں میں ہدایہ و شرح وقایہ و در مختار و شامی سے یہ ثابت ہے کہ اداۓ جمعہ اور وجوب جمعہ کے لئے مصر شرط ہے اور شامی میں نقل فرمایا ہے کہ قصبہ قریہ کبیرہ میں جمعہ ادا ہوتا ہے کہ کیونکہ وہ بھی حکم میں شہر اور مصر کے (۲) ہے اور در مختار اور شامی میں یہ بھی نقل کیا ہے کہ چھوٹے قریہ میں جمعہ درست نہیں ہے اور اس میں کراہت تحریمہ (۳) ہے پس حضرت حاجی شاہ امداد اللہ قدس سرہ یا حضرت مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ، نے اگر دیہات میں جمعہ پڑھا ہوگا تو وہ بڑا گاؤں ہوگا اور حضرت مولانا گنگوہی خلیفہ حضرت حاجی صاحب قدس سرہ، نے اپنے پیر اور پیر بھائی کے حالات سے زیادہ واقف تھے ان کا فتویٰ آپ نے دیکھا اور سنا ہوگا کہ کیسے تشدد سے چھوٹے دیہات میں جمعہ کو منع فرماتے تھے اور اس بارہ میں کتاب بھی لکھی ہے۔ اگر بالفرض اختلاف علماء بھی اس میں تسلیم کیا جاوے تو پھر بھی احتیاط ترک جمعہ فی القریٰ میں ہے کیونکہ مکروہ امر سے بچنا سنت اور مستحب کے کرنے سے مقدم ہوتا ہے۔ فقط۔

جمعہ کے لئے جامع مسجد ہونا شرط نہیں

(سوال ۲۵۳۵) ایک شخص نے اپنی تصنیف میں لکھا ہے کہ نمبر (۴)

ادائے جمعہ کے لئے جامع مسجد کا ہونا شرط نہیں ہے۔

(الجواب) ..... کے متعلق یہ تفصیل ہے کہ بے شک جمع کے لئے جامع مسجد کا ہونا شرط نہیں ہے۔ شہر کی دوسری مسجد میں یا شہر کے میدان میں بھی جمعہ ہو سکتا ہے مگر جمعہ کے لئے یہ شرط ہے کہ شہر یا قصبہ ہونا چاہئے اور بڑا گاؤں جو مثل قصبہ کے ہو وہ بھی اس حکم میں ہے۔ چھوٹے قریہ میں جمعہ عند الحنفیہ درست نہیں ہے۔ (۴)

(۱) وفيما ذكرنا إشارة الى انه لا تجوز (اي الجمعة) في الصغيرة التي ليس فيها قاض ومنبر خطيب كما في المصنوعات والظاهر انه اريد به الكراهة لكرهية النفل بالجماعة الا ترى ان في الجواهر لو صلوا في القرى لزمهم اداء الظهر (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر. (۲) تقع فرصا في القصبات والقرى الكبيرة التي فيها اسواق (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۸). (۳) وفيما ذكرنا إشارة الى انه لا تجوز في الصغيرة التي ليس فيها قاض ومنبر وخطيب الخ والظاهر انه اريد به الكراهة لكرهية النفل بالجماعة الا ترى ان في الجواهر لو صلوا في القرى لزمهم اداء الظهر (ايضا ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر. (۴) وتقع فرصا في القصبات والقرى الكبيرة التي فيها اسواق (الى قوله) وفيما ذكرنا إشارة الى انه لا تجوز في الصغيرة التي ليس فيها قاض ومنبر وخطيب الخ (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر.



حدیث عبد اللہ بن مسعودؓ میں ہے۔ لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع الحدیث۔ فقط۔

کمزور پر جمعہ

(سوال ۲۵۳۶) جو آدمی ضعیف ہو اور اس قدر فاصلہ یا بلند جگہ پر جہاں جامع مسجد واقع ہو نہ جاسکتا ہو، وہ نماز جمعہ کہاں ادا کرے۔

(الجواب) جس مسجد میں جمعہ ہوتا ہو جمعہ ادا کر لیوے جامع مسجد میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

اوقات خطبہ میں سنن

(سوال ۲۵۳۷) جمعہ کے خطبہ کے وقت سنتیں پڑھنا کیسا ہے؟

(الجواب) خطبہ کے وقت سنتیں پڑھنا درست نہیں ہے۔ جس وقت سے امام منبر پر جاوے اور خطبہ شروع کرے اس وقت سے نماز وغیرہ سب ممنوع ہو جاتی ہے لقولہ علیہ السلام اذا خرج الامام فلا صلاة ولا کلام۔ (۱) فقط۔

ایک شہر میں کئی جگہ جمعہ درست ہے یا نہیں اور چند دوسرے سوالات

(سوال ۲۵۳۸) چند جگہ بستی میں جمعہ ہونے سے ثواب میں تو کچھ نہیں کمی آتی؟ اکیلے امرد کو جماعت میں شریک کرنے سے نقصان تو نہیں آتا؟ تعلیم خداوندی میں تقید مثل آج کل مدارس کے درست ہے یا نہیں؟ مدرسین پر جرمانوں کا قاعدہ قانون سے مدلل شرح فرمائیے۔ مدرسین کا ماہوار لینا درست ہے یا نہیں؟ متعصب عالم کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) ایک شہر میں چند جگہ جمعہ درست ہے اس سے ثواب جمعہ میں کچھ کمی نہیں آتی۔ در مختار میں ہے وتودی فی مصر واحد بمواضع كثيرة مطلقا علی المذهب وعلیہ الفتویٰ الخ در مختار۔ (۲) امرد کا جماعت میں شریک ہونا درست ہے اور امرد اگر نابالغ ہو اور تنہا ہو تو اس کو بھی شریک جماعت کر لینا جائز ہے۔ کذا فی الشامی۔ (۳) دینی مدارس میں اگر انتظام و پابندی اوقات وغیرہا مثل انگریزی مدارس کے کیا جاوے کچھ حرج نہیں ہے۔ جرمانہ مالی شریعت میں درست نہیں ہے البتہ مدرسین و ملازمین کی تنخواہ حسب قاعدہ وضع ہو سکتی ہے اور مدرسین کو عیدی وغیرہ لینا اطفال سے حسب عرف درست ہے عالم کے پیچھے نماز افضل ہے اور عالم کو دین میں متعصب ہونا ہی چاہئے تعصب کے معنی پختگی فی الدین کے ہیں۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا مکبر کے لئے امام کی اجازت ضروری ہے

(سوال ۲۵۳۹) جمعہ یا عیدین کی نماز میں بلا اجازت امام کے از خود تکبیر پکار کر رکوع سجدہ میں کہنا تاکہ اور نمازیوں کو سہولت ہو، جائز ہے یا نہیں؟ ایک عالم امام کہتے تھے کہ بلا اذن امام کے تکبیر پکارنے سے مکبر کی

(۱) واذا خرج الامام (الی قولہ) فلا صلاة ولا کلام الی تمامہا (الدر المختار . باب الجمعة ج ۱ ص ۱۱۳ ط.س.ج ۲ ص ۱۵۸) ظفیر. (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار ج ۱ ص ۷۵۵ ط.س.ج ۲ ص ۱۴۴. ۱۲. (۳) یصف الخ الرجال الخ ثم الصبيان ظاهرة تعدد هم فلو واحد دخل الصف (در مختار مختصر) وكذا لو كان المقتدى رجلا وصييا يصفهما خلفه لحديث انس الخ (رد المحتار ج ۱ ص ۵۳۴ ط.س.ج ۲ ص ۵۶۸..... ۵۷۱) ظفیر۔

نماز نہیں ہوتی یہ صحیح ہے یا غلط؟

(الجواب) نمازیوں کی سہولت اور اطلاع کی وجہ سے تکبیر پکار کر کہنا درست ہے امام کے اجازت کی ضرورت نہیں ہے، یہ قول کسی عالم کا کہ بدون اجازت امام تکبیر پکار کر کہنا مقتدی کو جائز نہیں ہے اور اس کی نماز اس سے فاسد ہو جاتی ہے الخ غلط ہے۔ فقط۔

جس قصبہ کی مردم شماری پچیس سو ہو، اس میں جمعہ جائز ہے  
(سوال ۲۵۴۰) ایک جگہ جس کی آبادی زمانہ غدر سے پہلے آٹھ نو ہزار تھی اور ایک صوبہ دار بھی رہتا تھا، تحصیل بھی تھی۔ بعد غدر تحصیل بھی موقوف ہو گئی اور صوبہ دار کا رہنا بھی موقوف ہو گیا اور رفتہ رفتہ حوادث زمانہ سے پچیس سو آدمی رہ گئے ہیں اور اشیاء ضروری معمولی اب بھی بہم پہنچتی ہیں اور گیارہ مسجدیں وہاں پر موجود ہیں اور ہفتہ میں ایک روز بازار بھی لگتا ہے اور جامع مسجد تیار ہو رہی ہے، اس صورت میں وہاں پر جمعہ ہو جائے گا یا نہیں؟  
(الجواب) اس بستی میں جس کا ذکر سوال میں ہے جمعہ واجب الادا ہوتا ہے وہاں جمعہ ادا کرنا چاہئے کیونکہ در حقیقت وہ آبادی قصبہ ہے اگرچہ حوادث زمانہ سے آبادی اب کم ہو گئی ہے اور قریہ کبیرہ کی برابر اب بھی ہے وہاں آبادی موجود ہے۔ شامی میں ہے کہ قصبات اور قریہ کبیرہ میں عند الحنفیہ جمعہ ادا ہوتا ہے بناء علیہ اس آبادی میں جمعہ پڑھنا چاہئے۔ (۱) فقط۔

### جمعہ کا وقت

(سوال ۲۵۴۱) در مختار میں منقول ہے کہ نماز جمعہ کے وقت سے کسی کو آگاہی نہیں، علماء کا اتفاق اس بات پر ہو چکا ہے کہ بوقت ظہر نماز جمعہ ادا کی جائے نماز جمعہ کا کون سا وقت ہے؟  
(الجواب) در مختار کی عبارت یہ ہے وجمعة كظہر اصلاً واستحباً اس کا حاصل یہ ہے کہ جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا ہے۔ (۲) سائل نے جو یہ لکھا ہے کہ در مختار میں لکھا ہے کہ نماز جمعہ کے وقت سے کسی کو آگاہی نہیں ہے الخ یہ بالکل غلط ہے۔ در مختار میں کہیں ایسا نہیں ہے۔

### جمعہ کہاں جائز ہے

(سوال ۲۵۴۲) دس پانچ آدمی مل کر دس بارہ کوس کے فاصلہ پر کسی کام کو گئے اور اس عرصہ میں جمعہ کا دن آگیا وہاں پر ان کو جمعہ پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ بیوا تو جروا۔  
(الجواب) نماز جمعہ کے وجوب و ادا کے لئے مصر یا فناء مصر شرط ہے یعنی شہر یا قصبہ یا بڑے قریہ میں جمعہ ہو سکتا ہے چھوٹے گاؤں اور جنگل میں جہاں کچھ آبادی نہ ہو جمعہ نہیں ہوتا البتہ وہ جنگل قریب شہر یا قصبہ سے ہو کہ وہ فناء مصر میں داخل ہو اس میں جمعہ ہو سکتا ہے۔ (۳) فقط۔

(۱) وتقع (الجمعة) فرضاً فی القصبات والقرى الكبيرة التي فيها اسواق (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر. (۲) والثالث وقت الظہر فبطل الجمعة بخروجه مطلقاً (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۷) ظفیر. (۳) وبشرط بستانها المصر الخ او فناءه (در مختار ط. س. ج ۲ ص ۱۳۷) وتقع (الجمعة) فرضاً فی القصبات والقرى الكبيرة التي فيها اسواق الخ وفيما ذكرنا إشارة الى انه لا تجوز في الصغيرة التي ليس فيها قاض ومنبر وخطيب (ردالمحتار ص ۷۴۸ باب الجمعة ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر



جمعہ کے بعد کتنی سنتیں ہیں اور کس ترتیب سے

(سوال ۲۵۴۳) نماز جمعہ میں فرضوں کے بعد چار سنتیں پڑھے یا چھ ۶ اگر چھ پڑھے تو پہلے دو پڑھے یا چار؟  
(الجواب) چھ بہتر ہیں۔ چار پہلے اور دو پیچھے! (۱) فقط

گاؤں میں جمعہ پڑھنے سے ظہر ذمہ سے ساقط نہیں ہوتی

(سوال ۲۵۴۴) اگر کوئی شخص گاؤں میں نماز جمعہ ادا کرے تو اس کے ذمہ سے ظہر ساقط ہو جائے گی یا نہیں اور ایسا کرنے والا کنگار ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) چھوٹے گاؤں میں نماز جمعہ ادا کرنے سے ظہر ساقط نہیں ہوتی اور ایسا کرنا درمختار میں مکروہ تحریمی لکھا ہے (۲) فقط۔

آبادی کے بڑے ہونے میں جملہ اقوام کا اعتبار

(سوال ۲۵۴۵) قریہ سرسولی شہر سے سترہ میل کے فاصلہ پر ہے اور مسلمانان کی مردم شماری مع مرد و زن ۳۰۰ کی ہے اس قریہ میں مسجد بھی ہے نماز جمعہ و عیدین ہمیشہ سے ہوتی ہے مدرسہ سرکاری و ڈاک خانہ بھی ہے۔ ہفتہ میں دو بازار ہوتے ہیں دس بیس دوکانیں بھی ہیں اور بارہ قریہ اس قریہ کے متعلق ہیں جن کی مردم شماری ۳۰۰۰ ہے اور خاص قریہ کی مردم شماری ہر قوم ۵۰۰ کی ہے جمعہ وہاں درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) قریہ کے بڑے چھوٹے میں جملہ اقوام کی مردم شماری کا اعتبار ہوتا ہے جس قریہ کی مردم شماری باعتبار جملہ اقوام کے کثیر ہے وہ قریہ کبیرہ ہے جمعہ واجب الادا ہوتا ہے جیسا کہ شامی میں اس کی تصریح ہے پس اگر وہ قریہ بڑا شمار ہوتا ہے تو حسب تصریح فقہاء اس میں جمعہ و عیدین کی نماز درست ہے۔ (۳) فقط

دو ہزار سے زیادہ آبادی میں جمعہ درست ہے

(سوال ۲۵۴۶) قصبہ سلیم پور بستی متصل قصبہ سہنپور قریب ایک میل جس میں جمعہ واجب ہے اور اس کے متصل گڑھی ہے کہ ہر دو بستیاں کے درمیان ایک باغ ہے اور پانچ وقت اذان کی آواز آتی ہے اور دونوں جگہ کی مردم شماری چار ہزار پانچ سو کی ہے۔ سلیم پور کی مردم شماری دو ہزار تین سو ہے اور گڑھی کی دو ہزار دو سو ہے۔ سلیم پور میں غدر سے پہلے تحصیل تھی اور مردم شماری بھی قریب سات ہزار کی تھی لیکن حوادث و انقلاب کی وجہ سے آبادی کم ہو گئی ہے تاہم ہر قسم کی ضروریات دستیاب ہوتی ہیں لہذا جمعہ و عیدین واجب ہیں یا نہیں۔

(الجواب) سلیم پور اب بھی قریہ کبیرہ ہے اور قریہ کبیرہ میں جمعہ واجب الادا ہوتا ہے کما صرح بہ الشامی۔ پس سلیم پور میں جمعہ پڑھنا چاہئے۔ اور اسی طرح گڑھی میں جمعہ ہو سکتا ہے فقط

(۱) وسن منو کذا اربع قبل الظهر واربع قبل الجمعة واربع بتسليمه (الدر المختار علی هامش ردالمحتار . باب النوافل ج ۱ ص ۶۲۰ و ذکر فی الاصل واربع قبل الجمعة واربع بعدھا الخ و ذکر الطحاوی عن ابی یوسف انه قال یصلی بعدھا ستا الخ ینبغی ان یصلی اربعاً ثم رکعتین (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۲۸۵) ظفیر (۲) وفيما ذکرنا اشارة الى انه لا تجوز (الجمعة) فی الصغیرة التي ليس فيها قاض ومبشر وخطيب الخ الا ترى ان فی الجواهر لو صلوا فی القرى (الصغیرة لزمهم الظهر) (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۸) وفي القنیة صلاة العید فی القرى تکره تحریماً لا نه اشتغال بما لا یصح (درمختار) قوله صلاة العید و مثله الجمعة (ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۵ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۷) ظفیر (۳) وتقع فرصاً فی القصبان والقرى الكبيرة التي فيها اسواق الخ (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر



تیرہ سو آبادی جس میں بازار ہو جمعہ جائز ہے

(سوال ۲۵۴۷/۱) ہندہ جس جگہ اب تعینات ہوا ہے وہ پہلے کوئی گاؤں یا شہر نہیں تھا بلکہ یو جہ ریل کے اسٹیشن کے یہاں گودام ہے اور گاڑیاں ریل کی تین طرف کی یہاں آتی جاتی بدلتی ہیں۔ بیس بائیس سال سے اسٹیشن کے سامنے سڑک لاہور تا پشاور کے اوپر دو کانات آباد ہوئی تھی پھر یہاں منڈی اس قسم کی ہو گئی کہ دور دور یہاں سے سوداگری کا مال مثل گھی، چاول، گندم وغیرہ جاتا ہے، اب اس جگہ مکانات تمام پختہ بن گئے اور آبادی بھی ۱۳۰۰ سو کی ہو گئی، تمام قسم کی ضروریات یہاں سے مل سکتی ہیں اور تھانہ و مدرسہ سرکاری بھی موجود ہے، اور آبادی روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ جمعہ میں پچیس تیس آدمی ہو جاتے ہیں۔ جمعہ یہاں پڑھا جاوے یا نہ؟

آبادی سے تھوڑی دور پر گھر میں جماعت ہو سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۲۵۴۸/۲) اور جو لوگ اس مسجد سے زیادہ فاصلہ پر رہتے ہیں مثلاً ۴۰۰ گز یا ۵۰۰ گز کہ اذان کی آواز وہاں نہیں پہنچ سکتی وہ اگر مسجد کی جگہ گھر میں مخصوص کر لیں اور ۶۔۷ آدمی جماعت سے نماز پڑھیں تو کیا وہ مخصوص جگہ گھر میں مسجد کا حکم رکھے گی یا کیا؟

(الجواب) (۱) جمعہ اس بستی میں جس کا ذکر سوال میں ہے واجب ہے اور ادا ہو جاتا ہے، پس وہاں جمعہ پڑھنا چاہئے۔ (۲) وہ مخصوص جگہ گھر کی مسجد کا حکم نہ رکھے گی۔ (۳) لیکن نماز اگر جماعت سے وہاں پڑھی جاوے گی جماعت کا ثواب حاصل ہوگا۔ فقط۔

پہلے شہر تھا اب دو ڈیڑھ ہزار آبادی ہے کیا جمعہ جائز ہے

(سوال ۲۵۴۹) جو جگہ پہلے شہر ہو اور اب آبادی کم ہو کر دو ڈیڑھ ہزار آدمی رہ گئے ہوں اس میں جمعہ جائز ہے یا نہ اگر جائز ہے تو موجودہ حالت کے لحاظ سے یا قدیمہ حالت کے

(الجواب) قریہ کبیرہ جس میں بازار ہوں وہ مثل قصبہ کے ہوتا ہے اور مصریہ کی شان اس میں پائی جاتی ہے۔ پس جو بستی پہلے بڑا شہر ہو اور اب اس میں دو ڈیڑھ ہزار آدمی رہ گئے ہوں اور بازار و دوکانیں وغیرہ اس میں ہوں اس میں جمعہ واجب ہے وہ درحقیقت مصر ہے اس میں جمعہ ہونے میں کچھ تردد معلوم نہیں ہوتا اور قریہ کبیرہ کی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ مثل قصبہ کے معلوم ہوتا ہے۔ (۴)

خطبہ جمعہ فرض ہے یا سنت

(سوال ۲۵۵۰/۱) خطبہ جمعہ فرض ہے یا سنت۔

بوقت خطبہ کسی قسم کا ذکر جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۵۵۱/۲) بوقت خطبہ کس قسم کا ذکر جائز ہے یا خاموش رہنا چاہئے۔

(۱) وتقع فرضاً فی القصبات والقری الکبیرۃ الی فیہا اسواق الخ (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س.ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر. (۲) وتقع الجمعة فرضاً فی القصبات والقری الکبیرۃ الی فیہا اسواق الخ (ردالمحتار ج ۱ ص ۹۷۴ ظفیر. (۳) ولا یکرہ ما ذکر فوق بیت جعل فیہ مسجد بل ولا فیہ لا نہ لیس بمسجد شرعاً (الدر المختار علی هامش ردالمختار مطلب فی احکام المسجد ج ۱ ص ۶۱۵ ط.س.ج ۲ ص ۶۵۷) ظفیر. (۴) وتقع فرضاً فی القصبات والقری الکبیرۃ الی فیہا اسواق الخ (ردالمحتار ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س.ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر.



جمعہ سے پہلے کی سنت خطبہ سے پہلے نہ پڑھ سکا اب کیا کرے

(سوال ۲۵۵۲/۳) نماز جمعہ سے پہلے جو چار سنت ہیں وہ رہ گئیں اور نماز جمعہ کا خطبہ شروع ہو گیا۔ ان چار رکعت کو کس وقت پڑھے؟

(الجواب) (۱) خطبہ میں (۱) فرض مطلق ذکر ہے یہاں تک کہ اگر بقدر الحمد للہ۔ یا سبحان اللہ کہہ لیا فرض خطبہ ادا ہو جاوے گا مگر سنت یوں ہے کہ دو خطبہ ہوں۔ کذا فی الدر المختار وغیرہ و کفت تحمیدۃ او تہلیلۃ او تسبیحۃ للخطبة المفروضة مع الکراهۃ الخ ویسن خطبتان. الخ (۲)

(۲) خطبہ پڑھنے کی حالت میں خاموش ہو کر سننا چاہئے۔ کسی قسم کا ذکر و تسبیح و نماز وغیرہ اس وقت نہ چاہئے۔  
ہکذا فی کتب الفقہ۔ (۳)

(۳) خطبہ شروع ہونے کے بعد سنت نہ پڑھے۔ بعد نماز جمعہ کے پڑھے۔ دوسرے خطبہ کے وقت بھی نہ پڑھے۔

شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر ایک احاطہ ہے اس میں جمعہ جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۵۵۳) ایک احاطہ بارہ میل ہے اور اس سے ایک میل کے فاصلہ پر شہر آباد ہے تو اس احاطہ میں جمعہ درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر وہ احاطہ شہر کے فناء میں شمار ہے تو جمعہ وہاں صحیح ہے۔ (۴)

صوبہ بنگال کے دیہاتوں میں جمعہ جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۵۵۴) ما قولکم رحمہم اللہ۔ دریں مسئلہ کہ فی اعمال در صوبہ بنگال جم غفیر در دیہات نماز جمعہ ادا می کنند صرف بایں وجہ کہ از لایم ماضیہ ہر خاص و عام نماز جمعہ بایں چنیں قریہ ادا کردہ می آیند۔ و گروہ از علماء حنفیہ آن دیار میگویند کہ کہ نزد امام ابو حنفیہ اگرچہ در دیہات نماز جمعہ روانیست مگر بایں مسئلہ تبقلید امام شافعی در قریہ نماز جمعہ می گزاریم پس قول ایشان چگونہ است و نماز جمعہ ہر خاص و عام و گروہ ہے موصوفان از علماء کرام ادا شود یا نہ۔ بر مسلک حنفیہ جواب مدلل تحریر فرمایند۔

(الجواب) جمعہ باتفاق حنفیہ مخصوص مصر است در قری جائز نیست کذا فی الہدایہ صلوٰۃ الجمعة لا تصح الا فی مصر جامع اور مصلی المصر ولا تجوز فی القری۔ (۵) و منقول از امام ابو حنفیہ در بیان مصر این است کہ بازار

(۱) خطبہ ادائے جمعہ کی صحت شرط ہے۔ و بشرط لصحتها سبعة اشیاء الاول المصر الخ والرابع الخطيب فيه (الدر المختار باب الجمعة. ط. س. ج. ۲ ص ۱۳۷).

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار ج ۱ ص ۷۵۸. ط. س. ج. ۲ ص ۱۴۸. ظفیر.

(۳) اذا خرج الام من الحجرة ان كان والا فقيامه للصعود فلا صلاة ولا كلام الى تمامها (در مختار) قوله فلا صلاة شامل السنة وتحية المسجد الخ قوله لا كلام اي من جنس كلام الناس اما التسبيح ونحوه فلا يكره وهو الاصح كما في النهاية والعناية وذكر الزيلعي ان الاحوط الا نصات ومحل الخلاف قبل الشروع اما بعده فالكلام مكروه تحريما باقسامه كما في البدائع وقال البقالی فی مختصره واذا شرع فی الدعاء لا يجوز للقوم رفع اليدين ولا تامين باللسان جهرا فان فعلوا ذلك اثموا قيل اساءوا. ولا اثم عليهم والصحيح هو الاول وعليه الفتوى (رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۸. ط. س. ج. ۲ ص ۱۵۸. ظفیر).

(۴) و بشرط لصحتها المصر او فناءه (در مختار. باب الجمعة. ط. س. ج. ۲ ص ۱۳۷. ظفیر).

(۵) هداية باب صلوٰۃ الجمعة ج ۱ ص ۱۵۰. ۱۲. ظفیر.



کو چاہا حاکم نافذ کنندہ حدود داشتہ باشد۔ کذا فی المواہب للطر اہلسی۔ مگر چون تسلط کفار غالب شد و حاکم اسلام مفقود شد پس تحقیق شرط حاکم نافذ کنندہ مفقود شد۔ پس اگر قرئی مسئول عنہما باز رو کو چہا میدارند پس بموجب روایت مذکورہ جمعہ و اعیاد آنجا بوجہ شرائط و دیگر انہما بلاشبہ روایت والا لما فی الشمنی فلا یودی فی مفازہ لما روی البیہقی فی المعرفة و عبدالرزاق وابن ابی شیبہ فی مصنفیہا عن علی انہ قال لا جمعة ولا تشریق ولا صلوٰۃ الفطر ولا اضحی الا فی مصر جامع او لمدينة ولا نہ کان المدينة النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کثیرہ ولم ينقل عنہ علیہ لسلام انہ امر باقامة الجمعة فیہا انتہی۔ و ظاہر است کہ سائیکہ نماز جمعہ و رویہات بتقلید شافعیہ ادا می کنند در نماز پنجگانہ و شرائط تعداو و دیگر مسائل بر مسلک شافعیہ عمل میکنند ایں را تلفیق میگویند و تلفیق نزد فقہاء باطل است پس قول بعض علماء حنفیہ در بارہ جواز صلوٰۃ جمعہ و رویہات بتقلید شافعی ہرگز صحیح و درست نیست و نماز جمعہ او شان نزد حنفیہ صحیح نمی شود و نہ نزد شافعیہ۔ پس گناہ ترک نماز ظہر و قیام جمعہ بصورت عدم جواز اور و لازم می آید فقط واللہ تعالی اعلم۔

ہنگال میں جہاں آبادیاں ملی ہوئی ہیں جمعہ جائز نہیں

(سوال ۲۵۵۵)۔ ہنگال موضعات متصل واقع اند و از قدیم الایام در ایں مواضع جمعہ نمی خوانند اکنون بعض ملایاں ہنگال گویند کہ دریں دیار بلا شک جمعہ جائز است۔ مردمان منظر فتویٰ ہست۔

(الجواب) در قریہ صغیرہ عند الحنفیہ جمعہ واجب نیست و اداء نمی شود۔ کما فی الدر المختار المعروف بالشامی۔ و فیما ذکرنا اشارۃ الی انہ لا تجوز فی الصغیرۃ الشی لیس فیہا قاض و منبر و خطیب کما فی المضممرات والظاہر انہ ارید بہ الکراہۃ النفل بالجما عہ لا تری ان فی الجواہر لو صلوا فی القری لزہم اداء الظہر (۱) الخ ص ۵۳۷ و فی باب العیدین من الدر المختار و فی القنیۃ صلاۃ العید فی القری تکرہ تحریماً قال فی الشامی قولہ صلاۃ العید الخ و مثله الجمعة۔ (۲) الخ و ازیں روایات معلوم شد کہ در قری صغیرہ جمعہ صحیح نیست و اداء ظہر لازم است و جمعہ ادرء کروں در قریہ مکروہ تحریمی است و رویہات ہنگال چنانچہ حال آنہا معلوم شدہ قریہ صغیرہ است بچہ و جمعہ در آنہا صحیح نیست فقط۔

دونوں خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا کیسا ہے

(سوال ۲۵۵۶)۔ دونوں خطبے جمعہ کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا درست ہے یا نہیں

(الجواب) دونوں خطبوں کے درمیان اگر دعا مانگے دل سے مانگے، زبان سے اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اس حالت میں درست نہیں ہے۔ (۲)

خطبہ سے پہلے وعظ کہنا کیسا ہے

(سوال ۲۵۵۷)۔ ایک مولوی صاحب قبل از نماز جمعہ بوقت ادائیگی سنت وعظ فرمایا کرتے ہیں جس سے سنت

(۱) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸. ۱۲ ظفیر۔

(۲) ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۷. ۱۲ ظفیر۔ (۳) اذا خرج الامام فلا صلاۃ ولا کلام الی تما مہا الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار ج ۱ ص ۷۶۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۸) ظفیر



پڑھنے والوں کو وقت ہوتی ہے ایسی حالت میں سنت ادا کریں یا وعظ سنیں۔

(الجواب) ایسے وقت کے نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہو اور بعض سنتوں سے رہ جاویں وعظ کہنا ہی نہ چاہئے۔ کیونکہ فقہاء یہ تصریح فرماتے ہیں کہ ذکر بالجہر یا تلاوت قرآن بالجہر سے اگر نمازیوں کی نماز میں کچھ خلل واقع ہو تو اس طرح ذکر اللہ وغیرہ نہ کرنا چاہئے فما ظنکم بالوعظ..... اول تو ایسے وقت میں وعظ کو وعظ ہی نہ کہنا چاہئے اور اگر وہ وعظ کو نہ چھوڑے تو سنت قبل جمعہ کو جو کہ سنت مؤکدہ ہیں۔ (۱) نہ چھوڑیں ضرور پڑھیں۔

جمعہ کی نماز فرض ہے یا نہیں اور خطبہ اس کا سننا کیسا ہے

(سوال ۲۵۵۸) دور کعت جمعہ فرض ہے یا کیا اور خطبہ اولیٰ و ثانی فرض ہیں یا کیا اور سننا واجب ہے یا نہ اور خطبہ کے وقت باتیں کرنا اور نماز پڑھنا کیسا ہے۔

(الجواب) جمعہ دور کعت فرض ہیں (۲) اور خطبہ مطلقاً فرض ہے۔ (۳) اور دو ہونا خطبہ کا یعنی دو خطبے پڑھنا سنت ہے۔ (۴) اور تمام خطبہ کا سننا فرض ہے۔ (۵) خطبہ پڑھنے کی حالت میں باتیں کرنا اور نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔ اذا خرج الامام فلا صلوة ولا كلام الى تمامها۔ (۶)

اذان ثانی منبر کے سامنے مسجد میں ہو یا باہر

(سوال ۲۵۵۹) اذان ثانی جمعہ منبر کے قریب مسجد میں ہونا افضل ہے یا مسجد سے باہر دروازہ مسجد پر اور سنن ابی داؤد کے لفظ علی باب المسجد سے کیا مراد ہے۔

(الجواب) اذان ثانی جمعہ کی منبر کے سامنے مسجد میں مسنون ہے۔ (۷) اور تفصیل اس کی اور تاویل حدیث ابو داؤد کی رسائل میں جو اس بارہ میں شائع ہوئے ہیں موجود ہے ان کو دیکھ لیا جاوے۔

نماز جمعہ کی یہ ترتیب صحیح ہے یا نہیں

(سوال ۲۵۶۰) نماز جمعہ دارالحرب میں جائز سمجھنے پر بندہ اس طرح پڑھتا ہے۔ اول خطبہ سے چار رکعت سنت بعد خطبہ باجماعت دور کعت فرض پھر چار رکعت سنت لیکن اگر مسجد میں ایسے وقت داخل ہوں کہ خطبہ شروع ہے تو خطبہ سنا جاتا ہے اور پھر دو فرض اس کے بعد پہلی والی چار رکعت سنت اور بعد فرض کے چار رکعت سنت ادا کرتا ہوں بس۔ جائز ہے۔ اسی طرح ہے اگر نہیں تو کیوں۔

(الجواب) اسی طرح پڑھنا چاہئے۔ یہ ٹھیک ہے اور اگر جمعہ کے بعد چھ سنت بھی پڑھ لیا کرے تو بہتر ہے۔

(۱) وسن مؤکدا اربع قبل الظهر واربع قبل الجمعة (در مختار) ولہذا كانت السنة المتوكلدة قریبة من الواجب فی لحوق الا ثم ویستوجب تاركها التذلیل واللوم (ردالمحتار مطلب فی السنن النوافل ج ۱ ص ۶۳۰ ط.س. ج ۲ ص ۱۲) ظفیر.

(۲) ہی فرض عین یکفر جا حدها لثبوتها بالدلیل القطعی (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۷ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۶).

(۳) ویشرط لصحتها الخ الخطبة فیہ (ایضاً ج ۱ ص ۷۵۷ ط.س. ج ۲ ص ۱۴۷ باب الجمعة).

(۴) ویسن خطبتان بجلسة بینهما (ایضاً ج ۱ ص ۸۵۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۴۸).

(۵) یجب علیہ ان یستمع (در مختار) حیث قال اذا لا ستماع فرض کما فی المحيط او واجب الخ (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۵۹) ظفیر.

(۶) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۷ ط.س. ج ۲ ص ۱۵۸ ۱۲ ظفیر مفتاحی.

(۷) ویؤذن ثانیاً بین یدیه ای الخطیب الخ اذا جلد علی المنبر (الدر المختار علی هامش ردالمحتار ج ۱ ص ۷۷۰ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۱ باب الجمعة) ظفیر.



## مصر کی صحیح تعریف کیا ہے

(سوال ۲۵۶۱) عند الاحناف وجوب جمعہ کے لئے مصر تو یقیناً شرط ہے لیکن چونکہ تعریف مصر میں اختلاف عظیم ہے لہذا دریافت طلب یہ امر ہے کہ تعریف معتبر و مفتی بہ کون سی ہے اور اس کا ماخذ کیا ہے مدلل بیان فرما دیں۔ وہ قریہ جس کی آبادی ۲۰۰ یقیناً ہے اور پانچ مساجد بھی ہیں اور تمام حوانج اہل قریہ بھی دستیاب ہوتی ہیں اور صاحب ہدایہ کی تعریف هذا وعنده انهم اذا اجتمعوا فی اکبر مساجدہم لم یسعہم کابینہ مصداق ہے اور صاحب شرح وقایہ کی عبارت هذا ولا یسع اکبر مساجدہ اہلہ مصریہ بھی انطباق ہے علاوہ بریں چونکہ قریہ مذکور میں شریف اہل علم آباد ہیں ان کی وجہ سے گرد و نواح کے اہل دیہات برائے شرکت جمعہ جمع ہوتے ہیں اور خوب مجمع ہو جاتا ہے لہذا بیان فرمائیے کہ قریہ مذکور میں بنابر تعریف صاحب ہدایہ و شرح وقایہ جمعہ جائز ہے یا نہ۔ ناجائز ہونے کی صورت میں دلیل اعراض عن التعریفین و ماخذ قول مفتی بہ تحریر فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔

(الجواب) مصر کی یہ تعریف وہو ما لا یسع اکبر مساجد اہل المکلفین بہا منقوض ہے۔ صحیح یہ ہے کہ عرفا وہ بستی شریا قصبہ کہلائی جانے کی مستحق ہو اور قریہ کبیرہ جو مثل قصبہ کے ہو اور ضروریات مردماں وہاں ملتی ہوں وہ بھی حکم مصر ہے۔ شامی میں ہے وتقع فرضاً فی القصبات والقری الکبیرة اللتی فیہا اسواق الی ان قال وفيہا وذكرنا اشارة الی انہ لا تجوز فی الصغیرة اللتی لیس فیہا قاض ومنبر و خطیب الخ شامی۔ (۱) وفي باب العیدین من الدر المختار عن القینہ صلاة العید فی القری تکرہ تحریماً ای لا نہ اشتغال بما لا یصح لان المصر شرط الصحة (۲) و مختار شامی میں ہے ومثله الجمعة الخ (۳)

پس معلوم ہوا کہ قریہ صغیرہ میں جمعہ درست نہیں ہے حالانکہ تعریف ما لا یسع اکبر مساجدہ الخ بہت سے قریوں پر صادق آتی ہے اس لئے شامی نے اس تعریف کے ذیل میں نقل فرمایا ہے قوله وما لا یسع هذا یرصد علی کثیر من القری الخ اور اس تعریف پر یہ بھی نقض کیا گیا ہے کہ حریم شریفین کی مسجد حرام اور مسجد نبوی اس تعریف سے خارج ہوئی جاتی ہیں کیونکہ وہاں ما لا یسع صادق نہیں آتا بلکہ ان مساجد میں وہاں کے رہنے والوں سے بہت زیادہ وسعت ہے۔ کذا فی شرح النیہ۔ الخ (۴)

## حضرت قاسم العلوم اور مسئلہ جمعہ

(سوال ۲۵۶۲) حضرت مولانا محمد قاسم صاحب قیام صلوة جمعہ فی القری کو جائز ہونے کا محقق و مصدق ارشاد فرماتے ہیں ملاحظہ ہو۔ واگر کسی درویدی جمعہ قائم کند دست گریبان نش نہ زند کہ اول اس شرط مصریودن ظنی الخ

(۱) رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸. ۱۲.

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۷. ۱۲.

(۳) رد المحتار ج ۱ ص ۷۷۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۷ (۴) والفصل فی ذالک ان مکة والمدینة مصر ان تقام بہا الجمعة من زمنہ علیہ الصلوة والسلام الی الیوم فکل موضع کان مثل احدهما فهو مصر الخ حتی التعریف الذی اختاره جماعة من المتأخرین کصاحب المختار والوقایہ وغیرہما وهو ما اجتمع فی اکبر مساجدہ لا یسعہم فانه منقوض بہما اذ کل مسجد منہما یسع اہلہ وزیادۃ الخ (غنیۃ المستملی ص ۵۱۱) ظفیر



حالانکہ یہ جمہور کے خلاف ہے تطبیق کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) حنفیہ کا مذہب معلوم و معروف ہے کہ قریہ صغیرہ میں جمعہ صحیح نہیں ہوتا کیونکہ ان کے نزدیک جمعہ کے لئے مصر شرط ہے اور تحقیق اس کی اور دلائل قوی اوثق العربی و احسن القرئی میں ..... موجود ہیں ان کتابوں کو دیکھا جاوے۔ باقی حضرت مولانا نو توئی کا یہ فرمانا، دست و گریبان نش نہ زندان الخ اس وجہ سے ہے چونکہ یہ مسئلہ مابین الاممہ مختلف فیہما ہے اور دلائل ظنیہ پر مبنی ہے اس لئے جمعہ فی القرئی قائم کرنے والے سے لڑائی جھگڑا اور طعن و تشنیع نہ کریں کہ فروعی اختلافات میں محققین کا یہی مسلک ہوتا ہے کہ نزاع وجدال اس میں مناسب نہیں ہے۔

چار ہزار کی آبادی میں جمعہ جائز ہے

(سوال ۲۵۶۳) جس کی آبادی چار ہزار آدمیوں کی ہو اور ایک میل کے فاصلہ پر اسٹیشن ہے اور اس کی وجہ سے بازار بھی قائم ہو گیا ہے۔ تھانہ اور مدرسہ بھی ہے اور بازار کی آبادی تین ہزار کی ہو گئی ہے مجموعہ آبادی موضع اور اسٹیشن و بازار کی سات ہزار ہے اس صورت میں اس موضع میں جمعہ و عیدین پڑھ سکتے ہیں یا نہ۔

(الجواب) ایسی بستی میں نماز جمعہ و عیدین واجب ہے اور ادا ہو جاتی ہے کیونکہ شامی نے تصریح کی ہے کہ قصبہ اور بڑے قریہ میں جمعہ فرض ہوتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بستی مذکورہ بڑا قریہ ہے۔ (۱)

چھوٹی آبادی میں جمعہ جائز نہیں

(سوال ۲۵۶۴) اور قریہ ہندواڑہ کل نود مکان از قوم زمینداران واقع استور چنیں قریہ جمعہ ممنوع است یا نہ۔

(الجواب) در شامی از قہستانی آوردہ و تقع فرضا فی القصبات والقری الکبیرۃ الی فیہا اسواق الی ان قال و فیما ذکرنا اشارۃ الی انہ لا تجوز فی الصغیرۃ الی فیہا لیس فیہا قاض و منبر و خطیب الخ (۲) ازیں عبارت واضح گردیدہ کہ در قریہ مذکورہ کہ کل نود مکان دران است جمعہ ادائی شود کہ اس چنیں قریہ، قریہ صغیرہ است نہ قریہ کبیرہ و نہ قصبہ۔ ہذا ما علیہ المحققون۔

بڑے قصبہ میں جمعہ جائز ہے

(سوال ۲۵۶۵) ضلع ہزارہ میں ایک موضع موسوم بہ شکر باری ہے جس میں چار مسجد ہیں اور بازار میں تقریباً اسی ۸۰ دوکانیں ہیں اور تھانہ ڈاکخانہ وغیرہ معمولی محکمت بھی ہیں بڑے بڑے حکام کے اترنے کی جگہ ہے اور یہاں نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے۔ ایک صاحب موضع مذکورہ میں نماز ادا کرنے سے مانع ہیں۔ ایسے قریہ میں نماز جمعہ ادا کرنے کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کہ قصبات اور قریہ کبیرہ میں نماز جمعہ فرض ہے اور ادا ہوتی ہے اور یہ بھی تصریح فرمائی ہے کہ چھوٹے قریہ میں باتفاق علماء حنفیہ جمعہ نہیں ہوتا بلکہ چھوٹے قریہ میں جمعہ پڑھنا گویا نقل کو جماعت کثیرہ کے ساتھ بتداعی ادا کرنا ہے جو باتفاق فقہاء مکروہ ہے اور قریہ کا چھوٹا بڑا ہونا مشاہدہ سے اور کثرت و قلت آبادی سے معلوم ہوتا ہے جس قریہ میں تین چار ہزار آدمی آباد ہوں گے ظاہر اوہ قریہ کبیرہ محکم قصبہ

(۱) و تقع فرضا فی القصبات والقری الکبیرۃ الی فیہا اسواق الخ (شامی باب الجمعہ ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر ۱۲۔ (۲) ردالمحتار باب الجمعہ ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر ۱۲۔



ہو سکتا ہے، اور اس سے کم آبادی ہو تو وہ قریہ صغیرہ کہلائے گا۔ شامی میں قہستانی سے منقول ہے۔

وتقع فرضاً فی القصبات والقرى الكبيرة التي فيها اسواق الى ان قال وفيما ذكرنا اشارة الى انه لا تجوز في الصغيرة التي ليس فيها قاض ومنبر وخطيب الخ شامی باب الجمعة (۱) وفي باب العیدین من الدر المختار . صلاة العید فی القرى تکره تحریماً ای لانه اشتغال بما لا یصح . قال فی الشامی قوله . صلاة العید ومثله الجمعة (۲)

جامع مسجد کی بجائے محلہ کی مسجد میں جمعہ پڑھنا کیسا ہے

(سوال ۲۵۶۶) بعض لوگ جامع مسجد کو چھوڑ کر محلہ کی مسجد میں جمعہ پڑھتے ہیں کیا حکم ہے۔

(الجواب) ایک شر میں جمعہ چند جگہ بھی صحیح مذہب کے موافق صحیح ہے کذا فی الدر المختار (۲) وغیرہ۔ لیکن بلاوجہ جامع مسجد کو چھوڑنا اچھا نہیں ہے البتہ اگر کوئی فتنہ وغیرہ کا اندیشہ ہو تو خیر ورنہ حتیٰ الوسع جمعہ ایک جگہ جامع مسجد میں ہونا اچھا ہے اور موجب ثواب عظیم ہے۔

قریہ میں جمعہ پڑھنے سے ظہر ذمہ سے ساقط ہو گیا نہیں

(سوال ۲۵۲۷) قریہ میں عند الحنفیہ جمعہ جائز ہے یا نہ اور گاؤں میں جمعہ پڑھنے سے ظہر ذمہ سے ساقط ہو جاوے گا یا نہ۔

(الجواب) قال فی الدر المختار وفيما ذكرنا اشارة الى انه لا يجوز في الصغيرة التي ليس فيها قاض ومنبر الخ والظاهر انه اريد به الكراهة لكرهة النفل بالجماعة لا ترى ان في الجوهر لوصلوا في القرى لزمهم اداء الظهر الخ شامی ص ۵۳۷ باب الجمعة وفي باب العیدین من الدر المختار وفي القنية صلوة العید فی القرى تکره تحریماً ای لانه اشتغال بما لا یصح لا ن المصير شرط لصحة قوله صلوة العید ومثله الجمعة (۳) الخ شامی۔ ان عبارات سے واضح ہے کہ قریہ صغیرہ میں جمعہ صحیح نہیں ہے اور ادا نہیں ہوتا اور اگر پڑھیں تو ظہر ساقط نہ ہوگی۔

ڈھائی ہزار کی آبادی میں جمعہ جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۵۶۸) موضع را کھیرہ میں مسلمانوں کی آبادی ڈھائی ہزار کی ہے، چار مسجدیں ہیں اور بزازوں و عطاروں کی بہت دوکانیں ہیں اور ہمیشہ سے جمعہ ہوتا ہے اس گاؤں میں جمعہ جائز ہے یا کیا۔

(الجواب) ظاہر اور بزازوں کے اور بڑے قریہ میں جمعہ عند الحنفیہ واجب و ادا ہوتا ہے۔ کما فی الشامی . و تقع

فرضاً فی القصبات والقرى الكبيرة الخ۔ (۵)

(۱) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۸. ۱۲ ظفیر. (۲) ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۵ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۷. ۱۲ ظفیر. (۳) وتودی (الجمعة) فی مصر ولحد بمواضع كثيرة مطلقاً علی المذهب وعلیه الفتوی (الدر المختار) لان جواز التعدد وان كان ارجح واقوى دليلاً لكن فيه شبهة قوية لا نه خلافه مروية عن ابی حنيفة ايضاً واختاره الطحاوی (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۵ ط.س. ج ۲ ص ۱۴۴) ظفیر. (۴) ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۵ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۷. ۱۲ ظفیر. (۵) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۳۸. ۱۲ ظفیر.



بازاروں کے آس پاس کے مستقل گاؤں میں جمعہ جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۵۶۹) موضع چھوٹا متصل بازار کمتول کے مواقع ہے اور بازار کی آبادی تین چار ہزار سے کم نہیں ہے ضرورت کی تمام چیزیں ملتی ہیں آیا موضع مذکورہ فناء مصر قرار دیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ قرب وجوار کے مسلمان وہاں جا کر جمعہ ادا کریں یا اپنے موضع میں پڑھیں اور اہل قریہ اپنے موضع میں جمعہ قائم کر سکتے ہیں یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ وہ موضع مستقل نام سے مشہور ہے اور شہر کے اغراض کے لئے نہیں ہے تو وہ فناء مصر نہیں ہے فالقول بالتحديد بمسافته يخالف التعريف المتفق على ما صدق عليه بانه المعد لمصالح المصر فقد نص الائمة على ان الفناء ما اعد لدفن الموتى لحوائج المصر بر كض الخيل والدواب وجمع العساكر و الخروج للرمي وغيره ذلك الخ (ردالمحتار) (۱)

قرب وجوار میں جو دیہات صغیرہ ہیں وہاں کے باشندے اپنے دیہات میں ظہر پڑھیں وہاں جمعہ پڑھنا درست نہیں ہے۔ (۲) البتہ اگر شہر میں جائیں تو وہاں جمعہ پڑھیں۔ (۳)

کیا دیہات والوں کو جمعہ کے لئے شہر آنا ضروری ہے

(سوال ۲۵۷۰) دیہات والوں کو جمعہ کے لئے شہر میں آنا ضروری ہے یا نہیں اور اگر نہ آویں تو آٹم ہوں گے یا نہ۔ (الجواب) شہر کے قرب وجوار کے دیہات والوں کو جمعہ کے لئے شہر میں آنا ضروری نہیں ہے اور نہ آنے سے وہ آٹم نہ ہوں گے۔ (۴) فقط۔

ان عبارتوں کا مطلب کیا ہے

(سوال ۲۵۷۱) اختلفوا فی تفسیر المصر قال فی النہایہ . اختلفوا فیہ فعن ابی حنیفہ ہو ما یجتمع فیہ مرافق اہلہ۔ اس عبارت کا کیا مطلب ہے۔ وعن ابی حنیفہ ہو بلدة كبيرة فیہا سكل و اسواق ولہا رساتيق۔ ان عبارات کا مطلب تحریر فرمائیں۔

(الجواب) جو کچھ عبارات مختلفہ مصر کی تعریف میں وارد ہیں حال ان کا ایک ہے، وہ یہ کہ مصر بڑے شہر کو کہا جاتا ہے جس میں بازار و دوکانیں ہوں اور ضروریات ملتی ہوں۔ وغیرہ۔

چھوٹی بستی میں کسی مصلحت کی وجہ سے بھی جمعہ جائز ہے

(سوال ۲۵۷۲) ایک بستی میں لوگ جمعہ کا شوق رکھتے ہیں مگر مذہب امام اعظم کی وجہ سے نماز ظہر ہی مثل دیگر ایام کے فرض عین تصور کر کے باجماعت ادا کرتے ہیں، اب تردد یہ ہو رہا ہے کہ آٹھویں دن لوگ جمعہ کے

(۱) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۹ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۹ ظفیر.

(۲) وفيما ذكرنا إشارة الى انه لا تجوز في الصغيرة التي ليس فيها قاض ومنبر الخ الا ترى ان في الجواهر لوصلوا في القرى لزمهم اداء الظهر (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۷ و ج ۱ ص ۷۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸) وفي الخانية المقيم في موضع من اطراف المصر ان كان بينه وبين عمران المصر فرجة من مزارع لا جمعة عليه وان بلغه النداء (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۲ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۳) ظفیر. (۳) وشرط لا فطرط اضها (ای الجمعة) اقامة بمصر (در مختار) (قوله اقامة) خرج به المسافر وقوله بمصر اخرج الاقامة في غيره الا ما استثنى بقوله فان كان يسمع النداء الخ ثم ظاهر رواية اصحابنا لا تجب الا على من يسكن المصر او ما يتصل به فلا تجب على اهل السواد و لو قريبا وهذا اصح ما قيل فيه (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۲ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۳) ظفیر.



خیال سے جمع ہو جاتے ہیں اور مسائل وغیرہ سے مستفیض ہوتے ہیں۔ آیا اگر اس لحاظ و مفاد دین کو مد نظر رکھ کر جمعہ ادا کریں تو ظہر ذمہ سے ساقط ہو جاوے گی اس موضع کی آبادی چار سو کی ہے اور اس کے متصل دوسرا قریہ ہے جس کی آبادی دو ہزار کی ہے۔

(الجواب) حنفیہ کو امام ابو حنیفہ کی تقلید کرنی چاہئے، اپنے امام کے مذہب کے موافق قریہ صغیرہ میں جمعہ نہ پڑھنا چاہئے، ظہر باجماعت ادا کرنی چاہئے، اور وہ قریہ جس میں چار سو آدمی آباد ہیں قریہ صغیرہ ہے اور دوسری بستی جو اس کے قریب ہے جس میں دو ہزار آدمی آباد ہیں اس کی وجہ سے وہ قریہ صغیرہ قریہ کبیرہ نہ ہوگا۔ شامی جلد اول باب الجمعة میں ہے۔ وفيما ذكرنا اشارة الى انه لا تجوز في الصغيرة التي ليس فيها قاض ومنبر وخطيب كما في المصنوعات الخ (۱) رد المحتار۔ شامی جلد اول ص ۵۳۔

مصر کی مفتی بہ تعریف کیا ہے اور ہندوستان میں جمعہ جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۵۷۳) جمعہ اور عیدین کی نماز گاؤں میں جائز ہے یا نہیں اور مصر کی تعریف کون سی مفتی بہ ہے اور مسلمان قاضی یا والی کی شرط کے متعلق کیا فتویٰ ہے اور بلاد ہند میں جمعہ واجب ہے یا نہیں۔ جس بستی میں آٹھ ہزار گھر ہوں وہ گاؤں ہے یا شہر۔ یہ تقدیر جواز جمعہ احتیاط الظہر کی ضرورت ہے یا نہیں۔

(الجواب) گاؤں اگر بڑا ہو مثل قصبہ کے اور اس میں بازار اور دکانیں ہوں تو اس میں عند الحنفیہ جمعہ وعیدین کی نماز درست ہے اور فرض ہے اور اگر چھوٹا ہے تو اس میں جمعہ وعیدین کی نماز درست نہیں ہے۔ کما فی الشامی باب الجمعة وتقع فرضاً في القصبات والقرى الكبيرة التي فيها اسواق الى ان قال وفيما ذكرنا اشارة الى انها لا تجوز في الصغيرة الخ اور مصر کی تعریف میں اختلاف ہے جو کہ کتب فقہ میں مذکور ہے، اس کا فیصلہ بھی شامی کی عبارت مذکورہ سے ہو گیا ہے کہ قصبہ اور بڑا قریہ شرعاً مصر ہے اور چھوٹا گاؤں مصر نہیں ہے زیادہ تفصیل مصر کے بارے میں کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیے، اور شامی میں یہ تصریح ہے کہ وہ بلاد جن میں کفار کا تسلط ہے ان میں جمعہ صحیح ہے اور امام مسلمین کا نہ ہونا باعث عدم جواز جمعہ نہیں ہے، بلکہ مسلمانان اپنا امام مقرر کر لیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔ کذا فی الشامی (۲) اور جس بستی میں آٹھ ہزار گھر ہیں یا آٹھ سات ہزار آدمی آباد ہیں وہ قصبہ اور شہر ہے اور وہاں بلاشبہ نماز جمعہ ادا ہوتی ہے، احتیاط الظہر کی ضرورت نہیں ہے۔

(مصر کی جو تعریف شرح وقایہ وغیرہ میں نقل کی گئی ہے انہم اذا اجتمعوا فی اکبر مساجدہم لم یسعہم یا مالا یسع فی اکبر مساجدہ اهل مصر، یہ صحیح نہیں ہے علامہ شامی نے صراحت کی ہے قولہ مالا یسع الخ هذا یصدق علی کثیر من القرى یعنی (۳) اگر اس تعریف کو صحیح مان لیا جائے تو بہت سے چھوٹے دیہاتوں اور گاؤں پر بھی یہ تعریف صادق آئے گی، حالانکہ ان میں جمعہ درست نہیں ہے، پھر یہ بھی کہا گیا

(۱) رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ مطبوعہ در سعادت، ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸، ۱۲ ظفیر۔

(۲) رد المحتار للشامی باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸، ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸، (۳) فلو الولاية كفار يجوز للمسلمين إقامة الجمعة و یصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین و یجب علیہم ان یلتمسوا والیا مسلماً ۵۱ (رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۴، ط. س. ج ۲ ص ۱۲۱۴۴ ظفیر، (۴) رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۷، ط. س. ج ۲ ص ۱۳۷



ہے کہ اس تعریف وہاں مالا یسع (جس میں سارا شہر نہ سما سکے) صادق نہیں آتا، اس لئے کہ ان مسجدوں میں وہاں کے رہنے والوں سے بہت زیادہ گنجائش ہے۔ چنانچہ شرح النبیہ میں ہے حتی التعریف الذی اختاره جماعة من المتأخرین کصاحب المختار والوقایہ وغیرہما وهو ما لواجتمع اہلیہ فی اکبر مساجدہ لا یسعہم فانہ منقوض بہما اذ مسجد کل منہما یسع اہلہ و زیادۃ غنیۃ المستملی ص ۵۱۱۔ اس لئے متأخرین کی تعریف صحیح نہیں کہی جاسکتی۔ تعریف (۱) ایسی جامع ہو جو ہر طرح درست رہے (ظفیر)

بارہ سو جس قریہ کی آبادی ہے اس میں جمعہ جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۵۷۴) یہاں ایک موضع سمریہ ہے جس کی آبادی قریب بارہ سو کے ہے اس میں سے مسلمان قریب بارہ سو کے نہیں ہیں بلکہ کل مسلمان آٹھ سو نو سو ہوں گے اور یہاں نہ کوئی بازار ہے نہ ڈاکخانہ، نہ کچھری بلکہ ہر وقت ہر قسم کی ضرورتیں بھی یہاں پوری نہیں ہو سکتیں ہاں چھ سات معمولی معمولی دوکانیں ہیں۔ ایک دوکان کپڑے کی ہے اس میں محض معمولی کچھ کپڑے مارکین و ململ وغیرہ ملتا ہے اس دوکان میں مال قریب پچاس روپے کے ملتا ہے اور ایک دوکان حلوائی کی ہے اور یہاں صرف ایک ہی مسجد ہے جس میں جمعہ کے روز ساٹھ ستر نمازی جمع ہو جاتے ہیں اور اس موضع میں مدرسہ بھی ہے جس میں اسی پچاسی طالب علم رہتے ہیں تو اس وقت موضع سمریہ میں جمعہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں، زید کہتا ہے کہ یہاں برابر پہلے سے جمعہ کی نماز ہوتی رہی ہے اب کس طرح ترک کر دیں۔

(الجواب) یہ ظاہر ہے کہ موضع مذکور جس کی آبادی قریب بارہ سو کے ہے قریہ کبیرہ نہیں ہے بلکہ قریہ صغیرہ ہے جس کو فقہاء نے حکم قصبہ لکھا ہے۔ لہذا حسب قواعد فقہیہ و تصریح فقہاء موضع سمریہ میں ظہر باجماعت ہونا چاہئے جمعہ پڑھنا اس میں صحیح نہیں ہے جیسا کہ رد المحتار شامی میں ہے وتقع فرضاً فی القصبات والقری الکبیرۃ اللتی فیہا اسواق الی ان قال وفیما ذکرنا اشارۃ الی انہا لا تجوز فی الصغیرۃ الخ۔ (۲)

دو ہزار آٹھ سو کی آبادی میں جمعہ جائز ہے

(سوال ۲۵۷۵) موضع رلدھنہ میں دو ہزار آٹھ سو آبادی ہے اور یہاں پر پیٹھ لگتی ہے یعنی کل چیزیں تو فروخت نہیں ہوتیں ہاں نمک مرچ ترکاری بکتی ہے۔ سولہ دکانیں نمک مرچ گڑ چاول والوں کی کہیں آباد ہیں ایک جگہ پر بازار کی شکل میں نہیں، چار مسجدیں اس جگہ ہیں اور دو مسجدوں میں جمعہ ہوتا ہے۔ اب فرمائیے کہ یہ قصبہ کا حکم رکھتا ہے یا گاؤں کا۔ اور خفیوں کی نماز غیر مقلدین کے پیچھے ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) آپ کی تحریر سے معلوم ہوا کہ موضع رلدھنہ میں قریب تین ہزار آدمیوں کے آباد ہیں، بندہ کے خیال میں وہ بڑا قریہ ہے اور شامی میں لکھا ہے کہ بڑے قریہ میں جمعہ واجب و ادا ہوتا ہے۔ عبارت اس کی یہ ہے

(۱) صاحب در مختار نے متأخرین کی تعریف نقل کرنے کے بعد لکھا ہے وظاہر المذہب انہ کل موضع لہ امیر وقاض یقدر علی اقامۃ الحدود کما حررناہ فیما علقنا علی الملتقی (در مختار) قولہ ظاہر المذہب الخ قال فی شرح المنیۃ والحد الصحیح ما اختارہ صاحب الہدایہ انہ الذی لہ امیر وقاض ینفذ الا حکام ویقیم الحدود الخ (رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۷) ظفیر۔

(۲) رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸. ۱۲ ظفیر۔



وتقع فرضاً في القصبات والقرى الكبيرة التي فيها اسواق الخ (۱) اگرچہ موضع مذکور میں بازار نہیں ہے مگر باعتبار آبادی کے اس کو ملحق بالقصبہ کر سکتے ہیں اور خفیوں کی نماز غیر مقلدوں کے پیچھے ہو جاتی ہے مگر احتیاط بہتر ہے فی الواقع جہاں تک ہو سکے ان لوگوں کو امام نہ بنایا جاوے۔ (۲) فقط واللہ اعلم۔

ڈیڑھ ہزار آبادی میں جمعہ کا کیا حکم ہے

(سوال ۲۵۷۶) جس کسی بستی میں تقریباً مسلمان وہندو کل ڈیڑھ ہزار ہوں اور تین مسجدیں اور پختہ عمارتیں بھی ہوں اور ہفتہ میں بازار بھی لگتا ہو اور دس پانچ معمولی دوکانیں ہو اور اکثر اشیاء مثل غلہ اور کپڑا اور دوا وغیرہ مل سکتی ہوں تو ایسے قریہ میں نماز جمعہ ادا ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) مدار جمعہ کے وجوب و عدم وجوب کا قریہ کا بڑا چھوٹا ہونا فقہاء نے لکھا ہے اور قریہ کبیرہ وہ ہے جو مثل قصبہ کے ہو کہ آبادی اس کی تین چار ہزار ہو اور بازار ہو۔ پس قریہ مذکورہ باعتبار آبادی قریہ کبیرہ معلوم نہیں ہوتا۔ لہذا ضروری ہے کہ وہاں ظہر باجماعت پڑھیں۔ (۳)

بعد جمعہ سنت کی کتنی رکعت ہیں

(سوال ۲۵۷۷) نماز جمعہ کے بعد کتنی سنت ہیں۔

(الجواب) فقہاء حنفیہ جمعہ کے بعد چار سنت مؤکدہ لکھتے ہیں اور بعض روایات میں چھ رکعت آتی ہیں۔ لہذا احتیاط یہ ہے کہ چھ رکعت پڑھیں ورنہ چار ضرور پڑھیں۔ (۴)

قریہ کبیرہ کے لئے آبادی سے کیا مراد ہے

(سوال ۲۵۷۸) قریہ کبیرہ چار ہزار آدمی کی آبادی کو لکھا ہے۔ مراد خانہ شماری ہے یا مردم شماری ہے۔

(الجواب) مراد مردم شماری ہے یعنی سب آدمی رہنے والے اس گاؤں کے چھوٹے بڑے، مرد و عورت، ہندو مسلمان تین چار ہزار ہیں۔ پس جو ایسا گاؤں ہو گا وہ بڑا گاؤں ہے اور بڑے گاؤں میں فقہاء نے جمعہ فرض لکھا ہے۔ کما فی الشامی۔ وتقع فرضاً في القصبات والقرى الكبيرة الخ (۵) فقط۔

خطبہ میں آنحضرت ﷺ کے نام پر درود پڑھیں یا نہیں

(سوال ۲۵۷۹/۱) خطبہ میں جب نام نامی آنحضرت ﷺ کا آوے تو سامعین درود پڑھیں یا نہیں؟ خفیہ پڑھیں یا جہر سے یا قطعاً نہ پڑھیں؟

دونوں خطبوں کے درمیان مقتدی دعائے نگو

(سوال ۲۵۸۰/۲) اور ایک خطبہ پڑھ کر امام جب بیٹھے اس وقت مقتدی دعائے تھاکر مانگیں یا دل میں یا قطعاً نہ

(۱) ومخالفاً كشافه لكن في وتر البحر ان يتقن المراجعة لم يكره او عدمها لم يصح وان شك كره (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الامامة ج ۱ ص ۵۲۶ ط. س. ج ۱ ص ۵۶۲..... ۵۶۳) ظفیر۔

(۲) وتقع فرضاً في القصبات والقرى الكبيرة التي فيها اسواق (الی قوله) وفيما ذكرنا اشارة الى انها لا تجوز في الصغيرة (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر۔

(۳) وسن الخ قبل الظهر والجمعة وبعدها اربعة بتسليمه (شرح وقایہ باب الوتر والنوافل ج ۱ ص ۲۰۰) ظفیر۔

(۴) ردالمحتار باب الجمعة ص ۷۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸. ۱۲ ظفیر۔



مانگیں؟

(الجواب) (۱) در مختار میں لکھا ہے والصوب انه یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند سماع اسمہ فی نفسہ وقال فی الشامی وکذا اذا ذکر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یجوز ان یصلوا علیہ بالجہور بل بالقلب وعلیہ الفتوی الخ دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا نام جس وقت خطیب میں سے دل میں درود شریف پڑھے جہر نہ پڑھے اور زبان سے بھی نہ پڑھے دل میں خیال کر لیوے۔ فقط۔

(۲) اور جس وقت خطیب جلسہ درمیان کرے اس وقت سامعین کچھ دعا زبان سے نہ مانگیں، اگر مانگیں دل میں مانگیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

وہو (۱) فیق اللہ اقول حاشیہ شامی کی عبارت سے بھی یہی واضح ہوتا ہے کہ اگر دعائے نگے تو دل سے مانگے زبان سے نہیں۔ لیکن شرح منیہ میں ہے اذا قرء الامام ان اللہ وملتکته یصلون علی النبی الایۃ فعن ابی حنیفۃ ومحمد رحمہما اللہ انه ینصت و عن ابی یوسف رحمۃ اللہ انه یصلی سراً وبہ اخذ بعض المشائخ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طرفین کا مسلک یہ ہے کہ خاموش رہے اور امام ابو یوسف کا قول ہے کہ آہستہ درود پڑھے اور شامی معراج سے نقل کرتے ہیں کہ قلب سے دعائے نگے جس کا حاصل سکوت ہی ہے اس لئے کہ سر اٹھیں ادائے لفظ زبان سے ہونا ضروری ہے۔ لہذا اگر کوئی آہستہ زبان سے بھی درود پڑھ لے تو اس پر تکمیر نہیں کی جاسکتی کہ امام ابو یوسف اور بعض مشائخ اس کی اجازت دیتے ہیں لیکن عبادات میں مسلک امام کی رعایت رکھتے ہوئے سکوت ہی کو ترجیح ہے۔ فقط

جمعہ کی دوسری اذان کے متعلق بحث

(سوال ۲۵۸۱) تمام مساجد میں جو بروز جمعہ قبل خطبہ اذان دوم دی جاتی ہے سو یہ عند المحدثین مکروہ معلوم ہوتی ہے۔ کتاب المدخل میں بڑی شد و مد سے مکروہ لکھا ہے اور پچھم ان نے بھی فقہاء کے قول پر خاص ممبر کے قریب بالتصریح لکھا نہیں پایا۔ بین ید یہ کالفظ لکھا ہوا ہے۔ اس کا مطلب سامنے مسجد کے منار پر یا مسجد کے احاطہ میں اذان دی جائے تو کیا حرج ہے؟

(الجواب) کتب فقہ میں اس بارہ میں ارقام فرماتے ہیں ویئوذن ثانیاً بین یدیہ ای الخطیب در مختار شامی میں ہے قوله ویئوذن ثانیاً بین یدیہ ای علی سبیل السنیۃ کما یظہر من کلامہم (۲) پس جب کہ فقہاء حنفیہ خطیب کے سامنے اذان کو سنت فرماتے ہیں تو غیر اہل مذہب کی تحریر کی وجہ سے اس میں تذبذب کرنا درست نہیں ہے۔ اور بین ید یہ کالفظ تو اسی وقت صادق آتا ہے کہ امام کے سامنے مؤذن اذان کہے وہذا ہوا التوارث۔ فقط۔

جمعہ کے متعلق دو گروہ اور اس کا تصفیہ

(سوال ۲۵۸۲) جمعہ کے بعد احتیاط الظہر پڑھنے والوں کے دو فریق ہیں ایک جمعہ کو فرض بالکل نہیں مانتا اور

(۱) امام ابو یوسف کی روایت اور طرفین کے مسلک کے سلسلہ میں الصواب اور لا یجوز کالفظ استعمال ہوا ہے۔ عبادات میں علی الاطلاق فتویٰ امام کے قول پر ہوتا ہے، اصل جواب ہی پر عمل ہوگا۔ اس سلسلہ درجعت کی ضرورت نہیں۔

جمعہ کو محض شعائر اسلام بتاتا ہے اور دوسرا فریق جمعہ کو تو فرض مانتا ہے اور احتیاط الظہر بھی پڑھتا ہے اب یہ امر قابل استفسار ہے کہ ان دونوں فریق کے پیچھے اس شخص کی نماز جو جمعہ کو فرض مانتا ہے اور احتیاط الظہر نہیں پڑھتا، ہو جاوے گی یا نہیں؟ یا کس فریق کے پیچھے ہوگی اور کس کے پیچھے نہ ہوگی؟ اقتداء القوی بالضعیف دونوں فریق کے پیچھے لازم آتی ہے یا ایک فریق کے پیچھے۔ فقط ینو اتوجروا۔

(الجواب) جو فریق جمعہ کو فرض نہیں مانتا وہ صریح غلطی پر ہے اور خاطی ہے در مختار میں ہے فرض عین یکفر جا حدھا لثبوتھا بالدلیل القطعی کما حققہ الکمال۔ (۱) یعنی جمعہ فرض عین ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے کیونکہ جمعہ کا ثبوت دلیل قطعی سے ہے جیسا کہ شیخ کمال الدین ابن ہمام نے اس کی تحقیق کی ہے۔ اور شامی نے ابن ہمام کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ہم نے جمعہ کی فرضیت ثابت کرنے میں تطویل اس لئے کی کہ بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ مذہب حنفیہ عدم فرضیت جمعہ کا ہے الخ

دیکھئے علامہ موصوف نے اس شخص کو جو فرضیت جمعہ کا قائل نہ ہو جاہل فرمایا۔ اور منکر فرضیت جمعہ کا یہ قول کہ بادشاہ اسلام نہیں ہے اس لئے فرض نہیں ہے۔ یہ بھی اس کی مذہب حنفیہ سے جہالت ہے۔ کیونکہ در مختار میں تصریح ہے کہ بادشاہ اسلام کے نہ ہونے کی صورت میں جس کو عام اہل اسلام جمعہ وغیرہ کے لئے متعین و مقرر کر لیں کافی ہے، عبارت اس کی یہ ہے امامع عدمہم فیجوز للضرورة اور شامی میں ہے فلو الولاة کفارا یجوز للمسلمین اقامة الجمعة ویصیر القاضی قاضیاً بتراض المسلمین الخ شامی ج ۱ ص ۷۵۴۔

الغرض جو شخص فرضیت جمعہ کا قائل نہیں ہے اس کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہے۔ اور جو شخص فرضیت جمعہ کا قائل ہے اور احتیاط الظہر پڑھتا ہے اس کے پیچھے نماز درست ہے۔ اگرچہ حق یہ ہے کہ شہر اور قصبوں اور ہر بڑے قریہ میں جمعہ ہوتا ہے وہاں احتیاط الظہر کی حاجت نہیں ہے بلکہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ایسے مواقع میں (جہاں جمعہ جائز ہے) احتیاط الظہر نہ پڑھیں تاکہ کسی کو عدم فرضیت جمعہ کا شبہ و خیال نہ جاوے۔ در مختار میں صاحب بحر کا فتویٰ اس طرح نقل کیا ہے وفي البحر قد افیت مراراً بعدم صلوٰۃ الاربع بعدھا بنیۃ اخر ظہر خوف اعتقاد عدم فرضیت الجمعة وهو الا احتیاط فری زماننا (۲) الخ۔ لیکن بایں ہمہ اگر کوئی شخص فرضیت جمعہ کا قائل ہے اور احتیاط الظہر پڑھتا ہے تو نماز اس کے پیچھے صحیح ہے۔ فقط۔

گاؤں میں جمعہ جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۵۸۳) جمعہ گاؤں میں جائز ہے یا نہیں؟ شرائط جواز و عدم جواز کیا ہیں؟ جس گاؤں میں عید ہوتی ہو وہاں جمعہ جائز ہے یا نہیں۔ جمعہ اور عید کی شرطوں میں کچھ فرق ہے یا نہیں، اگر ہے تو کیا ہے؟ جس گاؤں کی آبادی ساڑھے چار سو کے قریب ہو اور مالیت لاکھ کے قریب ہو اور کل مذاہب کے باشندے ہوں مگر مسلمان زیادہ ہوں، خانگی ضروریات کی چیزیں سب مل سکتی ہوں ایسے گاؤں میں جمعہ جائز ہے یا نہیں؟ آیت وحدیث کے

(۱) فتاویٰ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۶

(۲) شامی ط. س. ج ۲ ص ۱۳۷



مطابق مطلع فرمائیں۔ مصر کا حال اور یہ کہ مصر کتنی آبادی کو کہتے ہیں مصر کی شرطیں کیا ہیں، مفصل تحریر فرمائیں؟

(الجواب) چھوٹے گاؤں میں جس کی آبادی ایک دو ہزار آدمیوں کی بھی نہ ہو عند الحنفیہ جمعہ جائز نہیں ہے۔ جمعہ کی ادالہ و وجوب کے لئے عند الحنفیہ مصر کی شرط ہے اور مصر شہر اور قصبہ کو کہتے ہیں جہاں بازار اور کوچے ہوں اور ہر قسم کی دوکانیں ہوں۔ اور بڑے قریہ کو بھی حکم مصر کا دیا گیا ہے۔ مگر صورت مسئلہ میں جس گاؤں کا ذکر ہے کہ اس میں صرف ساڑھے چار سو آبادی کی آبادی ہے وہ چھوٹا گاؤں ہے اس میں جمعہ درست نہیں ہے اور جس گاؤں میں جمعہ درست نہیں وہاں عید بھی درست نہیں ہے۔ شرائط وجوب و اداء جمعہ اور عید کے ایک ہیں کچھ فرق نہیں ہے۔ بلذاتی الدر المختار وغیرہ پس وہاں عید کی نماز بھی نہ پڑھنی چاہئے اور نہ جمعہ پڑھنا چاہئے۔ ظہر کی نماز باجماعت پڑھنی چاہئے۔ حنفیہ کا مذہب یہی ہے جیسا کہ جملہ کتب فقہ میں مذکور ہے۔ فقط۔

قال العلامة الشامی ناقلاً عن القهستانی وتقع فرضاً فی القصبات والقری الکبیرة التي فیها اسواق (الی ان قال) وفيما ذكرنا اشارة الى انه لا تجوز فی الصغيرة الخ۔ شامی جلد اول۔ وقال فی الدر المختار۔ تجب صلواتهما فی الاصح بشر انطها المتقدمة الخ (در مختار علی هامش الشامی۔ جلد اول ص ۷۷۴) ط۔ س۔ ج۔ ۲ ص ۱۳۳

جمعہ در قریہ

(سوال ۲۵۸۴) در قریہ صغیرہ نماز جمعہ جائز است یا نہ؟ و درال جا کہ سلطان یا نائب سلطان نہ باشد جمعہ رواست یا نہ؟ و تعریف قریہ بیان فرمائند۔

(الجواب) در قریہ صغیرہ۔ مذہب امام ابو حنفیہ اقامت جمعہ درست نیست و تحقیق و تفصیل آل بختب فقہ وغیرہ مبسوط است از آنجا در یاد و در قریہ کبیرہ کہ اسواق و کوچہ دارال باشند جمعہ ادائی شود، کما صرح بہ الشامی۔ و در تعریف ہما قول معتبر است کہ اسواق و کوچہ دارال باشند و عادت مقام حکام باشند۔ و در حقیقت تعریف شہر و قریہ حاجت بیان ندارد انچہ عرفاً آل را شہر نامند شہر است و انچہ آنرا قریہ دانند قریہ است اما ایں قدر ہست کہ قصبہ و قریہ کبیرہ ہم حکم مصر دار و اقامت جمعہ درال جائز است۔ اگر سلطان یا نائب سلطان نباشند در امصار جمعہ واجب است۔ کما صرح بہ الشامی۔ و رانجا مسلمین امامے معین و مقرر سازند اتہم کافی است۔ شامی جلد اول باب جمعہ رباید دید و در امصار و قصبات و قریہ کبیرہ کہ اقامت جمعہ درال با واجب است حاجت احتیاط الظہر نیست و صاحب در مختار از بحر فتویٰ عدم جواز احتیاط الظہر نقل فرمودہ است ہما احوط است۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم مفتی مدد رس۔

بحث جمعہ در سوال و جواب

(سوال ۲۵۸۵) علماء دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ ضلع ارکان میں جانب غربی جنوبی میں ایک محکمہ ہے اور شرقی شمال جانب میں ایک بلند پہاڑ ہے اور تمام بستیاں اس طرح واقع ہیں کہ ہر ایک بستی دوسری بستی



سے علیحدہ علیحدہ ہے۔ بستیوں کے درمیان نصف کوس پون کوس ایک کوس ڈیڑھ کوس کا فاصلہ ہے اور کہیں باغات کا فاصلہ ہے ہر ایک بستی میں مردم شماری دو ہزار ڈیڑھ ہزار اور اس سے کم و بیش ہوتی اور اس محکمہ کے بعض حصوں میں منصفی، تھانہ، ڈاکخانہ، بازار، مدرسہ عربیہ، اسکول سرکاری ہوتے ہیں مگر بازار دائمی نہیں ہے۔ اب گذارش یہ ہے کہ اتحاد منصفی کی وجہ سے کل محکمہ متحد کہلا سکتا ہے یا نہیں اگر متحد ہے تو ہر بستی میں جمعہ جائز ہے یا کسی ایک خاص حصہ میں جائز ہوگا؟ اگر جائز نہ ہو تو کیوں نہ ہو جب کہ صاحب در مختار نے مصر کی جو تعریف کی ہے وہ تعریف یقیناً صادق آتی ہے۔ اور اگر اس تعریف کو تسلیم نہ کیا جائے تو شامی وغیرہ نے جو تعریف کی ہے وہ تعریف کیوں قابل تسلیم ہو اور ائمہ ثلاثہ کے مذہب کے مطابق جواز جمعہ کا فتویٰ حنفی المذہب ضرورت کی وجہ سے دے سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اقول وبالله التوفیق۔ مذہب حنفی جمعہ کے بارہ میں یہ ہے کہ مصر یعنی شہر میں واجب ہوتا ہے قریہ صغیرہ میں واجب نہیں ہوتا اور قصبہ اور قریہ کبیرہ بھی جس میں بازار و دوکانیں وغیرہ ہوں مصر کے حکم میں ہے وہاں بھی جمعہ درست ہے۔ کما صرح بہ الشامی۔ پس علیحدہ علیحدہ بستیاں جن کے درمیان باغات وغیرہ کا فاصلہ ہے اور ان کے نام علیحدہ علیحدہ ہیں وہ سب قریہ صغیرہ ہیں ان میں جمعہ درست نہیں ہے اور منصفی کے اتحاد کی وجہ سے یہ سب قریہ ایک بستی کے حکم میں نہیں ہو سکتے البتہ ان میں جو جگہ اور بستی ایسی ہو کہ اس میں لکادی کم از کم دو ہزار آدمیوں کی ہو اور اس میں بازار و دوکانیں ہوں اور عرفا وہ شہر یا قصبہ یا بڑا گاؤں سمجھا جاتا ہو اس میں جمعہ صحیح ہے۔ صاحب در مختار کی تعریف مالا یسع اکبر مساجد اہل الکلفین بہا، بے شک اوسع ہے اور اس کی نسبت شامی نے لکھا ہے ہذا صدق علی کثیر من القری۔ مگر یہ تعریف ظاہر الروایۃ کے خلاف ہے، نیز یہ مخدوش ہے اس لئے کہ چھوٹی سے چھوٹی بستی اور قریہ صغیرہ پر بھی کبھی صادق آسکتی ہے اور کبھی بڑے شہر پر بھی صادق نہیں آتی جیسا کہ صاحب شرح مہیہ نے فرمایا کہ حرین شریفین پر یہ تعریف صادق نہیں آتی کیونکہ وہاں لایسع کا اطلاق نہیں آسکتا بلکہ ہمیشہ مسجدیں خالی و فارغ رہ جاتی ہیں۔ بہر حال بایں ہمہ جس جگہ در مختار کی یہ تعریف صادق آجائے اور بہت سے فقہاء کے فتاویٰ کی بنا پر اس جگہ جمعہ کر لیا جائے تو گنجائش ہے۔ کما فی الدر المختار علیہ فتویٰ اکثر الفقہاء۔ فقط۔

خطبہ شروع ہونے کے بعد سنتیں پڑھی جائیں یا نہیں

(سوال ۲۵۸۶) خطبہ شروع ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا کیسا ہے؟

(الجواب) خطبہ شروع ہونے کے بعد سنتیں نہ پڑھیں نہ اول خطبہ کے وقت نہ دوسرے خطبہ کے وقت کما

جاء فی الروایات اذا خرج الامام فلا صلاة ولا کلام (۱) (رواہ الطبرانی فی معجمہ عن ابن عمر

مرفوعاً کما فی فتح الباری)

آیت صلو علیہ وسلمو پر بآواز درود پڑھنا کیسا ہے

(۱) دیکھئے رد المحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۶۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۸. ۱۲ ظفر



(سوال ۱/۲۵۸۷) یہاں کے مسلمانوں میں یہ دستور ہے کہ خطبہ میں جب امام آیت یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما الایہ پڑھتا ہے تو سب مقتدی درود شریف زور سے پڑھتے ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟ اذان خطبہ کا جواب اور اس کے بعد دعا

(سوال ۲/۲۵۸۸) خطبہ کی اذان کا جواب دیتے ہیں اور بعد ختم اذان کے دعا پڑھتے ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں۔ ختم سنت کے بعد اجتماعی دعا بدعت ہے

(سوال ۳/۲۵۸۹) نماز ختم ہونے کے بعد جب امام سنتوں سے فارغ ہو جاتا ہے تو زور زور سے دعا مانگتا ہے اور جو مقتدی فارغ ہو چکے ہوتے ہیں وہ اس کے ساتھ دعا میں شریف ہوتے ہیں یہ دعا لمبی چوڑی ہوتی ہے اور اس کو ضروری سمجھتے ہیں۔ ان امور متذکرہ بالا کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) (۱) یہ جائز نہیں ہے بلکہ کتب فقہ لکھا ہے کہ اس وقت درود شریف دل سے پڑھے زبان سے نہ پڑھے۔ (۱) لا یصلوا علیہ بالجہر بل بالقلب۔ شامی ص ۸۵۷۔

(۲) یہ بھی جائز نہیں ہے۔ قال فی الدر المختار . وینبغی (۲) ان لا یجب بلسانہ اتفاقاً فی الاذان بین یدی الخطیب ج ۱ ص ۳۷۱ ط.س. ج ۲ ص ۳۹۹۔

(۳) یہ امر بھی سنت سے ثابت نہیں لہذا بدعت ہے اس کو ترک کیا جائے۔ بدعت کی مذمت میں احادیث بخیرت وارد ہیں اور فتح اس کا ظاہر ہے اور جس امر سے نمازیوں کی نماز میں خلل ہو اس کو فقہاء منع لکھتے ہیں پس اصرار کرنا ایک امر بدعت پر نہایت مذموم ہے قال علیہ الصلوٰۃ والسلام کل بدعة ضلالة الحدیث وقال علیہ السلام من احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهو رد الحدیث . فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

دیہاتوں میں جمعہ

(سوال ۲۵۹۰) اکثر مسلمان این دیار بقرئی سکونت می دارند ہر قریہ دوسہ ہزار مرد ماں می باشند مگر در ہر مسجد جامع زید از بست و بس و پنج حاضر نمی شود چہ دریں دیار مسجد جامع در یک قریہ متعدد است۔ در چنین قریہ نماز جمعہ گزاردن بایدیانہ؟ احتیاطاً ظہر خانم یانہ؟ اکثر قریہ ہا متصل است اگر بنام فرق بخشے یک قریہ گفتہ می شد در چنین حال ایں چنین قریٰ متصل را یک موضع شمار یا متعدد؟

(الجواب) اگر قریہ کبیرہ ہو تو نماز جمعہ اس میں درست ہے۔ شامی میں قہستانی سے منقول ہے و تقع فرضاً فی

(۱) وكذلك اذا ذكر النبي صلى الله عليه وسلم لا يجوز ان يصلى عليه بالجهر بل بالقلب وعليه الفتوى رملی (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۵۸) ظفیر

(۲) ولا تلتفت الي ما في باب الجمعة من عمدة الرعاية وحاشية الهداية للفاضل اللكهنوي من قوله فلا تکره اجابة الاذان الذي بنوذن بين يدي الخطيب وقد ثبت ذلك من فعل معاوية في صحيح البخاري الخ فان الطبراني في معجمه كما في فتح الباري روى عن ابن عمر مرفوعا اذا خرج الامام فلا صلاة ولا كلام الحديث والكلام بعمومه لكونه تكرة واقعة تحت النفي شامل لا جابة الاذان بين يدي الخطيب ايضا ولا يعارضه فعل معاوية رضي الله تعالى عنه لانه كان اماما كما في البخاري ايضا وجاز للامام ان يجيب بلسانه وحديث ابن عمر ورد في حق المنوتمين ومنعوا عن الكلام عند خروج الامام من المنزل او المقصورة فخروجه مانع للسامعين عن الكلام لا الامام فانه المتكلم على المنبر وهو خارج عن حديث ابن عمر وداخل في حكم حديث معاوية رضي الله تعالى عنه قال تعارض كما لا يخفى والفرق بين ابن عمر وبين معاوية معلوم مثبت في موضعه هذا والتفصيل موضع اخر ۱۲

القصبات والقریٰ اکبیرۃ التي فیها اسواق ج ۱ ص ۴۸ الخ۔ اور احتیاطاً الظہر وہاں جائز نہیں ہے اور اگر قریہ سفیر ہے تو جمعہ وہاں نہ پڑھیں۔ ظہر باجماعت ادا کریں۔ نام کے بدلنے سے قریہ ملحد ہو جاتا ہے۔ فقط کتبہ رشید احمد بنہ شہر الجواب صحیح۔ بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ۔

عصا کے سہارے خطبہ بعد منبر مسنون کیوں ہے  
(سوال ۲۵۹۱) جب بعد من جانے منبر کے لاٹھی پر سہارا دے کر خطبہ پڑھنا منقول نہیں تو یہ سنت کیوں ہے؟

(الجواب) جب آنحضرت ﷺ نے لاٹھی پر سہارا دے کر خطبہ پڑھا تو سنت ہو گیا۔ کسی چیز کے سنت ہونے کے لئے مواظبت شرط نہیں۔ اور جس سنت پر ہمیشگی ہو وہ سنت مؤکدہ ہو جاتی ہے۔ کتبہ رشید احمد۔ الجواب صحیح۔ عزیز الرحمن عفی عنہ۔

یوقت خطبہ اذان سے پہلے یہ کلمات کہنے کیسے ہیں۔

(سوال ۲۵۹۲) وقت خطبہ کے اذان سے پہلے واستووا رحمکم اللہ کہنا کیسا ہے؟  
(الجواب) وقت خطبہ جو اذان خطیب کے سامنے ہو اس کے شروع میں اس لفظ کے کہنے کی ضرورت نہیں البتہ اگر امام بوقت تکبیر تحریمہ ایسا کہے تو مضائقہ نہیں۔ فقط۔

جمعہ کہاں جائز ہے مصر کی تعریف کیا اور سرہند میں جمع کا کیا حکم ہے

(سوال ۲۵۹۳) مذہب حنفیہ کے نزدیک جمعہ کہاں پر جائز ہے؟ مصر کس کو کہتے ہیں اور کیا شرائط ہیں؟ مجدد الف ثانی (رحمۃ اللہ علیہ) جہاں پر مدفون ہیں وہاں پر جمعہ پڑھا ہے آیا جمعہ وہاں پر جائز ہے یا نہیں؟  
(الجواب) مذہب حنفیہ کا جو تمام کتب فقہ حنفیہ میں مذکور یہ ہے کہ جمعہ کے ادا ہونے اور واجب ہونے کے لئے مصر شرط ہے اور مصر کہتے ہیں شہر کو اور قصبہ اور بڑا قریہ بھی حکم شہر میں ہے۔ کذا فی الشامی۔ پس خلاصہ یہ ہے کہ چھوٹے قریہ میں جمعہ نہیں ہوتا وہاں ظہر باجماعت پڑھنی چاہئے اور بڑے قریہ اور قصبہ اور شہر یا متعلقات شہر میں جمعہ پڑھنا چاہئے وہاں احتیاطاً الظہر کی ضرورت نہیں ہے۔

جس جگہ مزار حضرت مجدد الف ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہے وہ متعلق شہر سرہند کے ہے لہذا وہاں جمعہ درست ہے۔ اگر گاؤں چھوٹا ہو اور دکانیں وغیرہ وہاں نہ ہوں تو جمعہ نہ پڑھنا چاہئے اور اگر دوکانیں بازار وہاں موجود ہیں تو جمعہ پڑھنا چاہئے۔

مکرر آنکہ اگر حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بالتصريح وباللتخصيص موضع مذکور میں جمعہ جائز فرمایا ہے تو وہاں جمعہ پڑھنا چاہئے۔ کیونکہ ضرور ہے اس وقت وہاں شرائط جمعہ پائی گئی ہوں گی، اب جمعہ چھوڑنے

(۱) قال فی رد المحتار فی روایۃ ابی داؤد . انه صلی اللہ علیہ وسلم قام ای فی الخطبة متو کتا علی عصا او قوس ۱۵ ونقل القہستانی عن عید المحيط ان اخذ العصا سنة کالقیام ج ۱ ص ۷۲۲ . ط. س. ج ۲ ص ۱۶۳ فقط ..... (اور مسلم جلد ۲ ص ۳۰۵ پر حدیث ذکر دجال میں ہے) فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰتہ فعد علی المنبر (الی) و طعن بمخضرتہ فی المنبر هذه طيبة الحديث . اس حدیث سے منبر پڑھنے کے بعد دست مبارک میں عصا لے کر منبر پر خطبہ فرمانا ثابت ہے۔



کی کوئی وجہ نہیں ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم مفتی مدرسہ۔

بوقت خطبہ تعویذ و تسمیہ آہستہ کیوں پڑھتے ہیں

(سوال ۲۵۹۴) خطبہ کے شروع میں اعوذ بسم اللہ آہستہ کیوں پڑھتے ہیں؟

(الجواب) جہاں اعوذ باللہ و بسم اللہ کا پڑھنا اس جگہ ثابت نہیں ہے۔ (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ عزیز الرحمن۔

بحث احتیاط الظہر

(سوال ۲۵۹۵) احتیاط الظہر پڑھنا درست ہے یا نہیں اگر درست نہیں ہے تو مولانا اشرف علی صاحب نے بہشتی گوہر صفحہ ۱۰۳ میں جو مسئلہ لکھا ہے اس کا کیا مطلب ہے۔

مسئلہ :- بعض لوگ جمعہ کے بعد ظہر احتیاطی پڑھا کرتے ہیں چونکہ عوام کا اعتقاد اس سے بہت بگڑ گیا ہے ان کو مطلقاً منع کرنا چاہئے البتہ اگر کوئی ذی علم پڑھنا چاہے تو اپنے پڑھنے کی کسی کو اطلاع نہ کرے۔

(الجواب) مسئلہ دربارہ احتیاط الظہر یہی ہے جو کہ مولانا اشرف علی صاحب نے بہشتی گوہر میں لکھا ہے (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بوقت سنت و عظم

(سوال ۲۵۹۶) قبل نماز جمعہ و خطبہ ایک واعظ جامع مسجد میں ہمیشہ وعظ کرتا ہے اور سنت پڑھنے والے ہمیشہ سنت پڑھتے رہتے ہیں اور کبھی لڑکے نابالغوں سے قرآن شریف پڑھوایا جاتا ہے جس سے نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے ایسے مواقع میں وعظ اور قرآن شریف پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کہ رفع الصوت بالذکر جس سے نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہو یا ناہمین کو ایذا ہو ممنوع ہے۔ فی الشامی ولا یعارض ذلك حدیث خیر الذکر التحفی لانه حیث خیف الریاء او تاذی المصلین او النیام فان خلا مما ذکر فقال بعض اهل العلم بان الجهر افضل شامی پس ہر گاہ ذکر اللہ کے ساتھ جہر کرنے کو منع کیا گیا ہے۔ نمازیوں کی تکلیف کی وجہ سے پس وعظ کو منع کرنا درجہ اولیٰ ہے۔ اسی طرح قرآن شریف جہر سے پڑھنا اور اس موقع پر کہ نمازی نماز پڑھ رہے ہیں اور قرآن شریف پکار کر پڑھنے سے ان کی نمازوں میں خلل واقع ہوتا ہے ممنوع ہے، فقط۔

بین الخطبتین دعا

(سوال ۲۵۹۷) ما قولکم دام فضلکم فی الدعاء برفع الیدین فی الجلسة الحنفیة بین الخطبتین لیوم الجمعة هل له ثبوت عنه صلی اللہ علیہ وسلم فالاتباع فی فعلہ ام فی ترکہ وعلی الثانی فهل هو جائز ام مکروہ وعلی الثانی فهل کراهیة تنزیہیة ام تحریمیة افیدونا بالانقل الصریح . رحمکم اللہ۔

(۱) ویداء بالتعوذ شراً قال الشامی ای قبل الخطبة الا ولی الخ شامی ج ۱ ص ۷۴۷ ط.س.ج ۲ ص ۱۴۹ جمیل الرحمن. (۲) نعم ان ادى الى مفسدة لا تفعل جہاراً او لکلام عند عدوہا ولذا قال المقدسی نحن لا نأمر بذلك امثال هذه العوام بل ندل علیہ الخواص (شامی جلد اول ص ۷۵۴ باب الجمعة . تحت قول صاحب الدر المختار فصلی بعدھا اخر ظہر الخ.

(الجواب) نفس الدعاء مع قطع النظر عن رفع اليدين في هذه الجلسة مما لم يثبت عنده صلى الله عليه وسلم كما صرح به المحدث الدهلوی فی شرح سفر السعادت و شرح المشکوٰۃ حيث قال ان حضرت صلى الله عليه وسلم در میان دو خطبہ بہ نشے و خاموش بودی و عاء از آل حضرت ﷺ درین وقت بہ ثبوت نہ رسیدہ قال فی غایۃ الاوطار۔ لحاوی فرماتے ہیں کہ اس جلسہ میں کوئی دعا آنحضرت ﷺ سے ثابت نہیں۔ مولانا عبدالحی صاحب اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں کہ اس وقت میں نفس دعا منقول نہیں ہے چہ جائیکہ رفع اليدين الخ فلا تباع ترکہ غایۃ الاوطار۔ شرح در مختار میں ہے کہ ہاتھ اٹھانا بھی در میان خطبتین کے دعا کے واسطے غیر مشروع ہے۔ اور جامع الخطیب میں ہے کہ ہاتھ اٹھانا در میان خطبتین کے دعا کے واسطے حرام ہے الخ فعلم من هذه النقول ان الدعاء برفع اليدين في الجلسة المذكورة غير مشروع و مكروه تحريم و علينا اتباع ما صرح حواہ كما افتوا ولعل الاصل في ذلك ما رواه الترمذی فی صحيحہ حدثنا احمد بن حنبل حدثنا حصين قال سمعت عمارة بن ربيعة وبشر بن مروان يخطب فرفع يديه في الدعاء فقال عمارة قبح الله هاتين اليدين القصيرتين لقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما يزيد على ان يقول هكذا و اشار هيشم بالسبابة قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح قال ابو الطيب في شرح هذا الحديث و اشارته صلى الله عليه وسلم لعلها كانت وقت التشهد اى التوجه والله تعالى اعلم وقال النووي فيه ان السنة ان لا ترفع اليد في الخطبة وهو قول مالك رح واصحابنا وغيرهم وحكى القاضى عن بعض السلف وبعض المالكية ابا حة لان النبى صلى الله عليه وسلم رفع يديه في خطبة الجمعة حين استسقى واجاب الا ولون بان هذا الرفع كان لعارض ففى التحرير المختار لسردالمختار على قوله قلت قد صرح به فى الدر ايضاً من كتاب صفة الصلوة بعد كلام ان ترك السنة المؤكدة قريب من الحرام وان تاركها يستوجب التضليل واللوم اه فكما ان بشير بن مروان ارتكب امرا مكروها تحريما حتى التحقق اللوم والدعاء عليه بقوله قبح الله هاتين اليدين القصيرتين بسبب اتيانه فعلا فى الخطبة لم يفعله صلى الله عليه وسلم وترك السنة النبوى صلى الله عليه وسلم كذلك من يرفع يديه فى الجلسة الخفيفة بين الخطبتين للدعاء يستحق ان يدعى عليه ويقال فى حقه قبح الله هاتين اليدين اه لانه صلى الله عليه وسلم لم يفعله فهو تارك للسنة النبوية صلى الله عليه وسلم ومرتكب امر مكروه تحريما اذ لا يؤم على الفعل المباح والمكروه تنزيها الذى مرجعه خلاف الاولى فقط.



## الباب السادس عشر في صلاة العیدین

عید گاہ میں باواز تکبیر نہ کہی جائے

(سوال ۲۵۹۸) اکثر جگہ عید گاہ میں نماز سے پہلے بار بار تکبیر باواز بلند پڑھا کرتے ہیں تاکہ لوگ دور سے سن کر جلدی چلے آویں، اس طرح سے پکار کر پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) قال عطاء اخبرني جابر بن عبد الله ان لا اذان للصلاة يوم الفطر حين يخرج الامام ولا بعد ما يخرج ولا اقامة ولا نداء ولا منشي لا نداء يومئذ ولا اقامة (۱) رواه مسلم۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عیدین کے دن عید گاہ میں کوئی آواز اور تکبیر وغیرہ بغرض بلانے لوگوں کے نہ کہی جاوے۔

جماعت میں تفریق کرنے والے کی نماز ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۵۹۹) ایک شخص کو یہاں کے لوگوں نے برائے عید و جمعہ خطیب و امام مقرر کر رکھا ہے۔ سب لوگ اس امام سے خوش ہیں۔ اب ایک شخص نے بوجہ فساد مچانے کے دعویٰ کیا کہ میں نماز پڑھاؤں گا۔ لوگوں نے روکا جب کچھ نہ چل سکی تو اس مفسد نے دو چار آدمی ساتھ لے کر تھوڑے سے فاصلے سے جماعت شروع ہوتے ہی ان آدمیوں کے ساتھ علیحدہ جماعت کر لی۔ اب یہ تحریر فرمائیے کہ ان مفسدوں کی نماز ہوئی کہ نہیں۔

(الجواب) نماز اس مدعی امامت اور مقتدیوں کی ہو گئی۔ (۲) مگر وہ گنہگار ہوئے اس تفریق و فساد کی وجہ سے۔

عید کا خطبہ کسی نے دیا اور نماز کسی نے پڑھائی تو بھی نماز ہو گئی

(سوال ۲۶۰۰) نماز عید ایک شخص نے پڑھائی اور خطبہ دوسرے شخص نے پڑھا تو نماز ہوئی یا نہیں ہوئی۔

(الجواب) نماز ہو جاتی ہے مگر بہتر و مناسب یہ ہے کہ خطبہ و نماز ایک شخص پڑھائے۔ فی الدر المختار۔ لا ينبغي ان يصلي غير الخطيب فان فعل الخ جاز الخ (۳) فقط

عید فطر کے دن بوجہ بارش نماز عید نہ ہو سکے تو دوسرے دن پڑھی جائے

(سوال ۲۶۰۱) نماز عید الفطر اس روز بوجہ بارش نہ ہو تو دوسرے روز پڑھنا جائز ہے کہ نہیں۔

(الجواب) جائز ہے۔

دو فریق نے دو جگہ نماز عید ادا کی تو بھی درست ہوگی

(سوال ۲۶۰۲) نماز عید کی ایک فریق عید گاہ میں پڑھتا ہے اور دوسرا فریق بوجہ عناو کے شہر سے باہر علیحدہ پڑھتا ہے یہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) نماز عید شہر سے باہر عید گاہ میں پڑھنا مستحب ہے اگر دو فریق نے دو جگہ نماز عید پڑھی تو دونوں کی نماز ہو گئی۔ (۴)

(۱) مشکوٰۃ باب العیدین فصل ثالث ص ۱۲۷

(۲) تودی بمصر واحد بمواضع كثيرة اتفاقا (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة العیدین ج ۱ ص ۷۸۳) ظفیر۔

(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۷۱ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۲. ۱۲

ظفیر۔ (۴) ویؤخر بعدد كمطر الى الزوال من العید فقط (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة العیدین ج ۱ ص ۷۸۳ ط.س. ج ۲ ص ۱۷۶) ظفیر۔ (۵) ثم خروجه الى الجبانة الخ والخروج اليها اي الجبانة لصلاة العيد سنة وان وسعهم

المسجد الجامع الخ وتودی بمصر واحد بمواضع كثيرة اتفاقا (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة العیدین ج ۱ ص ۷۷۶ و ج ۱ ص ۷۸۳ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۸. ۱۶۹) ظفیر۔



## عیدین میں تکبیرات زوائد کی تعداد

(سوال ۲۶۰۳) عیدین کی نماز بارہ تکبیر سے پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے ویصلی بهم الامام رعتین مثلیاً قبل الزوائد وہی ثلث تکبیرات فی کل رکعة الخ وفی الشامی فالعمل الان بما ہوا لمذہب عندنا کذا فی شرح المنیۃ شامی۔ (۱) جلد اول۔ باب العیدین۔ اس معلوم ہوا کہ حنفی اپنے مذہب کے موافق ہر رکعت تین تکبیرات زوائد پر اکتفاء کرے زیادہ نہ کرے۔ فقط۔

## عیدین کی نماز کے لئے باہر نکلنا سنت ہے

(سوال ۲۶۰۴) ما قولکم ایہا العلماء الکرام رحمکم اللہ ودام فضلکم فی ان الخروج الى المصلی يوم العیدین لصلوٰتہا مستحب ام سنة مؤکدة وان ما تعریف المصلی وما حکمہ وما شرائط وجوہہما وادائہما واین یصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ العیدین مدۃ عمرہ الشریف بینوا المسائل الخمسة بعبارة واضحة بحوالۃ الکتاب فتصیروا اجرا جزیلا من اللہ العزیز الوہاب۔

(الجواب) وهو الملهم للصواب الخروج الى المصلی يوم العیدین لصلوٰتہما بالقول المعتبر والصحيح عند عامة الفقهاء سنة مؤکدة لا مستحب وان كان بعضهم قائلین باستحبابہ لكن الصحيح والمعتبر عندهم كونه ای كون الخروج الى المصلی يوم العیدین سنة مؤکدة (۲) كما حققه العلامة مولانا عبدالحی رحمہ اللہ فی کتابہ المسمى بمجموعة الفتاوى تحت جواب السؤال المہندس بہندسة نمبر ۱۸۷ علی الصفحة المہندسة بہندسة ص ۳۷۵ و ص ۳۷۶ بهذه العبارة هو المصوب بعض فقهاء قائل باستحباب آن شدہ اند لیکن صحیح و معتبر نزد ایشان بودنش سنت مؤکدة است در بحر الرائق از تجنیس نقل می سازدو الخروج الى الجبانتہ سنتہ الصلوٰۃ العیدین وان كان یسعون المسجد الجامع عند عامة المشائخ ہوا لصحيح انتهى . وهمچنین است در

نبرازیہ وجامع الرموز و منح الغفار شرح تنویر الابصار وغیرہ واز کتب احیث و سیر ثابت است کہ آنحضرت ﷺ وائما برائے نماز عیدین بھجرات شریف می بردند و فی عمرہ بجزیک مرتبہ بعد ربارش گاہے در مسجد خود کہ از جملہ اماکن بدر چہا افضل است نماز عیدین ادا نفرمودہ اند و خلفائے راشدین ہم بریں مواظبت فرمودہ اند و ایں مواظبت نہ بر سبیل عادت بود و نہ بوجہ ضرورت بلکہ بر سبیل عبادت تا بوجہ کثرت جمعیت تزايد ثواب گردد و شوکت اسلام ظاہر گردد و هذا اية للسنة علی سبیل التأكيد و فی موضع اخر من هذا الکتاب تحت جواب السؤال المہندس بہندسة ص ۱۹۴ و ص ۳۸۵ و ص ۳۸۶ هکذا الجواب خروج الى الجبانتہ برائے نماز عیدین سنت مؤکدة است چنانچہ محشی شرح وقایہ مولوی عبدالحی دام فضلہ بر حاشیہ شرح وقایہ عمدة الرعاية تحریر فرمودہ اند قال فی شرح الوقایہ حبب يوم الفطر ان یا کل قبل صلوٰۃ و یستاک و یغتسل و یتطیب و یلبس احسن ثیابہ و یودی فطر ته و یخرج الى المصلی غیر مکبر جہراً فی طریقہ. انتهى

(۱) رد المحتار باب صلوٰۃ العیدین مطبوعہ عثمانیہ ج ۱ ص ۷۸۰ ط.س. ج ۲ ص ۱۷۲. ۱۲ ظفیر۔

(۲) والخروج اليها ای الجبانتہ لصلوة العيد سنة الخ هو الصحيح (در مختار) قال فی الظهيرية وقال بعضهم ليس بسنة الخ والصحيح هو الاول (رد المحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۶ و ج ۱ ص ۷۷۷ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۹). ظفیر۔



قوله حب بصيغة المجهول من التحبيب والمراد به اعم من السنة المتوكدة والمستحب فان بعض الامور المذكورة عدوه من السنن المتوكدة وغير قوله يستاك هذا من السنن العامة عند كل وضوء ومستحب عند كل صلوة فيكون مستحباً وسنة ايضاً في العيدين بالطريق الاولى قوله ويؤدى فطرته بالكسراى صدقة الفطرو هو ان كان ادائها واجباً لكن ادائها قبل الخروج الى المصلى مسنون هو المنقول عن ابن عمر قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفطر ان نؤديها قبل خروج الناس الى الصلوة اخرج البخارى ومسلم قوله ويخرج الى المصلى بصيغة المفعول هو موضع فى اصل حراء يصلى فيه صلوة العيدين ويقال له الجبانة ومطلق الخروج من بيته الى الصلوة وان كان واجباً بناءً على ان ما يتم به الواجب واجب لكن الخروج الى الجبانة سنة متوكدة وان وسعهم المسجد الجامع فان صلوا فى مساجد المصر من غير عذر جازت صلواتهم وتركوا السنة هذا هو الصحيح كما فى الظهيرية وفى الخلاصة والخانية السنة ان يخرج الامام الى الجبانة ويستخلف غيره ليصلى فى المصر با لضعفاء بناءً على ان صلوة العيدين فى موضعين جائزة بالا اتفاق انتهى والا صل فيه ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يخرج الى المصلى ولم يصل صلوة العيدين فى مسجده مع شرفه الا مرة بعذر المطر كما بسطه ابن القيم فى زاد المعاد والقسطالانى فى مواهب اللدنية وغيرهما والا حاديت فى هذا الباب مخرجة فيكتب السنن وغيرها وقد وقع النزاع بين العلماء فى عصرنا فى ان الخروج الى المصلى سنة ام مستحب فافتى اكثرهم بانه سنة متوكدة وهذا هو القول المنصور الموافق لكتب الاصول والفروع المطابق لما عليه الجمهور وقيل انه مستحب وقول باطل لا وجه له وافرط بعضهم فقال انه واجب وهو قول مردود ولا عبرة به وللتفصيل مقام اخر انتهى وقال فى الدر المختار وندب يوم الفطر اكله الى قوله واداء فطرته صح عطفه على اكله لان الكلام كله قبل الخروج ومن ثم اتى بكلمة ثم خروجه ليفيد تراخيه عن جميع ما مر ما شيئاً الى الجبانة وهى المصلى العام والواجب مطلق التوجه والخروج اليها الى الجبانة لصلوة العيد سنة وان يسعهم المسجد الجامع وهو الصحيح.

والمجيب مصيب فيما اجاب محمد عباس على ، هذا الجواب موافق للسنة والكتاب حرره الفقير محمد محسن الجونفورى الجواب صحيح والراى نجيح لا شبهة فى ان مقتضى الا دلة الشرعية هو كون الخروج الى المصلى سنة متوكدة والقول بالا استحباب ليس بمعتبر عند اولى الالباب حرره الراجى عفوريه القوى ابو الحسنات محمد عبدالحى تجاوز الله عن ذنبه الجلى والخفى.

واما تعريف المصلى قد مرفى ضمن هذا الجواب واما حكمه اى حكم المصلى كحكم سائر المساجد واما شرائط ادائها ووجوبها هى شرايط الجمعة وجوباً واداءً سوى الخطبة كما



قال فی شرح الوقایة شرط لها شروط الجمعة وجوباً واداءً الا الخطبة واما المواضع الذي كان يصلي النبي صلى الله عليه وسلم فيه صلوٰۃ العیدین هو موضع فی الصحراء خارج المدينة المنورة فی جانب الغربی من المسجد النبوی صلى الله عليه وسلم وبنه وبين المسجد الشريف الف اذرع كما قال مولانا محمد عبدالحی فی کتابہ المذکور ص ۶۶ جلد نمبر ۳ بهذه العبارة قوله از عادت نبوی ﷺ آن بود کہ بطرف مصلى تشریف می بردند و آن مکاشی است بیرون مدینہ منورہ جانب غربی مسجد شریف و میان وے و مسجد شریف ہزار ذراع است۔ کما قال ابن حجر۔ واللہ اعلم بالصواب۔

عیدین کے نماز کے بعد دعا

(سوال ۲۶۰۵) آنحضرت ﷺ بعد نماز عیدین دعائیں لگتے تھے یا نہیں۔

(الجواب) عام طور سے نماز کے بعد دعائیں لگنا وارد ہوا ہے لہذا عیدین کی نماز کے بعد بھی دعائیں لگنا مسنون و مستحب ہے۔ فقط۔

صلوٰۃ عیدین میں سجدہ سہو کا حکم اور فرض سے واجب کی طرف واپسی

(سوال ۲۶۰۶) صلوٰۃ عید میں امام سہو بعض تکبیرات واجبہ چھوڑ کر رکوع میں چلا گیا بعدہ رکوع سے لوٹ کر قومہ میں آکر تکبیر کہی اور پھر رکوع میں گیا۔ تو اس صورت میں نماز صحیح ہو گئی یا اعادہ واجب ہے یا سجدہ سہو لازم ہے۔ اور اگر تکبیر چھوٹ جائے تو کیا حکم ہے اور سجدہ سہو عیدین میں اور جمعہ میں کرنے نہ کرنے کے بارے میں معمول یہ کیا ہے۔ اور عود من الفرض الی الواجب مفسد صلوٰۃ ہے یا کیا۔ اور سجدہ سہو لازم نہیں تھا مگر شبہتہ کر لیا کہ شاید کوئی موجب سہو واقع ہوا ہو تو اس کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) صحیح یہ ہے کہ نماز ہو گئی مگر ایسا کرنا نہ چاہئے تھا۔ در مختار میں ہے کما لور کع الا امام قبل ان یکبر فان الا امام یکبر فی البرکوع ولا يعود الی القيام لیکبر فی ظاہر الروایۃ فلو عاد ینبغی الفساد۔ شامی میں اس پر کہا ہے وقد علمت ان العود روایۃ النوادر علی انه یقال علیہ ما قالہ ابن الہمام فی ترجیح القول بعدم الفساد فیما لو عاد الی القعود الاول بعد ما استتم قائما بان فیہ رفض الفرض لا جل الواجب وهو وان لم یحل فهو با لصحة لا یخل۔ (۱) شامی۔ ج ۱ ص ۵۶۱۔ اور تکبیرات کا بالکل چھوٹ جانا یا بطریق مذکور قومہ میں ادا کرنا باعتبار ترک واجب برابر ہے اور نماز دونوں صورت میں ہو جاتی ہے۔ ایسے امور کے ترک پر دراصل سجدہ سہو لازم ہوتا ہے اور سجدہ سہو سے اس کا انجبار ہوتا ہے لیکن جمعہ اور عیدین میں فقہاء نے ترک سجدہ سہو کو اختیار فرمایا ہے جیسا کہ در مختار میں والسہوہ فی صلاۃ العید والجمعة والمکتوبۃ والتطوع سواء والمختار عند المتأخرین عدمہ فی الا ولین لدفع الفتنة الخ (۲) وھکذا فی الشامی۔ اور تحقیق ابن ہمام سے یہ بھی واضح ہوا کہ ترک فرض الی الواجب مفسد صلوٰۃ نہیں ہے اور در صورتیکہ سجدہ سہو لازم نہ ہو اور غلطی اور شبہ سے کر لیا جاوے تو نماز ہو جاتی ہے۔ فقط۔

(۱) ردالمحتار باب العیدین جلد اول ج ۱ ص ۷۸۲ مطبوعہ در سعادت۔ ط. س. ج ۲ ص ۱۷۴ ۱۲ ظفیر۔

(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب سجود السہو ج ۱ ص ۷۰۵۔ ط. س. ج ۲ ص ۹۲۔ ۱۲ ظفیر۔



## عیدین بعد نماز دعا اور اس سلسلہ میں اکابر کا مسلک

(سوال ۲۶۰۷) الرشید نمبر ۱ ماہ رجب المرجب سن ۱۳۳۵ھ جلد چہارم میں اس طور کا ایک مسئلہ ہے جواب میں لکھا ہے مع حوالہ عبارت شامی و حسن حصین وغیرہ کہ اتباع رسول اللہ ﷺ نماز عیدین کے بعد دعا کرنے میں ہے اس کے ترک میں نہیں اور خطبہ کے بعد اتباع سنت دعائے کرنے میں ہے مجموعہ فتاویٰ مولوی عبدالحی میں ایک استفتاء اسی مضمون کا ہے جس کے جواب میں مولانا نے خود لکھا ہے کہ روایات حدیث سے اسی قدر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نماز عید سے فراغت کر کے خطبہ پڑھتے تھے اور بعد اس کے معاودت فرماتے تھے۔ دعا مانگنا بعد نماز یا بعد خطبہ کے آپ سے ثابت نہیں ہے۔

ایسے ہی صحابہ کرام و تابعین عظام سے ثبوت اس کا نظر سے نہیں گزرا بہشتی گوہر میں عیدین کی نماز کے بیان میں مرقوم ہے۔ مسئلہ۔ بعد نماز عیدین یا بعد خطبہ دعا مانگنا نبی ﷺ سے اور ان کے صحابہ و تابعین سے منقول نہیں، اور اگر ان حضرات نے کبھی دعا مانگی ہوتی تو ضرور نقل کی جاتی۔ لہذا غرض اتباع دعائے مانگنا دعا مانگنے سے بہتر ہے۔ ایسی حالت میں ہم لوگوں کے لئے واجب العمل کیا ہے۔

(الجواب) ہمارے حضرات اکابر مثل حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ اور حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی اور دیگر حضرات اساتذہ مثل حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب صدر مدرس سابق مدرسہ ہذا (دارالعلوم دیوبند) اور حضرت مولانا محمود حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ ہذا (دارالعلوم دیوبند) وغیرہم کا یہی معمول رہا ہے کہ بعد عیدین کے بھی مثل تمام نمازوں کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تھے اور احادیث سے بھی مطلقاً نمازوں کے بعد دعا مانگنا ثابت ہے اس میں عیدین کی نماز بھی داخل ہے لہذا رائج ہمارے نزدیک یہی ہے کہ دعا بعد نماز عیدین بھی مستحب ہے۔ اور مولانا عبدالحی صاحب کا فتویٰ بندہ نے بھی دیکھا تھا۔ محض اس وجہ سے کہ عیدین کی نماز کے بعد دعا کا ذکر نہیں ہے، دعا کا نہ ہونا معلوم نہیں ہوتا اور دیگر احادیث سے سب نمازوں کے بعد دعا ہونا ثابت ہے پس اس کو بھی اس پر محمول کیا جاوے گا کیونکہ جب کلیۃً استحباب دعا کا بعد صلوٰۃ ثابت ہو گیا تو اب یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر نماز کے بعد تصریح وارد ہو، کما ہو ظاہر۔ اور بہشتی گوہر میں بھی غالباً مولانا عبدالحی صاحب کے فتوے کے اتباع سے ایسا لکھا گیا ہے۔ بندہ کے نزدیک وہ مسلم نہیں ہے۔ فقط۔

## خطبہ عیدین کی ابتدا تکبیر سے مستحب ہے

(سوال ۲۶۰۸) خطبہ عیدین کے آغاز میں تکبیر کہہ کر شروع کرنا مسنون ہے۔ تکبیر خطبہ کے طور پر بالجہر کہے یا آہستہ اور پھر خطبہ شروع کرے۔

(الجواب) خطبہ عیدین میں یہ مستحب لکھا ہے کہ پہلے خطبہ کو شروع کرنے سے پہلے نوبار تکبیر بالجہر متواتر پڑھے اور دوسرے خطبہ کی اول سات دفعہ تکبیر بالجہر کہے درمختار میں ہے ویستحب ان یستفتح الا ولیٰ بتسع تکبیرات تتری ای متتابعات والثانیۃ بسبع ہو السنۃ الخ (۱) فقط۔



## عادل گواہوں کی شہادت پر نماز عیدین

(سوال ۲۶۰۹) بعض لوگوں نے جمعرات کو اور بعض نے جمعہ کو نماز عید الاضحیٰ پڑھی اور اس زمانہ میں کہ عادل کی صفت مفقود ہے شرائط عادل وغیرہ ہونا گواہان رویت ہلال کو ضروری ہے یا کلمہ شہادت پڑھ دینے کے بعد کافی شہادت متصور ہوگی اور جن لوگوں نے جمعرات کو نماز عید الاضحیٰ کی پڑھی وہ نماز ہوئی یا نہیں اور جنہوں نے جمعہ کو پڑھی وہ ہوئی یا نہ۔ اور کیا گیارہویں بارہویں تاریخ کو بھی نماز عید الاضحیٰ ہو سکتی ہے۔

(الجواب) عدالت گواہان کی ثبوت رویت ہلال کے لئے ضروری ہے اور جب کہ گواہ عادل نہ ہوں تو ان کی گواہی پر اعتماد کر کے منجانبہ کو نماز عید الاضحیٰ نہ پڑھنی چاہئے تھی اور وہ نماز نہیں ہوئی۔ (۱) جن لوگوں نے جمعہ کو نماز پڑھی وہ حق پر ہیں۔ اور یہ صحیح ہے کہ عید الاضحیٰ کی نماز عذر کی وجہ سے گیارہ بارہ تاریخ کو بھی ہو سکتی ہے۔ (۲) فقط۔

## عیدین میں خطبہ کہاں سے دے

(سوال ۲۶۱۰) عیدین کے خطبہ میں امام کس جگہ کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے، بعض مولوی کہتے ہیں کہ جس جگہ نماز پڑھے اسی جگہ خطبہ پڑھے دوسری جگہ خطبہ پڑھنا جائز نہیں۔

(الجواب) بعد نماز عیدین کے امام منبر پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے یہی سنت ہے۔ نماز اور خطبہ کی جگہ ایک نہیں ہوتی نماز پڑھانے کے لئے امام نیچے کھڑا ہوتا ہے اور خطبہ منبر پر جا کر پڑھتا ہے۔ (۲) فقط۔

## دو عادل گواہ کی گواہی سے رویت ثابت ہو جاتی ہے

(سوال ۲۶۱۱) زید و عمر نے جن میں بظاہر کوئی خرابی نہیں ہے عید الاضحیٰ کا چاند انتیس ۲۹ کو دیکھا اور قاضی کے پاس شہادت دی قاضی نے شہادت کو تسلیم کر کے حکم دے دیا۔ ایک گروہ نے تیس کے چاند کے حساب سے عید کی اور ایک گروہ نے انتیس کے حساب سے اور ایک گروہ نے دونوں دن نماز پڑھی اس صورت میں قاضی اور گروہ مذکور کے لئے کیا حکم ہے اور شاہدین کے لئے کیا۔

(الجواب) اگر دو عادل نے شہادت رویت ہلال کی دی تو رویت ثابت ہو گئی سب کو وہاں اسی کے موافق عید الاضحیٰ کی نماز ادا کرنی چاہئے تھی، جنہوں نے باوجود عدالت شہود اس شہادت کے موافق عمل نہ کیا غلطی کی لیکن اگر شہود باقاعدہ شریعہ عادل و متقی پر ہیزگار نہ تھے تو پھر اس پر عمل نہ کرنے والے حق پر تھے۔ واضح ہو کہ قاضی شرعی اس زمانہ میں ایسا نہیں ہے جس کا حکم باوجود گواہوں کے عادل وثقہ نہ ہونے کے نافذ مانا جائے۔ (۳) فقط۔

(۱) للصوص مع غیم وغبار خبر عدل المستور الخ لا فاسق اتفاقا (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الصوم ج ۱ ص ۱۲۳ ط. س. ج ۲ ص ۳۸۵) ظفیر

(۲) لکن هنا يجوز تأخيرها (ای فی صلاة الاضحی) الی اخر ثالث ایام البحر بلا عذر مع الکراهة ویه ای بالعذر بدونها (الدر المختار باب العیدین ج ۱ ص ۷۸۳ ط. س. ج ۲ ص ۱۸۶) ظفیر

(۳) وما سن فی الجمعة ویکره یسن فیها ویکره الخ وان یکبر قبل نزوله من المنبر (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۸۲ ط. س. ج ۲ ص ۱۷۵) ظفیر

(۴) ولو كانوا ابلدة لا حاکم فیها صاموا بقول ثقة وافر وایا خبر عدلین مع العلة للضرورة (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الصوم ج ۲ ص ۱۲۵ ط. س. ج ۲ ص ۳۸۶) ظفیر



یوم النحر میں جملہ شرائط صوم کی رعایت مستحب ہے

(سوال ۲۶۱۲) یوم النحر میں یعنی دسویں ذی الحجہ کو قبل نماز عید صرف نہ کھانا پینا مسنون ہے یا کہ جملہ شرائط صوم رعایت رکھنا ضروری ہیں آیا جماع سے بھی احتراز چاہئے یا نہیں۔

(الجواب) جملہ شرائط صوم کا لحاظ قربانی سے پہلے مستحب ہے اور در مختار میں ہے کہ قربانی سے پہلے نہ کھانا مستحب ہے اگرچہ وہ قربانی نہ کرے اور اگر کھالیوے تو کچھ کراہت نہیں ہے۔ (۱) اور شامی میں ہے یندب الا مساک عما یفطر الصائم۔ (۲) یعنی رکنا ان اشیاء سے مستحب ہے جن سے روزہ افطار ہو جاوے۔ فقط۔

عید کا خطبہ مختصر ہونا چاہئے اور خطبہ سننا واجب ہے

(سوال ۲۶۱۳) زید نے خطبہ مولانا عبدالحی لکھنوی عید میں پڑھا جس کے ہر دو خطبہ کی طوالت تخمیناً چھ صفحے ہوئی۔ اس پر عمر اعتراض کرتا ہے کہ اتنے بڑے خطبے کے سننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے فوراً چلا آنا چاہئے، کیا شرعاً اتنے بڑے خطبے کے سننے کا وہ حکم نہیں ہے جو ایک مختصر کے سننے کا ہے۔

(الجواب) در مختار میں ہے وتکرہ زیاد تهما علی قدر سورة من طوال المفصل وفي الشامي قوله وتکرہ الخ عبارة القهستاني وزيادة التطويل مکروهة الخ۔ (۳)

اور مشکوٰۃ شریف میں یہ حدیث مروی ہے وعن عمار قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان طول صلوٰۃ الرجل وقصر خطبة مئنة من فقهه فاطيلوا الصلوٰۃ واقصر وا الخطبة وان من البيان سحراً رواه مسلم (۴) پس معلوم ہوا کہ زیادہ دراز کرنا خطبہ کا مکروہ ہے لیکن خطبہ جس قدر بھی ہو سننا اس کا ضروری ہے۔

کراہت خطبہ کے دراز کرنے والے کے حق میں ہے سننے والوں پر تمام خطبہ کا سننا واجب ہے۔ در مختار میں ہے وكذا يجب الاستماع لسائر الخطب كخطبة نكاح وخطبة عيد وختم على المعتمد الخ۔ (۵) فقط۔

اچھایہ ہے کہ خطیب و امام ایک ہی شخص ہو

(سوال ۲۶۱۴) عیدین میں امام و خطیب دو مختلف شخص مقرر ہوئے ہیں یعنی ایک شخص امامت کراتا ہے دوسرا شخص خطبہ پڑھتا ہے کیا یہ فعل جائز ہے کیا آنحضرت ﷺ یا صحابہؓ کے زمانے میں ایسی نظیر پائی جاتی ہے۔

(الجواب) یہ فعل جائز ہے کہ ایک شخص امام ہو اور خطیب دوسرا، لیکن اولیٰ یہ ہے کہ جو امام ہو وہ ہی خطبہ

(۱) ویندب تاخیراً کله عنها وان لم یضح فی الاصح ولو اکل لم یکرہ ای تحریم ( الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة العیدین ج ۱ ص ۷۸۴ ط.س. ج ۲ ص ۱۷۶..... ۱۷۷) ظفیر۔  
(۲) ردالمحتار باب صلاة العیدین (ج ۱ ص ۷۸۴ ط.س. ج ۲ ص ۱۷۶) ۱۲ ظفیر۔  
(۳) ردالمحتار باب الجمعة (ج ۱ ص ۷۵۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۴۸) ۱۲ ظفیر۔  
(۴) مشکوٰۃ باب الخطبة والصلوٰۃ فصل اول ص ۱۳۳. ۱۲ ظفیر۔

پڑھے۔ کذا فی الدر المختار (۱) فقط۔

چھ زوائد تکبیرات کا عیدین میں ثبوت

(سوال ۲۶۱۵) رسول اللہ ﷺ کا عیدین کی نماز کو چھ تکبیروں کے ساتھ پڑھنا چھ تکبیروں کے ساتھ نماز ادا کرنے کا حکم دینا ثابت ہے یا نہیں۔

(الجواب) شرح منیہ میں کہا کہ عیدین کی ہر ایک رکعت میں تین تکبیریں علاوہ تکبیر افتتاح کے بہت سے جلیل القدر صحابہؓ سے ثابت ہیں اور رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں۔ والتحقق فی المطولات۔ (۲) فقط۔

جو عید گاہ آبادی کے بڑھنے سے آبادی کے اندر آگئی وہ صحرا کے حکم میں نہیں ہے۔

(سوال ۲۶۱۶) عید گاہ قدیم جو بڑھنے سے آبادی کے اندر آگئی ہے اور اس میں نماز پجگانہ باذان و جماعت ہوتی ہے، اب چند لوگ اتباعاً للسنۃ صحرائیں صلوٰۃ العیدین کے مجوز ہیں اس صورت میں کیا حکم شرعاً ہے۔

(الجواب) نماز عیدین کے لئے مسنون طریقہ یہی ہے کہ صحراء میں آبادی سے باہر پڑھیں لہذا جو لوگ اس کے مجوز ہیں کہ اس کے آبادی سے باہر صحراء میں نماز عید اداء کی جاوے وہ حق پر ہیں، عید گاہ قدیم جو کہ مسجد نماز پجگانہ ہوگئی اور بستی کے اندر آگئی وہ حکم جبانہ یعنی صحراء نہیں رہی۔ (۳) فقط۔

بچے جماعت عیدین میں کہاں کھڑے ہوں

(سوال ۲۶۱۷) عید گاہ میں بچوں کا جماعت کے اندر کھڑے ہونا یا نمازی کے سامنے بیٹھنا اور امام کے دانے بائیں نابالغ بچوں کو کھڑا کرنے میں کیا خرابی ہے۔

(الجواب) نابالغ بچوں کے لئے حکم تو یہ ہے کہ اگر جماعت میں شامل ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں خواہ عیدین کی جماعت ہو یا دیگر نمازوں کی۔ اگر بوجہ مجبوری جیسا کہ عید گاہ میں پیش آتی ہے بچے جماعت کے اندر کھڑے ہو جاویں یا نمازی کے آگے بیٹھ جاویں یا دائیں بائیں کھڑے ہو جاویں تو نماز ہو جاتی ہے، لیکن یہ خلاف سنت ہے اور مکروہ تنزیہی ہے (۴) فقط۔

نماز عیدین میں عورتوں کی جماعت مکروہ ہے

(سوال ۲۶۱۸) عیدین کی نماز میں گوشہ نشین عورتوں کو مکان میں اداء کرنا جائز ہے یا نہیں اور عورتوں کو مردوں کی مانند جماعت سے نماز ادا کرنا جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو عورت امام ہو سکتی ہے یا نہیں اگر ہو سکتی ہے تو عورت امام صف میں عورتوں کی برابر کھڑی ہو یا مردوں کے امام کے مانند۔

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۱۲۷۶۹ ظفیر ۳ ولا ینبغی ان یصلی غیر الخطیب لا نہا کشنی واحد فان فعل بان خطب صبی باذن السلطان و صلی بالغ جاز هو المختار (در مختار ولا ینبغی ان یصلی غیر الخطیب لان الجمعة مع الخطبة کشنی واحد فلا ینبغی ان یقیمہا اثنان وان فعل جاز) ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۵۱ ط.س.ج ۲ ص ۱۶۲ ظفیر (۲) دیکھئے غنیۃ المستملی باب العیدین ۱۲ ظفیر.

(۳) والخروج الیہا ای الجبابة لصلوة العیدین سنة وان وسعهم المسجد الجامع هو الصحيح (الدر المختار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۶ ط.س.ج ۲ ص ۱۶۹) ظفیر (۴) ویصف الخ الرجال الخ ثم الصبیان ظاهرة تعدد هم فلو واحد دخل الصف (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب اللامۃ ج ۱ ص ۵۳۴ ط.س.ج ۲ ص ۵۶۸..... ۵۷۱) ظفیر.



(الجواب) در مختار میں ہے ویکرم تحریر ما جماعت النساء۔ الخ اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے، اگرچہ فرض و واجب میں ہو یا سنت و نفل میں، گزافی الشامی، پھر اگر عورتیں جماعت کریں باجود کراہت تحریمی کے تو امام ان کا وسط میں برابر عورتوں کے کھڑی ہو آگے نہ ہو۔ کما فی الدر المختار فان فعلن تفت الامام و سطھن فلو تقدمت اثمت الخ (۲) پھر آگے یہ لکھا ہے کہ عورتوں کو مردوں کی جماعت میں جمعہ و عیدین کے لئے اگر شریک ہونا بھی مکروہ ہے۔ (۳) فقط۔

قبرستان میں عید کی نماز جب کہ قبر سامنے نہ ہو

(سوال ۲۶۱۹) ایک مقام میں نماز عید کی مقبرہ میں ہوتی ہے امام کے سامنے دیوار ہوتی ہے اور مقتدیوں کے سامنے نہیں۔ یہ امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے کافی سمجھا جائے گا جیسا کہ مرورین یدی المصلیٰ کی صورت میں ہے یا نہیں۔

(الجواب) قبور اگر کسی مصلیٰ کے سامنے بھی ہوں گی تو اس کی نماز میں کراہت ہوگی۔ قال فی الشافعی لا باس بالصلوة فیہا اذا کان فیہا موضع اعد للصلوة و لیس فیہ قبر ولا نجاسة کما فی الخانیة ولا قبلۃ الی قبر حلیہ۔ (۵) فقط

تکبیرات تشریق عورتوں کے لئے نہیں ہے

(سوال ۲۶۲۰) تکبیرات تشریق عورتوں کے لئے درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) تکبیرات تشریق عورتوں کے لئے امام صاحب کے نزدیک نہیں ہیں۔

(سوال) نماز عید کے بعد گھر پر آکر نوافل وغیرہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) گھر پر واپس آکر نوافل پڑھنا درست ہے کما فی الدر المختار وان تنفل بعدھا فی البیت جاز

الخ۔ فقط۔ (۶)

رکوع سے اٹھ کر تکبیرات زوائد کہنا

(سوال ۲۶۲۱) نماز عید الضحیٰ میں امام دوسری رکعت میں تکبیرات زوائد بھول کر رکوع میں چلا گیا۔ پہلی دوسری صف والے رکوع میں شریک ہوئے، دوسرے درجہ والے اور مسجد کے جو ملحق مکان والے تھے بسبب بے خبری کے امام کی تکبیر رکوع و قیام کو تکبیرات زوائد سمجھ کر تکبیریں کہتے رہے امام نے رکوع سے سر اٹھا کر قیام میں تکبیرات زوائد کہی مقتدیوں نے بھی تکبیریں امام کے ساتھ کہیں، پھر امام نے رکوع دوبارہ کیا اس میں سب

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار۔ باب الامامة ج ۱ ص ۵۲۸ ط.س. ج ۱ ص ۵۶۵. ۱۲ ظفیر۔

(۲) افادان الکراہۃ فی کل ما تشرع فیہ جماعۃ الرجال فرضاً او نفلاً (ردالمحتار باب الامامة ج ۱ ص

۵۲۸ ط.س. ج ۱ ص ۵۶۵) ظفیر۔ (۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الامامة ج ۱ ص

۵۲۹ ط.س. ج ۱ ص ۵۶۵. ۱۲ ظفیر۔ (۴) ویکرة حضور من الجماعة ولو لجمعة و عید (ایضاً ط.س. ج ۲ ص ۵۶۶) ظفیر۔

(۵) ردالمحتار کتاب الصلوة ج ۱ ص ۳۵۳ قبیل مطلب تکرہ الصلوة فی الكنيسة ط.س. ج ۱ ص ۱۲. ۳۸۰ ظفیر۔

(۶) و یجب تکبیر التشریق الخ عقب کل فیض ادى بجماعة الخ مستحبة خرج جماعۃ النساء والعراة لا العید (الدر المختار

علی هامش ردالمحتار باب العیدین۔ مطلب فی تکبیر التشریق ج ۱ ص ۴۷۴ و ج ۱ ص ۷۸۶ ط.س. ج ۲ ص ۱۷۷) ظفیر۔

(۶) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۷۰. ۱۲ ظفیر۔

مقتدی شریک ہوئی امام نے موافق مذہب متاخرین مجدد سونہ کیا تو اس صورت میں اگر یہ نماز دوبارہ پڑھ لی جائے تو کچھ کراہت تو نہیں ہے۔

(الجواب) اس صورت میں علامہ شامی نے عدم فساد صلوٰۃ کی تصحیح اور تصریح کی ہے بلکہ عود الی القیام روایت نوادر کی لکھی ہے اور بدائع میں اسی کو اختیار فرمایا ہے۔ لیکن ظاہر الروایت یہ ہے کہ ایسی حالت میں امام قیام کی طرف عود نہ کرے بہر حال نماز اس صورت میں ہو گئی اور مجدد سونہ موافق فتویٰ متاخرین کے نماز عیدین میں نہیں ہے لہذا یہ حکم کیا جاوے گا کہ نماز ہو گئی اور اعادہ کی ضرورت نہیں ہے اور اعادہ میں تشویش جماعت و انتشار ہے اس لئے جس وجہ سے مجدد ساقط ہو گیا اعادہ کا حکم بھی نہ کیا جاوے گا۔ (۱) فقط۔

بلا عذر عید کی نماز دروازہ پر پڑھنا کیسا ہے

(سوال ۲۶۲۲) نماز عید ہزار یا مسجد بلا عذر بارش وغیرہ یا بر درخانہ خود خواندن جائز و نایمانہ۔ بر تقدیر ثانی مکروہ تحریمی یا تنزیہی بادلہ صریح و حوالہ کتب تحریر فرمائید۔

مکروہ تحریمی کے لئے دلیل کی ضرورت

(سوال ۲ / ۲۶۲۳) برائے اثبات مکروہ تحریمی نص صریح ضرور است یا نہ۔

(الجواب) (۱) در مختار میں ہے والخروج اليها ای الجبابة لصلوة العيد سنة وان وسعهم المسجد الجامع هو الصحيح الخ (۲) وفي شرح المنية الكبير الخروج الى المصلى وهي الجبابة سنة وان كان يسعهم الجامع وعليه عامة المشايخ لما ثبت انه عليه الصلاة والسلام كان يخرج يوم الفطر و يوم الاضحى الى المصلى الخ۔ (۳) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ نماز عیدین کے لئے خروج الی المصلى سنت مؤکدہ ہے پس بلا عذر اس کو چھوڑنا مکروہ ہے، اور شامی میں بحر سے نقل کیا ہے کہ سنت مؤکدہ کا چھوڑنا مکروہ تحریمی ہونا چاہئے، الحاصل ان السنة ان كانت متوكدة قوية لا يبعد كون تركها مكروها تحريماً وان كانت غير متوكدة فتركها مكروها تنزيهاً الخ (۴) ج ۱ ص ۴۳۹۔ فقط۔

(۲) مکروہ تحریمی بلکہ مکروہ تنزیہی کے اثبات کے لئے دلیل خاص کی ضرورت ہے، شامی میں ہے اقول لكن صرح في البحر في صلاة العيد عند مسئلة الاكل بانه لا يلزم من ترك المستحب ثبوت الكراهة اذ لا بد لها من دليل خاص الخ (۵) ص ۴۳۹۔ فقط۔

تاشاور نفیری بجاتے عید گاہ جانا اور امام کے سر پر چتر کا سایہ کرنا کیسا ہے

(سوال ۲۶۹۴) مصلیان عیدین کا امام کے ساتھ تاشاور نفیری وغیرہ بجواتے ہوئے جانا اور بعد نماز عیدین بوقت

(۱) وقد علمت ان العود رواية النوادر على انه يقال عليه ما قاله ابن الهمام في ترجيح القول بعدم الفساد فيما لو عاد الى القعود الا ول بعد ما استتم قائما الخ (ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۸۲ تحت قول فلو عاد ينبغي الفساد ط. س. ج ۲ ص ۱۷۴) ظفیر. (۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۶ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۹ ظفیر. (۳) غنیة المستملی باب العید ص ۵۲۹ ظفیر. (۴) ردالمحتار باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکره فیها مطلب فی بیان السنۃ والمستحب (ج ۱ ص ۶۲۲ ط. س. ج ۲ ص ۶۵۳) ۱۲. (۵) ردالمحتار باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکره فیها مطلب فی بیان السنۃ والمستحب والمندوب الخ ج ۱ ص ۶۱۱ ط. س. ج ۲ ص ۶۵۳ ظفیر.



خطبہ امام کے سر پر چتر کا سایہ کرنا شرعاً کیسا ہے۔

(الجواب) تا شاؤ نفیری وغیرہ بجانا حرام ہے ایسا کرنے والے خطاوار و گنہگار ہیں (۱) اور بوقت خطبہ خطیب کے سر پر چتر کرنا بھی نہیں چاہئے۔ یہ امر خلا آداب خطبہ و استماع خطبہ ہے۔ فقط۔

جو قربانی نہ کرنا چاہتا ہو وہ پہلے حجامت بنا سکتا ہے

(سوال ۲۶۲۵) جس شخص پر قربانی واجب نہیں ہے اس کے لئے حجامت کرنا کس وقت مستنون و مستحب ہے بعد از نماز یا قبل از نماز۔

(الجواب) صحیح مسلم میں حدیث مروی ہے قال (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم اذا دخل العشر و اراد بعنقکم ان یضحی فلا یأخذن شعراً ولا یقلمن ظفراً فهذا محمول علی الندب۔ (۳) شامی و فی روایۃ من رای ہلال ذی الحجۃ و اراد ان یضحی فلا یأخذ من شعرہ ولا من اظفارہ رواہ مسلم حاصل یہ ہے کہ جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اس کے لئے یہ مستحب ہے کہ بعد نماز بقر عید کے قربانی کر کے ناخن اور بال کتروائے اور حجامت بنوائے اور جو شخص قربانی کا ارادہ نہ رکھتا ہو اس کے لئے یہ مستحب نہیں ہے وہ نماز سے پہلے بھی حجامت بنا سکتا ہے فقط۔

بازار صحرا کے حکم میں نہیں ہے

(سوال ۲۶۲۶/۱) بازار کو جہانہ قرار دے سکتے ہیں یا نہیں۔

بازار میں صلوٰۃ عید

(سوال ۲۶۲۷/۲) بازار میں صلوٰۃ عیدین بلا کراہت درست ہے یا نہ۔

بازار میں شارع عام کے سامنے نماز عید

(سوال ۲۶۲۹/۳) جس بازار میں صلوٰۃ عیدین ادا کی جاتی ہے اگر اس کے مقابل شارع عام ہو تو وہاں نماز جائز ہے یا نہیں۔

راستہ پر صلوٰۃ عید

(سوال ۲۶۲۹/۴) اگر بازار عین راستہ پر ہو تو اس بازار میں راہ پر صلوٰۃ عیدین درست ہے یا نہیں۔

دہلیز میں نماز عید

(سوال ۲۶۳۰/۵) اگر جہانہ نہ ملے تو دہلیز میں صاف چٹائی بچھو کر بلا کراہت نماز ہو گئی یا نہ۔

فناء مسجد میں نماز عید

(سوال ۲۶۳۱/۶) اگر جہانہ نہ ملے تو فناء مسجد یا مسجد میں نماز عیدین پڑھنا بلا کراہت درست ہے یا نہیں۔

(۱) ودلت المسئلة ان الملاهی کلہا حرام الخ قال ابن مسعود صوت للہو والغناء یبیت النفاق فی القلب الخ (الدرا المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الاحظر ولا باحة ج ۱ ص ۷۸۸ ط. س. ج ۲ ص ۳۴۸) ظفیر (۲) دیکھئے مشکوٰۃ باب فی الاضحیۃ ص ۱۲۷. ۱۲ ظفیر (۳) ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۸۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۸۱. ۱۲ ظفیر (۴) مشکوٰۃ المصابیح باب فی الاضحیۃ ص ۱۲۷. ۱۲ ظفیر

(الجواب) (۱) ثم خروجه ماشياً الى الجبابة وهي المصلى العام الخ . در مختار ای فری الصحراء۔ (۱)  
معلوم ہوا کہ جبانہ مصلى عام ہے جو صحراء میں ہو پس بازار جبانہ نہیں ہے۔  
(۲) بازار میں اگر مسجد ہے یا کوئی جگہ ممر الناس سے علیحدہ ہے اور شور و شغب سے خالی تو وہاں نماز میں کچھ کراہت نہیں ہے۔

(۳) شارع عام کے سامنے اگر کوئی آزدیوار وغیرہ نہ ہو تو ایسی جگہ نماز مکروہ ہے و تکرہ الصلوٰۃ فی طریق العامة شرح  
منیہ (۲) مگر نماز ہو جاتی ہے۔

(۴) قدم رحمہ فی نمبر ۳۔

(۵) بلا کراہت درست ہے۔

(۶) بلا کراہت درست ہے۔ (۲) فقط۔

عرفہ نویں ذی الحجہ کو کہتے ہیں

(سوال ۲۶۳۲) ایام عرفہ کتنے ہیں اور کس مہینہ اور تاریخ کو ہوتے ہیں۔

(الجواب) عرفہ کا دن ایک ہے یعنی نویں تاریخ ذی الحجہ کی۔ (۲) فقط۔

سورۃ فاتحہ یاد دلانے پر تکبیرات زوائد پھر قرأت

(سوال ۲۶۳۳) نماز عید میں امام نے تکبیر تحریمہ کے بعد سورہ فاتحہ شروع کی، الحمد للہ رب العلمین کہنے کے بعد مقتدی کے یا دلانے پر تکبیرات ثلاثہ کہیں اور پھر بعد تکبیرات ثلاثہ دوبارہ قرأت شروع کی اس صورت میں نماز ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں نماز ہو گئی۔ کذا فی الشامی۔ (۵) فقط۔

دعا بعد صلوٰۃ عید بدعت نہیں ہے

(سوال ۲۶۳۴) دعا بعد صلوٰۃ عیدین را بعض مکروہ گوید و بعض بدعت و بعض گویند کہ مستحب است۔

(الجواب) دعا بعد الصلوات مسنون و مستحب است و در احادیث وارد شدہ است کما نقلہا فی الحصن الحصین وغیرہ۔  
پس در صلوٰۃ عیدین ہم داخل و شامل است بدعت گفتن آنرا صحیح نیست و اکابر امت مثل حضرت مولانا رشید احمد محدث و فقیہ گنگوہی را و جمیع اکابر و اساتذہ مابعد نماز عیدین مثل صلوات مکتوبات دعا فی فرمودند پس ہر کہ آنرا

(۱) ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۶ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۸ ۱۲۰ ظفیر۔

(۲) غنیۃ المستملی ص ۱۲۳۴۹ ظفیر۔

(۳) الخروج الى المصلى وهي الجبابة سنة الخ فان ضعف القوم عن الخروج امر الامام من يصلى بهم في المسجد (غنية المستملی ص ۵۳۹ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۹ ۱۲ ظفیر۔

(۴) خطب الامام سابع ذی الحجۃ الخ ثم التاسع بعرفات (شرح وقایہ کتاب الحج ج ۱ ص ۳۳۳ قوله ثم التاسع ای ثم یخطب فی یوم عرفۃ) عمدة الرعاہ فی حل شرح وقایہ ج ۱ ص ۳۳۳ کتاب الحج ظفیر۔

(۵) کما لورکع الامام قبل ان یکبر فان الامام یکبر فی الركوع ولا یعود الى القيام لیکبر فی ظاهر الروایۃ فلو عاد ینبغی الفساد (در مختار) وقد علمت ان العود روایۃ النواذر علی انه یقال علیہ ما قالہ ابن الہمام فی ترجیح القول بعدم الفساد فیما لو عاد الى القعود الا ول بعد استم قائمابان فیہ رفض الفرض لا جل الواجب وهو وان لم یحل فهو بالصحة لا یخل (ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۸۲ ط. س. ج ۲ ص ۱۷۴ ظفیر۔



بدعت گفتہ صحیح نیست۔ (۱) فقط۔

نماز عید کے پہلے یا بعد عید گاہ میں نفل پڑھنا کیسا ہے

(سوال ۲۶۳۵) چہ می فرمایند علماء دین و مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ کہ خواندن نماز نفل در عید گاہ قبل یا بعد نزد علماء حنفیہ رواست یا نہ؟

(الجواب) در مختار میں ہے ولا یتنفل قبلہا مطلقا و کذا لا یتنفل بعدها فی مصلہا (۲) قال الشامی قولہ و کذا لا یتنفل الخ لما فی الکتب الستہ عن ابن عباسؓ انه صلی اللہ علیہ وسلم خرج فصلی بہم العید لم یصل ولا بعدها وهذا لقی بعدها محمول علیہ فی المصلی (۳) الخ واللہ اعلم۔ فقط۔

مفسد صلوٰۃ قرات کی صورت میں دوسری جماعت کر سکتا ہے

(سوال ۲۶۳۶) اگر عیدین کا امام غلط خواں ہے تو اس کی امامت جائز ہے یا نہیں اور دوسرا امام نہیں ہو سکتا کیونکہ عوام الناس نہیں چاہتے لہذا شہر کی مسجدوں میں نماز عیدین پڑھنا کیسا ہے۔

(الجواب) عیدین کی نماز مسجدوں میں بھی صحیح ہے (۴) اگر عیدین کا امام ایسی غلطی کرتا ہے کہ جس سے فساد نماز ہو تو مسجد میں جدا جماعت کر لینا چاہئے اور اگر ایسی غلطی نہیں کرتا جو مفسد صلوٰۃ ہو اور علیحدہ ہونے میں فتنہ ہو تو اسی امام کے پیچھے نماز پڑھ لیں۔ (۵) فقط۔

تکبیرات تشریق فرض نماز کے بعد صرف ایک مرتبہ ہے

(سوال ۲۶۳۷) ایام تشریق میں تکبیر ہر نماز فریضہ کے بعد کئی جاتی ہے۔ زید کہتا ہے کہ ایک مرتبہ کہنا واجب ہے اور عمر کہتا ہے کہ تین مرتبہ کہنا چاہئے، اس صورت میں حق پر کون ہے۔

(الجواب) تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے اس سے زیادہ واجب نہیں ہے اور در مختار میں عینی سے نقل کیا ہے کہ زیادہ کہنے میں فضیلت اور ثواب ہے کچھ حرج نہیں ہے۔ (۱) لیکن شامی میں ابو السعود سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ سے زیادہ کہنا خلاف سنت ہے پس بہتر ہے کہ ایک دفعہ پراکتفاء کیا جائے۔ عبارت شامی کی یہ ہے ان الاتیان بہ مرتین خلاف السنۃ الخ ج ۱ ص ۵۶۳ شامی۔

(۱) وید غور و یختہ سبحان ربک (الدر المختار علی هامش ردالمختار باب صفۃ الصلوٰۃ ج ۱ ص ۴۹۵ ط. س. ج ۱ ص ۵۳۰) عن ام عطیۃ قالت امرنا ان نخرج الحیض یوم العیدین وذوات الخدور فیشهدن جماعۃ المسلمین ودعوتہم وتعتزل الحیض (مشکوٰۃ باب العیدین ص ۱۲۵) ظفیر. (۲) الدر المختار باب العیدین ج ۱ ص ۱۱۴ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۹-۱۷۰) ظفیر. (۳) وتودی بمصر واحد بمواضع کثیرۃ اتفاقا (الدر المختار علی هامش ردالمختار باب العیدین ج ۱ ص ۷۸۳ ط. س. ج ۲ ص ۱۷۶) ظفیر. (۴) الفاسق اذا کان یوم الجمعة وعجز القوم عن منعه قال بعضهم یقتدی بہ فی لا جمعة ولا تترك الجمعة امامة وفي غیر الجمعة یحوز ان یتحول الی مسجد اخر ولا یاتہ بہ (عالمگیری مصری فی الامامة ج ۱ ص ۸۱ ط. ماجدیہ ج ۱ ص ۸۶) ظفیر. (۵) ولا یحوز امامة الا لثع الذی لا یقدر علی التکلم ببعض الحروف الا لثع اذا لم یکن من یقدر علی التکلم بتلك الحروف فاما اذا کان فی القوم من یقدر علی التکلم بها فسدت صلاتہ وصلاة القوم الخ ایضا ج ۱ ص ۸۰ ط. س. ج ۲ ص ۲) ظفیر. (۶) ردالمختار باب العیدین ویجب تکبیر التشریق فی الاصح للامریہ مرة وان زاد علیہا یكون فضلا قال العینی صفۃ اللہ اکبر الخ (الدر المختار علی هامش ردالمختار باب العیدین مطلب فی تکبیر التشریق ج ۱ ص ۷۸۴ و ج ۱ ص ۷۸۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۷۷-۱۷۸) ظفیر.



بارہ تکبیرات کے ساتھ عیدین کی نماز درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۶۳۸) احناف عیدین کی نماز بارہ تکبیروں سے پڑھیں تو ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) حنفیہ کے نزدیک چھ تکبیرات زوائد ہیں، ان کو بارہ تکبیریں نہ کہنا چاہئے اور نماز بہر حال صحیح ہے۔ (۱)

تکبیرات زوائد کے ترک سے اعادہ جماعت

(سوال ۲۶۳۹) زید نے عید کی نماز پڑھائی لیکن تکبیرات زوائد کہنا بھول گیا۔ جب سلام پھیرا تب مقتدیوں

نے کہا کہ نماز نہیں ہوئی۔ تب زید نے ثانیاً نماز پڑھی ان دونوں نمازوں میں کون سی نماز ہوئی۔ یہ نماز ایسی چھوٹی

مسجد میں ہوئی ہے کہ جس میں امام کی قرأت کی آواز آخر صف تک جاسکتی ہے۔

(الجواب) نماز پہلی ہو گئی تھی مگر ترک واجب کی وجہ سے ناقص ہوئی تھی سجدہ سو سے اس کا انجبار ہو جاتا اور

چونکہ مجمع زیادہ نہ تھا جیسا کہ سوال سے معلوم ہوتا ہے اس لئے ایسے موقع میں عیدین کی نماز میں بھی اگر سو

ہو جاوے تو سجدہ سو کرنا چاہئے لیکن چونکہ سجدہ سو نہ کیا گیا اس لئے اعادہ لازم تھا جو کہ ہو گیا۔ پس اعادہ نماز کر

لینے کے بعد کچھ نقصان نماز میں نہ رہا اور یہ ثانی جماعت اور مکمل پہلی نماز کی ہو گئی۔ (۲) فقط۔

عید کی نماز کے لئے مقتدیوں کا انتظار

(سوال ۲۶۴۰) عید کی نماز کے لئے مقتدیوں کا کس وقت تک انتظار کیا جاوے

(الجواب) وقت نماز عیدین کا زوال سے پہلے پہلے ہے پس اس وقت تک یعنی قبل زوال تک انتظار کرنے کا

مضانقہ نہیں ہے اس کے بعد نہیں (۳) فقط۔

عیدین میں تکبیرات زوائد عند الحنفیہ چھ ہیں

(سوال ۲۶۴۱) چھاوٹی لاہور میں سابق امام جامع مسجد فرماتے تھے کہ نماز عیدین کی صحیح بخاری میں بارہ ۱۲

تکبیریں لکھی ہیں۔ فی رکعت چھ۔ اس صورت میں صحیح حکم کیا ہے۔

(الجواب) حنفیہ کے نزدیک نماز عیدین میں تکبیرات زوائد چھ ہیں، یعنی ہر ایک رکعت میں تین تین۔ اور حدیث

ابوداؤد سے یہ ثابت ہے وعن سعید بن العاص قال سئلت ابا موسیٰ وحذیفہ کیف کان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم یکبر فی الاضحی والقطر فقال ابو موسیٰ کان یکبر اربعاً (فی الركعة الاولى مع تکبيرة

الا حرام وفي الثانية مع تکبيرة الركوع) تکبیرہ علی الجنائز فقال حذیفہ صدق رواہ ابو داؤد۔ پس مذہب حنفیہ

موافق اس حدیث کے ہے۔ حنفیہ کو اس کے خلاف نہ کرنا چاہئے۔ (۴) فقط۔

(۱) ویصلی الامام بهم رکعتین مثلاً قبل الزوائد وہی ثلاث تکبیرات فی کل رکعة ولو زاد تابعہ الی ستہ عشر لانه ماثور

(الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۹ ط.س. ج ۲ ص ۱۷۲) ظفیر۔

(۲) والسہو فی صلاة العید والجمعة والمکتوبة والتطوع سواء والمختار عند المتأخرین عدمہ فی الاولین لدفع الفتنة کما

فی جمعة البحر واقره المصنف وبه جزم فی الدرر (در مختار) لکنہ قیدہ محشیہا الحوا فی ہما اذا حضر جمع کثیر والا فلا

داعی الی الترتیب (ردالمحتار باب سجود السہو ج ۱ ص ۷۵ ظفیر۔ (۳) ووقتها من الارتفاع قدر رمح فلا تصح قبلہ الخ الی

الزوالی باسقاط الغایة (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۹ ط.س. ج ۲ ص ۱۷۱) ظفیر۔

(۴) دیکھئے مشکوٰۃ مع حاشیہ باب سلوۃ العیدین ص ۱۲۶ ۱۲ ظفیر۔ (۵) تفصیل کے لئے دیکھئے غنیۃ المستملی باب العیدین

ص ۵۲۷ ۱۲ ظفیر۔



نماز عید کے لئے نقارہ جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۶۴۲) براۓ نماز عید نقارہ کوئی جائز است یا نہ۔

(الجواب) اگر بقصد تکبر و تلبی است ممنوع است و اگر بہ نیت تنبیہ است جائز است و من ذلک ضرب النوبہ للتفاخر فلو للتنبیہ فلا بأس بہ الخ (۱) در مختار فقط۔

عیدین میں تکبیرات زوائد کی بحث

(سوال ۲۶۴۳) بخاری، ترمذی، مشکوٰۃ میں ثابت ہے کہ عیدین کی نماز میں بارہ تکبیرات ہیں یعنی رکعت اول میں سات قبل از قراءۃ اور رکعت آخری میں پانچ بعد از قراءۃ۔ نیز ترمذی میں ایک حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود سے نو تکبیرات کے ثبوت میں مروی ہے یعنی رکعت اول میں پانچ قبل از قراءۃ اور رکعت آخری میں چار بعد از قراءۃ مگر فی زمانہ دستور العمل یہ ہے کہ عیدین کی نماز میں چھ تکبیرات پڑھی جاتی ہیں جو مذکورہ احادیث کے سراسر خلاف ہے، ان احادیث سے بہتر اور افضل کون سی حدیث ہے جس سے چھ تکبیرات کا جواز ثابت ہوتا ہے اور احادیث مذکورہ کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) حنفیہ کی دلیل یہ حدیث ہے عن سعید بن العاص انہ سألہ ابا موسیٰ الا شعری وحذیفۃ بن الیمان کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الاضحی والفطر فقال ابو موسیٰ کان یکبر اربعاً فی الركعة الاولى مع تکبیرة الا حرام وفي الثانية مع تکبیرة الركوع تکبیرہ علی الجنائز فقال حذیفۃ صدق۔ رواہ ابو داؤد (۲) والنقصیل فی کتب الفقہ۔ اور جس روایت میں نو تکبیر دونوں رکعت میں وارد ہیں اس سے مراد بھی چھ تکبیرات زوائد ہیں کیونکہ اول رکعت میں تکبیر تحریمہ و تکبیر رکوع داخل ہے اور دوسری رکعت میں تکبیر رکوع داخل ہے۔ فقط۔

تکبیرات تشریق کی قضا نہیں

(سوال ۲۶۴۴) اگر تکبیرات تشریق قضا ہو گئی تو ان کو پھر ادا کرے یا اس کے تارک پر کچھ مواخذہ نہ ہوگا۔  
(الجواب) تکبیرات تشریق اگر اس وقت ترک ہو گئی تو پھر ان کی قضا نہیں ہے توبہ کرنے سے گناہ اس کے ترک کا معاف ہو جاوے گا۔ (۳)

عید گاہ میں غیر مقلد اگر پہلے نماز پڑھ لیں تو اس کا اعتبار نہیں

(سوال ۲۶۴۵) امام حنفی کی بلا اجازت بطور ضد کے فرقہ غیر مقلد مصلے حنفی پر ان کے امام سے پہلے نماز پڑھ کر چلے آویں تو امام مقررہ کی جماعت کی فضیلت میں کچھ کمی تو نہ ہوگی۔  
(الجواب) غیر مقلدین کو ایسا کرنا جائز ہے اور ان کی جماعت کا کچھ اعتبار نہیں ہے اور خفیوں کی جماعت جو بعد میں ہوئی وہ معتبر ہے اس کی فضیلت اور ثواب میں کچھ کمی نہ آوے گی۔

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الحظر والا۔ باحة قبیل فصل فی اللبس ج ۵ ص ۳۰۶ ط.س. ج ۲ ص ۳۵۰. ۱۲ ظفیر۔ (۲) مشکوٰۃ شریف باب صلوٰۃ العیدین ص ۱۲۶ تفصیل کے لئے دیکھئے غنیۃ المستملی باب العیدین ص ۵۲۷ ۱۲ ظفیر (۳) عقب کل فرض بلا فصل الخ (در مختار) فلو خرج من المسجد او تکلم عامداً او ساهیا او حدث عامداً اسقط عند التکبیر ردالمحتار باب العیدین مطلب فی تکبیر التشریق ج ۱ ص ۷۸۶ ط.س. ج ۲ ص ۱۷۷..... ۱۷۹ ظفیر۔

## جدید عید گاہ بنانا

(سوال ۲۶۴۶) عرصہ دراز سے موجودہ عید گاہ ایک ہندو کی ملکیت میں قائم ہے۔ حق ملکیت ترک کر دیا ہے مگر آبادی سے ایک میل زاید فاصلہ ہونے کے علاوہ موسم باراں میں راستہ ناقص ہوتا ہے۔ حسب منشاء مسلمانان قصبہ جدید عید گاہ مسلمانوں کی ملکیت میں بنانا جائز ہے یا نہیں۔ اور سابقہ عید گاہ شہید کر کے ملبہ جدید عید گاہ میں لگایا جائے یا نہیں۔ جدید عید گاہ تیار ہونے کے بعد سابقہ عید گاہ کی زمین مالک کے خواہش کے مطابق اس کو دے دی جائے یا مسلمان اپنے قبضہ میں رکھے۔

(الجواب) اگر اس ہندو نے اپنی ملکیت ترک کر دی تھی اور مسلمانوں کو وہ زمین برائے عید گاہ دے دی تھی تو وہ زمین وقف ہو گئی اس کا ملبہ وغیرہ دوسری عید گاہ میں لگانا اور اس کو ہندو کو واپس دے دینا جائز نہیں ہے۔ فقط۔

## ایک شہر میں دو عید گاہ

(سوال ۲۶۴۷) اگر ایک شہر میں دو عید گاہ ہوں اور دو جگہ نماز عیدین کی ہو تو کیا حکم ہے۔

آبادی سے باہر کی عید گاہ میں نماز عید افضل ہے

(سوال ۲۶۴۸) ایک حصہ کی عید گاہ بیرون شہر ہو اور دوسرے حصہ کی عید گاہ شہر میں ہو تو کون سی عید گاہ میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

(الجواب) دو عید گاہ ہونے میں اور دو جگہ نماز عیدین ہونے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ (۱)

(۲) سنت طریق کے موافق شہر سے باہر نماز عیدین ادا کرنا بہتر ہے اور اس میں فضیلت ہے بہ نسبت شہر میں ادا کرنے کے۔ (۲) فقط۔

قصابوں کی بنائی ہوئی عید گاہ میں نماز درست ہے

(سوال ۲۶۴۹) یہاں پر قصابان نے عید گاہ بنائی ہے اس میں غیر قصابان کی نماز عید صحیح ہے یا نہیں اور عید گاہ آج کل میں بنی ہوئی ہے، کیا آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی ایسا ہی تھا یا نہیں۔

(الجواب) غیر قصابان کی نماز عیدین اس عید گاہ قوم قصابان میں صحیح ہے اور آنحضرت ﷺ عیدین کی نماز باہر جنگل میں عید گاہ میں جا کر ادا فرماتے تھے اور یہی سنت ہے۔ (۳) فقط۔

تکبیرات تشریق جماعت کے بعد ہے تنہا پڑھنے کے بعد نہیں ہیں

(سوال ۲۶۵۰) زید لیم تشریق کی تکبیریں جو بعد نماز واجب ہیں ہر نماز میں بھول جاتا ہے اور زید تنہا نماز پڑھتا ہے۔ آیا تکبیر نہ کہنے سے نماز میں کچھ نقصان ہوتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) لیم تشریق کی تکبیریں ان لوگوں پر واجب ہوتی جو جماعت سے نماز ادا کریں اور اگر کوئی شخص تنہا نماز

(۱) وتودی بمصر واحد بمواضع كثيرة اتفاقا (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۸۳ ط.س. ج ۲ ص ۱۷۶) ظفیر۔

(۲) ثم خروجه الخ ماشيا الى الجبانة وهي المصلى العام والخروج اليها الى الجبانة لصلاة العيد سنة (در مختار) ای فی الصحرائی (ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۶ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۸) ظفیر۔

(۳) والخروج اليها ای الجبانة لصلاة العيد سنة وان وسعهم المسجد الجامع هو الصحيح (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۶ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۹) ظفیر۔



پڑھے تو اس پر تکبیر کہنا واجب نہیں ہے اور اس کی نماز میں تکبیر نہ کہنے سے کچھ نقصان نہیں آتا (۱) فقط۔

عیدین میں دعا تکبیر کے بعد بغیر ارسال ہاتھ باندھ لے

(سوال ۲۶۵۱) نماز عیدین میں تکبیرات ثلاثہ زواہد میں سے ہر ایک کے کہنے کے بعد ارسال عیدین کرے گا اور تیسری تکبیر کے بعد ارسال عیدین کر کے تب دونوں ہاتھ باندھے گا ایلا ارسال۔

(الجواب) نماز عیدین میں تکبیرات ثلاثہ زواہد میں پہلی رکعت میں دو تکبیر میں ارسال عیدین کر کے اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے کیونکہ یہ وقت قراءۃ کا ہے اور دوسری رکعت میں تیسری تکبیر کے بعد ارسال عیدین کرتے ہوئے رکوع کی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جاوے۔ (۲) فقط۔

اگر کچھ لوگ عذر کی وجہ سے مسجد میں عید کی نماز ادا کریں تو درست ہے

(سوال ۲۶۵۲) ایک شخص قاضی امام مسجد عید گاہ میں باجہ کے ساتھ جاتا ہے چند لوگوں نے اس کو منع کیا لیکن اس نے نہیں مانا۔ چنانچہ وہ لوگ عید گاہ میں جا کر شریک جماعت نہیں ہوئے بلکہ مسجد میں کسی کو امام بنا کر عید کی نماز پڑھی، وہ لوگ مسجد میں نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔

(الجواب) ان لوگوں کی نماز (جو مذکور قاضی کے ساتھ جا کر عید گاہ میں نماز میں شریک نہ ہوئے اور مسجد میں کسی کو امام بنا کر نماز عید ادا کی) صحیح ہے۔ کیونکہ عید کی نماز مسجد شہر میں بھی ادا ہو جاتی ہے مگر سنت یہ ہے کہ عیدین کی نماز باہر جنگل میں جا کر ادا کی جاوے۔ کما فی الدر المختار والخروج الیہا ای الجبابة لصلوة سنة ون وسعهم المسجد الجامع الخ وفي الشامي تحت قوله ای الجبابة وهو المصلی العام ای فی الصحراء بحر عن المغرب . شامی۔ (۲) فقط۔

ہندو کی زمین عید گاہ کے لئے قبول کرنے کی صورت

(سوال ۲۶۵۳) قصبہ سیانہ کی عید گاہ کو وسیع کرنے کی ضرورت ہے، اس کے گرد ایک سیٹھ ہندو کی اراضی ہے انہوں نے دینے کا وعدہ کر لیا ہے تو ان کے عطیہ اراضی میں تصرف کے جواز کی کیا صورت ہے۔ عید گاہ وقف کا کوئی حصہ کسی کو نہیں دیا جاسکتا

(سوال ۲۶۵۴/۲) جس جانب میں سیٹھ موصوف اپنی زمین صحن عید گاہ میں شامل کرنا چاہتے ہیں اس طرف کی دیوار رخ کعبہ سے صحیح کرنے میں ایک مثلث شکل کا گوشہ عید گاہ قدیم کے فرش کا علیحدہ ہو جاتا ہے اس کو سیٹھ صاحب اپنے کھیت میں شامل کرنا چاہتے ہیں لہذا یہ گوشہ ان کو دینا جائز ہے یا نہیں۔

(۱) ویجب تکبیر التشریق مرة الخ عقب کل فرض بلا فصل ادى بجما عة مستحبة الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۸۴ و ج ۱ ص ۷۸۶ ط.س. ج ۲ ص ۱۷۷..... ۱۷۹) ظفیر۔

(۲) ووضع الرجل یمینہ علی یمینہ تحت سرته الخ کما فرغ عن التکبیر بلا ارسال فی الاصح وهو سنة قیام الخ له قرار فیہ ذکر مسنون فیضع حالة الشاء وفي القنوت وتکبیرات الجنازة لا یسن فی قیام بین رکوع وسجود لعدم القرار لا بین تکبیرات العید لعدم الذکر (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صفة الصلاة فصل تالیف الصلاة ج ۱ ص ۴۵۵ ط.س. ج ۲ ص ۴۸۶..... ۴۸۸ ویرفع یدیه فی الزوائد الخ ولس بین تکبیراتہ ذکر مسنون ولذا یرسل یدیه (در مختار) ای فی اثناء التکبیرات ویضعهما بعد الثالث الخ (باب العیدین ج ۱ ص ۷۸۲ ط.س. ج ۲ ص ۱۷۴) ظفیر۔

(۳) ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۶ ط.س. ج ۲ ص ۱۷۵ مگر باجہ کے ساتھ جانا گناہ ہے۔ اس سے ان لوگوں کو توبہ کرنا چاہئے ۱۲ ظفیر۔



(الجواب) (۱) اس کے جواز کی صورت بلا اختلاف یہ ہے کہ سیٹھ صاحب اراضی مذکور بقدر حاجت علیحدہ کر کے نشان لگا کر کسی مسلمان کی ملک کر دیں۔ پھر وہ مسلمان اس اراضی کو وقف کر دے کیونکہ خود سیٹھ صاحب کے وقف کے جواز میں حسب روایات فقہیہ تردد ہے۔

(۲) دے دینا عید گاہ موقوفہ کے کسی حصہ کا اور گوشہ کا درست نہیں ہے کیونکہ وقف میں کوئی ایسا تصرف بہہ و بیع یا مبادلہ کا درست نہیں ہے۔ (۱) فقط۔

عید گاہ پیدل جانا سنت ہے پیسے نہ چھاور کرانا درست نہیں

(سوال ۲۶۵۵) عید گاہ میں برائے نماز عید سوار ہو کر جانا اور آنا اور اپنے اوپر سے پیسہ دونی وغیرہ پھینکوانا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) سنت یہ ہے کہ عید گاہ میں پیادہ جاوے سوار ہو کر جانا خلاف سنت لکھا ہے۔ اور واپسی میں اگر سوار ہو کر آوے تو اس کو جائز لکھا ہے۔ کذا فی الدر المختار۔ (۲) اور نہ چھاور کرنا بھی درست نہیں ہے۔ فقط۔

عید کی نماز جیل میں

(سوال ۲۶۵۶) عیدین کی نماز جیل میں ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) جمعہ اور عیدین کی نماز جیل خانہ میں واجب نہیں ہے۔ (۲) اور ادا ہونے میں بھی کلام ہے۔ (۳) فقط۔

بعد زوال عید کی نماز درست نہیں، عذر کی وجہ سے دوسرے دن پڑھنے کی اجازت

(سوال ۲۶۵۷) کثرت بارش کی وجہ سے عید الاضحیٰ کی نماز وقت معین پر نہیں پڑھی، پس اس صورت میں دوسرے یا تیسرے روز ادا کرنا چاہئے مگر جاہل اور ناواقف لوگوں نے اسی روز دویا تین بے نماز ادا کی، نماز ہوئی یا اعادہ کرنا چاہئے۔

(الجواب) قال فی الدر المختار وتؤخر بعذر کمطری الزوال من الغد فقط. فوقتها من الثانی کالاول ولو تکن قضاء لا اداء الخ وفي الشامی قوله فقط. راجع الی قوله بعذر فلا تتؤخر من غیر عذر والی قوله الی الزوال فلا تصح بعد والی قوله من الغد فلا تصح فیما بعد غد ولو بعذر

(۱) افاداً اتم الوقف ولزمه لا یملک ولا یعار ولا یرهن (در مختار) لا یملک ای لا یكون مملوک لصاحبه ولا یملک ای لا یقبل التملیک لغيره بالبیع ونحوه (ردالمحتار الوقف ج ۱ ص ۵۰۷ ط. س. ج ۲ ص ۳۵۱..... ۳۵۲) ظفیر۔

(۲) ثم خروجه الخ ما شیا الی الجبانه الخ ولا باس بعوده راکیا (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۶ و ج ۱ ص ۷۷۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۸) ظفیر۔

(۳) وشرط لا فتراضها تسعة تختص بها اقامة بمصر الخ وصحة الخ وعدم حبس الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۴ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۲) ظفیر۔

(۴) اذن عام کی شرط چونکہ نہیں پائی جاتی ہے اس لئے بعض لوگوں کا رجحان عید جواز ہے، لیکن خاکسار کا ذاتی رجحان جواز کی طرف ہے۔ موجودہ دور میں جب کہ ایک شہر میں متعدد جموع کے جواز پر فتویٰ اور قبل دونوں سے "اذن عام" کی شرط محض لغو ہے۔ در مختار اور شامی میں جو بحث مذکور ہے اس سے بھی جواز ہی ثابت ہوتا ہے "اذن عام" کی بحث ختم کرتے ہوئے علامہ شامی رقمطراز ہیں: قلت وینبغی ان یکون محل النزاع ما اذا كانت لا تقام الا فی محل واحد. اما لو تعدد فلا، لانه لا یتحقق التفویت کما افاده التعلیل تامل (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۶۲ ط. س. ج ۲ ص ۱۵۲) خود مفتی عام نے باب الجمعة میں بند قلعہ کے اندر جمعہ کا جواز ثابت کیا ہے اور پوری بحث کی ہے۔ جو بغور مطالعہ کرنا چاہئے ۱۲ ظفیر۔



الخ. شامی۔ (۱) پس واضح ہوا کہ بعد زوال کے جو نماز اضحیٰ ہوئی وہ صحیح نہیں ہوئی اگلے دن..... قبل زوال قضاء کرنا چاہئے تھا اور بعد اس کے قضاء جائز نہیں ہے۔ فقط۔

نماز عیدین واجب ہے اور تکبیرات زوائد بھی

(سوال ۲۶۵۸) عیدین کی نماز میں چھ تکبیریں واجب ہیں یا نماز دو گانہ بھی واجب ہے اگر کوئی امام اس طرح نیت کرائے کہ دو رکعت نماز نفل عید اضحیٰ مع چھ تکبیرات واجب کے۔ چونکہ نفل کا لفظ کہلایا گیا تو نماز درست ہوئی یا نہ۔

(الجواب) نماز عیدین کی بھی واجب ہے اور تکبیرات عیدین بھی واجب ہیں۔ (۲) آئندہ نیت میں نماز نفل نہ کہنا چاہئے بلکہ واجب کہنا چاہئے یاد دل میں یہ خیال کرنا چاہئے۔ اور نماز اس صورت میں بھی ہو گئی، اس لئے کہ نفل کا لفظ کہنے سے نماز میں فساد نہیں آیا۔ (۳) فقط۔

تکبیرات تشریق صرف ایک مرتبہ کہنا سنت ہے

(سوال ۲۶۵۹) تکبیر تشریق کا ایک مرتبہ سے زیادہ کہنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایک مرتبہ کہنے کا حکم ہے، زیادہ کہنا خلاف سنت ہے۔

حدیث عید میں دعوت کا کیا مطلب ہے

(سوال ۲۶۶۰) وعن ام عطية قالت امرنا ان نخرج الحيض يوم العيد وذوات الخدور فيشهدن جماعة المسلمين و دعوتهم و تعتزل الحيض عن المصلی۔ لفظ دعوتہم سے کیا مراد ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔

(الجواب) لفظ دعوتہم عام ہے جو دعا بعد نماز ہو گی وہ بھی اس میں داخل ہے اور منسوخ کہنا اس کا غلط ہے۔

عید میں بعد خطبہ دعا نہیں

(سوال ۲۶۶۱) بنگال میں دستور ہے کہ بعد نماز عیدین دعا کر کے خطبہ پڑھتے ہیں، خطبہ تمام کر کے پھر دعا کرتے ہیں یہ تغیر سنت ہے یا نہیں۔

(الجواب) خطبہ کے بعد پھر دعا نہیں ہے، اس معمول کو چھوڑ دینا چاہئے۔ صرف نماز کے بعد دعا کریں کہ جو ثابت ہے۔

وقف عید گاہ میں تصرف درست نہیں

(سوال ۲۶۶۲) بادشاہی عید گاہ جس کے تحت میں انعامی زمین ہے اور سرکار سے خطیب کے سوائے انعام زمین

(۱) دیکھئے ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۸۳۔ ۱۲ ظفیر۔

(۲) تجب صلاتہما فی الاصح علی من تجب علیہ الجمعة (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۴ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۶) ظفیر۔

(۳) ولو علم ولم یميز الفرض من غیرة ان نوى الفرض فی الكل جاز (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب شروط الصلوٰۃ ج ۱ ص ۳۸۸ ط. س. ج ۱ ص ۱۸۴ ظفیر۔

کے خلعت عیدین بھی ملتی ہے۔ آبادی شہر کی وجہ سے عید گاہ مذکور آبادی میں آگئی ہے مگر اب تک اس عید گاہ میں نماز عیدین پڑھی جاتی ہے، زمین عید گاہ بالکل کھلی ہوئی ہے اس میں کسی قسم کی عمارت نہیں ہے اب اگر اس عید گاہ میں کچھ عمارت کی جائے تو عید گاہ کی حیثیت بگڑ جاتی ہے اور عید گاہ نہیں رہتی تو اس میں عمارت بنانا جائز ہے یا نہ۔ عمارت بنانے سے انعام زمین کے ضبط ہونے کا اندیشہ ہے۔ فقط۔

(الجواب) وہ عید گاہ وقف ہے اس میں کوئی تصرف تعمیر مکان وغیرہ۔ کا درست نہیں۔ (۱) البتہ اگر نمازیوں کے آرام کے لئے دھوپ اور بارش سے بچنے کے لئے کوئی درجہ مسقف کر دیا جائے مثل مسجد کے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط۔

تعمیر عید گاہ میں ہندو کا روپیہ لگانا جائز ہے

(سوال ۲۶۶۳) تعمیر عید گاہ میں ہندو کا روپیہ لینا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) جائز ہے۔ فقط۔

عید گاہ کی زمین فروخت نہیں کی جاسکتی

(سوال ۲۶۶۴) کھنڈوہ میں عید گاہ کے قریب پتھر کی کھد ان ہے جو پہلے بہت فاصلہ پر تھی مگر اب اس قدر قریب ہو گئی ہے کہ جس وقت پتھر میں سرنگ لگایا جاتا ہے عید گاہ کی دیواریں ہل جاتی ہیں جس سے اس کے گرنے کا احتمال ہے لہذا اگر سرکار زمین اور عمارت عید گاہ کا معاوضہ دیوے تو دوسری جگہ عید گاہ بنائی جاسکتی ہے اور موجودہ عید گاہ کو سرکار اپنے کام میں لاسکتی ہے یا نہیں۔ (۲) عید گاہ مسجد کے حکم میں ہے یا نہیں۔

(الجواب) عید گاہ وقف ہوتی ہے اور مسجد کے حکم میں ہے۔ یہ تصرف کرنا درست نہیں ہے۔ (۲) فقط۔

عید گاہ میں کھیل تماشادرست نہیں

(سوال ۲۶۶۵) عید گاہ کے اندر اعلان عام کر کے کھیل تماشوں اور کشتی کا کام کرنا یا ہار مونیم ہاجہ کے ساتھ گانا بولا اجازت متولی عید گاہ شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) عید گاہ بہت سے امور میں حکم مسجد ہے اس لئے عید گاہ میں کھیل تماشہ اور کشتی وغیرہ کا کرنا اور ہار مونیم ہاجہ گانا اور گانہ جملہ امور محرمہ حرام اور ناجائز ہیں۔ متولی عید گاہ ہر گز ان امور کی اجازت کسی کو نہیں دے سکتا اور بلا اجازت یا اجازت متولی بھی کسی کو ارتکاب ان امور کا کرنا عید گاہ میں درست نہیں ہے۔ ہذا فی الدر المختار

(۱) فاذا تم الوقف ولزم لا يملك ولا يملك ولا يعار ولا يرهن (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الوقف ج ۱ ص ۵۰۷ ط. س. ج ۲ ص ۳۵۱..... ۳۵۲) ظفیر.

(۲) اذا تم الوقف ولزم لا يملك ولا يملك ولا يعار ولا يرهن (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الوقف ج ۱ ص ۵۰۷ ط. س. ج ۲ ص ۳۵۱..... ۳۵۲) ظفیر.



والشامی (۱) فقط۔

عیدین میں تکبیرات زوائد کی تعداد اور اس کی خلاف ورزی کا اثر (سوال ۱/۲۶۶۶) عید کی نماز کے وقت امام صاحب نے بجائے چھ تکبیر کے نو تکبیر کی نیت بند ہوئی اور نماز پڑھاتے وقت صرف سات تکبیریں پکاریں، یہ نماز درست ہوئی یا نہیں۔ افضل نماز عیدین میں چھ تکبیریں ہیں یا زائد۔

خطبہ عید میں نورنامہ وغیرہ درست نہیں

(سوال ۲/۲۶۶۷) امام نے نماز عید پڑھا کر خطبہ شروع کیا اور خطبہ طویل پڑھا اور مقتدی دھوپ میں رہتے ہیں اور امام نے خطبہ میں نورنامہ اور وفات نامہ پڑھا، یہ کیسا ہے۔ (الجواب) نماز ہو گئی اور تکبیرات زوائد ہر ایک رکعت میں تین تکبیریں ہیں یعنی کل چھ تکبیرات زوائد ہیں اس سے زیادہ مذہب حنفیہ کا نہیں ہے۔ (۲)

(۲) خطیب کو ایسا کرنا مکروہ و ممنوع ہے خطبہ میں اختصار کرنا چاہئے خصوصاً ایسے وقت میں بہت اختصار کرنا چاہئے (۳) اور وفات نامہ اور نورنامہ وغیرہ پڑھنا درست نہیں ہے۔ فقط۔

جنہوں نے عید کی نماز میں رکوع نہیں کیا ان کی نماز نہیں ہوئی

(سوال ۲۶۶۸) عید الفطر کی دوسری رکعت میں امام تکبیرات زوائد بھول کر رکوع میں چلا گیا اور مقتدی کھڑے رہے اور امام سجدہ میں چلا گیا پھر مقتدی بھی سجدے میں چلے گئے اور رکوع اکثر مقتدیوں کا نہیں ہوا۔ امام نے سجدہ سو کر لیا تو نماز امام اور مقتدیوں کی ہوئی یا نہیں۔ اگر نہیں ہوئی تو کس وقت قضا کر سکتے ہیں۔

(الجواب) اس صورت میں امام کی نماز اور ان مقتدیوں کی جنہوں نے رکوع کر لیا ہے ہو گئی اور ان لوگوں کی جنہوں نے رکوع نہیں کیا نماز نہیں ہوئی، وہ دوسری رکعت بعد میں پڑھ لیں۔ (۴) فقط۔

تکبیرات تشریق گاؤں میں کہی جائیں

(سوال ۲۶۶۹) گاؤں میں تکبیرات تشریق پڑھنی چاہئے یا نہیں۔ علمائے کشمیر میں اس بارہ میں اختلاف ہے، کس کا قول صحیح ہے۔

(الجواب) امام ابو حنیفہ اہل قریہ پر تکبیر تشریق واجب نہیں فرماتے اور صاحبین واجب فرماتے ہیں، درمختار میں

(۱) اما المتخذ للصلاة جنازة او عيد فهو مسجد في حق جواز الاقتداء الخ لا في حق غير به يفتي نهائيه، فحل دخوله لجنب وحائض كفناء مسجد الخ (در مختار قال في البحر ظاهره انه يجوز الوطئ والبول والتخلى فيه ولا يخفى ما فيه فان الباني لم يعد له لذلك فينبغي ان لا يجوز الخ) ردالمحتار باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها مطلب في احكام المسجد ج ۱ ص ۱۶۵ ط. س. ج ۲ ص ۲۵۷ ظفیر (۲) وهي ثلاث تكبيرات في كل ركعة ولو زاد تابعه الى ستة عشر لا نه ماثور (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۹ و ج ۱ ص ۷۸۰ ط. س. ج ۲ ص ۱۷۲ ظفیر)

(۳) عن جابر بن سمره قال كانت للنبي صلى الله عليه وسلم خطبتان يجلس بينهما يقرأ القرآن ويذكر الناس فكانت صلوة قصدا وخطبته قصدا رواه مسلم وعن عمار قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان طول صلوة الرجل وقصر خطبة اي منته من فقهه فاطلوا الصلوة واقصر الخطبة رواه مسلم (مشکوٰۃ باب الخطبة والصلوة ص ۱۲۳) ظفیر

(۴) كما لو ركع امامه فركع معه مقارنا او معا قيا وشاركه فيه فلو لم يركع اصلا الخ بطلت صلاته (ردالمحتار باب صفت الصلوة مهم متابعة الامام ج ۱ ص ۴۳۹ ط. س. ج ۲ ص ۴۷۱) ظفیر



ہے و يجب تكبير التثنية الخ على امام مقيم بمصر وعلى مقتد مسافر قروى الخ وقالوا بوجوبه فور كل فرض مطلقاً ولو منفرداً او مسافراً او امراءاً لا نه تبع المكتوبة الخ وعليه الاعتماد والعمل والفتوى فى عامة الا مصار وكافة الا عصار الخ (قوله مقيم بمصر) فلا يجب على قروى ولا مسافر الخ على الا صح بحر عن البدائع اى الا صح على قول الامام الخ قوله وعليه الاعتماد الخ هذا بناء على انه اذا اختلف الامام وصاحبه فالعبرة لقوة الدليل وهو الا صح . (۱) شامى . ان عبارات سے معلوم ہوا کہ معتمد اور احوط اس بارہ میں قول صاحبین ہے۔ کہ اہل قریہ پر واجب ہے کہ تکبیر تشریق کہیں۔ فقط۔

عیدین کا خطبہ صفوں کے درمیان منبر رکھ کر درست ہے یا نہیں

(سوال ۱/۲۶۶۰) خطبہ عیدین میں بوجہ کثرت آدمیوں کے امام اپنی جگہ سے صفوں کے درمیان کس محبرہ پر جا کر خطبہ پڑھے تو یہ جائز ہے یا مکروہ۔

عید گاہ میں آواز ملا کر جہر سے تکبیر درست نہیں

(سوال ۲/۲۶۷۱) عید گاہ میں جا کر اس طور پر تکبیر کہنا کہ اول ایک شخص تکبیر کہے اس کے بعد اور لوگ آواز ملا کر متفقہ طور پر تکبیر کہیں، اسی طرح نماز تک یہ سلسلہ جاری رکھیں، یہ شرعاً جائز بلا کراہت ہے یا مع الکرہاہت۔

(الجواب) (۱) ظاہر یہ ہے کہ جائز ہے بلا کراہت جب کہ اس کی ضرورت ہے۔ (۲)

(۲) یہ جائز نہیں ہے اور اس میں کراہت ہے۔ کذا اور دفی الاحادیث عن ابن عباس وجابر بن عبد اللہ قال لا یکن یوذن یوم الفطر ولا یوم الاضحی ثم سألته یعنی عطاء بعد حین عن ذالک فاجبرنی قال اخبرنی جابر بن عبد اللہ ان لا اذان للصلوة یوم الفطر حین یخرج الا امام ولا بعدما یشرج ولا اقامة ولا نداء ولا شئی ولا نداء یومئذ ولا اقامة . رواہ مسلم (۳) فقط۔

عیدین کی تکبیرات زوائد میں اگر ارسال نہ کرے تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۶۷۲) امام در نماز عید الفطر پنج تکبیر زوائد خواند و بعد ہر تکبیر دست بر تاف بست یعنی ارسال نہ کردہ امام تنہا خطبہ و نماز در محراب خواند میاں ہر دو تکبیر درود شریف خواند و دعاء خواست و در خطبہ قراءۃ غلط کرد نمازش درست خواہد شد یا چہ۔

(الجواب) ایس امور کہ ازال امام صادر شد موجب فساد صلوٰۃ نیست البتہ خلاف سنت است پس آئندہ اور تاکید کردہ شود کہ سہ تکبیرات زوائد در ہر رکعت جگہ و دست برداشتہ تکبیر گوید و ارسال یدین کند و آنچہ در کتب فقہ حنفیہ

(۱) رد المحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۸۴ ط. س. ج ۲ ص ۱۷۷..... ۱۸۰.

(۲) باب العیدین میں کہیں کوئی صراحت نہیں ملی، مگر باب الجمعہ میں صراحت ہے اذا جلس على المنبر فاذا اتم اقمیت (در مختار) قوله المنبر هو الارتفاع من السنة ان یخطب علیه اقتداء به صلى الله عليه وسلم بحرون یكون على يسار المحراب فہستانی (رد المحتار باب الجمعہ ج ۱ ص ۷۷۰ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۱) اس سے معلوم ہوا کہ بوقت ضرورت انہیں اور منبر رکھ کر خطبہ دے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے پول سنت یہ ہے کہ محراب کے پاس ہی ہو۔ واللہ اعلم ۱۲ ظفیر۔

(۳) مشکوٰۃ باب العیدین فصل ثالث ص ۱۲۷ ۱۲ ظفیر۔



مذکور امت موافق آل عمل کند (۱) فقط۔

بعد نماز عید آل حضرت ﷺ سے دعا ثابت ہے یا نہیں

(سوال ۲۶۷۳) بعد نماز عیدین یا بعد خطبہ کے نبی کریم ﷺ کا دعائنگنا ثابت ہے یا نہیں عن ام عطیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج لا بکار والعواقق الخ فی العیدین الحدیث۔ زید کہتا ہے کہ اس حدیث سے بعد نماز عیدین و خطبہ کے دعائنگنا ثابت ہے، یہ صحیح ہے یا نہ۔

(الجواب) اس حدیث سے بعد خطبہ وغیرہ کے دعائنگنا ثابت نہیں ہے کیونکہ مراد عموۃ المسلمین سے اجتماع المسلمین ہے اور خطبہ وغیرہ ہے البتہ بعد نماز عیدین دعائنگنا ان احادیث کے عموم سے ثابت ہے جن میں بعد الصلوٰۃ دعائنگنا مستحب معلوم ہوتا ہے اور نماز عیدین کے اس سے متثنیٰ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے اور وہ احادیث حسن حصین وغیرہ کتب احادیث میں مذکور ہیں۔ (۲) البتہ خطبہ کے بعد دعائنگنا وارد نہیں ہوا نہ خصوصاً نہ عموماً۔

تکبیرات تشریق کے سلسلہ میں امام صاحب کا قول احوط ہے یا صاحبین کا

(سوال ۲۶۷۴) تکبیرات تشریق کے بارہ میں امام صاحب کا یہ مذہب ہے کہ مقیم ہو اور شہر میں ہو اور فرض نماز جماعت مستحب سے پڑھے اس پر تکبیر تشریق واجب ہے اور صاحبین مطلقاً واجب فرماتے ہیں خواہ مرد ہو یا عورت یا منفرد یا مسافر۔ اس صورت میں احوط اور اولیٰ کیا ہے۔

(الجواب) یہ ظاہر ہے کہ صاحبین کا قول احوط ہے اور عمل کرنا اس پر مختار اور احوط ہے مگر وجوب کے بارے میں اکثر علماء نے مذہب امام صاحب کو اختیار فرمایا ہے یعنی وجوب انہی شرائط کے ساتھ باقی اگر منفرد و مسافر وغیرہ تکبیر تشریق کہہ لیویں تو کچھ حرج نہیں ہے کیونکہ اس پر بھی فتویٰ دیا گیا ہے (۳) فقط۔

محض نیت سے بغیر عمل نماز نہیں ہوتی

(سوال ۲۶۷۵) چند لوگ عید گاہ اس وقت پہنچے کہ نماز ہو چکی تھی، امام صاحب نے کہا کہ چونکہ تم لوگ نماز پڑھنے کی نیت سے آئے تھے تمہاری نماز ہو چکی اور انہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ کیا نماز کی نیت کر لینے سے نماز ہو جاتی ہے عید گاہ میں دوبارہ نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) مفتی بہ یہ قول ہے کہ تعدد نماز عیدین درست ہے۔ یعنی چند جگہ ایک قصبہ و شہر میں نماز عیدین ہو جاتی ہے پس جو لوگ بعد میں آئے ان کو یہ جائز تھا کہ علاوہ عید گاہ کے دوسری جگہ کسی میدان یا کسی مسجد میں نماز عید ادا کر لیتے کیونکہ اس عید گاہ میں دوسری جماعت کرنا مکروہ ہے، اور یہ غلط ہے کہ محض نیت کر لینے سے نماز

(۱) ویرفع یدایہ فی الزوائد الخ و لیس بین تکبیراتہ ذکر مسنون ولذا یوسل یدیہ (در مختار) ای فی اثناء التکبیرات و یضعہما بعد الثالثة كما فی شرح المنیۃ لان الوضع سنة قیام طویل فیہ ذکر مسنون (ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۸۲ ط. س. ج ۲ ص ۱۷۴..... ۱۷۵) ظفیر. (۲) عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انصرف من صلوٰتہ استغفر ثلاثا وقال اللهم انت السلام ومنک السلام تبارک یا ذا الجلال والا کرام رواہ مسلم (مشکوٰۃ ص ۸۸) ظفیر. (۳) و یجب تکبیر التشریق الخ علی امام مقیم بمصر و علی مقتلہ مسافر او قروی او امرأۃ بالتبعیۃ الخ والا بوجوبہ فور کل فرض مطلقا ولو منفرد او مسافرا او امرأۃ لانه تبع للمکتوبۃ الخ و علیہ الا اعتماد والعمل والفتویٰ فی عامۃ الا مضار و کافۃ الا عصار (در مختار) قوله لانه تبع للمکتوبۃ فیجب علی کل من تجب علیہ الصلوٰۃ المکتوبۃ قوله و علیہ الا اعتماد الخ هذا بناءً اعلیٰ انه اذا اختلف الامام وصاحباہ فالعبرة لقوة الدلیل وهو الاصح (ردالمحتار باب العیدین مطلب فی تکبیر التشریق ج ۱ ص ۷۸۴ ط. س. ج ۲ ص ۱۷۷..... ۱۸۰) ظفیر.



ہو جاتی ہے پس جن لوگوں نے نماز نہیں پڑھی ان کی نماز نہیں ہوئی مگر اب اس کی قضاء بھی نہیں ہے امام صاحب سے یہ غلطی ہوئی کہ ان کو ایسا مسئلہ بتلایا۔ (۱) فقط۔

عیدین میں تفریق جماعت امامت کی خاطر درست نہیں

(سوال ۲۶۷۶) عیدین کا امام بننے کے لئے جماعت کو توڑ کر دوسری جماعت کرنا درست ہے یا نہ اور دونوں کی نماز ہوگی یا نہ۔

(الجواب) تفریق جماعت کرنا اچھا نہیں ہے اگرچہ اس وجہ سے کہ تعدد جماعت عیدین جائز ہے یعنی ایک شہر میں کئی جگہ نماز عیدین ہو سکتی ہے، دونوں کی نماز ہو گئی۔ (۲) فقط۔

عیدین کا وجوب اور قضائہ ہونے کی وجہ

(سوال ۲۶۷۷) نماز عیدین واجب ہے یا نفل۔ اور اس کی قضاء کیوں نہیں ہے حالانکہ وتر کی قضاء ہے (الجواب) عید کی نماز واجب ہے۔ (۳) اور اگر کسی شخص سے جماعت عیدین فوت ہو جائے تو پھر اس کی قضاء نہیں ہے کیونکہ اس میں جماعت شرط ہے اور وتر میں جماعت شرط نہیں ہے اور اس میں تحدید وقت بھی نہیں ہے۔ (۴) فقط۔

عیدین کی نماز سے پہلے یا بعد میں نوافل نہیں

(سوال ۲۶۷۸) عیدین کی نماز سے پہلے یا پیچھے نوافل پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ (الجواب) نہیں چاہئے (۵) فقط۔

عید الفطر کی نماز عذر کی وجہ سے اگلے دن درست ہے

(سوال ۲۶۷۹) عید الفطر کا چاند یوم جمعہ کو بوجہ ابر نظر نہیں آیا شنبہ کی صبح کو سات بجے تحقیق ہو گیا کہ آج عید ہے روزت افطار کر لئے گئے لیکن دیہات میں خبر نہ ہونے کی وجہ سے نماز عید یکشنبہ کو پڑھی، لہذا یہ نماز ہوئی یا نہ۔

(الجواب) عید الفطر کی نماز عذر کی وجہ سے اگلے دن پڑھ سکتے ہیں، پس یکشنبہ کو بھی نماز عید ہو گئی۔ کما فی الدر المختار وتوخر بعدد کمطر الی الزوال من الغد الخ وفي الشامي قوله کمطراد حل فيه ما اذا لم يخرج الا امام وما اذا غم الهلال فشهد وابه بعد الزوال او قبله بحيث لا يمكن جمع الناس الخ شامی۔ (۶) فقط۔

(۱) ولا یصلیہا وحده ان فاتت مع الا امام الخ ولو امکنه الذهاب الی امام اخر فعل لا نہا تودی بمصر واحد بمواضع كثيرة اتفاقا (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۸۳ ط. س. ج ۲ ص ۱۷۶) ظفیر۔

(۲) لا نہا تودی بمصر واحد بمواضع كثيرة اتفاقا (ایضا ط. س. ج ۲ ص ۱۷۶) ظفیر۔

(۳) تجب صلا تهما فی الا صح علی من تجب علیہ الجمعة بشرائطها المتقدمة سوى الخطبة (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۴ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۶)۔

(۴) ولا یصلیہا وحده ان فاتت مع الا امام الخ ولو امکنه الذهاب الی امام اخر فعل لا نہا تودی بمصر واحد بمواضع كثيرة اتفاقا (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۸۳ ط. س. ج ۲ ص ۱۷۶) محمد ظفیر الدین غفرہ۔

(۵) ولا یتفقل قبلها مطلقا الخ وكذا لا یتفقل بعد هافي مصلها فانه مكروه عند العامة وان تنفل بعد ها فی البيت جاز (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۷ ج ۱ ص ۷۷۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۹ ..... ۱۷۰) ظفیر۔

(۶) ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۸۳ ط. س. ج ۲ ص ۱۷۶ ۱۲ ظفیر۔



نماز عیدین کی نیت میں لفظ سنت کہا تو نماز ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۶۸۰) عید کی نماز اس طرح نیت کر کے پڑھی۔ نیت کرتا ہوں دو رکعت سنت عید الفطر ہمراہ چھ تکبیروں کے۔ اس صورت میں نماز صحیح ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس طرح نیت کرنے سے نماز صحیح ہے کیونکہ بعض فقہاء نے نماز عید کو سنت کہا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ واجب ہے۔ (۱) اس لئے احوط یہ ہے کہ واجب کا لفظ کہے لیکن اگر نیت میں سنت کا لفظ کہہ دیا تب بھی نماز صحیح ہے۔ فقط۔

نماز عیدین کے لئے بھی فرش کا پاک ہونا ضروری

(سوال ۲۶۸۱) جو جگہ غیر محفوظ ہے اور پاک و صاف نہیں ہے وہاں عید کی نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں۔  
(الجواب) جگہ کا پاک ہونا صحت نماز کے لئے شرط ہے۔ اگر ناپاک جگہ میں نماز عیدین وغیرہ پڑھی گئی تو وہ صحیح نہیں ہوئی۔ فقط۔

عید کے بعد چار رکعت نفل جماعت سے پڑھنے کا رواج غلط ہے

(سوال ۲۶۸۲) ہمارے یہاں عیدین کی نماز کے بعد چار رکعت نفل جماعت سے پڑھتے ہیں، آیا یہ نفل پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) عیدین کی نماز کے بعد جماعت سے نوافل پڑھنا درست نہیں ہے (۲) فقط  
چھوٹے گاؤں میں عیدین درست نہیں

(سوال ۲۶۸۳) ایک موضع جو کہ تقریباً چالیس پچاس گھر کی آبادی کا ہے، ایک مسجد پختہ قدیم ہے اس میں ہمیشہ نماز ہجگاہ و عیدین ہوتی ہے، اب اہل موضع کی خواہش ہے کہ عیدین کے لئے ایک عید گاہ قائم کر لیں تو یہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ جائز نہیں ہے کیونکہ ایسے موضع میں جمعہ و عیدین کی نماز صحیح نہیں ہوئی، درمختار (۱) شامی۔

(۱) وتجب صلاتہما فی الاصح (در مختار) قوله فی الاصح مقابله القول بانها سنة وصححه النسفی فی المنافع لکن الا ول قوله لا کثرین کما فی المجتبی ونص علی تصحیحہ فی الخانیة والبدائع والهدایة والمحیط والمختار الکافی لنسفی وفی الخلاصة هو المختار لانه صلی اللہ علیہ وسلم واطب علیہا وسماہا فی الجامع الصغیر سنة لان وجوبہا ثبت بالسنة حلیہ الخ (ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۴ ط.س.ج ۲ ص ۱۶۶) ظفیر۔

(۲) والشرط الخ شرعا ما يتوقف علیه الشئ ولا يدخل فیہ ہی سنة طهارة بدنه الخ من حدث بنو عید وخبث مانع الخ وثوبه الخ ومكانه ای موضع قدمیه او احد یههما الخ وموضع سجوده اتفاقا فی الاصح الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب شروط الصلوة ج ۱ ص ۳۷۳ و ج ۱ ص ۳۷۴ ط.س.ج ۲ ص ۴۰۲) ظفیر۔

(۳) ولا يتنفل قبلها مطلقا الخ وكذا لا يتنفل بعدھا فی مصلاھا فانه مكروه عند العامة (ایضا) باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۷ ط.س.ج ۲ ص ۱۶۹..... ۱۸۰) ظفیر۔ (۴) ولا یصلی الوتر ولا التطوع بجماعة خارج رمضان ای یکره ذلك لو علی سبیل التداعی (ایضا) باب الوتر والنوافل ج ۱ ص ۶۶۳ ط.س.ج ۲ ص ۴۸)۔

(۵) وتقع فرضا فی القصبات والقری الکبیرة التي فیها سواق الخ وفيما ذکرنا إشارة الى انه لا تجوز فی الصغیرة التي ليس فیها قاض ومنبر الخ ولو صلوا فی القری لزمهم اداء الظهر (ردالمحتار باب الجمعة ج ۱ ص ۷۴۸ ط.س.ج ۲ ص ۱۳۸) ظفیر۔

عید گاہ کے بہرہ جانیکا خطرہ ہے تو کیا اس کا ملبہ اکھیڑا جاسکتا ہے  
(سوال ۲۶۸۴) ایک عید گاہ متصل دریا واقع ہے اگر امسال سیلاب آیا تو عید گاہ کے شہید ہو جانے کا خوف ہے  
کیونکہ سیلاب کی وجہ سے ہمیشہ زمین کثرتی رہتی ہے۔ ایسی صورت میں عید گاہ کی اینٹیں اکھیڑ کر دوسری جگہ انہیں  
اینٹوں سے عید گاہ بنا سکتے ہیں یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ عید گاہ کے معدوم ہو جانے کا یقین ہے تو مسلمانوں کے لئے گنجائش ہے کہ اس کا تمام سامان منتقل کر  
کے دوسری جگہ عید گاہ تعمیر کر لیں۔ لیکن یہ پہلی جگہ بھی اگر گج گئی تو بدستور وقف رہے گی اس میں کسی کا تصرف جائز نہیں (۱)  
قبرستان میں جو عید گاہ بنی ہو اس میں نماز جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۶۸۵) جو عید گاہ قبرستان میں بنی ہوئی ہو اس میں نماز جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) جائز ہے۔ (۲) فقط۔

ضحیٰ صحیح ہے یا اضحیٰ

(سوال ۲۶۸۶) ضحیٰ اور اضحیٰ میں کون سا صحیح ہے، اگر ضحیٰ کہہ کر نماز پڑھے تو نماز ہو گئی یا نہیں۔

(الجواب) بقر عید کے لئے عربی میں لفظ یوم الاضحیٰ موضوع ہے الاضحیٰ (۳) قربانی کے معنی میں ہے۔ اضحیٰ کہنا یا  
ضحیٰ کہنا بقر عید کو غلط ہے مگر نماز ہو جاتی ہے

ایک شخص نے دو جگہ عید کی امامت کی کون سی جگہ جائز ہوئی

(سوال ۲۶۸۷/۱) زید نے دو جگہ عید کی نماز پڑھائی تو ان دونوں میں سے کون سی ہوئی۔

اجرت پر عیدین و جمعہ کی نماز پڑھانا جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۶۸۸/۲) عیدین یا جمعہ کی نماز کی اجرت لے کر نماز پڑھانا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) (۱) زید عیدین یا جمعہ کی نماز دو دفعہ نہیں پڑھا سکتا اگر ایسا کیا پچھلے مقتدیوں کی نماز نہیں ہوئی کیونکہ امام  
کی دوسری نماز نفل ہوئی اور قنفل کے پیچھے مفترض یا واجب پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوئی۔ (۴)

(۲) امامت پر اجرت لینا فقہاء نے جائز لکھا ہے۔ (۵) فقط۔

عیدین میں دعا کس وقت جائز ہے بعد نماز یا بعد خطبہ

(سوال ۲۶۸۹) عیدین میں دعا کس وقت مانگے لیکن بعد نماز کے یا بعد خطبہ کے۔

(الجواب) عیدین کی نماز کے بعد مثل دیگر نمازوں کے دعا مانگنا مستحب ہے، خطبہ کے بعد دعا مانگنے کا استحباب

(۱) کا لمسجد اذا خرب واستغنى عنه اهل القرية فرفع ذلك الى القاضي فباع الخشب وصرف الثمن الى مسجد اخر جاز  
الخ فمنهم من اتي بنقل بناء المسجد ومنهم من اتي بنقله ونقل ماله الى مسجد اخر الخ (ردالمحتار كتاب الوقف احكام  
المسجد مطلب في نقل انقاض المسجد ونحوه ج ۳ ص ۵۱۴ ط.س. ج ۲ ص ۳۵۹) ظفیر. (۲) وكذا تكره في اما كن  
كفوق كعبة ومزبلة ومجزرة ومقبرة الخ (در مختار) ولا بأس بالصلاة فيها (ای المقبرة) اذا كان فيها موضع اعد للصلاة  
وليس فيه قبر ولا نجاسة كما في الخانية (ردالمحتار ج ۱ ص ۳۵۳ ط.س. ج ۲ ص ۳۸۰) ظفیر. (۳) ويكفي الدر المختار  
على هامش ردالمحتار ج ۵ ص ۲۷۱ ط.س. ج ۶ ص ۳۱۱..... ۱۲۳۱۲ ظفیر. (۴) ولا مفترض بمقتل (الدر المختار  
على هامش ردالمحتار باب الامامة ج ۱ ص ۵۴۲ ط.س. ج ۱ ص ۵۷۹) ظفیر. (۵) وبفتی اليوم بصحتها لتعليم القرآن  
والفقه والا امامة والا اذان (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الا جاره جلد پنجم ط.س. ج ۶ ص ۵۵ ظفیر.



کسی روایت سے ثابت نہیں ہے اور عیدین کی نماز کے بعد دعا کرنا استحباب ان ہی حدیثوں و روایات سے معلوم ہوتا ہے جن میں عموماً نمازوں کے بعد دعا مانگنا وارد ہوا ہے اور دعا بعد الصلوٰۃ مقبول ہوتی ہے۔ حصین میں وہ احادیث مذکور ہیں اور ہمارے حضرات اکابر کا یہ ہی معمول رہا ہے۔ ہندہ کے نزدیک جو علماء عیدین کی نماز کے بعد دعا مانگنے کو بدعت یا غیر ثلث فرماتے ہیں وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عموماً نمازوں کے بعد دعا کا استحباب ثابت ہے۔ (۱) پھر عیدین کی نمازوں کا استثناء کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اور وہ احادیث معروف و مشہور مشکوٰۃ شریف و حصین مذکور ہیں ان کی نقل کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط۔

عیدین کی نماز مسجد میں جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۶۹۰) جو لوگ عیدین کو جمعہ مسجد میں پڑھتے ہیں ان کی نماز ہو جاتی ہے۔

(الجواب) نماز ہو جاتی ہے مگر عید گاہ میں پڑھنا سنت ہے۔ عید گاہ میں بلا عذر نماز عیدین نہ پڑھنا خلاف سنت ہے۔

یہ کہنا غلط ہے کہ عیدین کا جلسہ منبر پر پڑھنا درست نہیں

(سوال ۲۶۹۱) غیر مقلدین کہتے ہیں کہ خطبہ عیدین منبر پر کھڑے ہو کر پڑھنا درست نہیں ہے بلکہ خطبہ عیدین زمین پر کھڑے ہو کر پڑھنا چاہئے۔

(الجواب) حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ نماز عیدین عید گاہ اور صحرائیں پڑھنا افضل اور مستحب ہے اور منبر کے وہاں لے جانے میں اختلاف نقل کیا ہے، علامہ شامی نے کہا کہ منبر لے جانا عید گاہ میں مکروہ ہے۔ البتہ اگر وہاں عید گاہ میں منبر بنا لیا جاوے اور تعمیر کر لیا جاوے تو کچھ حرج نہیں ہے، غیر مقلدین کا یہ کہنا غلط ہے کہ خطبہ عیدین میں منبر پر کھڑا ہو کر پڑھنا جائز ہے۔ (۲) فقط۔

عید کے دن نوافل

(سوال ۲۶۹۲) عیدین کے روز نوافل پڑھنے کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) عیدین کی نماز سے پہلے تو مطلقاً نوافل مکروہ ہیں اور بعد عیدین کے نماز کا یہ حکم ہے کہ عید گاہ میں نہ پڑھیں، اگر گھر میں آکر پڑھ لیں تو درست ہے۔ در مختار میں ہے ولا يتنفل قبلها مطلقاً الخ وكذا لا يتنفل بعدها في مصلاها فانه مكروه عند العامة وان تنفل بعدها في البيت جاز. الخ۔ (۳) فقط۔

(۱) ويستحب ان يستغفروا ثلاثاً الخ ويدعو ويختم بسبحان ربك (الدر المختار. علی هامش ردالمحتار. باب صفة الصلاة ج ۱ ص ۴۹۵ ط.س. ج ۱ ص ۵۳۰) ظفیر.

(۲) والخروج اليها ای الجبانة لصلاة العيد سنة وان وسعهم المسجد الجامع هو الصحيح (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۶ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۹) ظفیر.

(۳) ولا باس باخراج منبر اليها لكن في الخلاصة لا باس بنائه دون اخراجه (در مختار) ومثله في الخانية فانهما قالوا لا يخرج المنبر الى الجبانة يوم العيد واختلف المشايخ في بنائه في الجبانة قيل يكره وقيل لا فدل كلاهما على انه لا خلاف في كراهة اخراجه اليها وانما الخلاف في بنائه فيها ويمكن حمل الكراهة على التنزيهية وهي مرجع خلاف الاولى المفاد من كلمة لا باس غالباً فلا محتالفة فافهم وفي الخلاصة عن خواهر زاده هذا اي بناءه حسن في زماننا (ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۷ ط.س. ج ۲ ص ۱۷۰..... ۱۶۹) ظفیر غفرله.

(۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۷ و ج ۱ ص ۱۲۷۷۸ ظفیر.



عید پڑھنے کے بعد نفل کی نیت سے دوبارہ عید پڑھنا کیسا ہے

(سوال ۲۶۹۳) زید ایک جگہ امامت عید انجی کر اکر اپنے کسی بڑے بزرگ کے یہاں گیا تھا، وہاں اس روز عید نہیں ہوئی، دوسرے روز نماز ہوئی تو زید عید کی نماز میں نفل نیت سے مقتدی ہو گیا۔ زید گنہگار ہو گیا نہ۔

(الجواب) نفل کی نیت سے جماعت میں شریک ہو جانے سے زید پر کچھ گناہ نہیں ہوا، کیونکہ شرعاً بعض مواضع میں ایسا کرنے کا حکم ہے جیسا کہ کتب فقہ میں ہے کہ جس نے ظہر اور عشاء پڑھی ہو اور بوقت اقامت جماعت وہ مسجد میں ہو تو وہ جماعت کو چھوڑ کر وہاں سے نہ نکلے اور بہ نیت نفل جماعت میں شامل ہو جائے۔ (۱)

عیدین مختلف مسجدوں میں

(سوال ۲۶۹۴) جمعہ اور عیدین کی نماز مختلف مساجد میں ادا ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) پڑھ سکتے ہیں کیونکہ مسئلہ یہ ہے کہ جس بستی میں ایک جگہ جمعہ و عیدین جائز ہے وہاں چند جگہ بھی جائز ہے۔ (۲) البتہ بہتر یہ ہے کہ ایک جگہ جمعہ و عیدین پڑھیں۔ اور عیدین کی نماز باہر صحراء میں پڑھنا مسنون ہے۔ (۳) فقط۔

تکبیرات زوائد میں ہاتھ باندھنا جائے

(سوال ۲۶۹۵) تکبیرات زوائد عیدین میں ہاتھ باندھنا چاہئے یا نہ۔

(الجواب) تکبیرات زوائد عیدین میں ہاتھ نہ باندھا جاوے۔ (۴) فقط۔

بعد نماز عید نوافل بدعت ہے

(سوال ۲۶۹۶) نماز عید سے فراغت کے بعد جماعت سے یا تنہا نوافل پڑھنا شرعاً کیسا ہے۔

(الجواب) بعد اداۓ نماز عید نوافل جماعت سے یا تنہا عید گاہ میں پڑھنا بدعت و ناجائز و مکروہ تحریمی ہے۔ (۵)

رشوت کی آمدنی سے عید گاہ بنانا کیسا ہے

(سوال ۲۶۹۷) میرے خسر کے یہاں رشوت اور کاشت کی آمدنی مخلوط ہے، انہوں نے ایک عید گاہ تیار کرائی

ہے، اس عید گاہ میں نماز پڑھنا اور ان کا کھانا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس عید گاہ میں نماز صحیح ہے اور ان کا کھانا اچھا نہیں۔ (۶)

(۱) والا لمن صلى الظهر والعشاء وحده مرة فلا يكره خروجه الخ الا عند الشروع في الاقامة فيكره لمخالفة لفته الجماعة بلا عذر بل يقتدى متفلاً (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب ادراك الفريضة ج ۱ ص ۶۶۸ ط. س. ج ۲ ص ۵۵) ظفیر۔  
(۲) در مختار میں ہے وتودی فی مصر واحد بمواضع كثيرة مطلقاً (بر حاشیہ ردالمحتار ج ۱ ص ۸۴۳ ط. س. ج ۲ ص ۱۷۶) ظفیر۔  
(۳) در مختار میں ہے والخروج اليها اي الجبانة سنة وان وسعهم المسجد الجامع هو الصحيح ج ۱ ص ۷۷۶ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۹) جبانۃ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں ماشيا الى الجبانة وهي المصلى العام اي في الصحراء (ردالمحتار ج ۱ ص ۷۷۶) ظفیر۔  
(۴) ثم يكبر ثلث تكبيرات يفصل بين كل تكبيرتين بسكتة قدر ثلث تسيحات (الى قوله) ويرفع يديه عند كل تكبيرة منهن ويرسلهما في اثنائهن الخ فاذا قام الى الركعة الثانية يتدى بالقراءة ثم يكبر بعدها ثلث تكبيرات على هنية تكبيرة في الاولى (غنية المستملی ص ۵۲۵) ظفیر۔  
(۵) ولا يتنفل قبلها مطلقاً (الى قوله) وكذا لا يتنفل بعد ها في مصلها فانه مكروه عند العامة (الدر المختار ج ۱ ص ۱۱۴ ط. س. ج ۲ ص ۱۷۰ ۱۶۹ باب العید) ظفیر۔  
(۶) اكل الربوا و كاسب الحرام اهدى اليه او اضافه وغالب ما له حرام يقبل ولا يا كل مالم يخبر ان ذلك المال اصله حلال ورثه او استقرضه (عالمگیری مصري ج ۵ ص ۳۵۵ ط. س. ج ۵ ص ۳۴۳) ظفیر۔



## نماز عیدین جامع مسجد میں

(سوال ۲۶۹۸) عیدین کی نماز جامع مسجد میں ادا کرنا درست ہے یا نہیں؟ عید گاہ میں امام بدعتی ہے۔  
(الجواب) عیدین کی نماز جامع مسجد میں بھی ادا کرنا درست ہے، لیکن مسنون و افضل صحراء میں ادا کرنا ہے اگر عید گاہ میں امام بدعتی ہے، دوسری جگہ صحرائیں اس سنت کو ادا کریں۔ (۱) فقط۔

نماز عیدین میں مقتدی زیادہ شافعی المذہب ہوں تو امام کس طرح نماز پڑھاوے  
(سوال ۲۶۹۹) عیدین میں امام حنفی ہے اور نصف مقتدی سے زائد شافعی ہیں اور نصف سے کم حنفی ہیں تو امام کو کس مذہب کے موافق نماز پڑھانی چاہئے؟

(الجواب) عیدین کی نماز میں امام حنفی اپنے مذہب کے موافق تکبیرات زوائد کہے یعنی تین تکبیرات ہر ایک رکعت میں علاوہ تکبیر افتتاح و رکوع کے مقتدی جو شافعی المذہب ہیں وہ اپنے مذہب کے موافق تکبیرات پوری کر لیں اگر ان کے نزدیک یہ جائز ہو کہ امام حنفی کے پیچھے تکبیرات پوری کر لی جاویں۔ الغرض امام حنفی کو ان کے مذہب کا اتباع ضروری نہیں ہے۔ لیکن اگر امام ان کی رعایت سے ان کے مذہب کے موافق تکبیرات کہے گا تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے۔ ویصلی الا امام بهم رکعتین مشیا قبل الزوائد وہی ثلث تکبیرات فی کل رکعة ولو زاد تابعه الى ستة عشر لا نه ماثور۔ (در مختار) (۲) باب العیدین اور کتاب الطہارۃ میں ہے۔ لکن یندب للخروج من السلافا لا سيما للامام لکن بشرط عدم لزوم ارتکاب مکروه مذہب۔ (۲) فقط۔

عید گاہ آبادی سے باہر جس سمت میں بھی ہو کوئی مضائقہ نہیں

(سوال ۲۷۰۰) نماز عیدین کی کس سمت میں پڑھنا اولیٰ ہے اور عید گاہ بنا کر نمود قائم کرنا کیسا ہے کچھ حرج تو نہیں ہے۔

(الجواب) شریعت میں عید گاہ کے لئے تخصیص کسی جانب کی نہیں ہے بلکہ مسنون صرف یہ ہے کہ شر سے باہر جا کر نماز عیدین ادا کی جائے اس میں کچھ حرج نہیں ہے کہ عید گاہ بنائی جاوے اور نمود قائم کی جائے کہ اس جگہ نماز عید ادا کیا کریں گے۔ (۳) فقط۔

عیدین کے لئے اذان وغیرہ نہیں ہے

(سوال ۲۷۰۱) عیدین میں اذان و تکبیر یا الصلوة کہنے کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) عن ابن جریج قال اخبرنی عطاء عن ابن عباس و جابر بن عبد اللہ قال لا یکن یوذن یوم

(۱) والخروج اليها ای الجبانة لصلاة العيد سنة وان وسعهم المسجد الجامع هو الصحيح (الدر المختار ج ۱ ص ۱۱۴ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۹ باب العیدین) ظفیر۔

(۲) الدر المختار باب العیدین ج ۱ ص ۱۱۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۷۲ ظفیر۔

(۳) رد المختار ج ۱ ص ۱۱۵۔

(۴) عن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر والا ضحی الی المصلی (مشکوٰۃ باب العیدین ص ۱۲۵) بود آنحضرت کہ بیرون می آمد روز عید فطر او در عید قربان بسوئے مصلی کہ جانی مشہور است در مدینہ بیرون شہر کہ آنجا عید می گزارند و الان گرد آن چہار دیواری کشیدہ اند..... (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۶۳۸) ظفیر۔

الفطر ولا يوم الا ضحیٰ ثم سألته یعنی عطاء بعد حين عن ذلك فاخبرني قال اخبرني جابر بن عبد الله ان لا اذان للصلوة يوم الفطر حين يخرج الامام والا بعد ما يخرج والا قامة ولا نداء ولا شئى . لا نداء يومئذ ولا اقامة رواه مسلم۔ (۱) وفى الدر المختار ، لا یسن لغيرها کعید (۲) الخ۔ اس حدیث وفقہ کی روایت سے معلوم ہوا کہ عیدین میں اذان اور تکبیر اور نداء الصلوة وغیرہ کچھ نہیں ہے۔ مسنون طریقہ یہی ہے۔ (۲) فقط۔

### تکبیرات تشریق

(سوال ۲۷۰۲) ماقولکم رحمکم اللہ فی تکبیرات ایام التشریق عقب المكتوبات وهو انه اذا سلموا منها يكبر الا امام منهم اولاً مرة وح يستمع من خلفه ساكتين واذا فرغ منه فيشرعون في التكبير بالجهر بالا صوات المتحدة والا وزان الواحدة مرة ثم الا امام ثم من خلفه ثانياً وهكذا ثلاث مرات متعاقبة واهل العلم في هذه البلاد في هذه المسئلة فرقتان فرقة تقول ان هذه العادة هي المشروعية الخ وفرقة تقول ان هذه العادة لم تكن في زمن النبي صلى الله عليه وسلم فالكيفية المشروعة في هذه التكبيرات ان يكبر كل واحد من الامام والمأموم لنفسه على وجه الاستقلال من غير اجتماع في الا صوات الخ فالحق في هذه المسئلة في اى الفريقين ؟

(الجواب) اقول وبالله التوفيق ان قول الفرقة الثانية هو الحق الثابت بالسنة والتورث وان قال بعضهم بالا تيان به ثلث مرات قال فى الدر المختار نقلاً عن الحموى ان الاتيان به مرتين خلاف السنة الخ فالأقتصار على السنة اولى واجب وعن الاحداث فى الدين ابعده الخ۔ (۳) فقط۔

### بعد خطبہ دعا ثابت نہیں

(سوال ۲۷۰۳) بعد نماز عیدین دعا مانگنا کیسا ہے؟ اور بعد خطبہ کے دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں؟ (الجواب) عیدین کی نماز کے بعد دعا مانگنا تو مثل تمام نمازوں کے مسنون و مستحب ہے، مگر خطبہ کے بعد دعا مانگنا ثابت اور جائز نہیں ہے۔ (۵) فقط۔

### عورتوں کا عید گاہ جانا

(سوال ۲۷۰۴) عورتوں کو مثل مردوں کے عید گاہ میں نماز کے لئے جانا درست ہے یا نہ؟ (الجواب) اس زمانہ میں بلکہ بہت پہلے عورتوں کا جماعت میں شریک ہونے کے لئے مسجد و عید گاہ میں جانا ممنوع و مکروہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں ہی یہ ممنوع ہو چکا تھا۔ کماورد فی الاحادیث۔ در مختار میں

(۱) مشکوٰۃ باب العیدین ص ۱۲۷

(۲) الدر المختار ج ۱ ص ۶۲ ط. س. ج ۲ ص ۳۸۵ باب الاذان.

(۳) مذکورہ حدیث کے ترجمہ کے ضمن میں لکھا ہے ، نہ بود اقامة ونہ آواز دادن چنانکہ گویند الصلوة الصلوة وما نند آ (اشعة

اللمعات ج ۱ ص ۶۴۶) ظفیر۔ (۴) ردالمحتار باب العیدین فی تکبیر التشریق ۱۲ ط. س. ج ۲ ص ۱۷۸ ظفیر.

(۵) عن ام عطية قالت امرنا ان نخرج الحيض يوم العیدین و ذوات الخدور فيشهدن جماعة المسلمين ودعوتهم الخ الحديث متفق عليه (مشکوٰۃ باب العیدین ص ۱۲۵) ظفیر۔



ہے ویکرہ حضور من الجماعة ولو لجمعة وعید و وعظ، (۱) مطلقاً ولو عجوز الیلا علی السہب المفتی بہ لفساد الزمان واستثنی الکمال بحثاً العجائز المتفانية الخ فقط۔

عیدین کی نماز واجب ہے یا نفل

(سوال ۲۷۰۵) ایک امام صاحب عیدین کی نماز کو نفل نماز قرار دیتے ہیں اور لوگوں میں عید کی نماز کے قبل اعلان کیا کہ نفل نماز کی نیت کرو واجب کی نیت نہ کرنا اسی سال یہ مسئلہ ایجاد کیا ہے۔ پس صحیح کیا ہے؟  
(الجواب) عید کی نماز کی نیت نماز واجب کی کرنی چاہئے نہ نفل کی کیونکہ نماز عید کی واجب ہے۔ قال فی الدر المختار۔ تجب صلوٰتہما فی الاصح قال الشامی وقد ذکرنا مراراً انها بمنزلة الواجب ج ۱ ص ۷۷۴ الخ۔ پس امام صاحب مذکور کی یہ جہالت اور ہٹ دھرمی ہے کہ وہ لوگوں کو حکم دیتے ہیں کہ نفل نماز کی نیت کرو، حدود اللہ کے بدلنے کے درپے ہونا سخت جہالت ہے۔ نہ معلوم اس میں ان کا کیا فائدہ ہے۔ اس سے احتراز کریں اور نماز واجب کی نیت کریں۔ فقط کتبہ رشید احمد۔ الجواب صحیح عزیز الرحمن عفی عنہ۔

عید گاہ کہاں ہونی چاہئے

(سوال ۲۷۰۶) عید گاہ شہر کی بائیں جانب ہونی بہتر ہے یا کسی اور جانب؟  
(الجواب) عید گاہ کے لئے کوئی جانب شہر کی مقرر نہیں ہے، جس طرف سہولت ہو اور موقع ہو اسی طرف عید گاہ بنائی جائی۔ فقط۔

عید گاہ میں جہر سے تکبیر کہنا کیسا ہے۔

(سوال ۲۷۰۸) عید کے دن کی نماز سے پہلے عید گاہ میں یا مسجد میں پکار پکار کر (جہر سے) تکبیر کہنا درست ہے یا نہیں؟ بعض جگہ یہ دستور ہے کہ جب تک لوگ نماز عید کے لئے جمع ہوتے ہیں ایک شخص ان جمع شدہ اشخاص میں سے پکار کر تکبیر کہتا ہے پھر اس کے جواب میں سب مجمع کا مجمع تکبیر کہنے لگتا ہے۔ یہ عید گاہ یا مسجد میں پکار کر تکبیر کہنے کی رسم جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز نہیں ہے اور مکروہ ہے تو تکبیر کہنے والوں کو منع کرنا چاہئے یا نہیں۔

(الجواب) عید الفطر میں فقہاء کرام عید گاہ یا مسجد میں تکبیر کہنے کو منع فرماتے ہیں اور عید الاضحیٰ میں روایات مختلفہ ہیں بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ صرف راستہ میں کہے اور بعض فرماتے ہیں عید گاہ میں بھی درست ہے، مگر نہ اس طرح کہ ایک آدمی اول پکار کر تکبیر کہے اور اس کے جواب میں سب مجمع تکبیر کہنے لگے۔ در مختار میں ولا یکبر فی طریقہا الخ۔ شامی میں ہے۔ قوله فی طریقہا لیس التقیید بہ للاحتراز عن البیت او المصلی وانما ہو لبيان المخالفة بین عید الفطر والاضحی فان السنة فی الاضحی التکبیر فی الطريق کما سیاتی الخ۔ (۲)

کبیری شرح منیہ میں اس بارہ میں آثار مختلف نقل کئے ہیں۔ (حیث قال) نعم روی الدار قطنی موقوفا عن نافع ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان اذا غدا یوم الفطر ویوم الاضحی

(۱) الدر المختار باب الامامة ج ۱ ص ۸۳ ط.س. ج ۲ ص ۵۶۶. ۱۲ ظفیر. (۲) ردالمحتار باب العیدین، ج ۱ ص ۷۷۷ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۶، ۱۲ ظفیر.



يجهر بالتكبير حتى ياتي المصلي ثم يكبر حتى ياتي الا امام وقال البيهقي الصحيح وقفه على ابن عمرو هو قول صحابي قد عارضه قول صحابي اخر روى ابن المنذر عن ابن عباس رضي الله تعالى عنه انه سمع الناس يكبرون فقال لقائده اكبر الا امام قيل لا قال افجن الناس ادركنا مثل هذا اليوم مع النبي صلى الله عليه وسلم فما كان احد يكبر قبل الامام فيبقى مفاد الآية بلا معارض (۱) الخ اور آية سے مراد یہ آیت ہے واذ كر ربك في نفسك تضر عاو خيفة ودون الجهر الآية حيث قال قبيله و ربي خيفة رحمه الله ان رفع الصوت بالذكر بدعة مخالف للامر في قوله تعالى واذ كر ربك في نفسك تضر عاو خيفة ودون الجهر ..... الا ما خص بالا جماع الخ (۲)

ثم ذكر الجواب عن استدلال الصحابين . اور در مختار میں ہے (وقال الجهر به سنة كان كالاضحى وهي رواية عنه ووجهها ظاهر قوله تعالى ولتكمّلوا العدة ولتكبروا الله على ما هداكم ووجه الا ولى ان رفع الصوت بالذكر بدعة) فيقتصر على مورد الشرع الخ (قال الشامي فيقتصر على مورد الشرع) وهو ما في البحر عن القنية التكبير جهراً في غير ايام التشريق لا يسن الا بازاء العدو واللصوص الخ (۳) الغرض یہ صورت جو سوال میں ہے اختراع ہے اس کو ترک کرنا چاہئے اور روکنا چاہئے۔ فقط واللہ اعلم۔

### غیر مقلدوں کے متعلق سوال

(سوال ۲۷۰۸) غیر مقلدوں کے استدلال۔ نماز عیدین۔ میں دونوں رکعتوں میں بارہ تکبیریں کہنی رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل سے ثابت ہیں نماز عید میں دونوں رکعتوں میں تکبیریں قبل قرأت کے کہنی رسول خدا ﷺ کے قول و فعل سے ثابت ہیں۔ قراءۃ آنحضرت ﷺ کی نماز عیدین میں اور نماز جمعہ میں خاص تھی نہ کہ عام چہارم رسول خدا ﷺ سے نماز عید الفطر کا وقت بمقدار سورج کے دو نیزہ چڑھنے اور عید الاضحیٰ میں بقدر یک نیزہ کے ثابت ہے۔

اول ودوم کی دلیل : عن عائشة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكبر في الفطر والا ضحى في الاولى سبعا وفي الثانية خمسا وايضا روى هذا الحديث عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يكبر في الفطر في الاولى سبعا وفي الثانية خمسا وعن عبدالله بن عمرو بن العاص قال قال النبي صلى الله عليه وسلم التكبير في الفطر سبع في الاولى. وخمس الثانية القراءة بعدهما كليهما وروى هذا الحديث ايضا عن عمرو بن شعيب الخ ان تينوں سے بارہ تکبیریں کہنا نماز عیدین کی دونوں رکعتوں میں قبل قراءۃ کے ثابت ہو گیا۔

(۱) غنية المستملی ص ۵۲۵۔

(۲) ایضاً۔

(۳) دیکھئے ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۷۰ ۱۲ ظفیر۔



سوم کی دلیل: عن النعمان بن بشیرؓ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في العیدین وفي الجمعة بسبح اسم رب الا علىٰ وهل اناك حديث الغاشية۔

دعویٰ چہارم کی دلیل: عن جندبؓ قال كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بنا یوم الفطر والشمس علی قدر ریحین والا ضحیٰ علی قدر ریح الخ۔

(الجواب) کذب اور دروغ گوئی غیر مقلدین کا خاصہ ہے۔ بے دھڑک کہہ دیتے ہیں کہ فلاں امر خلاف سنت ہے، گویا تمام کتب احادیث پر ان کو مہارت ہے ہم لوگوں کو غیر مقلدوں کے قصوں میں پڑھنے کی فرصت نہیں ہے اور جواب ان کے اقوال کا ذب کا اس وجہ سے لکھنا فضول ہے کہ اس گروہ کا حال مثل روافض کے ہے کہ اعتراضات کے جوابات بار بار ہو چکے ہیں انہیں اعتراضات کو وہ پھر ناواقفوں کے سامنے پیش کرتے ہیں، پس حنفیان متبع سنت کو ضرور ہے کہ اس فرقہ اہل ابواء ضال و مضل سے پرہیز کریں اور ان کے شبہات و اعتراضات واہیہ کو نہ سنیں اور بالا جمال یہ سمجھ لیں کہ جماعت کثیرہ حنفیوں کی جن میں بڑے بڑے فقہاء و علماء و اولیاء اللہ ہوئے ہیں، گمراہی پر اور خلاف سنت و خلاف حق نہیں ہو سکتے۔ ہونہ ہو یہی فرقہ باطلہ مصداق من شد شد فی النار کا ہوتا ہو مگر تعجب ہے ان حنفیوں سے کہ باوجود علم ایسے لوگوں سے ربط ضبط رکھیں اور ان سے مسائل کی تحقیق کے درپے ہوں۔ جاننا چاہئے کہ مذہب امام ابو حنیفہؒ قرآن و حدیث سے ماخوذ ہے کسی مسئلہ میں خلاف نہیں ہے۔ مگر ہر شخص میں قابلیت اس کے سمجھنے اور معلوم کرنے کی نہیں ہے بڑے بڑے مفسر علماء اس پر آگاہ و مطلع ہوتے ہیں نہ عقل کے دشمن۔ پس احناف کو اس کے درپے ہونا نہ چاہئے۔ ان کا کام تقلید کا ہے جو مسئلہ معلوم نہ ہو اس کو کسی متدین عالم سے تحقیق کر لیں۔ بالا اختصار جملہ سوالات کے جوابات تحریر کئے جاتے ہیں۔

(۱ و ۲) چھ تکبیرات نماز عیدین میں موافق سنت نبوی کے ہیں، صرف ایک دلیل منجملہ بہت سے دلائل کے تحریر کی جاتی ہے اور اول رکعت میں تکبیر قبل قراءت کہنا اور رکعت ثانی میں بعد قراءت کے موافق سنت رسول اللہ ﷺ کے ہے قال صاحب فتح القدیر وفي ابی داؤد . ما يعارضها وهوان سعيد ابن العاص رضي الله تعالى عنه سأل ابا موسى الا شعري رضي الله تعالى عنه وحذيفة بن اليمان رضي الله تعالى عنه كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر في الاضحى والفطر فقال ابو موسى رضي الله تعالى عنه كان يكبر اربعاً تكبيرة على الجنائز فقال حذيفة رضي الله تعالى عنه صدق فقال ابو موسى رضي الله تعالى عنه كذا لك كنت اكبر في البصرة حيث كنت عليهم الخ سكت عنه ابو داؤد الخ قال الترمذی قدری عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه انه قال في التكبير في العيد تسع تكبيرات في الاولى خمساً قبل القراءة وفي الثانية يداً بالقراءة ثم يكبر اربعاً مع تكبيرة الركوع وقدری عن غير واحد من الصحابة نحو هذا وهذا اثر صحيح قاله بحضرة جماعة من الصحابة رضي الله تعالى عنه ومثل هذا يحمل على الرفع لانه مثل نقل اعداد الركعات الخ فتح القدیر ج ۱ ص ۴۴ اور مجیب کا فتح القدیر سے استدلال لانا اس کی کم فہمی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ وہ جملہ اس کے مدعی پر منطق نہیں ہے۔ اور اس سے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفی نہیں ہوتی۔



وفی ابو داؤد ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سأل اباہ اقلہ اللیثی ماذا کان یقرأ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی الاضحی والفطر قال کان یقرأ فیہا بقاف والقرآن المجید واقتربت الساعة وانشق القمر (ابو داؤد شریف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عیدین میں سورہ قاف و سورہ قمر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے، اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ نماز عیدین میں قرأت کج اسم اور ہل اتاک کے ساتھ مخصوص تھی۔

اس پر اجماع منعقد ہے کہ وقت عید بعد بلند ہونے آفتاب کے ایک یا دو نیزہ سے زوال تک ہے۔ قال صاحب الدر المختار و وقتہا من ارتفاع قدر رمح الی الزوال۔ فقط کتبہ رشید احمد عفی عنہ۔ الجواب صحیح۔ بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ۔

عیدین میں الصلوٰۃ کیسا ہے

(سوال ۲۷۰۹) عیدین میں اذان و تکبیر یا الصلوٰۃ کہنے کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) عن ابن حریج قال اخبرنی عطاء عن ابن عباس وجابر بن عبد اللہ قالا لم یکن یؤذن یوم الفطر ولا یوم الاضحی ثم سألته یعنی عطاء بعد حین عن ذلك فاخبرنی قال اخبرنی جابر بن عبد اللہ ان لا اذان للصلاة یوم الفطر حین یخرج الا امام ولا بعد ما یمخرج ولا اقامة ولا نداء ولا شئی لا نداء یومئذ ولا اقامة۔ رواہ مسلم (۱) وفی الدر المختار۔ لا یسن لغيرها کعید النحر۔ (۲)

اس حدیث اور فقہ کی روایت سے معلوم ہوا کہ عیدین میں اذان تکبیر اور نداء الصلوٰۃ وغیرہ کچھ نہیں ہے۔ مسنون طریقہ یہی ہے۔

### الباب السابع عشر فی الاستسقاء بارش طلب کرنے کا طریقہ

کیا نماز استسقاء جماعت کے ساتھ مستحب ہے یا غیر جماعت

(سوال ۲۷۱۰) نماز استسقاء جماعت سنت و مستحب است یا لا جماعت۔

(الجواب) قال فی رد المحتار باب الاستسقاء ناقلاً عن شرح المنیہ فالحاصل ان الاحادیث لما حتل فی الصلوٰۃ بالجماعة وعدمہا علی وجہ لا یصح بہ اثبات السنیۃ لم یقل ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ بسنیۃہا ولا یلزم منه قوله بانہا بدعة کما نقلہ عنہ بعض المتعصبین بل هو قائل بالجواز اه قلت والظاهر ان المراد بہ الندب والا استحباب لقوله فی الہدایۃ قلنا انہ فعلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مرة وترکہ اخرى فلم یکن سنة آء۔ ای لان السنة ما واطب عیہ والفعل مرة مع الترتیب اخرى یفید

(۱)

(۲) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الاذان ج ۱ ص ۳۵۷ ط. س. ج ۲ ص ۳۷۵ ۳۷۶ ظفر۔



الندب (۱) تامل ص ۵۶ شامی جلد اول۔ وفي الدر المختار وقال تفعل كما لعید الخ وعليه العمل (۲) اس عبارت سے واضح ہو کہ امام صاحب کے نزدیک بھی جماعت استسقاء مستحب ہے اور صاحبین رحمہما اللہ قائل سیئت جماعت کے ہیں۔ لہذا نماز استسقاء باجماعت پڑھنی چاہئے۔ فقط۔

### نماز استسقاء کا وقت

(سوال ۱/ ۲۷۱۱) زید کہتا ہے کہ جب عصر کا وقت ہو جائے تو صلوٰۃ استسقاء نہیں پڑھنی چاہئے۔

بعد نماز استسقاء دعا لٹے ہاتھوں مانگی جائے

(سوال ۲/ ۲۷۱۲) بعد نماز استسقاء دعا لٹے ہاتھوں سے مانگی جاوے یا کیسے یا سیدھے ہاتھوں سے مانگے۔

(سوال ۳/ ۲۷۱۳) کیا نماز استسقاء مسلمان حاکم یا خطیب یا قاضی کے سواء کوئی نہ پڑھے اور کیا ان کا شریک ہونا شرط ہے۔

(الجواب) (۱) نماز استسقاء کا عمدہ وقت صبح کا وقت ہے بعد ارتفاع شمس نماز و خطبہ دعا کی جاوے۔ حدیث میں آنحضرت ﷺ کا ایسے ہی وقت تشریف لے جانا نماز استسقاء کے لئے ثابت ہے۔ الفاظ حدیث یہ ہیں۔ قالت عائشة فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بدء حاجب الشمس (۳) الحدیث۔

(۲) عام دعاؤں میں مسنون طریقہ یہ ہے کہ بطون کف کی طرف مواجہت ہو اور حدیث شریف میں حکم عام یہ ہے کہ کہاورد اذا سئلتهم الله فاسئلوا بطون ائفكم (۴) اسی لئے حنیفہ نے استسقاء کی دعا کو بھی اسی قاعدہ عام کے تحت میں رکھا ہے لیکن اگر تقولا اس دعا میں ظہر اکف اوپر کو اور بطون اکف نیچے کو ہوں تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے اور حدیث میں دونوں طرح آیا ہے۔ ایک روایت میں ہے فاشا ربظہر کفہ الی السماء (۵) اور دوسری روایت میں ہے قائماً یدعو یتسقی رافعاً یدیہ قبل وجہہ۔ الحدیث۔ (۶) پس حنیفہ نے اصل اسی ثانی حدیث کو رکھا ہے اور حدیث اول کو تقاول پر حمل کیا ہے لہذا تقولا ایسا جائز ہے اور اصل سنت وہی ہے جو ہر ایک دعا میں ثابت ہے۔ (۷)

(۳) یہ شرط نہیں ہے بلکہ جس کو امام بنادیویں جائز ہے مگر بہتر ہے کہ کسی صالح متقی عالم کو امام بناویں۔ فقط۔

نماز استسقاء میں جماعت و خطبہ اور قلب رداء کا کیا حکم ہے

(سوال ۲۷۱۳) استسقاء میں جماعت کا شرعاً کیا حکم ہے؟ اور نماز کے بعد خطبہ اور قلب رداء کا کیا حکم ہے امام اعظم ابو

حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اس بارہ میں کیا قول ہے اور صاحبین رحمہما اللہ کا کیا اختلاف ہے اور فتویٰ کس قول پر ہے؟

(الجواب) استسقاء میں امام صاحب رحمہم اللہ جماعت مسنون نہیں فرماتے اور منع بھی نہیں فرماتے بلکہ ندب اور

(۱) ردالمحتار باب الاستسقاء ج ۱ ص ۷۹۱ ط.س. ج ۲ ص ۱۸۴. ۱۲ ظفیر۔

(۳) مشکوٰۃ باب الاستسقاء فصل ثالث ص ۱۳۲. ۱۲

(۴)

(۵) مشکوٰۃ باب الاستسقاء عن مسلم ص ۱۳۱ ظفیر۔

(۶) مشکوٰۃ عن ابی داؤد الترمذی والنسائی ونحوہ باب الاستسقاء ص ۱۳۱. ۱۲ ظفیر۔

(۷) ہودعاً واستغفار (درمنار) وذلك ان يدعوا الامام قائماً مستقبل القبلة رافعاً يديه والناس تعود مستقبلين (ردالمحتار باب الاستسقاء ص ۹۰ - ج ۱) ظفیر۔

استحباب کے قائل ہیں کیونکہ امام صاحب سے جو جواز منقول ہے اس سے مراد ندب و استحباب ہے کما فی الشامی . والظاهر ان المراد الندب و الاستحباب لقوله فی الهدایة قلنا انه فعله علیه الصلوٰۃ والسلام مرة و تركه اخرى فلم یكن سنة ای لا ن السنة ما و اظب علیه والفعل مرة مع الترك اخرى یفید الندب تامل شامی ج ۱ ص ۷۹۱ . ط.س. ج ۲ ص ۱۸۴۔ پس جب کہ جماعت نماز استسقاء کی امام صاحب کے

نزدیک مندوب و مستحب ہے اور صاحبین کے نزدیک سنت ہے تو بہتر ہے کہ نماز استسقاء جماعت سے پڑھی جائے اور خطبہ بھی پڑھا جائے قال الشامی وقال محمد رحمة الله علیه یصلی الا امام او نائبه ركعتین کما فی الجمعة ثم یخطب ای یسن له ذلك والاصح ان ابا یوسف رحمة الله علیه محمد رحمة الله علیه نہر . شامی ج ۱ ص ۷۹۱ . ط.س. ج ۲ ص ۱۸۴ الغرض خطبہ کی سیت یا استحباب علی اختلاف القولین۔ جماعت استسقاء کی سیت یا استحباب کے ساتھ متلازم ہے۔ امام صاحب کے نزدیک جماعت مستحب و مندوب ہے کما یظهر عن الاستدلال بفعله علیه الصلوٰۃ والسلام مرة و تركه اخرى اور صاحبین جب کہ جماعت کی سیت کے قائل ہیں تو خطبہ کو بھی مسنون فرماتے ہیں اور جب کہ معلوم ہوا کہ مفتی بہ قول صاحبین ہے تو مسنون ہے کہ جماعت استسقاء کی مع خطبہ کے ادا کی جائے جماعت سے استسقاء کی نماز پڑھنا اور خطبہ کو ترک کرنا یہ ایک نئی بات ہے جو کسی مذہب و قول پر چسپاں نہیں ہوتی (قلب رداء بھی ثابت ہے) وقد نقل فی الشامی ان فی قلب الرداء الفتوی علی قول محمد حیث قال واختار القدوری حول محمد رحمة الله لانه علیه الصلوٰۃ والسلام فعل ذلك. نہر. وعلیه الفتوی کما فی شرح درالبحار. ط.س. ج ۲ ص ۱۸۴ وفي الدرا لمختار فی رسم المفتی واما نحن فعلمنا اتباع مارجحوه وما صححوه کما لو افتوا فی حیاتهم مقدمة در مختار (علی الشامی) ص ۷۲ وفيه ایضاً واما العلامات للافتاء فقوله وعلیه الفتوی وبه یفتی وبه ناخذ . مقدمہ در مختار شامی ص ۶۶ و ص ۶۷ وفي الشامی وعن هذا تراهم قدیر . جحون قول بعض اصحابه علی قوله کما رجحوا قول زفر وحده فی سبع عشرة مسألة فتتبع مارجحوه لانهم اهل النظر فی الدلیل فقط فقط والله اعلم۔



## کتاب الجنائز

## فصل اول: موت کے وقت مرنے والوں سے سلوک

موت کے وقت چیت لٹانا کیسا ہے

(سوال ۲۷۱۴) مختصر کے بارہ میں صاحب ہدایہ لکھتے ہیں۔ واختار فی بلادنا الا ستلقاء لا نه ایسر من خروج الروح کیا حدیث و تعامل صحابہ سے یہ ثابت ہے اور اس پر عمل کرنا کیسا ہے۔

(الجواب) تعامل سلف و توارث خلف یہی ہے جس کو صاحب ہدایہ نے اختیار کیا ہے البتہ استلقاء کے ساتھ ساتھ چہرہ قبلہ کی طرف ہونا چاہئے کہ احادیث کی تصریحات اور علل فقہاء دونوں اسی کو مقتضی ہیں۔ شق ایمن کی قید کسی حدیث و اثر سے صراحۃً نہیں نکلتی پس اسلم طریقہ یہی ہے کہ توجہ قبلہ مع الاستلقاء ہو بہر کیف جس صورت میں سہولت ہو عمل کیا جاوے۔ دونوں میں سے کسی ایک کو بھی خلاف سنت نہیں کہا جاسکتا۔ نقل فرے البحر عن المبتغی والا صح انہ یوضع کما تیسر لا اختلاف المواضع والا ما کن (۱) انتھی وفيه ایضا وذكر فی المحيط واختیر الا ستلقاء الخ وفي (۲) الفتح ثم اذا القی علی القفا یرفع راسه قليلا لیصیر وجهه الی القبلة دون السماء (۳) وفيه ایضا تحت قوله والا ول هو السنة اما توجیهه فلا نه علیه الصلاة والسلام لما قدم المدينة سئل عن البراء بن معرور فقال لو اتو فی واوصی بثلاث لك واوصی ان یوجه الی القبلة لما احتضر فقال علیه الصلاة والسلام اصاب الفطرة الخ واما ان السنة کونه علی شقه الا یمن فقیل یمکن الا استدلال علیه بحديث النوم (۴) فتح القدیر جلد اول. قلت فهذه دلالة صریحة ان التوجیه مع شقه الا یمن لا نص فی الحديث علیه. فقط.

غسل اور موت کے وقت قبلہ رو کر دینے کی حدیث

(سوال ۲۷۱۵) کوئی حدیث اس مضمون کی جس سے یہ ثابت ہو کہ میت کو غسل دینے کے وقت رو قبلہ تختہ پر رکھنا چاہئے اور قریب المرگ شخص کو رو قبلہ کر دینا چاہئے بیان فرمائی جائے۔

(الجواب) قریب المرگ شخص کو متوجہ الی القبلة کرنے کے بارہ میں شرح منیہ میں یہ حدیث منقول ہے۔ براء بن معرور کی وصیت کے قصہ میں واوصی ان یوجه الی القبلة لما احتضر فقال علیه الصلاة والسلام اصاب الفطرة الحديث رواه الحاكم وقال صحيح والسنة ان یكون علی شقه الا یمن کما ہوا السنة فی النوم الخ ص ۵۳۳ کبیری اور خاص غسل میت کے وقت رو قبلہ کرنا کسی حدیث میں نظر نہیں آیا اور فقہاء کرام بھی کوئی حدیث اس بارے میں نقل نہیں فرماتے اس ہی وجہ سے اختلاف بھی ہے۔ در مختار اور شامی میں ہے کہ صحیح یہ ہے کہ جس طرف کو لٹانا سہل اور آسان ہو اس طرح غسل کے لئے لٹاویں اور بعض فقہاء نے فرمایا کہ قبلہ کی طرف طولا لٹاویں اور بعض نے فرمایا کہ عرضا لٹاویں جیسا کہ قبر میں رکھتے ہیں، در مختار میں ہے

(۱) البحر الرائق کتاب الجنائز ج ۲ ص ۱۷۰ ۱۲ ظفیر

(۲) ایضا ۱۲ ظفیر

(۳) فتح القدیر باب الجنائز ج ۲ ص ۱۲۶۸ ظفیر

(۴) فتح القدیر باب الجنائز ج ۲ ص ۱۲۶۸ ظفیر

و یوضع کما تیسر فی الاصح علی سریر الخ وقیل یوضع الی القبلة طولا وقیل عرضا کما فی القبر الخ شامی ج ۱ ص ۴۹۴، اور شرح منہ میں ہے قال فی المبسوط والبدائع والمرغینانی یوضع علی التخت طولا القبلة الخ وقال الا سیحابی لا رواۃ فیہ عن اصحابنا والعرف ان یوضع علی قفاه طولا نحو القبلة هذا ان التسع المکان والا فالاصح انی وضع کما تیسر قالہ صاحب البدائع والمرغینانی الخ فقط۔

تلقین (لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کی بحث

(سوال ۲۷۱۶) حدیث لقنوا موتا کم لا الہ الا اللہ کا مطلب کیا ہے، آیا صرف لا الہ الا اللہ کی تلقین کی جاوے یا محمد رسول اللہ کی بھی۔

(الجواب) محمد رسول اللہ بھی کہہ دیوے تو کچھ حرج نہیں ہے اور اگر صرف لا الہ الا اللہ کی تلقین پر اکتفا کرے تو یہ بھی جائز ہے۔ (۱) فقط۔

تلقین کس وقت کی جائے

(سوال ۲۷۱۷) تلقین مردہ بوقت نزع اولیٰ است یا بعد وفن؟ یا بعد ہر دو وقت؟

(الجواب) عند الحنفیہ تلقین مردہ بوقت نزع ہست کما فی الدر المختار ویلقن ندبا وقیل وجوبا بذکر الشہادتین (الی قولہ) عندہ قبل الغرغرة الخ ولیکن اگر بعد دفن ہم کند مضایقہ نیست قال فی الشامی وانما لا ینہی عن التلقین بعد الدفن لا نہ لا ضرر فیہ نفع لان المیت یستانس بالذکر علی ماورد فی الآثار الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی مدرسہ ہذا۔

نزع کے وقت عورت کو مہندی لگانا جائز ہے

(سوال ۲۷۱۸) عورت کو نزع کے وقت مہندی لگانا مسنون ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ نہ مسنون ہے اور نہ درست ہے بلکہ ناجائز ہے۔ (۲)

(۱) ویلقن ندبا وقیل وجوبا بذکر الشہادتین لان الا ولی لا تقبل بدون الثانية عندہ قبل الغرغرة (در مختار) قال فی الامداد وانما اقتصر علی ذکر الشہادة تبعاً للحدیث الصحیح الخ وان قال فی المستصفی وغیرہ ولقن الشہادتین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وتعلیلہ فی الدر ربان الا ولی بدون الثانية لیس علی اطلاقہ لان ذالک فی غیر المومن ولهذا قال ابن حجر من الشافعیة وقول جمع یلقن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضاً لان القصد موته علی الاسلام ولا یسمى مسلماً الا بهما مردود بانہ مسلم وانما المراد ختم کلامہ بلا الہ الا اللہ الخ (ردالمحتار باب صیلة الجنائز ج ۱ ص ۷۹۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۹۰ ظفر۔

(۲) ولا یسرح شعرہ ای یکرہ تحریمہ ولا یقص ظفرہ الا المكسور ولا شعرہ ولا یختن (در مختار) کما فی القنیة ان التزین بعد موتہا ولا متشاط وقطع الشعر لا یجوز (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۳ ط. س. ج ۲ ص ۹۸ ..... ۱۹۷ ظفر۔



## فصل ثانی : میت کو غسل دینا

جنبی مر جائے تو ایک غسل کافی ہے یا نہیں اور لڑکی کو غسل کون دے

(سوال ۲۷۱۹) جنبت کی حالت میں اگر کوئی شخص مر جاوے تو اس کے لئے ایک غسل کافی ہے یا جنابت کا غسل دے کر دوبارہ غسل میت دیا جاوے گا۔ اگر نابالغہ لڑکی مر جائے اور وہاں کوئی غسالہ نہ ہو تو اس کا شوہر یا اور کوئی محرم اسے غسل دے سکتا ہے یا نہیں اور اگر اتفاق سے کوئی محرم بھی نہ ہو تو غیر محرم اس کے غسل کا مجاز ہے یا نہیں یا ایسی مجبوری کی صورت میں بلا غسل و کفن وغیرہ دفن کر دی جائے گی۔

(الجواب) ایک غسل کافی ہے لیکن میت اگر جنبی تھا تو اس کو مضمضہ واستنشاق بھی کر لیا جاوے۔ کما فی الدر المختار ولو كان جنباً او حائضاً او نفساء فعلاً (امر المضمضة والاستنشاق) اتفاقاً (۱) اور شامی نے اس میں بحث کی ہے لیکن بہر حال احتیاط اسی میں ہے۔ (۲) اور نابالغہ لڑکی اگر غیر مرابہقہ ہے تو اس کو ہر ایک مرد اور عورت غسل دے سکتا ہے قال فی الفتح الصغير والصغيرة اذا لم يبلغا حد الشهوة يغسلهما الرجال والنساء (۳) اور مرابہقہ کا حکم اس بارہ میں مثل بالغہ کے ہے اور بالغہ عورت کو سوائے عورتوں کے اور کوئی غسل نہیں دے سکتا، شوہر بھی نہیں دے سکتا بلکہ اگر کوئی محرم موجود ہے تو وہ اس عورت کا تیمم کر دے اور غیر محرم کپڑا اپنے ہاتھ پر لپیٹ کر تیمم کر دے اور کفن پہنا کر نماز پڑھ کر دفن کریں۔ در مختار میں ہے ماتت بین رجال او هو بین نساء یممه المحرم فان لم یکن فلا جنبی بخرقة الخ (۴) وفيه ایضاً ویمنع زوجها من غسلها ومسها الخ (۵) فقط۔

عورت کو شوہر غسل نہیں دے سکتا ہے البتہ دیکھ سکتا ہے

(سوال ۲۷۲۰) زن متوفیہ را نظر کردن و غسل دادن برائے شوہر جائز است یا نہ۔

(الجواب) نظر کردن شوہر زوجہ متوفیہ خود را جائز است و غسل دادن جائز نیست ویمنع زوجها من غسلها لا من النظر اليها علی الاصح۔ در مختار (۶) و آنچه بر جواز غسل زوجہ از فعل حضرت علیؓ کہ حضرت فاطمہؓ رابعہ وفات اوشان غسل دادہ اند استدلال کردہ میشود صاحب در مختار آنرا بدین طور جواب دادہ است کہ فعل حضرت علیؓ مخصوص بایشان است کہ علاقہ زوجیت اوشان بعد وفات باقی است لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کل سبب ونسب ینقطع بالموت الا سبی ونسبی (۷) و در شامی از شرح مجمع نقل کردہ کہ حضرت فاطمہؓ را ام ایمن غسل دادہ است نہ حضرت علیؓ پس اس جواب ثانی است از استدلال مذکور۔ (۸) فقط

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۱ ط.س. ج ۲ ص ۱۹۶. ۱۲ ظفیر۔  
(۲) قولہ ولو كان جنباً الخ نقل ابو سعود عن شرح الكنز للشلبی ان ما ذکرہ الخ لخالی ای فی شرح القدوری من ان الجنب یمضمض ویستنشق غریب مخالف لعامة الكتب ۱۵ قلت وقال الرملى ایضاً فی حاشیة البحر اطلاق المتون والشروح والفتاویٰ یشمل من مات جنباً ولم ار من صرح به لكن الاطلاق يدخله والعلة تقتضیه ۱۵ وما نقله ابو السعود عن الزیلعی من قولہ بلا مضمضة واستنشاق ولا جنباً صریح فی ذلک لکنی لم ارہ فی الزیلعی (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۱ ط.س. ج ۲ ص ۲۰۱. ۱۲) (۳) الدر المختار باب صلاة الجنائز قبیل مطلب فی الکفن ج ۱ ص ۸۰۶ ط.س. ج ۲ ص ۲۰۱. ۱۲ (۴) الدر المختار باب صلاة الجنائز قبیل مطلب فی الکفن ج ۱ ص ۸۰۶ ط.س. ج ۲ ص ۲۰۱. ۱۲ (۵) ایضاً ج ۱ ص ۸۰۳ ط.س. ج ۲ ص ۱۹۸. ۱۲ (۶) الدر المختار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۳ ط.س. ج ۲ ص ۱۹۸ (۷) قلنا هذا محمول علی بقاء الزوجية لقولہ علیہ السلام کل سبب ونسب ینقطع بالموت الا سبی ونسبی (ایضاً ج ۲ ص ۸۰۳ ط.س. ج ۲ ص ۱۹۸) ظفیر۔ (۸) قال فی شرح المجمع لمصنفة فاطمةؓ غسلتها ام ایمن حاضنة صلی اللہ علیہ وسلم ورضی عنہا فتحمل رواية الغسل لعلی رضی اللہ عنہ علی معنی التهيئة والقيام التام باسبابہ (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۳ ط.س. ج ۲ ص ۱۹۸) ظفیر۔



حالت جنابت میں ایک عورت مر گئی، غسل کا طریقہ کیا ہے

(سوال ۲۷۲۱) ایک عورت بحالت جنابت مر گئی غسل کا کیا طریقہ ہے۔

(الجواب) حالت جنابت میں مر جانے سے اس کے غسل میں کچھ تفاوت نہ ہو جیسا کہ دیگر اموات کو غسل دیا جاتا ہے اسی طرح میت جنبی کو غسل دیا جاوے گا۔ البتہ در مختار میں امداد الفتاح سے نقل کیا ہے کہ میت جنبی کے غسل میں مضمضہ واستنشاق بھی کر لیا جاوے لیکن شامی نے اس کو رد کیا ہے اور زیلعی سے نقل کیا ہے کہ غسل میت بلا مضمضہ واستنشاق ہے۔<sup>(۱)</sup>

میت کے سرمہ لگانا اور کنگھی کرنا کیسا ہے

(سوال ۲۷۲۲) میت کی آنکھوں میں سرمہ لگانا اور سر میں کنگھی کرنا بعد کفنانے کے درست ہے یا نہیں

(الجواب) درست نہیں ہے۔ در مختار میں ہے ولا یسرح شعرہ ای یکرہ تحریماً وفی الشامی عن القنیۃ ان التزین بعد الموت والا متشاط و قطع الشعر لا یجوز الخ۔ (۲) فقط۔

عورت خاوند کو اور خاوند بیوی کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۱ / ۲۷۲۳) عورت اپنے خاوند کو اور خاوند اپنی عورت کو غسل دے سکتے ہیں؟ احسن طریقہ بلا ضرورت کیا ہے؟

محرم عورتوں کو مرنے کے بعد غسل دے سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۲ / ۲۷۲۴) علاوہ منکوحہ کے مرد دیگر محرم عورتوں کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) (۱) عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے اور شوہر اپنی زوجہ متوفیہ کو غسل نہیں دے سکتا البتہ دیکھنے کی اجازت ہے۔ (۲)

(۲) غسل نہیں دے سکتا بلکہ ایسے موقع پر تیمم کرانے کا حکم (۳) فقط۔

خنثی مشکل کو غسل کون دے

(سوال ۲۷۲۵) خنثی مشکل کو غسل کون دے سکتا ہے۔

(الجواب) خنثی مشکل کو غسل کوئی نہیں دے سکتا، نہ مرد اور نہ عورت بلکہ اس کو تیمم کر لیا جاوے گا۔ ویمم الخنثی المشکل لو مر اھقاً در مختار۔ (۵) فقط۔

(۱) ویوضا من یومر بالصلاة بلا مضمضة واستنشاق وقیل یفعلان بخرقة وعلیہ العمل الیوم ولو کان جنبا او حائضا او نفساء فعلا اتفاقا تتمیما للعلھارة کما فی امداد الفتاح (در مختار) نقل ابو السعود عن شرح الكنز للشبلی انما ذکرہ الخ لخالی ای فی شرح القدوری من ان الجنب یمضمض ویستشق غریب مخالف لعامة الكتب ۵ (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۱ ط. س. ج ۲ ص ۹۶..... ۱۹۵) ظفیر۔

(۲) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۳ ط. س. ج ۲ ص ۹۸..... ۱۹۷ ۱۲ ظفیر۔

(۳) یمنع زوجها من غسلها ومسها لا من النظر اليها علی الاصح وهي لا تمنع من ذالك (الدر المختار علی هامش ردالمحتار ج ۱ ص ۸۰۳ ط. س. ج ۲ ص ۱۹۸) ظفیر۔

(۴) اذا کان للمراثة محرم یممها بیده واما الاجنبی فبخرقة علی یدہ ویغض بصره (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۳ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۶) ظفیر۔

(۵) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۶ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۶ ۱۲ ظفیر۔



جسے غسل دینا نہ آئے اگر وہ غسل دے دے تو کیا حکم ہے  
(سوال ۲۷۲۶) جس شخص کو میت کو غسل دینا نہ آتا ہو اور وہ میت کو غسل دے دے تو کیا حکم ہے۔  
(الجواب) اس پر گناہ شرعاً نہیں ہے لیکن حتی الوسع غسل میت اس شخص سے کرانا چاہئے جو طریق سنت کے موافق میت کو غسل دے۔ فقط۔

میت کے غسل کے لئے گھر کے برتنوں میں پانی گرم کرنا اور غسل دینا درست ہے  
(سوال ۲۷۲۷) آج کل کے لوگوں کا یہ بھی طریقہ ہے کہ میت کے غسل دینے کے لئے اپنے گھر کے پاک برتن استعمال نہیں کرتے، یہ رسم کیسی ہے۔

(الجواب) گھر کے پاک برتنوں میں پانی گرم کرنے اور غسل دینے میں کچھ حرج نہیں ہے فقط۔  
اگر عورت مردوں میں یا مرد عورتوں میں مر جائے تو غسل کی کیا صورت ہوگی  
(سوال ۲۷۲۸) اگر عورت مردوں میں مر جاوے اور کوئی عورت نہ ہو۔ یا مرد عورتوں میں مر جاوے اور کوئی مرد نہ ہو تو غسل اور تجہیز و تکفین کی کیا صورت ہوگی۔

(الجواب) درمختار میں یہ مسئلہ اس طرح لکھا ہے ماتت بین رجال او هو بین نساء یممه المحرم فان لم یکن فالاجنبی بخروقة الخ یعنی کوئی عورت مردوں میں مر گئی یا مرد عورتوں میں مر گیا تو اگر کوئی محرم موجود ہے تو وہ بلا خرقہ کے تیمم کرادے اور اگر محرم نہیں ہے تو اجنبی شخص خرقہ کے ساتھ تیمم کرادے۔ فقط۔  
شوہر اپنی زوجہ متوجہ کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں۔

(سوال ۲۷۲۹) فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ شوہر اپنی بیوی متوفیہ کو غسل نہیں دے سکتا ہے لیکن بلوغ المرام میں بحوالہ نسائی ولین ماجہ میں لکھا ہے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اے عائشہ اگر تم پہلے میرے سے انتقال کر جاؤ گی تو میں خود اپنے ہاتھ سے تم کو غسل دوں گا، یہ فرمانا کیسا ہے۔ عالمگیری کا لکھنا صحیح ہے یا کیا۔

(الجواب) جیسا کہ عالمگیری میں ہے ایسا ہی درمختار و شامی وغیرہ کتب فقہ میں ہے۔ اور حنفیہ کا یہی مذہب ہے اور آنحضرت ﷺ کا فرمانا آپ کی خصوصیات میں سے ہے اسی طرح حضرت علی کا غسل دینا حضرت فاطمہؓ کو ان کی خصوصیت ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یہی جواب دیا۔ (۲) کذا فی الشامی۔

غسل دینے کے لئے مردہ کو کیسے لٹائیں

(سوال ۲۷۳۰) میت کو غسل دیتے وقت اکثر دیکھا گیا ہے کہ اس کو رو بقبلہ ہونے کے لئے مشرق مغرب لٹاتے ہیں، اسی طرح بہتر ہے یا شمال جنوب، کون سا طریقہ مسنون ہے۔

(الجواب) دونوں طرح درست ہے اور دونوں طریق موافق شریعت کے ہیں کذا فی الشامی۔ (۳) فقط۔

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۶ ط.س. ج ۲ ص ۱۲۰۲۰۱ ظفیر.  
(۲) فتحمل رواية الفسئل على معنى التهيأ والقيام التام بأسبابه ولن تثبت الرواية فهو مختص به لا ترى ان ابن مسعود رضي الله تعالى عنه لما اعترض عليه بذلك اجابه اما علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان فاطمة زوجتك في الدنيا والاخرة فادع الخصوصية دليل على ان المذهب عندهم عدم الجواز (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۳ ط.س. ج ۲ ص ۱۹۸) (۳) دیکھئے ردالمحتار للشامی ج ۱ ص ۸۰۰ ط.س. ج ۲ ص ۱۹۵ باب الجنائز ۱۲ ظفیر.



غیر دیندار سے میت کو غسل دلانا اچھا نہیں

(سوال ۲۷۳۱) آج کل لوگوں نے یہ طریق پکڑ لیا ہے کہ میت کو فقیروں سے غسل دلاتے ہیں اور ان کے یہاں پیشہ زنا کاری وغیرہ کا ہوتا ہے، صوم و صلوٰۃ کے قریب نہیں جاتے اور احکام غسل کو بھی پورا نہیں کر سکتے، ایسے لوگوں کا غسل، پناہ درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایسے لوگوں سے غسل دلانا اچھا نہیں ہے، غسل دینے والا صالح شخص ہونا چاہئے۔ (۱)

میت کو غسل دیتے وقت پیر کس طرف ہو۔

(سوال ۲۷۳۲) میت کو نہلاتے وقت پیر کس طرف ہونے چاہئیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ قبلہ کی طرف میت کے پیر ہونے چاہئیں۔

(الجواب) یہ بھی ایک قول ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ منہ قبلہ کی طرف اور سر بجانب شمال اور پیر بجانب جنوب ہوں۔ (۲) فقط

مردہ کے غسل کی ہیئت کیا ہو

(سوال ۲۷۳۳) وقت غسل میت کے پیر کس جانب کئے جاویں۔

(الجواب) فی الدر المختار ویوضیع کما مات کما تیسر فی الاصح علی سریری مجمر الخ قال فی الشامی وقیل یوضیع الی القبلة طولاً و قیل عرضاً کما فی القبر . (۳) افادہ فی بحر الخ جلد اول ص ۵۷۳ کتاب الجنائز۔ اس عبارت سے واضح ہوا کہ بعض نے فرمایا ہے کہ غسل کے وقت میت کو قبلہ کی طرف پیر کر کے لٹا دیں اور بعض نے فرمایا کہ منہ قبلہ کی طرف کر کے لٹا دیں جیسا کہ قبر میں، لیکن صحیح تر یہ ہے کہ جو طریق آسان ہو اور سہل ہو دیا کریں۔ معمول یہ ہے کہ منہ قبلہ کی طرف کرتے ہیں فقط۔

یوقت غسل آنحضرت ﷺ کے پیر کس طرف تھے

(سوال ۲۷۳۴) وقت غسل رسول اللہ ﷺ کے پیر کس طرف تھے اور سر کس طرف۔

(الجواب) یہ امر کہیں منقول نہیں ہے کہ وقت غسل آپ کے پیر کس طرف تھے اور سر کس طرف۔ لیکن آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد دربارہ خانہ کعبہ کہ یہ تمہارا قبلہ ہے زندگی میں اور مرنے کے بعد اس طرف مشیر ہے کہ جیسے قبر میں میت کو رکھا جاتا ہے اسی طرح غسل کے وقت لٹا دیں جیسا کہ اب معمول ہے۔ فقط۔

مرنے کے بعد شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو دیکھ سکتی ہے

(سوال ۲۷۳۵) اگر بیوی مر جاوے تو خاوند کو بعد الموت بیوی کا دیکھنا جائز ہے یا نہیں یا برعکس صورت ہو یعنی خاوند مر جاوے تو اس کے شوہر کو مرنے کے بعد دیکھنا اس کا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر زوجہ مر جاوے تو اس کے شوہر کو مرنے کے بعد دیکھنا اس کا جائز ہے، اسی طرح عکس اس کا درست ہے۔ کذا فی الدر المختار (۴) وغیرہ۔

(۱) والا ولی فی الغاسل ان یكون اقرب الناس الی المیت فان لم یحسن الغسل فاهل الایمان والورع (غنیۃ المستملی ص ۵۳۷) (۲) ویوضیع کما مات کما تیسر فی الاصح علی سریری مجمر وترا (در مختار) وقیل یوضیع الی القبلة طول وقیل عرض کما فی القبر افادہ فی البحر (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۷۹۹ و ص ۸۰۰ ط. س. ج ۲ ص ۱۹۵) (۳) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ص ۸۰۰ ط. س. ج ۲ ص ۱۲۱۹۵ ظفیر۔

(۴) ویمنع زوجها من غسلها ومسها لا من النظر اليها علی الاصح الخ وهي لا تمنع من ذلك ولو ذمیه (الدر المختار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۳ ط. س. ج ۲ ص ۱۹۸) ظفیر۔



## خنثی کو غسل عورت دے یا مرد

(سوال ۲۷۳۶) ایک میت کو جس کا ستر مرد اور عورت دونوں کا ہو تو اس کو غسل مرد دے یا عورت۔  
(الجواب) اگر میت خنثی مشکل ہے تو اس کو غسل نہیں دیا جائے گا، نہ مرد غسل دے نہ عورت بلکہ تیمم کر لیا جائے و تیمم لخنثی مشکل ولو مراہق الخ در مختار (۱)

مرد دے کو کیوں غسل دیتے ہیں

(سوال ۱ / ۲۷۳۷) مردہ کو غسل دینے کی کیا وجہ ہے

مسلمان لاش کو غیر مسلم چھو سکتے ہیں یا نہیں

(سوال ۲ / ۲۷۳۸) مسلمان کی لاش غیر مسلم مس کرے یا مسلمان کے لئے استغفار کرے، یا اس کے جنازہ کی نماز پڑھے تو اس کو ممانعت کرنا ضروری ہے۔

(الجواب) (۱) مردہ کو غسل دینے سے غرض اس کی نظافت اور اظہار حرمت وغیرہ ہے۔ (۲)

(۲) مسلمانوں کو جو ان کے ذمہ فرض ہے غسل اور نماز جنازہ وغیرہ اس کو پورا کر لیں پھر اگر کوئی کافر مس کرے یا استغفار کرے یا اپنے طور پر نماز جنازہ پڑھے اس سے نہ کسی کو کچھ ضرر نہ کچھ نفع۔ اگر قدرت ہو منع کریں ورنہ خاموش رہیں۔ (۳)

غسل جو چاہے دے یا متعین آدمی اور غسل دینے والے پر غسل ضروری نہیں

(سوال ۲۷۳۹) غسل دینے والا مقرر ہونا چاہئے یا عام دے سکتے ہیں جب کہ وہ مسائل غسل سے واقف ہو اور غسل دینے والے کو بعد غسل دینے کے غسل کرنا ضروری ہے یا مسنون۔

(الجواب) ہر ایک واقف شخص غسل دے سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ وہ شخص غسل دے جو کچھ عوض اور اجرت نہ لے۔ (۲) اور مرد دے کو غسل دینے والے پر غسل کرنا ضروری نہیں ہے۔

شوہر اپنی عورت کے جنازہ کو ہاتھ لگا سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۲۷۴۰) ایک عورت منکوحہ نے انتقال کیا، مرحومہ کے شوہر کو قبر میں اتارنا اور جنازہ کو ہاتھ لگانا درست اور جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) عورت کے مرنے کے بعد اس کا شوہر اس سے اجنبی ہو جاتا ہے اور علاقہ نکاح منقطع ہو جاتا ہے اس لئے غسل دینا اور ہاتھ لگانا فقہاء نے ممنوع لکھا ہے کمایجٹی عن الدر المختار۔ لیکن دیکھنا اور جنازہ کو اٹھانا درست ہے اور قبر میں اتارنا بھی بضرورت درست ہے کیونکہ قبر میں اتارنے میں کفن حائل ہوتا ہے لہذا کفن کے

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۶ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۱. ۱۲ ظفیر۔  
(۲) غسل کی وجہ فقہاء نے لکھی ہے لتنجسه بالموت قبل نجاسة خبث وقيل حدث (در مختار) وقدر وی فی حدیث ابی ہریرۃ سبحان اللہ المؤمن لا ینجس حیا ولا میتا الخ وقد اخرج الحاکم عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنجسوا موتاکم فان المسلم لا ینجس حیا ولا میتا وقال صحیح علی شرط البخاری و مسلم فیرجع القول بانہ حدث الخ فانما یطهر بالغسل کر امة للمسلم (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۷۹۹ ط. س. ج ۲ ص ۹۴..... ۱۹۳) ظفیر۔  
(۳) قال اللہ تعالیٰ وما دعاء الکافرین الا فی ضلال ۱۲ ظفیر۔

(۴) والا فضل ان یغسل المیت مجاناً الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۴ ط. س. ج ۲ ص ۱۹۹) ظفیر۔

اوپر کو ہاتھ لگانا بضرورت درست ہے۔ یعنی جب کہ کوئی محرم موجود نہ ہو اور اگر محرم موجود ہو تو وہی قبر میں اتارے۔ قال فی الدر المختار ویمنع زوجها عن غسلها ومسها لا من النظر اليها الخ وفي الشامي ناقلاً عن الخانية انه اذا كان للمراة محرم يمسها بيده واما الاجنبى فبخبر قته على يده الخ (۱) فقط۔

میت کو غسل کس طرح دیا جائے

(سوال ۲۷۴۱) اگر میت کو غسل دینا ہو تو کس صورت سے دیویں؟ کیا یہ سنت ہے یا فرض یا واجب؟ اور کس طور سے نہلاویں؟ اور جو شخص بلا ترکیب میت کو غسل دیوے اور خوب پانی بدن مردہ پر تراوے اور قاعدہ غسل سے ناواقف ہو تو اس کا غسل ٹھیک ہو یا نہیں۔

(الجواب) میت کے غسل کی کیفیت یہ ہے کہ استنجاء کرانے کے بعد اس کو وضو کرائی جاوے اور اس کا سر اور اس کے تمام بدن پر بیری کے پتوں میں پکا ہو پانی ڈالا جائے اور اس کا سر اور ڈاڑھی خطمی سے دھوئی جاوے اور بائیں کروٹ پر لٹا کر داہنی کروٹ کی طرف پانی بہا دیا جاوے پھر داہنی کروٹ کی طرف لٹا کر بائیں کروٹ دھوئی جاوے پھر اس کو کسی سہارے سے بٹھا کر اس کے پیٹ کو آہستہ سے ملا جاوے جو کچھ نجاست نکلے اس کو دھویا جاوے پھر اس کو لٹا کر تمام بدن پر پانی بہا دیا جاوے۔ اس میں سنت و فرض غسل سب ادا ہو جاویں گے اور فرض صرف ایک بار بدن کا دھونا ہے۔ باقی سب امور سنت ہیں۔ بلا ترتیب اگر میت کو غسل دیا گیا تو غسل ادا ہو گیا مگر بہتر یہ ہے کہ موافق سنت کے غسل دیا جائے جیسا کہ اوپر لکھا گیا۔ فقط۔

میت کے غسل دینے کے لئے کیسا پانی ہونا چاہئے

(سوال ۲۷۴۲) یہ مشہور ہے کہ میت کے غسل دینے کے لئے پہلا پانی بیری کے پتوں کا جو شانہ اور دوسرا پانی مع کافور کے جو شانہ تیسرا پانی خالص بغیر جوش داہ ہو۔ (اس میں صحیح کیا ہے؟)

(الجواب) شامی نے غسل میت کے بارہ میں یہ تفصیل کی ہے کہ پہلے خالص پانی سے غسل دیا جائے پھر بیری کے پتوں کا پکا ہو پانی پھر کافور ملا ہو پانی ڈالا جائے۔ اور فتح القدیر سے نقل کیا ہے کہ اولیٰ یہ ہے کہ اول دو مرتبہ بیری کے پتوں کا پکا ہو پانی اور تیسرا کافور ملا ہو۔ (۱) فقط۔

مجبوری میں شوہر اپنی مردہ عورت کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۲۷۴۳) زید اپنی عورت میت کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں (یعنی جب کہ کوئی عورت وہاں موجود نہ ہو)۔

(الجواب) شامی میں ہے کہ مرد اپنی عورت مردہ کو تیمم کرادے، اپنے ہاتھ پر کپڑا پیٹ کر غسل نہ دیوے کیونکہ عورت کو غسل عورت ہی دے سکتی ہے مرد اگرچہ محرم ہے تب بھی تیمم ہی کرادے۔ قال فی الشامي

(۱) ذکر شیخ الاسلام ان الاولیٰ بالقراح ای الماء الخالص والثانیة بالمغلی فیہ سدر والثانیة بالذی فیہ کافور قال فی الفتح والاولیٰ ان الاولین بالسدر کما هو ظاهر الہدایة لما فی ابی داؤد بسند صحیح ان ام عطیة تغسل بالسدر مرتین والثالث بالماء والکافور (رد المحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۲ ط.س.ج ۲ ص ۱۹۷) ظفیر۔



فلا يغسل الرجل المراءة وبالعكس ۱۵ ونقل عن الخانية انه اذا كان للمراءة محرم يممها بيده واما الا جنبي فبحرقة على يده ويغض بصره عن ذراعها وكذا الرجل في امرائه الا في غرض البصراء ولعل وجهه ان النظر خف من المس مجاز لشبهة الاختلاف۔ شامی ج ۱ ص ۸۰۳۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم مفتی مدرسہ۔

جذامی کو غسل دیا جائے یا نہیں

(سوال ۲۷۴۴) جذامی کو غسل دیا جائے یا نہیں۔

(الجواب) جذامی شخص اگر فوت ہو جائے اس کو غسل دیا جائے جیسا کہ تمام مسلمانوں کو دیا جاتا ہے اور تجہیز و تکفین کر کے اس کے جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے۔

حضرت علیؑ کا حضرت فاطمہؑ کو غسل دینا کیسا تھا

(سوال ۲۷۴۵) زید کہتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے حضرت فاطمہؑ کو غسل دیا ہے ہم کیوں نہیں دے سکتے۔ بچوں کا ماں کے لب و پیشانی کو یوسہ دینا بھی جائز ہے، دوسرا فریق کہتا ہے کہ زید کے اقوال مردود ہیں۔ حضرت علیؑ کا اپنی زوجہ کو غسل دینا خصوصیات سے تھا۔

(الجواب) علامہ شامی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا حضرت فاطمہؑ کو غسل دینے کا قصہ نقل فرمایا ہے کہ شرح مجمع سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ کو حضرت امینؑ نے غسل دیا ہے حضرت علیؑ کو غاسل کہنا مجازا ہے کہ انہوں نے سامان غسل مہیا فرمایا اور اگر تسلیم کر لیا جائے تو وہ خصوصیت حضرت علیؑ کی ہے جیسا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ان فاطمة زوجك في الدنيا والاخرة اور دلیل خصوصیت دوسری حدیث بھی ہے کل سبب ونسب ينقطع الا سببی ونسبی بہر حال شوہر کو غسل دینا اپنی زوجہ کو درست نہیں ہے۔ زید کا قول غلط ہے اور دوسرا فریق جو غسل زوج اور تقبیل و مس زوج کو حرام کہتا ہے اس کا قول صحیح و معتبر ہے باقی بچوں کا اپنی ماں کو یوسہ دینا اور چومنا اس بحث سے خارج ہے اس میں کچھ حرج نہیں ہے کیونکہ ماں اپنے بچوں کی محرمہ ہے اور بچوں کو اپنی ماں کو ہاتھ لگانا اور تقبیل وجہ کرنا ممنوع نہیں ہے۔ اسی طرح ماں باپ کو اپنی اولاد کے ساتھ یہ معاملہ کرنا درست ہے۔ بہر حال شوہر کو کسی

طرح افعال مذکورہ اپنی زوجہ میت کے ساتھ درست نہیں ہے۔ فقط۔

## فصل ثالث: مردوں کے کفن کا بیان

کفن پہنانے کے بعد امام کی چٹھی دینا بے اصل ہے  
(سوال ۲۷۴۶) میت کو بعد کفن پہنانے کے امام مسجد کی چٹھی لکھ کر دونوں ہاتھوں میں دینا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) بالکل بے اصل ہے۔ ایسے لغو فعل سے بچنا چاہئے۔ (۱) فقط۔

زندگی میں اپنے لئے کفن اور قبر تیار کرنا کیسا ہے  
(سوال ۲۷۴۷) کسی شخص کو اپنی زندگی میں کفن اور قبر تیار کر لینا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے ویحفر قبراً لنفسه وقیل یکره والذی ینبغی انہ لا یکره تھینہ نحو الکفن بخلاف القبر۔ (۲) ص ۱۲۹ اور شامی کے نزدیک راجح یہ ہے کہ قبر کا کھدوانا جائز ہے و فی التتار خانیۃ والاباس بہ ویوجز علیہ ہذا عمل عمر بن عبدالعزیز والربیع بن خثیم وغیرہا شامی۔ (۲) فقط۔

لڑکے اور لڑکیوں کی کفن کی تعداد کیا ہے

(سوال ۲۷۴۸) لڑکے اور لڑکیوں کی کفن کی تعداد کیا ہے۔

(الجواب) لڑکوں اور لڑکیوں کا کفن بالغ کے موافق ہو تو بہتر ہے اور جائز یہ بھی ہے کہ ایک یا دو کپڑا ہو والمراہق کا لبالب ومن لم یراہق ان کفہ شی واحد جاز۔ در مختار اقوال قولہ فحسن اشارۃ انہ لو کفن بکفن البالغ یکون احسن۔ ر۔ مختار۔ مسامی (۳) فقط۔

عورت کے کفن میں سینہ بند اوپر رہنا چاہئے۔ نیچے۔

(سوال ۲۷۴۹) مرد اپنی زوجہ متوفیہ کو دیکھ سکتا ہے یا نہ؟ اور قبر میں اتار سکتا ہے یا نہ؟ اور عورت بھی اپنے شوہر کو دیکھ سکتی ہے یا نہ؟ عورت کے کفن میں خرقہ یعنی سینہ بند سب کپڑوں کے اوپر رہنا چاہئے یا قمیص کے نیچے؟ اوپر نیچے سے کیا مطلب ہے؟

(الجواب) مرد اپنی زوجہ کو بعد وفات دیکھ سکتا ہے اور قبر میں اتار سکتا ہے اور عورت بھی اپنے شوہر کو دیکھ سکتی ہے خرقہ سینہ کالفاۃ کے نیچے اور قمیص کے اوپر ہونا چاہئے یعنی لفاۃ نظر میں سب سے اوپر رہے اس کے بعد سینہ بند اور اگر لفاۃ کے اوپر رکھ دیا جب بھی خرابی نہیں ہے جائز ہے۔ اول لفاۃ پچھانا چاہئے تاکہ لمیٹنے کے بعد اوپر رہے۔ (۵) ویمنع زوجہا من غسلہا ومسہا لامن النظر الیہا علی الاصح (الی قولہ) وہی لا تمنع من ذلك. (۲) مختار۔

دوبارہ نماز جنازہ درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۷۵۰) نماز جنازہ پڑھ کر جب میت کو دفن کر دیا جائے تو پھر اس میت کی قبر پر نماز جنازہ جائز ہے یا نہ؟ اگر جائز ہے تو جن لوگوں نے پہلے نماز جنازہ پڑھی تھی وہ بھی نماز میں شامل ہو سکتے ہیں یا نہیں اور پہلا ہی امام نماز

(۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فہو رد متفق علیہ (مشکوۃ باب الاعتصام ص ۲۷)  
(۲) الدر المختار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۴۵ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۴ (۳) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۴۵ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۴ (۴) ردالمحتار ج ۱ ص ۸۰۹ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۴ (۵) وہی تلبس للدرع ویجعل شعرہا الخ (الی قولہ) والخمار فوقہ ای الشعر تحت اللفاۃ (د مختار) تربط الخرقۃ علی الثدیین فوق الکفان یحتمل ان یراد بہ تحت اللفاۃ وفوق الارزاق والقمیص وهو الظاہر آہ. (ردالمحتار ج ۱ ص ۸۰۹ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۴) (۶) الدر المختار علی هامش ردالمحتار ج ۱ ص ۸۰۳ ط. س. ج ۲ ص ۱۹۸ ۱۲ ظفر۔



جنازہ دوبارہ پڑھا سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر پہلی نماز ولی نے پڑھی یا اس کی اجازت سے دوسرے نے پڑھائی اور ولی شامل جماعت ہو تو پھر کسی دوسرے کو دوبارہ اس میت پر یا اس کی قبر پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔ درمختار میں ہے وان صلی ہو ای الولی بحق الخ لا یصلی غیرہ بعدہ۔ (۱) الخ اور اگر ولی نے نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی تو اس کو اعادہ کا حق ہے لیکن جو لوگ پہلے نماز پڑھ چکے ہیں۔ وہ شریک نہ ہوں۔ (۲) فقط۔

کفن کے متعلق مذکور تصریح درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۷۵۱) کفن مسنون میت مرد کے لئے صرف تین کپڑے کفنی۔ ازار چادر ہیں عورت کے واسطے پانچ کپڑے، دوپٹہ و سینہ بند علاوہ کفن مذکور کے ہیں اور پیمائش کفنی گردن سے لے کر ٹخنوں تک ازار یعنی تہبند سر سے پیروں تک اور چادر ایک ہاتھ زیادہ تہبند سے طول میں اور عرض ازار و چادر کا اس قدر کہ میت اچھی طرح لپٹ سکے اور دوپٹہ ہاتھ بھر اور سینہ بند سینہ سے لے کر رانوں تک، آیا یہ تصریح مذکور صحیح ہے یا غلط۔

اوپر کی چادر اور دستانے کفن میں داخل ہیں یا خارج

(سوال ۲۷۵۲/۲) اوپر کی چادر اور دستانہ وغیرہ جو غسل کے واسطے لائے جاتے ہیں وہ داخل کفن ہیں یا نہیں۔ (الجواب) (۱) کفن عورت و مرد کی جو تفصیل آپ نے لکھی ہے صحیح ہے۔ موافق ہے تفصیل کتب فقہ کے۔ (۲) چارپائی کے اوپر کی چادر اور دستانہ غسل کے داخل کفن نہیں ہیں۔ لیکن چادر اوپر کی اس وجہ سے مستحسن ہے کہ میت کو عزت کے ساتھ لے جانا چاہئے اور دستانہ بوجہ ضرورت غسل و مس عورت ضروری ہے۔ فقط

میت کو کفنائے وقت اس کے ہاتھ کہاں رکھے جائیں

(سوال ۲۷۵۳) میت کو کفنائے وقت دونوں ہاتھ شکم پر رکھ دیویں یا سیدھے کر کے رانوں کی برابر رکھ دیں۔ (الجواب) دونوں ہاتھ سیدھے کر کے برابر میں کر دیئے جائیں۔ (۳) فقط۔

کفن میں عمامہ دینا مکروہ ہے۔

(سوال ۲۷۵۴) عالموں کے کفن میں عمامہ دینا سنت ہے یا نہیں

(الجواب) درمختار میں ہے وتکرہ العمامۃ للمیت فی الاصح مجتبیٰ۔ واستحسنہا المتأخرون للعلماء والا شراف الخ وفي الشامی والا صح انه تکرہ العمامۃ بكل حال الخ۔ (۵) پس معلوم ہوا کہ کراہت عمامہ ہی راجح ہے۔

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۲۶ ط.س. ج ۲ ص ۲۲۳. ۱۲ ظفیر.  
(۲) وفيه حکم صلاة من لا ولاية له كعدم الصلاة الخ (درمختار) والمراد یصلی علیہ الولی ان شاء لا جل حقه لا لا سقاط القرض (ردالمحتار باب الجنائز ج ۱ ص ۸۲۶ ط.س. ج ۲ ص ۲۲۳). ظفیر. (۳) دیکھئے ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی الکفن ج ۱ ص ۸۰۶ ط.س. ج ۲ ص ۲۰۲. ۱۲ ظفیر. (۴) ویوضع یداه فی جانبیه لا علی صدره لانه من عمل الکفار (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۳ ط.س. ج ۲ ص ۱۹۸) ظفیر.  
(۵) ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی الکفن ج ۱ ص ۸۰۶ و ج ۱ ص ۸۰۷ ط.س. ج ۲ ص ۲۰۲. ۱۲ ظفیر.



## مرد و عورت کی کفنی میں گریبان کس طرف کیا جائے

(سوال ۲۷۵۵) میت مرد ہو یا عورت قمیص کا گریبان پیچھے گردن کی طرف کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) مرد اور عورت کی کفنی میں اگر مساوات ہو تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے کیونکہ بہت سے فقہاء نے درع اور قمیص کو مترادف فرمایا ہے اور جن فقہاء نے ان میں فرق کیا ہے تو اس سے بھی لزوم اس کا ثبوت نہیں ہے بلکہ شرح منیہ میں یہ تصریح فرمائی ہے کہ یہ امر عادت پر موقوف ہے۔ اب چونکہ عادت یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں کا شق گریبان سینہ پر ہوتا ہے اس لئے دونوں کی کفنی میں یہ درست ہے اور اگر فرق مذکور کیا جائے تب بھی کچھ حرج نہیں ہے۔ غرض یہ ہے کہ یہ فرق لازم نہیں ہے۔ (۱) فقط۔

## جنازہ کے اوپر پچا درڈالنا کیسا ہے

(سوال ۲۷۵۶) میت پر مسنون کفن کے علاوہ اکثر مرد پر لنگی عورت پر کوئی اور رنگدار دوپٹہ میت کے وارث اپنی عزت کے لئے ڈالتے ہیں جو بعد دفن گورکن لے لیتا ہے۔ یہ کپڑا مسنون ہے یا نہیں نیز امام اس کپڑے کو اتروا کر نماز جنازہ پڑھاتے ہیں ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) مسنون کفن کے علاوہ مرد اور عورت کے جنازہ پر سفید چادر ڈال دینے میں تو کچھ حرج نہیں ہے جیسا کہ عام رواج ہے لیکن عورت کے جنازہ پر رنگدار کپڑا ڈالنا اچھا نہیں ہے لیکن جب کہ وہ پاک ہے تو نماز پڑھنے کے وقت اس کے ساتھ نماز پڑھنا بھی جائز ہے نماز کے لئے اس کے اتارنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ اول سے رنگدار کپڑا نہ ڈالا جاوے کیونکہ مستحب یہ ہے کہ میت پر سفید کپڑا ہو۔ (۲) فقط۔

کفن میں تہبند دینا کیسا ہے اور قبر میں بند کھول دینا چاہئے۔

(سوال ۲۷۵۷) میت مرد کو کفن میں تہبند دینا چاہئے یا نہیں اور مردہ کو لحد میں رکھ کر بند کفن کے کھولنا کیسا ہے۔ (الجواب) مرد میت کے لئے تین کپڑے سنت ہیں۔ کرتہ تہبند۔ چادر یعنی جس کو پوٹ کی چادر کہتے ہیں جس میں میت کو لپیٹا جاتا ہے اور اس پر گرہ لگائی جاتی ہے، (۳) سب گرہ لحد میں رکھ کر کھول دینی چاہئے جیسا کہ مروج ہے۔ پس یہ طریقہ موافق سنت کے ہے۔ (۴) فقط۔

## بعد تدفین تلقین

(سوال ۲۷۵۸) در مختار کی روایت والا یلقن بعد تلحیدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تلقین کرنا نہ کرنا بعد دفن کے برابر

(۱) والقمیص من المنكب الى القدم والدرع هو القميص الا انه الذي يفتح جيبه على الصدر والقميص يفتح جيبه على الكتف وقد كان القميص من عادة الرجال والدرع من عادة النساء في الحياة فكلما في الموت (غنية المستملی فصل فی الجنائز بحث ثالثه تكفنيه ص ۵۳۷ و ص ۵۳۸) ظفیر غفر له۔

(۲) ولا یاس فی الکفن بیر دو کتان وفی النساء بحریر ومزعر و معصفر بجوازہ بکل ما یجوز لبسه حال الحیاة واحبه البیاض (در مختار) والجديد والغسل فيه سواء (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ص ۸۱۰ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۵) ظفیر۔

(۳) ویسن فی الکفن ازار و قمیص ولعافه (در مختار) قوله ازار هو من القرن الى القدم الخ وللعافه تزيد علی ما فوق القرن والقدم لیل فیها المیت وتربط من الا علی والا یسفل (ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی الکفن ج ۱ ص ۸۰۶ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۲) معلوم ہوا تہبند نام ہے چھوٹی چادر کا۔ اس کے علاوہ لگ سے کوئی تہبند نامی چیز نہیں ہے۔ (۴)۔

(۴) ویستحب ان یدخل من قبل القبلة الخ و تحل العقدة للا ستغناء عنها ویسوی اللین علیہ والقصب (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی دفن المیت ج ۱ ص ۸۳۶ و ج ۱ ص ۸۳۷ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۵) ظفیر۔



ہے۔ مگر شامی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد دفن کے تلقین نہ کرنا معتزلہ کا مذہب ہے۔ شامی ذکر فی المعراج انه ظاهر الرواية ثم قال وفي..... الكافي عن الشيخ الزاهد الصفار ان هذا على قول المعتزلة لان الا حياء بعد الموت عندهم مستحيل اما عند اهل السنة فالحديث اى لقنوا موتاكم الحديث۔ پوری تشریح سے مطمئن فرمائیے۔

(الجواب) معتزلہ کا قول تلقین بعد التلحید کی ممانعت اور استحالہ کا ہے، اور اہل سنت و جماعت کے مذہب کا حاصل یہ ہے کہ ممنوع نہیں ہے بلکہ حسب تحقیق محققین اولیٰ تلقین بعد التلحید ہے اور فی الحقیقت حدیث لقنوا موتاكم مجاز پر محمول ہے یعنی قریب الموت کو میت فرمایا ہے۔ لیکن اگر حقیقت پر حمل کیا جاوے تو کچھ استحالہ نہیں ہے اور وہ بھی جائز ہے یعنی تلقین بعد التلحید بھی جائز ہے اور اس میں کچھ استحالہ اور ممانعت نہیں ہی کما یقولہ المعتزلة۔ (۱) فقط۔

### نماز جنازہ کے لئے جائے نماز اور اس کا حکم

(سوال ۲۷۵۹) جائے نماز میت کی شریعت میں کیا حقیقت ہے اور جو امام نماز میت کی پڑھاوے اور وہ اس جائے نماز کو لے کر خڑا اپنے مصرف میں لائے یا کسی دوسرے کو دے دے یہ شریعت میں کیسا ہے۔ اگر امام جائے نماز میت کی لے کر اپنا کوئی کپڑا بنائے اور اس کو پسین کر نماز پڑھائے، نماز ہوگی یا نہیں اور ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔ (الجواب) جاء نماز کفن میں داخل نہیں ہے۔ (۲) اس کو کفن میں داخل نہ سمجھا جاوے بانی ولی میت وہ کپڑا جس کو دے دیوے وہ مالک ہو جاوے گا مگر اول تو اس کپڑے جائے نماز کے رکھنے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر کسی نے غلطی سے رکھ لیا تو اس کو مالک یعنی ولی یا خود رکھے یا کسی محتاج کو دے دیوے اگر ولی میت نے امام کو وہ کپڑا دے دیا اور امام نے اس سے کوئی کپڑا لے کر پہنا اور نماز پڑھائی تو نماز اس کے پیچھے درست ہے۔ فقط۔

ہندو کے بنے ہوئے کپڑے کا کفن دینا درست ہے

(سوال ۲۷۶۰) ہندوستان میں ہندو وغیرہ کپڑا بناتے ہیں ان کے بنے ہوئے کپڑے کا میت کو کفن دینا اور اس کو پسین کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) درست ہے۔ (۳) فقط۔

مرد کے لئے رنگین کفن کا کیا حکم ہے

(سوال ۲۷۶۱) مرد کے لئے رنگین کفن کا کیا حکم ہے

(۱) ولا یلقن بعد تلحیدہ وان فعل لا ینھی عنہ وفي الجوہرۃ انه مشروع عند اهل السنة الخ ومن لا یسل ینبغی ان لا یلقن والاصح ان الانبیاء لا یسلون ولا اطفال المومنین (درمختار) قال فی شرح المتیۃ ان الجمهور علی ان المراد منه مجازہ ثم قال وانما لا ینھی عن التلقین بعد الدفن لانه لا ضرر فیہ بل فیہ تقع فان المیت یستانس بالذکر علی ماورد فی الآثار (ردالمحتار باب الجنائز ج ۱ ص ۷۹۷) (۲) کفن کی جو صراحت کتب فقہ و حدیث میں ہے اس میں جائے نماز کا نہیں ذکر نہیں ہے ویسن فی الکفن ازارو قمیص ولفافۃ الخ (دیکھئے الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۶ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۲) ظفیر۔ (۳) خواہ کوئی بے پاک ہو نا شرط ہے۔ اور یہ بازار میں جو کپڑے بخر بچنے کے لئے آتے ہیں حتما پاک ہیں جب تک اس کے ناپاک ہونے کا علم نہ ہو۔ ولو شک فی نجاسة ماء او ثوب و طلاق او عتی لم یعتبر و تمامہ فی الاشباہ (درمختار) فی التارخانیۃ، من شک فی انانہ او ثوبہ او بد نہ اصابته نجاسة او لا فهو طاهر الخ و کذا ما یتخذہ اهل الشرك او لجهلة من المسلمین کا لسمن والخبر و الاطعمۃ و الثیاب ۵ ملخصا (ردالمحتار کتاب الطہارۃ قبیل اباحات الغسل ج ۱ ص) ظفیر۔



(الجواب) در مختار میں ہے واجبہ البیاض۔ (۱) یعنی محبوب تر اور پسندیدہ تر کفن سفید ہے اور شامی میں مزعصر اور معصر کپڑا مرد کے کفن میں مکروہ لکھا ہے۔ (۲) فقط۔

میت مرد عورت کے لئے کفن کے کتنے کپڑے ہیں

(سوال ۲۷۶۲) میت مرد اور عورت کے لئے کفن کے کتنے کپڑے سنت ہیں۔

(الجواب) مرد کے لئے تین کپڑے کفن میں سنت ہیں، ازار و قمیص اور لفافہ اور عورت کے لئے پانچ، قمیص اور ازار اور خمار اور لفافہ اور سینہ بند۔ (۳) لفافہ اول نکھایا جاوے پھر قمیص پھر ازار۔ اور عورت کے لئے لفافہ کے اوپر قمیص پھر خمار یعنی اوڑھنی پھر ازار پھر سینہ بند اور بعض کتب میں ہے کہ سینہ بند قمیص کے اوپر اور لفافہ کے نیچے۔ (۴) فقط۔

کعبہ کے غلاف کا کفن میں دینا اور قبر میں رکھنا کیسا ہے

(سوال ۲۷۶۳) کعبہ شریف کے غلاف کے نیچے کی تہ سے میت کو کفن دینا جائز ہے یا نہیں اور اوپر کے غلاف کے ٹکڑے کو جس پر کلمہ شریف لکھا ہوتا ہے میت کے ساتھ قبر میں رکھنا کیسا ہے۔

(الجواب) اس کے پارچہ متبر کہ سے کفن میت کرنا جائز ہے اور موجب برکات ہے اور کلمہ شریف لکھا ہو غلاف کا ٹکڑا میت کی چھاتی پر رکھ کر دفن کرنا بھی اگرچہ درست ہے مگر بہتر یہ ہے کہ میت کے سینہ پر غلاف خانہ کعبہ کا ایسا ٹکڑا رکھا جاوے جس پر کلمہ شریف نہ ہو، الخوف تلویثہ کما علل بہ فی الشامی۔ فقط۔

جمعہ کے دن مرنے والے کی نماز جنازہ کی تاخیر کا رواج غلط ہے

(سوال ۲۷۶۴) عوام میں مروج ہے کہ شب جمعہ میں یا جمعہ کی صبح کو میت ہو جاتی ہے تو اس کی تجہیز و تکفین جلدی نہیں کرتے اس وجہ سے کہ جمعہ پڑھ کر بہت لوگ نماز جنازہ پڑھیں گے۔ شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) تجہیز و تکفین میں جلدی کرنی چاہئے جمعہ کی نماز کا انتظار نہ کرنا چاہئے مسئلہ یہ ہے۔ (۵)

قمیص کسے کہتے ہیں

(سوال ۲۷۶۵) فقہ کی کتابوں میں کفن کے بیان میں ازار۔ لفافہ قمیص لکھا ہے۔ ازار و لفافہ تو دو بڑی چھوٹی چادریں ہیں، قمیص کیا ہے۔ کس صورت اور وضع کا، کہاں سے کہاں تک کا۔ ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ مراد اس سے تہبند ہے۔ قمیص کے کیا معنی ہیں۔

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱، ص ۸۱۰، ط. س. ج ۲ ص ۱۲۰۵، ظفیر۔  
(۲) ولا بأس بالكفن ببرود وكتان وفي النسائي بحريه ومنه معصرو معصرو (در مختار) وقوله في كفن النساء واحترز عن الرجال لانه يكره لهم ذلك (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۹، ط. س. ج ۲ ص ۱۲۰۵، ظفیر۔ (۳) السنة ان يكفن الرجل في ثلثة اثواب ازار و قميص و لفافه الخ و تكفن المرأة في خمسة اثواب درع و ازار خمار و لفافه و خرقة تربط فوق ثدييها (هدايه فصل في التكفين ج ۱ ص ۱۶۱، ظفیر۔ (۴) ثم تبسط اللفافة اولاً ثم يبسط الازار عليها ويقمص و يوضع على الازار ويلف يساره ثم يمين ثم اللفافة كذلك وهي تلبس الدرع ويجعل شعرها صغير تين على صدرها فوقه اي الدرع تربط الخرقة على الثديين فوق الاكفان يحتمل ان يراد به تحت اللفافة وفوق الازار والقمص وهو الظاهر ۵ وفي الاختيار تلبس القمص ثم الخمار فوقه ثم تربط الخرقة فوق القمص (ردالمحتار باب الجنائز مطلب في الكفن ج ۱ ص ۸۰۸ و ج ۱ ص ۸۰۹، ط. س. ج ۲ ص ۲۰۴، ظفیر۔ (۵) وكره تاخير صلاته ودفنه ليصلي عليه جمع عظم بعد صلاة الجمعة الا اذا خيف فوتها بسبب دفنه (در مختار) والا فصل ان يعجل بتجهيزه كله من حين يموت بحر (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۳، ط. س. ج ۲ ص ۲۳۲، ظفیر۔



(الجواب) قمیص کے معنی کرتہ کے ہیں، اردو میں اس کو کفنی کہتے ہیں اور تہبند ازار کا ترجمہ ہے۔ قمیص کی نسبت شامی میں لکھا ہے والقمیص من اصل العنق الی القدمین بلاد خریص و کمین (۱) (ترجمہ) اور کرتہ یعنی کفنی گردن سے قد میں تک ہونا چاہئے بدون کلیوں اور بدون آستینوں کے صورت قمیص کی یہ ہے کہ قریب اڑھائی گز کپڑا لے کر اس کو دہرا کر کے درمیان میں سے اس قدر پھاڑا جائے کہ سر اس میں آجائے اور گردن سے قد میں تک ہونا چاہئے۔

### مرد و عورت کا کفن

(سوال ۲۷۶۶) مرد و عورت کے واسطے کتنا کفن کافی ہے اور اوپر کی چادر اگر مستعار ڈال دی جائے تو اس کا کیا حکم ہے اور اوپر کی چادر کا کون مستحق ہے۔

(الجواب) مرد کے کفن میں تین کپڑے اور عورت کے لئے پانچ مستحب ہیں۔ (۲) اور وہ چادر جو اوپر ڈالی جاتی ہے کفن میں داخل نہیں ہے۔ جو غریب شخص ہے وہ اگر اس چادر کو خرید کر نہ ڈالے بلکہ اپنی یا کسی کی چادر مستعار لے کر ڈال دے تب بھی کچھ حرج نہیں ہے پھر وہ چادر جس کی ہے اس کو دے دی جاوے اور اگر خرید کر ڈالی گئی ہے جیسا کہ رواج ہے تو وہ حق کسی شخص کا نہیں ہے بلکہ ملک ڈالنے والے کی ہے چاہے خود رکھے یا کسی محتاج کو دے دے۔ فقط۔

نصرانی والدہ کی تکفین عیسائی مذہب کے مطابق کرانا جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۷۶۷) ایک نصرانی عورت مسلمان ہو گئی ہے مگر اس کی والدہ اب تک اپنے عیسائی دین پر قائم ہے اور اپنی لڑکی کے یہاں رہتی ہے، اس نے اپنی لڑکی کو وصیت کی کہ اگر میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اسی طریقہ سے دفنایا اور کفنایا جائے جیسے دین عیسوی میں طریقہ ہے۔ اگر اس کی والدہ مر جائے تو اسے اس وصیت کو بذات خود پورا کرنا یا کسی اور سے پورا کرانا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں حکم شریعت کا یہ ہے کہ مسلمان مرد یا عورت اپنے قریب رشتہ دار والدین وغیرہ کو جو کہ کفر پر مرے بطریق سنت تجہیز و تکفین نہ کرے بلکہ ناپاک کپڑے کی طرح دھو کر اور کپڑے میں لپیٹ کر گڑھے میں ڈال دے۔ پس صورت مسئلہ میں بھی ایسا ہی کرنا چاہئے وصیت پر عمل نہ کرنا چاہئے۔ کما قال فی الدر المختار ویغسل المسلم ویکفن ویدفن قریبہ الکافر الا صلی الخ من غیر مراعات السنۃ فیغسلہ غسل الثوب النجس ولیفہ فی خرقۃ ویلقیہ فی حفرة الخ۔ (۳)

بعد موت میاں بیوی ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں

(سوال ۲۷۶۸) زوج اور زوجہ بعد وفات احدهما کے دوسرے کی زیارت سے مستفیض ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

(الجواب) دیکھنا ایک دوسرے کو درست ہے۔ درمختار میں ہے ویمنع زوجہا من غسلها ومسہالها من النظر

(۱) ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی الکفن ج ۱ ص ۸۰۶ ط.س. ج ۲ ص ۲۰۲. ۱۲ ظفیر.  
(۲) کفن الرجل سنة ازار و قمیص لفافۃ الخ کفن المرأة سنة درع و ازار و خمار و لفافۃ و خرقۃ تربط بها ثدیاها (عالمگیری مصری ج ۱ ص ۱۵۰) ظفیر. (۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز قبیل مطلب فی حمل المیت ج ۱ ص ۸۳۲ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۰. ۱۲ ظفیر.



الیہا علی الاصح الخ وہی لا تمنع من ذلك۔ (۱) فقط۔

کفنائے وقت اگر مردہ سے نجاست نکلے تو غسل کے دہرانے کی ضرورت نہیں  
(سوال ۲۷۶۹) مردہ کو نہلا کر کفنائے وقت اگر پاخانہ نکل جاوے تو غسل لوٹایا جاوے گا یا نہیں۔

(الجواب) غسل نہ لوٹایا جاوے صرف ناپاکی کو دھو دیا جاوے۔ (۲) فقط۔

غیر محرم عورتیں مردہ مرد کو نہیں دیکھ سکتیں

(سوال ۲۷۷۰) مردہ کی رونمائی محرم و غیر محرم عورتوں کو کرنا جائز ہے یا نہیں

(الجواب) غیر محرم عورتوں کو جیسا کہ زندگی میں اجنبی مرد کا چہرہ دیکھنا ممنوع ہے مرنے کے بعد بھی ممنوع

ہے۔ فی حدیث ابن ام مکتوم فعمیا وان انتما الستما تبصرانه۔ (۳) الحدیث۔

تکفین کی پنچی ہوئی رقم کس مصرف میں خرچ کی جائے

(سوال ۲۷۷۱) سال گذشتہ جب وبائی بخار کی شدت تھی تو یہ دیکھ کر کہ مساکین اہل اسلام کثرت سے بخار وبائی

کا شکار ہوتے تھے اور بوجہ افلاس سامان تجہیز و تکفین میسر نہ آتا تھا۔ بعض اہل اسلام نے باہم چندہ کیا اس غرض سے

کہ جو غریب مسلمان وبائی بخار میں مرے اگر بالکل مفلس ہو تو اس کو مفت کفن دیا جاوے اور جو کچھ بھی استطاعت

رکھے اس کو رعایت قیمت پر کفن دیا جاوے چنانچہ کچھ رقم اس کام سے بچ گئی آیا یہ باقی ماندہ رقم کسی اور مصرف میں

صرف ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) کوہر رقم غریب بیوہ عورتوں اور محتاجوں کو تقسیم کر دی جاوے کیونکہ دینے والوں کی طرف سے ظاہر ہے

کہ باقیماندہ رقم کے متعلق اس کی اجازت ہے یا اولاً جو لوگ غریب فوت ہوں ان کی تجہیز و تکفین میں صرف

کریں اور پھر حسب ضرورت غرباء کی خوراک و پوشاک میں امداد کریں۔ الغرض وہ رقم صدقہ و خیرات کی گئی ہے

اس کو ایسی ہی کاموں میں صرف کریں اور اصل تو یہ ہے کہ جن لوگوں نے وہ چندہ دیا تھا ان سے ہی دریافت کر لیا

جاوے جس مصرف میں وہ کہیں اس میں صرف کیا جاوے لیکن اگر یہ دشوار ہو تو چونکہ فقراء پر صدقہ و خیرات

کرنے کی ان کی طرف سے دلالت اجازت ہے اس لئے عام فقراء و غرباء و مساکین کو وہ رقم دے سکتے ہیں۔ اور تجہیز و

تکفین غرباء میں صرف کرنا اور بھی اچھا ہے کہ اس کے لئے وہ رقم جمع ہوئی تھی اور اس کی تخصیص شریعت سے کچھ

نہیں ہے کہ اسی بخار وبائی میں جو فوت ہوئے انہیں کے لئے خاص سمجھا جاوے بلکہ جب وہ وبائے عام بفضل خدا

تعالیٰ رفع ہو گئی تو عام اموات غرباء کی تجہیز و تکفین میں اس کو صرف کرنا درست ہے۔ (۴) فقط۔

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۳ ط.س. ج ۲ ص ۱۹۸ ۱۲ ظفیر.

(۲) ولا یعد غسله لا وضوءه بالخارج منه لا ن غسله ماوجب ترفع الحدث الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجنائز ج ۱ ص ۸۰۲ ط.س. ج ۲ ص ۱۹۷) ظفیر.

(۳) مشکوٰۃ باب النظر الی المخطوبۃ ص ۲۶۹ ۱۲ ظفیر.

(۴) فعلى المسلمين تكفينه فان لم يقدر واسألوا الناس له ثوباً فان فضل شئ رد للمتصدق ان علم والا كفن به مثله والا تصدق به (در مختار) قلت فی مختارات النوازل لصاحب الهدایة فقیر مات فجمع من الناس الدراهم وکفنوه وفضل شئ ان عرف صاحبه یرد علیه والا یصرف الی کفن فقیر اخر ویتصدق به (ردالمحتار باب صلاة الجنائز قبیل مطلب فی صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۰ ج ۱ ص ۸۱۱ ط.س. ج ۲ ص ۲۰۶) ظفیر.



### حضرت علیؓ کا حضرت فاطمہؓ کو غسل دینے کی وجہ

(سوال ۲۷۷۲) مولانا عبدالحی صاحب نفع المفتی میں ص ۱۴۲ میں فرماتے ہیں اذا ماتت الزوجة حرم علی الزوج ان يغسلها او يمسهـ تو حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کو کیوں غسل دیا اور عکس بھی جائز ہے، کما فعلت بسیدنا ابوبکر الصديقؓ زوجته اسماء بنت عميس۔

(الجواب) فقهاء احناف نے لکھا ہے کہ یہ خاص ہے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے ساتھ جیسا کہ حضرت علیؓ نے حضرت عبداللہ مسعودؓ کے اعتراض پر یہ جواب دیا اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فاطمة زوجتك في الدنيا والاخرة الخ شامی۔ (۱) اور عکس کے جواز کی وجہ یہ ہے کہ شوہر کے مرنے پر عورت پر عدت لازم ہے جو علامات نکاح میں سے ہے۔ پس بقاء علاقہ نکاح مقتضی اس کو ہے کہ عورت اپنے شوہر میت کو مس کر سکتی ہے اور غسل دے سکتی ہے۔ در مختار میں ہے وہی لا تمنع من ذلك الخ ای من تغسيل زوجها دخل بها ولا کما فی المعراج ومثله فی البحر عن المجتبى قلت ای لانها تلزمها عدة الوفاة لو لم يدخل بها وفي البدایع المراءاة تغسل زوجها لان ابا حنيفة الغسل مستفادة بالنكاح فتبقى ما بقى النكاح والنكاح بعد الموت باق الى ان تنقضى العدة بخلاف ما اذا ماتت فلا يغسلها لانها ملك النكاح لعدم المحل فصار جنبياً الخ۔ (۲) شامی ج ۱ ص ۶۷۵۔ فقط۔

### کفن اور غسل میں کوئی نقص ہو تو مواخذہ میت پر نہیں

(سوال ۲۷۷۳) میت کی تجہیز و تکفین اور غسل میں کسی قسم کی بے احتیاطی ہو یعنی مثلاً ناجائز قیمت کا کفن خریدا جاوے یا غسل کے پانی میں کسی قسم کی نجاست ہو تو اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوگئی اور میت پر تو کسی قسم کا مواخذہ نہیں ہوگا اور جس ذات سے اس قسم کی بے احتیاطی ہوئی ہو اس کی معافی کی کیا صورت ہے اور اب اس متوفی کے لئے کیا دعا کرے یا کیا ایصال ثواب کی تدبیر کرے۔

(الجواب) میت پر اس وجہ سے کچھ مواخذہ نہیں ہے وہ مجبور اور معذور ہے۔ (۳) اور جس سے بے احتیاطی ہوئی وہ توبہ واستغفار کرے اور میت کے لئے دعا مغفرت کرے اور اس کو ثواب پہنچاتا رہے۔ فقط۔

### کفنائے ہوئے مرد میت پر چادر ڈال کر لے جانا کیسا ہے

(سوال ۲۷۷۴) مسلمان مرد میت کا جنازہ لے جاتے وقت چادر وغیرہ سے پردہ کر کے یعنی میت کو چادر اڑھا کر لے جانا چاہئے یا نہیں۔ اس کا ثبوت حدیث وفقہ میں ہو تو مطلع فرمادیں۔

(الجواب) قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ماراه المؤمنون حسناً فهو عند الله حسن و في الدر المختار ولا باس بالزيادة على الثلاثة ويحسن الكفن لحديث ، حسنوا اكفان الموتى الحديث۔ (۴) لہذا چونکہ میت کے اوپر چادر ڈالنے میں تحسین میت واعزاز میت ہے اور حسب روایت فقہ اس میں کچھ حرج نہیں

(۱) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۳ ط.س. ج ۲ ص ۱۹۸. ۱۲ ظفیر.

(۳) ارشاد ربانی ہے لا تزر وازرة وزر اخرى (القرآن) ظفیر.

(۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلوة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۷ ط.س. ج ۲ ص ۲۰۲. ۱۲ ظفیر.



ہے اور یہ امر معروف بین المسلمین ہے ان وجوہ سے اس میں کچھ حرج معلوم نہیں ہوتا۔ فقط۔  
تجہیز و تکفین کے اخراجات

(سوال ۲۷۷۵) زید نے انتقال کیا دو لڑکے اور چار دختر اور ایک زوجہ چھوڑی، جن میں ایک لڑکا اور دو لڑکیاں نابالغ تھیں بعد انتقال زید کے اس کے بڑے لڑکے نے زید کی تجہیز و تکفین کے متعلق کل اخراجات اپنی جیب خاص سے کی، نیز اپنی دونوں بہنوں اور ایک بھائی نابالغ کی شادی اپنی جیب خاص سے کی۔ ایسی صورت میں زید کے متروکہ میں سے اس کی تجہیز و تکفین کا خرچ اور نابالغوں کی شادی کا خرچ پانے کا مستحق ہے یا نہیں اور زید کے ترکہ سے ہر ایک وارث کو کس قدر حصہ ملے گا۔

(الجواب) تجہیز و تکفین کا خرچ موافق سنت کے لے سکتا ہے۔ (۱) اور جو کچھ اس نے زیادہ محتاجوں اور برادری کے کھانا کھلانے وغیرہ میں صرف کیا وہ نہیں لے سکتا اور نابالغوں کی شادی میں جو اپنے پاس سے خرچ کیا وہ نہیں لے سکتا اور تقسیم ترکہ زید اس صورت میں اس طرح ہوگی کہ بعد ادائے حقوق مقدمہ علی المیراث ترکہ زید کا چونسٹھ سهام ہو کر آٹھ سهام اس کی زوجہ کو اور چودہ چودہ سهام ہر ایک پسر کو، اور سات سات سهام ہر ایک دختر کو ملیں گے۔  
مردہ کو سلاہو لیا بجامہ اور ٹوپی کفن میں دینا کیسا ہے

(سوال ۲۷۷۶) مردہ کو مرد ہو یا عورت پانجامہ و ٹوپی تاگے سے ہی کر کفنانے کے وقت پہناتے ہیں یہ کیسا ہے۔  
(الجواب) سوال سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پانجامہ اور ٹوپی کفن مسنون سے علیحدہ دیا جاتا ہے تو یہ بالکل فضول ہے اور ناجائز ہے، ٹوپی اور پانجامہ کفن میں داخل نہیں ہیں اور نہ ثابت ہیں۔ قال فی شرح المنیة السنة ان یکفن الرجل فی ثلثة اثواب قمیص وازار و لفافة الخ۔ پانجامہ اور ٹوپی کفن میں نہیں ہے، مردہ کو نہ پہنائے جاویں اور کچے تاگے اور یکے تاگے سے سینا برابر ہے، کسی تاگہ سے بھی نہ سیا جائے۔ تہبند بغیر سلاہو دیا جاوے۔ (۲) فقط رشید احمد۔ الجواب صحیح۔ ہندہ عزیز الرحمن عفی عنہ۔

نبالغ کا کفن

(سوال ۲۷۷۷) نابالغ بچوں کو مثل بالغ کے کفن دینا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) درست ہے۔ (۲) فقط۔

میت کے اوپر کی چادر کیا کی جائے

(سوال ۲۷۷۸) بعض ولی میت کے اوپر کی چادر گورستان ہی میں موجود فقیر کو خیرات کر دیتے ہیں، لیکن بعض ولی میت مسجدوں میں بھیج دیتے ہیں، کارپرداز مسجدوں کے اس چادر کو برسوں دوسری میت لاوارث مسکین کے انتظار میں صندوق میں بند رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس صورت میں کبھی کبھار بھی نقصان کر دیتا ہے اور لگ جاتا ہے۔

(۱) الا ول یبد ابتکفینہ و تجهیزہ من غیر تبدیر ولا تفتیر (سراجی ص ۴) ظفیر۔ (۲) لفظ ازار سے بے سلاہ تہبند کا ہونا ثابت ہے اس لئے کسی فعل اور روایت فقہی کی ضرورت نہیں، مراد بے سلاہ تہبند سے یہ ہے کہ تھیلانا کر نہ پہنایا جائے۔ البتہ اگر عرض کم ہو تو کسی کر ڈبل عرض بنانا درست ہے ۱۲ جیل۔ (۳) قوله فحسن اشارة الى انه لو کفن بکفن البالغ یكون احسن لما فی الحلیة عن الخانیة والخلاء الطفل الذی لم یبلغ حد الشهوة الا حسن ان یکفن فیما یکفن فیہ البالغ الخ (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۹ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۴) ظفیر۔



جب کوئی لاوارث مسکین مرتا ہے تو انہیں چادروں کا کفن اس کے لئے بنا دیتے ہیں ایسا کرنا شرعاً جائز ہے یا نہ بعض لوگ یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ میت کے ساتھ جو فقیر خیرات لینے کو جاتا ہے اس چادر کا مستحق وہی فقیر ہے اس قسم کی چادر یا کوئی کپڑا اگر امام مسجد یا مؤذن طالب علم مسکین کے مصرف میں خرچ کیا جاوے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام مسجد اگر اس چادر کو بلا حکم کارپرداز مسجد کے کسی طالب علم مسکین کو دے دے تو جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) وہ چادر ملک اولیاء میت کی ہوتی ہے، یعنی جس نے میت کو کفن دیا اور وہ چادر میت پر ڈالی وہ اس کی ملک ہے پس جس غرض کے لئے وہ چادر کارپرداز مسجد کے پاس بھیجی جاوے ویسا ہی کیا جاوے۔ اگر اولیاء میت نے وہ چادر اسی لئے بھیجی ہے کہ کسی لاوارث میت کا کفن اس سے کیا جاوے تو اس چادر کو اسی کام کے لئے رکھا جاوے اور اس کا خیال نہ کیا جاوے کہ کپڑا نہ لگ جاوے یا گل نہ جاوے کیونکہ اس میں دینے والے کی نیت اور غرض کا اعتبار کیا جاوے گا۔ اور اگر مالک چادر نے وہ چادر اس لئے دی ہے کہ کسی مسکین کو یا طالب علم کو دی جاوے تو ویسا ہی کیا جاوے اپنی طرف سے کوئی امر خلاف امر و نیت مالک نہ کیا جاوے اور یہ کہنا کہ یہ حق اس فقیر کا ہے جو جنازہ کے ساتھ جاتا ہے یا اس قبرستان میں منقیم ہے جس میں وہ میت مدفون ہوتا ہے غلط ہے کسی خاص شخص کا اس میں کچھ حق نہیں ہے پس معلوم ہوا کہ جو کچھ کیا جاوے

وہ بامر و اجازت مالک چادر کیا جاوے۔ اس کی اجازت کے خلاف کوئی امر نہ کیا جاوے اور اگر مالک چادر نے کارپرداز مسجد کی رائے پر چھوڑ دیا ہے تو جیسا وہ مناسب سمجھے کرے۔ اس کے خلاف اجازت کسی دوسرے کو اس میں تصرف کرنا جائز نہیں ہے۔ فقط۔

## فصل رابع جنازہ اٹھانے کا بیان

جنازہ لے جانے میں پہننے والا تابوت استعمال کرنا درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۷۷۹) شملہ کا قبرستان شہر سے ڈھائی میل کے فاصلہ پر ہے، امراء کے جنازہ کے علاوہ غرباء طبقہ کے جنازہ کے ہمراہ جانا جانے والوں کے لئے وبال جان ہو جاتا ہے کیونکہ امراء کے ساتھ کثیر تعداد اشخاص کی ہوتی ہے اور غرباء کو اجرت دینے پر بھی قلی دستیاب نہیں ہوتے اور یہی تکلیف لاوارثوں کے جنازہ کے ساتھ ہوتی ہے، شہر کے کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ایک تابوت اس قسم کا بنایا جاوے جس میں پہننے لگے ہوئے ہوں۔ آیا مذکورہ بالا تکلیف کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس تابوت کا استعمال ناجائز تو نہیں ہے۔

(الجواب) جنازہ کے اٹھانے میں سنت یہ ہے کہ جنازہ کے چار پاؤں کو چار آدمی اٹھائیں اور موٹڈھوں پر رکھیں۔ درمختار میں یہ طریقہ میت کے اٹھانے کا بیان کر کے فرمایا کہ پشت پر اٹھانا یا جانور کے اوپر رکھ کر لے جانا مکروہ ہے الخ اور یہی حکم ہے گاڑی پر لے جانے کا بھی (۱) لیکن مجبوری و بضرورت ایسا کرنا درست ہے۔ کذا فی الشامی (۲) فقط۔

ٹراموے پر مردہ کو لے جانا کیسا ہے

(سوال ۲۷۸۰) یہاں پر قبرستان شہر سے تین میل کے فاصلہ پر ہے، لوگ میت کو اٹھا کر اتنی دور پیدل نہیں لے جاسکتے تھے، اس لئے سرکار نے ایک ڈبہ ٹراموے ریل کا خاص مسلمانوں کی میت لے جانے کے لئے بنایا۔ اس میں میت کو اس صورت سے لے جاتے ہیں کہ میت کو گاڑی کے اگلے حصہ میں رکھ کر سب لوگ پیچھے بیٹھتے ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو گاڑی میں چار آدمی اٹھائے رکھیں۔ یا نیچے رکھ دیں اور کتنا اونچا رکھیں۔

(الجواب) جس وقت کوئی عذر نہ ہو تو مستحب و سنت یہ ہے کہ جنازہ کو چار آدمی اٹھا کر لے جاویں اور سواری وغیرہ پر لے جانا مکروہ ہے۔ کما فی الدر المختار اذا حمل جنازة وضع ندباً مقدماً علی یمینہ ثم متوخرها علی یمینہ ثم مقدمها علی یسارہ ثم متوخرها الی ان قال، ولذا کرہ حملہ الی ظهر الدابة الخ۔ (۲) لیکن اگر ضرورت اور عذر ہو جیسا کہ صورت سوال میں ہے کہ قبرستان بہت دور ہے اور پیدل چلنا جنازہ اٹھانے والوں کا اتنی دور دشوار ہے تو بحالت مجبوری یہ صورت جو سوال میں درج ہے درست ہے۔ (۳) یعنی میت کو گاڑی کے اگلے حصہ میں رکھ لیا جاوے اور سب لوگ پیچھے بیٹھ جائیں یہ جائز ہے اور گاڑی میں رکھنے کے لئے چار آدمیوں اور دو آدمیوں کی کچھ قید نہیں ہے جتنے آدمی اٹھا کر رکھ دیں درست ہے لیکن گاڑی تک لے جانے والے اور

(۱) ویکرہ عندنا حملہ بین عمودی السریر بل یرفع کل رجل قائمة بالید لا علی العنق کالامتنع ولذا کرہ حملہ علی ظہر دابته (الدر المختار باب صلاة الجنائز مطلب فی حمل الميت ج ۱ ص ۸۳۳ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۱) ظفیر (۲) قوله ویکرہ عندنا الخ لان السنة التربع وما نقل عن بعض السلف من الحمل بین العمودین ان ثبت فلعارض کضیق المكان او کثرة الناس او قلة الحاملین کما بسطہ فی فتح القدیر (ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی حمل الميت ج ۱ ص ۸۳۳ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۱) ظفیر (۳) الدر المختار علی هامش (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۳ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۱ ۱۲ ظفیر (۴) وما نقل عن بعض السلف من الحمل بین العمودین ان ثبت فلعارض کضیق المكان او کثرة الناس او قلة الحاملین (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ص ط.س. ج ۲ ص ۲۳۱) ظفیر.



اٹھانے والے جنازہ کے چار ہونے چاہئیں، اس لئے بہتر ہے کہ وہی چار گاڑی میں رکھیں اور پھر جس وقت گاڑی سے اتار کر قبرستان تک لے جاویں تب بھی چار ہی آدمی لے جاویں اور گاڑی میں رکھنے میں پھر اس کی ضرورت نہیں کہ قدموں سے اونچا رکھیں۔ فقط۔

جنازہ اٹھانے کا مسنون طریقہ کیا ہے

(سوال ۲۷۸۱) دریں ملک چهل قدمی میت دو طور می کنند یک بردوشها جنازه برداشته قدردہ قدم می روند پس چار کس دیگر پایها جنازه میگیرند پنجنین ده ده قدم برداشته می نهند دوپا بهاد دیگر میگیرند۔ دیگر یک کس پایها بدل می کند دیگران نے وایں کسان پایها جنازه در دست میگیرند و بردوشها نمی دارند، ایں ہر دو صورت جائز است یا نہ؟  
(الجواب) مستحب آنست کہ مردمان علی السبیل البدلیۃ جنازہ بردارند و ہر یک کس جنازہ بردارندہ اول مقدمہ جنازہ رابر دوش یمین خود بردارد و بعد ازاں موخر جنازہ رابر دوش یمین بردارد و بعد ازاں مقدم جنازہ بردوش یسار خود بردارد و بعد ازاں موخرش رابر دوش یسر خود بردارد و وہ قدم ضروری نیست اگر میسر شود بہتر است و گرنہ حرجے نیست۔  
(۱) فقط۔

انتقال کے بعد زوجہ کو کندھادینا درست ہے

(سوال ۲۷۸۲) بعد انتقال زوجہ کے شوہر اس کو دیکھنا یا چھونا یا کندھادینا چاہے تو دے سکتا ہے یا نہیں۔  
(الجواب) شوہر اپنی زوجہ متوفیہ کو دیکھ سکتا ہے اور ہاتھ لگانا اس کے بدن کو بدون کپڑے وغیرہ کے ممنوع ہے اور اس کے جنازہ کا اٹھانا اور کندھادینا جائز و درست ہے۔ (۲) فقط۔

جنازہ کی پیچھے بلند آواز سے کلمہ یا اشعار پڑھنا درست نہیں

(سوال ۲۷۸۳) ایک فتویٰ مطبع حمیدی پریس احمد آباد سے شائع ہوا ہے جس میں جنازہ کے پیچھے رفع صوت سے کلمہ طیبہ اور اشعار نعتیہ اور قراءۃ قرآن شریف کا پڑھنا مستحب قرار دیا ہے اور عبارت کتب فقہ معتبرہ کی یہ تاویل کی ہے کہ یہ حکم سلف میں تھا اب بسبب بدلنے زمانے کے یہ حکم نہ رہا۔ اس صورت میں شرعاً حکم کیا ہے۔

(الجواب) قال فی الدر المختار کما کرہ فیہا رفع صوت بذکر او قراءۃ فتح . قوله کما کرہ قیل تحریماً وقیل تنزیہاً کما فی البحر عن الغایۃ وفیہ عنہا وینبغی لمن تبع الجنازۃ ان یطیل الصمت وفیہ عن الظہیریۃ فان اراد ان یدکر اللہ تعالیٰ یدکرہ فی نفسہ بقولہ تعالیٰ انه لا یحب المعتدین ای الجاہرین بالدعاء وعن ابراہیم انه کان یکرہ ان یقول الرجل وهو یمشی معها استغفر والہ غفر اللہ لکم اه قلت واذا کان هذا فی الدعاء والذکر فما ظنک بالغناء الحادث فی هذا الزمان انتہی .  
ردالمحتار (۱) اس سے معلوم ہوا کہ سلف صالحین اور فقہاء و محققین اس موقع پر ذکر جہر وغیرہ سے منع فرماتے ہیں۔

(۱) واذا حمل الجنازۃ وضع ندبا مقدمہا علی یمینہ عشر خطوات الخ ثم وضع متوخرہ علی یمینہ کذا لك ثم مقدمہا علی یسارہ ثم متوخرہا الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاۃ الجنائز مطلب فی حمل الميت ج ۱ ص ۸۳۳ ط.س.ج ۲ ص ۲۳۱) ظفیر۔ (۲) ویمنع زوجها من غسلها ومسها لا من النظر اليها علی الاصح (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلوۃ الجنائز ج ۳ ص ۸۰۳ ط.س.ج ۲ ص ۱۹۸) ظفیر۔

وہو الا حوط الا وفق بالقواعد الشرعیۃ فقط۔

غیر مسلم پڑوسی کے جنازہ کے ساتھ جانادرست ہے یا نہیں

(سوال ۲۷۸۴) اگر کوئی نصرانی جاریا کسی اور وجہ سے اس سے تعلق ہو گیا ہو تو اس کے مرنے کے بعد اس کے جنازہ کی ہمراہ ان کے قبرستان تک جاسکتا ہے یا نہیں۔ علیٰ ہذا۔ اسی طرح اگر مسلمان مر جاوے تو وہ نصرانی اس کے جنازہ کے ہمراہ قبرستان تک جاسکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) بضرورت ایسا کرنا جائز ہے کما وردان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد یهودیاً مرض فی جوارہ ہدایہ۔ (۲) وفی النوادر جار یهودی او مجوسی مات ابن له او قریب ینبغی ان یعزیزہ ویقول اخلفہ اللہ عینک خیراً منہ واصلحک الخ ص ۲۴۸ باب حظیر و ابا حنہ۔ (۱)

روزہ دار مر جائے تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۷۸۵) روزہ دار اگر روزہ سے مر جاوے اور روزہ افطار نہ کرے تو اس کی موت کیسی ہے۔  
(الجواب) شامی میں ہے کہ روزہ دار اگر صبر کرے اور روزہ افطار نہ کرے اور مر جاوے تو اس کو ثواب ملتا ہے گنہگار نہیں ہے۔ (۲)

نایاک جنازہ کو کندھا لگائے یا نہیں

(سوال ۲۷۸۶/۱) جنازہ کے ہمراہ کاندھا نجس آدمی کو دینا جائز ہے یا نہیں

جنازہ کا سرہانہ آگے رکھا جائے

(سوال ۲۷۸۷/۲) جنازہ مکان سے تا گورستان پہلے پائنتی بعدہ، سرہانہ۔ یہ قاعدہ درست ہے یا نہیں۔ چونکہ جدید قاعدہ امام جامع مسجد شکوہ آباد نے بتلایا ہے۔ پہلے سرہانہ نکال کر تا گورستان لے جانا ممنوع ہے۔ یہ درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) (۱) درست ہے۔ (۲)

(۲) آگے سرہانہ رکھنا چاہئے یہ موافق سنت کے ہے اور آگے پائنتی رکھنا اور پیچھے سرہانہ رکھنا درست نہیں ہے۔ یہ امر خلاف سنت ہے۔ (۳) فقط۔

اعمال کا اثر مردہ کے وزن پر نہیں ہوتا

(سوال ۲۷۸۸) اکثر جسیم آدمی کی لاش سبک ہوتی ہے اور لاغر وجود آدمیوں کی گراں۔ کیا گرائی اعمال صالحہ اور

(۱) ردالمحتار۔ باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۵ ۱۲ ظفیر۔

(۲) ہدایہ آخرین کتاب الکراہین مسائل متفرقہ ج ۴ ص ۵۸ ۱۲ ظفیر۔

(۳) الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الحظر والا باحة فصل فی البیج ج ۵ ص ۱۲۳۴۱ ظفیر۔

(۴) ویو جبر لو صبر مثله سائر حقوقہ تعالیٰ فافساد صوم و صلاة الخ (ردالمحتار فصل فی العوارض المبیحة لعدم الصوم ج ۲ ص ۱۵۸) ظفیر عفا اللہ عنہ۔

(۵) جنازہ اٹھانے والے کے لئے پاک ہونا شرط نہیں ہے البتہ نماز کے لئے پاک ہونا ضروری ہے ۱۲ ظفیر۔

(۶) وفی حالة المشی بالجنازة يقدم الراس کما فی المصنعات (عالمگیری مصری باب الجنائز فصل رابع ج ۱ ص ۱۵۲)



سب اعمال بد کا نشان ہے یا برعکس یا کیا۔

(الجواب) اس گرائی اور سب کی وجہ سے کچھ حکم نہیں کر سکتے۔ یہ امر مفوض حکم الہی ہے کہ عند اللہ کون اچھا ہے اور کون برا۔ فقط۔

مرنے والی عورت کا ولی شوہر نہیں عصبہ ہیں

(سوال ۲۷۸۹) احد الزوجین کے مرجانے سے ان کے باہمی تعلقات قطع ہو جاتے ہیں یا نہ، یعنی عورت مرجائے تو خاوند اسے دیکھ سکتا ہے یا نہ اور اس کے جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے یا نہ، اور ولی عورت کا اس کا خاوند ہے یا مال باپ بھائی۔

(الجواب) عورت کے مرنے سے خاوند کے تعلقات منقطع ہو جاتے ہیں اسی لئے غسل اور مس کرنا (چھونا) درست نہیں ہے، مگر دیکھنے کی اجازت فقہاء نے دی ہے اور مرد کے مرنے سے عورت کے تعلقات عدت تک منقطع نہیں ہوتے۔ اسی لئے عورت اپنے شوہر متوفی کو غسل دے سکتی ہے اور جنازہ کو کندھا دینا تو ہر ایک عورت متوفیہ کے جنازہ کو درست ہے۔ اپنی عورت متوفیہ کے جنازہ کو بھی درست ہے اور ولی عورت متوفیہ کا اس کا باپ اور اس کے بھائی وغیرہ عصبہ ہیں۔ شوہر ولی نہیں ہے۔ (۱)

بازہ لے کر دس دس قدم چلنا ثابت ہے یا نہیں

(سوال ۲۷۹۰) جنازہ لے کر جو چالیس قدم دس دس قدم لوگ گنتے ہیں یہ صحیح حدیث سے ثابت یا نہ؟  
(الجواب) یہ حدیث در مختار میں نقل کی ہے من حمل جنازة اربعین خطوة کفرت عنه اربعین کبیرۃ۔  
اور شامی نے اس حدیث کو زیلعی سے نقل کیا ہے اور بحر میں بدائع سے منقول ہے اور شرح منیہ میں کہا ہے کہ اس کو حضرت ابو بکرؓ نے روایت کیا ہے (۲) پس اگر ضعیف بھی ہے تو عمل درست ہے۔ فقط۔

اگر قبرستان مشرق میں ہو تو پہنچاتے وقت میت کا سر کدھر رکھا جائے

(سوال ۲۷۹۱) اگر قبرستان مشرق کی جانب ہو تو میت کو لے جاتے وقت سر کس طرف ہو۔  
(الجواب) قبرستان خواہ کسی طرف ہو مشرق کی جانب ہو یا مغرب کی، یا شمال و جنوب کی طرف ہو بہر حال سر ہانہ چارپائی کا آگے کی طرف ہونا چاہئے یعنی میت کا سر آگے ہونا چاہئے۔ (۳)

گاڑی پر جنازہ لے جانا مکروہ ہے

(سوال ۲۷۹۲) میت کو قبرستان تک اعرابہ پر لے جانا کیسا ہے۔

(الجواب) در مختار میں ہے ویکرہ عندنا حملہ بین عمودی السریر بل یرفع کل رجلہ قائمة بالید علی العنق کا لا متعة ولذا کرہ حملہ علی ظہرو دابة۔ (۴) الخ ازیں عبارت معلوم شد کہ در عرابہ داشتن میت را

(۱) ثم الولی بترتیب عصبۃ الا نکاح الا اب فیقدم علی الا بن اتفاقا الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۲۴ ط.س.ج ۲ ص ۲۲۰ ظفیر۔ (۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی حمل الميت ج ۱ ص ۸۳۳ ط.س.ج ۲ ص ۲۳۱۔ (۳) ردالمحتار مطلب حمل الميت ج ۱ ص ۸۳۳۔ (۴) وظی فی حالة المشی بالجنازة یقدم الراس کذا فی المضممرات (عالمگیری کشوری۔ باب الجنائز ج ۱ ص ۱۵۹) ظفیر۔

(۵) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۰ ط.س.ج ۲ ص ۱۹۵۔ ۱۲ ظفیر۔

مکروہ است کما یظهر من قوله کالامتعة و بضرورت و عذر انچه سهل باشد جائز است۔ فقط۔

جنازہ کے پیچھے چلے

(سوال ۲۷۹۳) جنازہ کے آگے چلنا افضل ہے یا پیچھے۔

(الجواب) و ندب المشی خلفها۔ در مختار۔ (۱) اور مختار اور مستحب ہے جنازہ کے پیچھے چلنا۔ فقط۔

جنازہ کے دور کے راستہ سے لے جانا اچھا نہیں ہے

(سوال ۲۷۹۴) مولوی اتحق صاحب نے وعظ میں یہ فرمایا ہے کہ جنازہ دور دراز کے راستہ سے نہ لے جانا چاہئے، یہ صحیح ہے یا نہ۔

(الجواب) مقتضی الفاظ حدیث عجلوا بہ۔ (۲) اور عبارت در مختار و یسرع فی جہازہ۔ (۳) و حدیث ابی

ہریرۃ اسر عولاً بالجنازۃ۔ (۴) الحدیث کا بے شک یہ ہے کہ بلا ضرورت ایسے دور دراز راستہ سے جنازہ کو لے جانا کہ جس

میں دفن میں تاخیر لازم آوے اچھا نہیں ہے۔ اور خلاف مستحب ہے

غسل کے وقت میت کا سر کدھر ہو

(سوال ۲۷۹۵) غسل کے وقت میت کا سر کدھر ہونا چاہئے۔

(الجواب) میت کے غسل کے وقت جس طرح سہولت ہو میت کو رکھیں۔ ہر طرح درست ہے۔ خواہ سر قبلہ

کی طرف ہو یا پیر، یا شمال کو یا جنوب کو ہو، کذا فی الدر المختار اور بہتر یہ ہے کہ منہ قبلہ کی طرف ہو، مانند قبر کے۔ (۵)

بیوی کے جنازہ کو بوسہ نہیں دے سکتا

(سوال ۲۷۹۶) اگر کسی کی اہلیہ فوت ہو جاوے تو وہ اس کو بوسہ دے سکتا ہے یعنی شوہر زوجہ کو بوسہ دے سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) شوہر اپنی زوجہ متوفیہ کو مس نہیں کر سکتا، پس بوسہ لینا بھی جائز نہیں ہے و یمنع زوجها من غسلها

و مسها لا من النظر الیہا علی الاصح الخ در مختار۔ (۶)

بوقت غسل میت میں بیٹ اچھی کیا ہے

(سوال ۲۷۹۷) بوقت غسل کیفیت وضع میت طولا الی القبلة و جنوباً و شمالاً منقول ہے، دونوں صورتیں جائز

ثابت ہیں لیکن مستفتی و امر کا استفتاء کرنا چاہتا ہے۔ (۱) دونوں صورتوں سے افضل اور زیادہ تر قابل اعتماد کون سی

ہے۔ (۲) آنحضرت ﷺ کا غسل کس طرح تھا۔

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۳ ط.س. ج ۲ ص ۱۲۰۲۳۱ ظفیر۔

(۲) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۱۲۷۹۹ ظفیر۔ ط.س. ج ۲ ص ۱۹۳

(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۷۹۹ ط.س. ج ۲ ص ۱۲۱۹۳ ظفیر۔

(۴) مشکوٰۃ باب المشی بالجنازۃ ص ۱۲۱۴۴ ظفیر۔

(۵) ویوضع کما مات کما تیسر فی الاصح و قبل یوضع الی القبلة طولا و قبل عرضاً کما فی القبر (الدر المختار علی هامش

ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۰ ط.س. ج ۲ ص ۱۹۵ ظفیر۔

(۶) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۳ ط.س. ج ۲ ص ۱۲۰۱۹۸ ظفیر۔



(الجواب) فقہاء نے رائج اور اصح اسی کو فرمایا ہے کہ جو طریق آسان ہو اسی کو اختیار کیا جائے۔ کذا فی الدر المختار۔  
اور شرح منیہ میں فرمایا والعرف ان یوضع علی قفاه طولاً نحو القبلة هذا ان اتسع المكان الا  
فلاصح انه یوضع کما تیسر الخ۔ (۱) اور اس سے پہلے یہ لکھا ہے وقال الا سبیحاً لارواۃ فیہ عن  
اصحابنا الخ۔ (۲) اور آنحضرت ﷺ کے غسل کی کیفیت جو منقول ہے اس میں اس کا ذکر نہیں ہے کہ بوقت  
غسل آپ کو کس طرح لٹایا گیا تھا۔ اسی لئے غالباً فقہاء نے یہ فرمایا ہے کہ جو صورت سہل ہو اس کو اختیار کیا جائے،  
اور ہمارے بلاد میں معروف یہ ہے کہ حتی الوسع سر شمال کو اور پیر جنوب کو کر کے لٹادیا جاتا ہے جیسا کہ صلاۃ مریض  
کی ایک صورت یہ بھی ہے اور طریقہ موافق ہے حدیث قبلتکم احياءاً واماواتاً (۳) کے جیسا کہ قبر میں رکھنے میں  
اس کی رعایت کی گئی ہے اور اس کو سنت فرمایا ہے۔

لے جاتے وقت جنازہ کا سر ہانہ آگے ہو

(سوال ۲۷۹۸) جنازہ کو بوقت لے جانے قبرستان کے کس رخ لے جانا چاہئے یعنی مردے کے پاؤں کس  
جانب ہوں اور سر کس جانب؟

(الجواب) جس طرف کو جاویں آگے سر ہانہ چارپائی کا رکھیں۔ (۴) فقط۔

بعض عبارت کا مطلب

(سوال ۲۷۹۹) عالمگیری باب حمل جنازہ میں (علی طریق التعاقب) کی کیا صورت ہے اور عبارت قاضی خاں  
لیطوف کل واحد منهم علی جوانبها الاربع الخ سے جنازہ کے چاروں جانب ایک دفعہ طواف کرنا مسنون  
معلوم ہوتا ہے۔

(الجواب) اس سے غرض صرف یہ ہے کہ جنازہ کے چاروں پائے اٹھائے جاویں، یہ سنت ہے اور اس لئے دور کی  
ضرورت ہے، نہ یہ کہ دور و طواف جنازہ کا مقصود ہو۔ (۵) ہذا وہم باطل۔

نامحرم عورت کے جنازہ کو کندھا دینا درست ہے

(سوال ۲۸۰۰) عورت نامحرم کے جنازہ کو کندھا دینا کیسا ہے (الف) کندھا چاروں پاؤں کا دینا ضروری ہے یا نہ،  
اور ہر پائے کو کتنی دور اٹھانا حسن ہے

(الجواب) عورت نامحرم کے جنازہ کو کندھا دینا بھی مستحب ہے اور ثواب ہے اور چاروں پاؤں کو اٹھانا مستحب ہے۔  
ہر ایک پائے کو دس قدم اٹھانا بہتر ہے اور ور نہ جیسے میسر ہو درست ہے۔ (۶)

(۱) ویوضع کما مات کما تیسر فی الاصح (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۰ ط س ج ۲ ص ۱۹۵) ظفیر۔ (۲) غنیۃ المستملی فصل فی الجنائز ص ۱۲۵۳۴ ظفیر۔

(۳) ایضاً ۱۲ ظفیر۔ (۴) در مختار میں سے واذا حمل الجنائزہ وضع ندبا مقدمها علی یمینہ الخ ثم وضع مؤخرها علی یمینہ (در مختار) (قوله ندبا) لان فیہ ایشار الیمین والمقدم علی الیسار والمؤخر (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۳ ط س ج ۲ ص ۲۳۱) ظفیر۔ (۵) فاذا حمل الجنائزہ وضع ندبا مقدمها وكذا المؤخر علی یمینہ ثم وضع مؤخرها علی یمینہ كذلك ثم مقدمها علی یسارہ ثم مؤخرها كذا لك (الدر المختار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۱۲۳ ج ۱ ص ۱۲۵ ط س ج ۲ ص ۲۳۱) ظفیر۔

(۶) رد المحتار ج ۱ ص ۸۳۳ ط س ج ۲ ص ۲۳۱ ظفیر۔ (۷) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز، حمل الميت ج ۱ ص ۸۳۳ ط س ج ۲ ص ۲۳۱، ظفیر۔

نامحرم عورت کا اٹھانا درست ہے

(سوال ۲۸۰۱) محرم عورت کا جنازہ مردوں کو اٹھانا کیسا ہے

(الجواب) عورت کا جنازہ غیر محرم مردوں کو اٹھانا درست ہے اور ثواب ہے۔

جنازہ کے ساتھ جائے نماز لے جانا بے اصل ہے

(سوال ۲۸۰۲) جنازہ کے ساتھ جائے نماز لے جانا کیسا ہے۔

(الجواب) جائے نماز کفن میں داخل نہیں ہے۔ یہ بے اصل ہے اور اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

مسلمان کا ہندو میت کے ساتھ جانا اور کفن و دفن میں شریک ہونا مباح ہے

(سوال ۲۸۰۳) مسلمان کو ہندو کے جنازہ کے ساتھ جانا اور اس کا کفن و دفن کرنا جائز ہے یا نہیں اور ہندو کو

مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جانا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) درمختار میں ہے ویغسل المسلم ویکفن ویدفن قریبہ الکافر الا صلی الخ عند الا احتیاج

فلولہ قریب فالاولیٰ ترکہ لہم الخ (۲) اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ مسلمان اپنے قریب رشتہ دار کافر کو عند

الضرورت کفن و دفن کر سکتا ہے اور شریک جنازہ ہو سکتا ہے لیکن بلا ضرورت اچھا نہیں ہے۔ پس جب قریب رشتہ

دار کافر کے بارہ میں یہ حکم ہے کہ بلا ضرورت اس کے دفن و کفن کا متکفل اچھا نہیں تو غیر قریب میں بدرجہ اولیٰ یہ

حکم ہے اور آگے جو کچھ ان کے مذہبی رسوم ادا کرنے کی بدلت سوال میں لکھا ہے اس کی حرمت میں کچھ تامل اور کلام

نہیں۔ اور اگر کوئی ہندو کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جاوے ملاقات وغیرہ کی وجہ سے تو اس کو روکا نہ جاوے کہ

اخلاق اہل اسلام سے یہ بعید ہے۔ فقط۔

قرآن شریف جنازہ کے ساتھ لے جانا خلاف سنت ہے

(سوال ۲۸۰۴) میت کے ہمراہ قرآن شریف اس کی چارپائی پر رکھ کر قبرستان تک لے جاتے ہیں یہ کیسا ہے۔

(الجواب) یہ طریق خلاف سنت ہے اور ناجائز ہے، اس کو بالکل ترک کیا جائے۔ (۲) فقط۔

جنازہ پر شوخ رنگ کی چادر ڈالنا کیسا ہے

(سوال ۲۸۰۵/۱) جنازہ پر سرخ زرد وغیرہ شوخ رنگ کی چادر ڈالنا کیسا ہے؟

جنازہ کیلئے بھاری پلنگ رکھنا کیسا ہے

(سوال ۲۸۰۶/۲) جنازہ کے لئے بھاری پلنگ رکھنا جس کو ہر شخص نہ اٹھا سکے جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) (۱) یہ مکروہ ہے۔ (۲)

(۲) جواز میں تو کچھ کلام نہیں ہے مگر ہلکی چارپائی رکھنا بہتر ہے جس کو سب اٹھا سکیں اور کندھا دے سکیں۔ فقط۔

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاح الجنائز جلد اول فیل مطلب فی حمل المیت ص ۸۳۲ ط.س.ج. ۲ ص ۱۲۰۲۳۰ ظفیر (۲) کتاب و سنت میں کہیں اس کا ثبوت نہیں ہے، اور نہ فقہاء نے لکھا ہے بلکہ جو طریقہ

آنحضرت ﷺ اور صحابہ سے منقول ہے، اس کے خلاف ہے واللہ اعلم ظفیر

۱۔ مستحب فیہ البیاض الخ ویکوہ للرجل المزغفر والمعصر والحریب ولا یکرہ للنساء اعتار ابحال الحیاة (عۃ المسلمین ص ۳۸ فی تکفینہ) یہ احسن کا حکم ہے جس طرح زندگی میں جنس خصوصاً رتھن کپڑے مرد کے لئے ہیں اسی طرح



جنازہ کے ساتھ نعت، درود یا قرآن آواز کے ساتھ پڑھنا ثابت نہیں  
(سوال ۲۸۰۷) جنازہ کے ساتھ کلمہ توحید یا قرآن شریف یا درود شریف یا نعت وغیرہ بلند آواز سے پڑھنا  
شرعاً ثابت ہے یا نہیں۔ اگر ثابت نہیں تو کیا حکم ہے۔  
(الجواب) یہ طریقہ سلف صالحین صحابہؓ و تابعینؓ و ائمہ مجتہدینؒ سے ثابت نہیں ہے لہذا بدعت و مکروہ ہے اور  
تصریحات و قواعد فقہیہ سے اس کی ممانعت معلوم ہوتی ہے لہذا ترک کرنا اس کا لازم ہے۔ (۱) فقط۔  
میت کا بانس کی ارٹھی پر لیجانا درست نہیں

(سوال ۲۸۰۸) جنازہ کو تابوت میں لے جانا چارپائی پر لے جانا آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں اس کا رواج تھا نہیں  
یہاں کے لوگ بانس کی سیڑھی تیار کر کے اس پر میت کو مثل ہنود کے لے جاتے ہیں۔ یہ طریقہ میت کو قبرستان  
لے جانے کا درست ہے یا نہیں

(الجواب) مثل ہندوؤں کے جنازہ مسلمان کو بانسوں کی ارٹھی پر لے جانا درست نہیں ہے۔ مسلمان کے جنازہ کو  
عزت و احترام کے ساتھ لے جانا چاہئے اور میت کو سریر پر لے جانے کا رواج آنحضرت ﷺ سے اب تک ہے اور  
جنازہ اسی تخت یا چارپائی کو کہتے ہیں جس پر میت ہو قال الا زہری لا یسمی جنازة حتی یشد المیت علیہ  
مکفناً الخ ردالمحتار۔ (۲) فقط۔

عمورت کے دفن و کفن کا خرچ کس کے ذمہ ہے

(سوال ۲۸۰۹) کفن دفن متوفیہ کا خرچ کس کے ذمہ ہے

(الجواب) اس صورت میں کفن دفن کا خرچ بذمہ شوہر ہے قال فی الدر المختار و اختلاف فی الزوج والفتویٰ  
علی وجوب کفنها علیہ عند الثانی وان ترکت مالا خانیه و رجحه فی البحر الخ و ذکر فی شرح المنیۃ  
عن شرح السرجیہ لمصنفہا ان قول ابی حنیفہ کقول ابی یوسف (۳) رحمۃ اللہ علیہ۔ فقط۔

مشرق کی طرف جنازہ لے جانے پیر کا قبلہ کی طرف ہونا درست ہے

(سوال ۲۸۱۰) اگر جنازہ مشرق کی طرف لے جاویں تو سر میت کا قبلہ کی طرف کریں یا مشرق کی۔ اگر سر  
مشرق کی طرف کریں تو قبلہ کی جانب پاؤں میت کے ہوتے ہیں۔

(الجواب) میت کا سر آگے ہی کرنا چاہئے اور اس میں کچھ حرج نہیں ہے کہ پیر میت کے قبلہ کی طرف  
ہوں۔ (۴) فقط۔

(۱) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد متفق علیہ (مشکوٰۃ باب الاعتصام ص ۲۷)

(۲) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۷۹۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۸۹ ۱۲ ظفیر.

(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۰ و عبارتہا اذا ماتت المراءة ولا مال لها قال ابو یوسف یجبر الزوج علی کفنها الخ وقال محمد لا یجبر الزوج والصحیح الاول ۵۱ (ردالمحتار باب ایضا ج ۱ ص ۸۱۰ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۶ ظفیر.)

(۴) فی حالة المشی بالجنازة یقدم الراس کذا فی المضممرات (عالمگیری مصری فی حمل الجنازة ج ۱ ص ۱۵۲ ط. ماجدیہ ج ۱ ص ۱۶۲ ظفیر.)

## فصل خامس

### نماز جنازہ

نماز جنازہ کے بعد بیٹھنے کا غلط رواج

(سوال ۲۸۱۱) نماز جنازہ کے بعد اکثر سلام پھیر کر بیٹھ جاتے ہیں اور الحمد و درود شریف وغیرہ پڑھ کر جناب رسول اللہ ﷺ اور اصحاب اربعہؓ کی ارواح پاک کو بخش کر حاضر میت کی ارواح کو بخشتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں۔  
(الجواب) جنازہ کی نماز کے بعد اور کوئی دعا مشروع نہیں ہے، پس یہ فعل بعد نماز جنازہ کے نہ کرنا چاہئے۔ (۱) فقط۔

طاعون کی وجہ سے کوئی بھاگ جائے اور وہ وہاں مر جائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی  
(سوال ۲۸۱۲) بے نمازی یا جو لوگ طاعون سے بھاگ جاتے ہیں اگر وہ دوسری جگہ جا کر مر جاویں تو ان کی نماز جنازہ پڑھنی چاہئے یا نہ؟

(الجواب) نماز جنازہ ان کی پڑھنی چاہئے۔ (۲)

نماز کا تارک کافر نہیں اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی

(سوال ۲۸۱۳) عمر نے لوگوں کو وعظ و نصیحت کر کے نماز کی پابندی کی تاکید کی سب نے اپنی غفلت اور سستی پر نادام ہو کر نماز پڑھنے کا وعدہ کیا، لیکن زید نے کہا کہ میں نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں تم کو کیا، مجھ کو اتنی مہلت اور فرصت بوجہ ملازمت کے نہیں ملتی کہ نماز پڑھوں الخ زید کی اس گفتگو سے امر شرعی کی توہین لازم آتی ہے یا نہ؟ اگر زید قبل توبہ مر جائے تو نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہ؟ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ جو مسلمان باوجود فرض جانے نماز کے سستی سے نماز پڑھی اور اسے کوئی نماز کے لئے بلائے اور وہ پھر بھی نماز نہ پڑھے، تو ایسا شخص کافر ہے اس کو تین دن کی مہلت توبہ کے لئے دی جائے۔ اگر توبہ نہ کرے تو تلوار سے قتل کیا جائے اور اس پر نماز بھی پڑھی جائے۔ یہ صحیح ہے یا نہ؟

(الجواب) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ حنبلی مذہب کے ہیں یعنی امام احمد بن حنبلؒ کے مذہب کے پیرو ہیں، ان کا مذہب یہی ہے جو انہوں نے غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ و دیگر ائمہ کا مذہب یہ ہے کہ تارک نماز فاسق ہے اور واجب التعزیر ہے کافر نہیں ہے، لہذا اس کے جنازے کی نماز پڑھی جاوے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلوٰۃ اعلیٰ کل برو فاجر الحدیث۔ پس زید اس صورت میں فاسق ہے اس کو چاہئے کہ توبہ

(۱) ولا یدعو للمیت بعد صلاة الجنائز لا نه يشبه الزيادة في صلاة الجنائز (مرقاۃ المفاتیح ج ۲ ص ۳۲۹) ظفیر۔

(۲) ہی فرض علی کل مسلم (در مختار ط. س. ج ۲ ص ۲۱۰) ظفیر۔



کرے اور نماز شروع کرے اور جنازہ کی نماز کا حکم اوپر مذکور ہوا کہ پڑھنی چاہئے۔ البتہ اگر زجرا ایسے لوگ شریک نہ ہوں جو مقتدا ہیں اور دوسرے لوگ نماز پڑھ لیں تو تنہا ایسا کرنا درست ہے۔ فقط۔

بچہ زندہ پیدا ہوا مگر پھر مر گیا کیا حکم ہے

(سوال ۲۸۱۴) ایک شخص کے گھر میں لڑکا زندہ پیدا ہوا۔ جو ۳-۴ گھنٹہ بعد فوت ہو گیا، انہوں نے اس کو بلا اوائے نماز جنازہ دفن کر دیا غسل بھی نہیں دیا۔ اس صورت میں نماز جنازہ کا کیا حکم ہے اور ان لوگوں کے لئے کیا جرم اور کیا سزا ہے۔

(الجواب) جو بچہ زندہ پیدا ہوا اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا فرض ہے، (۱) بدون نماز کے دفن کر دینے سے وہ لوگ جن کو اطلاع ہوئی گنہگار ہوئے اور حکم ایسے جنازہ کی نماز کا جو بلا نماز کے دفن کر دیا گیا یہ ہے کہ اس کی قبر پر نماز پڑھی جاوے جب تک کہ گمان اس کے پھٹنے اور گلنے کا نہ ہو اس کی تحدید بعض علماء نے تین دن فرمائی ہے اور صحیح یہ ہے کہ کچھ مدت مقرر نہیں ہے۔ جب تک کہ پھٹنے کا گمان نہ ہو اس وقت تک نماز پڑھنا فرض ہے۔ (۲) پس اب جب کہ وہ مدت بھی گزر گئی تو ان لوگوں پر گناہ رہا۔ اس کا کفارہ یہ ہے کہ توبہ اور استغفار کریں اور آئندہ ایسا نہ کریں بس یہی کافی ہے اس سے زیادہ کچھ تشدد ان لوگوں پر نہ کیا جاوے، کیونکہ بوجہ جہل کے ایسا ہوا۔ فقط۔

جب میت بلا غسل و بلا نماز دفن کر دیا تو کیا اس کی قبر پر نماز جنازہ درست ہے

(سوال ۲۸۱۵) میت ر بلا غسل و بلا اداء نماز جنازہ دفن کر دند، آیا بغیر از غسل بر قبر وی نماز جنازہ خواندن جائز است یا نہ؟

(الجواب) بروایت ابن سماعہ تاسہ روزیا تا عدم ظن تفسیح میت بر قبر او نماز ادا کردہ شود بعد ازاں ساقط می شود فی الدر المختار او بها بلا غسل فی الشامی هذا رواية ابن سماعه والصحيح انه لا يصلى على قبره فی هذه الحالة الخ ثم قال وقال الكرخي يصلى وهو الاستحسان (۳) فقط۔

خود کشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی

(سوال ۲۸۱۶) جو شخص خود کشی کرے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جاوے یا نہیں۔

(الجواب) اس میں اختلاف ہے اور پڑھنے پر بھی فتویٰ ہے کما فی الدر المختار من قتل نفسه ولو عمدا يغسل ويصلى عليه به يفتی۔ (۴) فقط۔

(۱) ومن ولد فمات يغسل ويصلى عليه الخ ان استهل ای وجد منه ما يدل على حياته بعد خروج اکثره (عالمگیری ج ۱ ص ۸۲۸ ط. س. ج ۲ ص ۲۲۷) ظفیر۔

(۲) وان دفن واهل عليه التراب بغیر صلاة او بها بلا غسل الخ صلی علی قبره استحسانا مالم يغلب علی الظن تفسیخه من غیر تقدیر هو الا صح (در مختار) لانه یختلف باختلاف الاوقات جراو برد اوال میت سمنا وهز الا وامکنه بحر وقیل یقدر بثلاثة ايام وقیل عشرة وقیل شهر (ردالمحتار باب ایضا ج ۱ ص ۸۲۶ ط. س. ج ۲ ص ۲۲۴) ظفیر۔

(۳) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۲۶ و ج ۱ ص ۸۲۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۲۲۴ ظفیر۔

(۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۵ ط. س. ج ۲ ص ۲۱۱ ۱۲ ظفیر۔

جنازہ کی صفوں میں سجدہ کی جگہ چھوڑنا بے اصل ہے

(سوال ۲۸۱۷) مشہور ہے کہ جنازہ کی نماز میں صف بندی کرتے وقت صفوں کے درمیان ایک سجدہ کی جگہ چھوڑنی چاہئے اس کی کیا اصل ہے۔

(الجواب) اس کی کچھ اصل نہیں ہے اور کچھ ضرورت نہیں ہے۔ (۱) فقط۔

عورت جنازہ کی نماز پڑھا سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۲۸۱۸) عورت جنازہ کی نماز پڑھا سکتی ہے یا نہ۔

(الجواب) یہ تو ظاہر ہے کہ عورت مردوں کی امام نہیں ہو سکتی، لیکن جنازہ کی نماز کے بارہ میں یہ لکھا ہے کہ اگر عورت مردوں کی امام جنازہ کی نماز میں ہوئی تو اگرچہ امامت اس کی صحیح نہیں ہوئی اور مردوں کی نماز اس کے پیچھے نہیں ہوئی مکروہ ہے لیکن چونکہ خود اس کی نماز ہو گئی ہے اس لئے فرضیت ساقط ہو گئی کیونکہ جنازہ کی نماز اگر صرف ایک عورت بھی پڑھے تو فرض کفایہ ادا ہو جاتا ہے لسقوط فرضها الخ در مختار بواحد کما لو امت امرأة الخ ای امت رجلاً فان صلاحها تصح وان لم يصح الا قتداء بها۔ (۲) فقط۔

کیا دوبارہ نماز جنازہ درست ہے

(سوال ۲۸۱۹) نماز جنازہ دوبارہ پڑھنے کے واسطے کیا حکم ہے اور مردہ کا منہ وقت دفن دکھانا کیسا ہے؟

(الجواب) جنازہ کی نماز دوبارہ پڑھنی درست نہیں اور اس میں کچھ تفصیل ہے جو کتب فقہ میں مذکور ہے کہ اگر پہلے والی نے نماز نہیں پڑھی اور نہ اس کی اجازت سے نماز پڑھی گئی بلکہ ایسے لوگوں نے نماز پڑھی کہ جن کو حق تقدم نہیں تھا تو ولی دوبارہ نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر ولی اول نماز پڑھے تو پھر دوسروں کو اجازت نہیں کہ مکرر نماز پڑھیں۔ در مختار میں ہے وان صلی هو ای الولی بحق بان لم يحضر من يقدم عليه لا یصلی غیره بعده الخ وفيه ایضا لان تکرارها غیر مشروع۔ (۳) الخ اور منہ دیکھنا میت کا درست ہے لیکن کفن میں ڈھکنے کے بعد کھولنا چہرہ کا اچھا نہیں ہے۔

حرام کار کی نماز جنازہ

(سوال ۲۸۲۰) زید نے ہندہ سے نکاح کیا بعد میں زید نے ہندہ کی بہن حقیقی حفیظن سے بھی نکاح کر لیا۔ دونوں بہنیں زید کے نکاح میں ہیں، زید حفیظن کو الگ نہیں کرتا، اب مسلمانوں کو اس کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہئے اور اگر زید مر جاوے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھنی چاہئے یا نہیں۔

(الجواب) زید کا نکاح حفیظن سے نہیں ہوا۔ (۴) زید کو چاہئے کہ حفیظن کو علیحدہ کر دے اور توبہ کرے ورنہ سخت عاصی و فاسق رہے گا اور مسلمانوں کو اس سے متارکت لازم ہے کھانا پینا اس کے ساتھ چھوڑ دیں اور برادری سے علیحدہ کر دیں۔ البتہ جس وقت توبہ کر لے اور حفیظن کو چھوڑ دے اس وقت اس سے ملیں جلیں اور اگر زید اس حالت

(۱) جب اس میں سجدہ نہیں ہے تو پھر جگہ چھوڑنے کا حاصل کیا ہو گا ۱۲ ظفیر۔

(۲) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۲ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۸. ۱۲ ظفیر۔

(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۲۱ ط. س. ج ۲ ص ۲۲۳. ۱۲ ظفیر۔

(۴) حرمت علیکم امہاتکم الخ وان تجمعوا بین الاختین (النساء)۔



مر جاوے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھنی چاہئے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے صلوا علی کل بروفاجر الحدیث۔ یعنی ہر ایک نیک و بد کے جنازہ کی نماز پڑھو۔ فقط۔

نماز جنازہ کے لئے وصیت اور اس کا حکم

(سوال ۲۸۲۱) ایک شخص نے وصیت کی کہ میرے جنازہ کی نماز فلاں شخص پڑھاوے، کسی وجہ سے وہ شخص نماز نہ پڑھا سکا بلکہ دوسری شخص نے نماز پڑھائی تو نماز ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) نماز درست ہو گئی اور فرض ادا ہو گیا۔ (۱) فقط۔

قادیانی کی نماز جنازہ درست نہیں

(سوال ۲۸۲۲) ایک شخص قادیانی ہو گیا اس کے مرنے پر نماز جنازہ پڑھی جاوے یا نہیں اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جاوے یا نہیں۔

(الجواب) وہ کافر و مرتد ہے اگر مرے تو اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھیں، اور مسلمانوں کے قبرستان میں اس کو دفن نہ کریں۔ (۲) فقط۔

بعد نماز جنازہ پھر گھر میں لا کر دعا کرنا بدعت ہے

(سوال ۲۸۲۳) نماز جنازہ کے بعد میت کو گھر میں لا کر دعا مانگتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ میت کے جنازہ کی نماز ہو گئی تو پھر گھر آکر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا چاہئے کہ یہ بدعت ہے۔ فقط۔

نماز جنازہ میں چار تکبیرات ہیں مگر پانچ کہنے والا کافر نہیں

(سوال ۲۸۲۴) ایک شخص سنی نماز جنازہ میں پانچ تکبیرات پڑھتا ہے وہ اسلام سے خارج ہے یا نہیں۔

(الجواب) پانچ تکبیرات کا کہنا نماز جنازہ میں عند الحنفیہ مشروع نہیں ہے، نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں اور جس روایت میں پانچ تکبیر وارد ہوئی ہیں وہ منسوخ ہے لیکن اس وجہ سے تکفیر مسلمان کی نہ کی جاوے۔ (۳) البتہ روافض سنی کو بعض فقہاء نے کافر کہا ہے۔ و تفصیلہ فی کتب الفقہ۔ فقط۔

نماز جنازہ جوتے میں نہ پڑھی جائے

(سوال ۲۸۲۵) نماز جنازہ جوتے سے جائز ہے یا نہیں۔

(۱) وفي الكبرى الميت اذا اوصى بان يصلى عليه فلان فالوصية باطللة وعليه الفتوى عالمگیری مصري ج ۱ ص ۱۵۳  
(۲) اما المرتد فيلقى في حفرة كالكلب (در مختار) اي لا يغسل ولا يكفن (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۳ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۰) ظفیر۔

(۳) وهي اربع تكبيرات الخ يرفع يديه في الاولي فقط الخ ويشئ بعدها الخ ويصلى على النبي صلى الله عليه وسلم كما في التشهد بعد الثانية الخ ويدعو بعد الثالثة الخ ويسلم بلا دعاء بعد الرابعة الخ ولو كبرا مامه خمسا لم يتبع لا نه منسوخ (در مختار) لان الاثار اختلفت في فعل رسول الله فروي الخمس والسبع والتسع واكثر من ذلك الا ان اخر فعله عليه الصلوة والسلام كان اربع تكبيرات فكان ناسخا لما قبله عن الامداد وفي الزيلعي انه صلى الله عليه وسلم حين صلى على النجاشي كبرا ربع تكبيرات وثبت عايتها الى ان توفي ففسخت ما قبلها (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۷ و ج ۱ ص ۸۱۸ ط. س. ج ۲ ص ۲۱۲) ظفیر۔

(الجواب) جو توں کا چونکہ اعتبار نہیں ہوتا اس وجہ سے جو تہ پہن کر یا جو تہ پر پیر رکھ کر نماز جنازہ نہ پڑھے۔ (۱)

ولد الزنا کے کان میں اذان اور اس کی نماز جنازہ کا حکم

(سوال ۲۸۲۶) ولد الزنا کے کان میں اذان دینا اور اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا ضروری ہے یا نہیں۔

(الجواب) کان میں اذان کہنا مستحب ہے۔ (۲) اور اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا فرض ہے۔ حدیث شریف میں ہے

صلو علی کل بر وفاجر الحدیث۔ (۳) پس ولد الزنا کے جنازہ کی نماز پڑھنا چاہئے۔ کذا فی کتب الفقہ۔ (۴) فقط۔

نماز جنازہ سے کسی کو روکا نہ جائے

(سوال ۲۸۲۷) ایک شخص ایک عورت منکوحہ کو چرا کر لے گیا، پھر اس عورت سے ایک فرزند پیدا ہوا چند ماہ

کے بعد فوت ہو گیا اور وہ شخص جنازہ میں شریک ہو گیا امام کو لازم ہے کہ اس کو نماز جنازہ سے روک دے یا نہیں۔

(الجواب) نماز جنازہ سے منع نہ کرے کہ یہ فرض کفایہ ہے اور ادائے فرض سے روکنا کسی مسلمان کو اگرچہ وہ

فاسق ہو جائز نہیں ہے۔ (۵) فقط۔

رنڈیوں کی بھی نماز جنازہ پڑھی جائے

(سوال ۲۸۲۸) نماز جنازہ رنڈیوں اور میراثیوں کی جائز ہے یا نہیں اور ضروری ہے یا غیر ضروری۔

(الجواب) نماز جنازہ ان لوگوں کی بھی ضروری ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلوا علی کل برو فاجر۔

الحدیث (۶) فقط۔

جس نے کبھی نماز نہ پڑھی ہو اس کی بھی نماز جنازہ ضروری ہے

(سوال ۲۸۲۹) جس شخص کو لوگوں نے کبھی نماز پڑھتے نہ دیکھا ہو اس کے جنازہ کی نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) جائز بلکہ ضروری ہے۔ (۷)

بے نمازی مردے کو گھسیٹنے کی بات غلط مشہور ہے

(سوال ۲۸۳۰) یہ بات مشہور ہے کہ جس شخص کو اس کی مدت العمر میں لوگوں نے کبھی نماز نہ پڑھتے دیکھا ہو

اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھی جاوے اور چالیس قدم تک گھسیٹ کر جب نماز پڑھی جاوے درحقیقت یہ بات

ٹھیک ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ قول غلط مشہور ہے۔ نماز جنازہ ہر ایک نیک و بد کی پڑھنی چاہئے، اور گھسیٹنا درست نہیں اس کے لئے

(۱) ثم الشرط الخ شرعا ما يتوقف عليه الشئ ولا يدخل فيه هي ستة طهارة بدنه الخ ومكانه ای موضع قدمیه او احدىهما ان رفع الاخری وموضع سجود اتفاق فی الاصح (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب شروط الصلوة ج ۱ ص ۳۷۳ ط. س. ج ۱ ص ۴۰۲) ظفیر. (۲) لا یسن لغيرها (در مختار) ای من الصلوات والا فیندب للمولود (ردالمحتار باب الاذان ج ۱ ص ۳۵۷ ط. س. ج ۱ ص ۳۸۵) ظفیر. (۳) شرح فقہ اکبر للملا علی قاری ص ۱۲۹۱ ظفیر. (۴) وهي فرض علی کل مسلم مات خلا اربعة بغاة وقطاع الطريق الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۴ ط. س. ج ۲ ص ۲۱۰) ظفیر. (۵) والصلوة علیہ فرض کفایة بالا جماع (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۱ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۷) ظفیر. (۶) والصلوة واجبة علی کل مسلم برا کان او فاجر او ان عمل الکبائر رواه ابو داؤد (مشکوٰۃ باب الامامة ص ۱۰۰) غفیر.



استغفار کرنا چاہئے ذلیل نہ کرنا چاہئے کہ آخر کلمہ گو مسلمان ہے فقط۔

مسجد جماعت میں نماز جنازہ مکروہ ہے

(سوال ۲۸۳۱) خفیوں کے نزدیک ان مساجد میں کہ جن میں فرائض باجماعت ہوتے ہیں جنازہ کی نماز، جنازہ مسجد میں رکھ کر جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) قال فی الدر المختار و کرہت تحریماً وقیل تنزیہاً فی مسجد جماعۃ ہو ای المیت فیہ وحده او مع القوم واختلف فی الخارجۃ عن المسجد وحده او مع بعض القوم والمختار الکراهۃ مطلقاً خلاصہ بناءً علی ان المسجد انما بنی للمکتوبۃ وتوابعها الخ وهو الموافق لا طلاق حدیث ابی داؤد من صلی علی میت فی المسجد فلا صلاة له قال فی ردالمحتار قوله فلا صلاة له هذه رواية ابن ابی شیبۃ وروایۃ احمد و ابی داؤد. فلا شئ له وابن ماجہ فلیس له شئ وروی فلا اجر له وقال عبدالبر ہی خطاء فاحش و الصحیح فلا شئ له (۱) الخ وفيه قبیلہ من صلی علی میت فی مسجد یقتضی کون المصلی فی المسجد سواء کان المیت فیہ او لا فیکرہ ذلك اخذاً منه منطوق الحدیث ویؤیدہ ما ذکرہ العلامة قاسم فی رسالۃ من انه روى ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم نعی النجاشی الی اصحابہ خرج فصلى علیہ فی المصلی قال ولو جازت فی المسجد لم یکن للخروج معنا اه مع ان المیت کان خارج المسجد شامی ج ۱ ص ۵۹۴. باب صلوۃ الجنائز۔ ان روایات سے واضح ہے کہ عند الخفیہ مسجد جماعت میں نماز جنازہ مکروہ ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی۔ (۲) فقط۔

حضرت سعد کا واقعہ اور اس کا جواب

(سوال ۲۸۳۲) مسلم شریف کی حدیث ذیل ہم خفیوں کے لئے قابل حجت اور واجب العمل ہو سکتی ہے یا نہیں

عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن ان عائشۃ لما توفی سعد بن ابی وقاص قالت ادخلوا بہ المسجد الخ۔

(الجواب) نہیں ہو سکتی، وہ مؤول ہے اور بنی علی العذر ہے علاوہ بریں دیگر حضرات نے اس پر انکار فرمایا ہے۔ (۳)

لا علمی کی وجہ سے اگرچہ پر نماز جنازہ ترک کر دے تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۸۳۳) ایک شخص کے یہاں لڑکی پیدا ہوئی اور زندہ رہ کر مر گئی لا علمی کی وجہ سے بلا نماز جنازہ دفن کی

(۱) ردالمحتار باب صلوۃ الجنائز ج ۱ ص ۷۲۷ و ج ۱ ص ۸۲۸ ط. س. ج ۲ ص ۲۲۴..... ۱۲۲۲۶ ظفیر.

(۲) ایضاً ج ۱ ص ۸۲۸ ط. س. ج ۲ ص ۲۲۶.

(۳) ویظہر ان الا ولی کونها تنزیہاً اذا الحدیث لیس ہونصاً غیر مصروف ولا قرن الفعل بوعید (حاشیہ مشکوٰۃ ص ۱۴۵) اس سے معلوم ہوا کہ مکروہ تنزیہی کو ترجیح ہے، واللہ اعلم ظفیر۔

(۴) پوری حدیث اس طرح ہے قالت ادخلوا بہ المسجد حتی اصلی علیہ فانکر ذالک علیہا فقالت واللہ لقد صلی اللہ علیہ وسلم علی النبی انبی بیضاء فی المسجد سہیل واخبرہ رواہ مسلم (مشکوٰۃ باب المثنی بالجنازۃ والصلوۃ علیہا ص ۱۴۵) وردتہ عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یجوز ان یکون ذالک بضرورۃ دعت الیہ، وقد یروی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان معتکفاً لہذا صلی فی المسجد وایضاً قالوا ان مصلی المسجد کان مکاناً متصل المسجد فیحتمل ان روایۃ الصلوۃ فی المسجد باعتبار کونہ قریباً من المسجد. اللغات (حاشیہ مشکوٰۃ ص ۱۴۵) ظفیر.



گئی۔ چوتھے پانچویں روز علم ہونے پر جنازہ پڑھا گیا۔ بستی کے لوگوں نے عداوت سے اس کو علیحدہ کر دیا اور اسے تنگ کرتے ہیں، اس بارہ میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) در مختار میں ہے کہ جو بچہ زندہ پیدا ہو، اور بعد میں مرے اس کو غسل دے کر اس کے جنازہ کی نماز پڑھنی چاہئے، (۱) اور یہ بھی در مختار میں ہے کہ اگر بغیر نماز کے مردہ کو دفن کر دیا گیا تو اس کی قبر پر نماز جنازہ اس وقت تک پڑھنی چاہئے کہ میت کے پھٹنے اور گلنے کا گمان نہ ہو۔ اور اس کا اندازہ ہر ایک زمین کی حالت پر ہو سکتا ہے، اور بعض فقہاء نے فرمایا ہے کہ تین دن تک اس کی قبر پر نماز پڑھ سکتے ہیں اور بعض نے کہا دس دن تک۔ (۲) بہر حال یہ جو کچھ کہا گیا کہ اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی جائے یہ حکم شرعی ہے اس کی وجہ سے نماز پڑھنے والوں کو مطعون کرنا اور تنگ کرنا اور ان سے مقاطعت اور متارکت کرنا حرام اور ناجائز ہے اور ایسا کرنے والے عاصی و فاسق ہیں۔ فقط۔

جمعہ کے دن نماز جنازہ سنت کے پہلے

(سوال ۲۸۳۴) چھاؤنی اہلالہ کی جامع مسجد میں جب کوئی جنازہ آجاتا ہے جمعہ کے روز تو اس کی نماز جمعہ کے فرضوں کے بعد سنتوں سے پہلے پڑھ لیتے ہیں اور جنازہ کو مسجد سے باہر رکھ کر پڑھتے ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ صورت کہ جنازہ باہر مسجد سے رہے اور نمازی مسجد میں اس کو بعض فقہاء نے جائز فرمایا ہے۔ لیکن اصح یہ ہے کہ یہ صورت بھی مکروہ ہے۔ کذا فی الدر المختار۔ باقی یہ کہ جمعہ کے فرضوں کے بعد نماز جنازہ پڑھیں اور سنت جمعہ کی بعد نماز جنازہ کے پڑھیں یہ جائز ہے اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط۔

جو شخص نماز و روزہ سے روکے اور حج و تلاوت سے منع کرے اس کی نماز جنازہ پڑھنی درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۸۳۵) زید مدعی ہے کہ وہ اپنے کامل صوفی و عارف ہونے کا دعویٰ رکھتا ہے اور اپنے مریدوں کو نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، تلاوت قرآن مجید وغیرہ سے منع کرتا ہے۔ اپنے طالب کو کہتا ہے کہ مرشد کو سجدہ تعظیمی کرے اور مستورات کو بے پردگی کی ہدایت کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے اور اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور مومنین کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) زید کا دعویٰ مخالف ہے نصوص قطعیہ صریحہ کے اور اس کے کلمات سے انکار شریعت ظاہر ہے۔ اور ان کا نماز و روزہ و زکوٰۃ وغیرہ قطعیات سے خود کفر ہے۔ (۳) اور تجویز سجدہ لغیر اللہ کفر ہے۔ قال اللہ تعالیٰ

(۱) ومن ولد فمات یغسل ویصلی علیہ ان استہل ای وجد منہ ما یدل علی حیاتہ بعد خروج اکثرہ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ص ۸۲۸ و ص ۸۲۹ ط. س. ج ۲ ص ۲۲۷) ظفیر۔

(۲) حوالہ کئی جگہ گذر چکا ۱۲ ظفیر۔

(۳) و کرہت تحریم و قبل تنزیہا فی مسجد جماعۃ ہو ای المیت فیہ وحدہ او مع القوم و اختلف فی الخارجۃ عن المسجد وحدہ او مع بعض القوم و المختار الکراہۃ مطلقا الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار۔ باب صلاة الجنائز مطلب فی کراہۃ صلاة الجنائز فی المسجد ج ۱ ص ۸۲۷ ط. س. ج ۲ ص ۲۲۴..... ۲۲۵) ظفیر۔

(۴) من قال لا اصلی جمود او استخفا فاو علی انہ لم یؤمر او لیس بواجب فلا شک انہ کفر فی الکمل۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۹) ظفیر۔



لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا لله الذي خلقهن۔ (۱) لآیۃ۔ پس زید جو کہ قائل ہے کلمات کفریہ کا اور معتقد ہے اعتقادات کفریہ محدثہ و محرّمہ کا وہ عارف و صوفی نہیں ہے بلکہ ملحد و مضل ہے اور مصداق حدیث اتخذوا رؤساً جہلاً فضلو واضلوا (۲) کا ہے۔ پس اس کو پیر بنانا اور اس سے بیعت ہونا حرام ہے۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست پس بہر دستے نباید داد دست

اور اگر شخص مذکور اسی اعتقاد پر مر جاوے تو اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھیں اور اہل اسلام کے قبرستان میں دفن نہ کریں۔ فقط۔

رضاعی بہن سے نکاح کرنا کفر نہیں اس کی نماز جنازہ درست ہے

(سوال ۲۸۳۶) ایک مسلمان فوت ہوا بعض اشخاص نے اس کو کافر کہہ کر نماز جنازہ ترک کر دی اور جنہوں نے پڑھی ان کو ملامت کی اور کافر کہا اس وجہ سے کہ متوفی کا میل جول اپنے بیٹے سے تھا اور بیٹا کافر تھا اس لئے کہ اس کے بیٹے نے جس عورت سے نکاح کیا اس نے اس کی والدہ کا دودھ پیا تھا۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں بیٹے پر حکم کفر کا نہ ہو گا اور باپ فوت شدہ پر بھی حکم کفر کا نہ ہو گا لہذا نماز جنازہ اس کی پڑھنی واجب و فرض ہے۔ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلوا علی کل برو فاجر الحدیث۔ (۳) پس جن لوگوں نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی انہوں نے موافق حکم شریعت کے عمل کیا اور جن لوگوں نے اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھی اور پڑھنے والوں کو ملامت کی وہ غلطی پر ہیں اور عاصی ہیں ان کو توبہ کرنی چاہئے۔ فقط۔

ہندو مسلم ایک جگہ جل کر مر جائیں تو کس طرح نماز جنازہ پڑھی جائے

(سوال ۲۸۳۷) چند اشخاص ہندو اور مسلمان آگ میں جل کر مر گئے اور کسی عضو سے یہ نہ معلوم ہو کہ یہ ہندو ہے یا مسلمان تو نماز جنازہ کیونکر پڑھی جاوے۔

(الجواب) مسلمان کی نیت سے نماز پڑھی جاوے۔ کذا فی الشامی۔ (۴)

بان کی چارپائی پر جنازہ رکھ کر نماز جنازہ جائز ہے

(سوال ۲۸۳۸) بان سے بنی ہوئی چارپائی جس پر نماز جائز نہیں ہے اس پر میت کو رکھ کر نماز جنازہ پڑھنا درست ہے یا نہ۔ اگر نجس ہو تو کپڑا پاک اس پر ڈال دینا کافی ہے یا نہیں۔

(الجواب) چارپائی بان سے بنی ہوئی پر نماز بھی جائز ہے اور جنازہ اس پر رکھا ہوا ہو تو اس کو آگے رکھ کر نماز جنازہ صحیح ہے، اگر نجس ہو تو پاک کپڑا پٹھا کر مردے کو رکھا جاوے۔

(۱) حم السجدہ ۱۹۰۔ ظفیر۔ (۲) حدیث کے پورے الفاظ یہ ہیں حتی اذا لم یبق علیما اتخذ الناس رؤساً جہلاً فسنلوا فافتوا بغیر علم فضلو واضلوا متفق علیہ (مشکوٰۃ کتاب العلم فصل اول ص ۳۳) ظفیر۔ (۳) شرح فقہ اکبر ص ۱۲۹۱ ظفیر۔ (۴) اختلط موتاناً بکفراً والاعلامۃ اعتبر الا کثر فان استروا غسلوا واختلف فی الصلوٰۃ علیہم ومحل وقتہم کدفن ذمیۃ حبلی من مسلم قالوا والاحوط دفنہا علی حدة (در مختار) اختلف فی الصلوٰۃ علیہم قال فی الحلیۃ فان کان بالمسلمین علامۃ فلا اشکال فی اجراء احکام المسلمین علیہم والا فلو المسلمون اکثر صلی علیہم دینوی بالدعاء المسلمین الخ (ردالمحتار باب الجنائز ج ۱ ص ۸۰۵ ط.س. ج ۲ ص ۲۰۰..... ۲۰۱) ظفیر۔



ایسے جنازہ پر نماز نہیں پڑھی گئی جس کے اسلام میں شبہ تھا کیا حکم ہے (سوال ۲۸۳۹) ایک بھگن مسلمان ہوئی، عرصہ کے بعد پھر وہ اپنے اصلی مذہب میں چلی گئی، پھر مسلمان ہوئی علی ہذا تین مرتبہ اس نے ایسا کیا، پھر مسلمان ہو کر بھی اس نے بجز شراب خوری وزنا کے اس نے کوئی کام موافق شریعت کے نہیں کیا بلکہ اپنے بھائی کی بیماری میں ایک بحر اماراتی پر چڑھایا اور سجدہ بھی اس کو کیا، وہ عورت چند یوم بیمار رہ کر مر گئی، اہل محلہ نے مجھ سے نماز جنازہ کے لئے کہا، میں نے انکار کر دیا اور نماز جنازہ نہیں پڑھی، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) حدیث شریف میں حکم ہے صلوا علی کل برو فاجر (الحدیث) یعنی ہر ایک نیک و بد کے جنازہ کی نماز پڑھنی چاہئے اس لئے اس نو مسلمہ عورت کے جنازہ کی نماز پڑھنی چاہئے تھی اگرچہ وہ فاسقہ فاجرہ ہو، پس اگر اس کے جنازہ کی نماز بعض مسلمانوں نے ادا کر لی تھی تو خیر، ورنہ سب گنہگار ہوئے۔ توبہ کریں۔ فقط نماز جنازہ کی صفیں

(سوال ۲۸۴۰) ہمارے ملک میں یہ مسئلہ شائع ہے کہ جنازہ پڑھنے کے وقت مقتدی فاصلہ سے کھڑے ہوتے ہیں، کیا نماز جنازہ اور دوسری نمازوں میں فرق ہے۔

(الجواب) اس بارہ میں جنازہ کی نماز اور دوسری نمازوں میں کچھ فرق نہیں ہے صف متصل ہونی چاہئے درمیان میں فاصلہ چھوڑنا مکروہ ہے۔ (۱) فقط۔

غیر مقلد کی نماز جنازہ میں شرکت درست ہے

(سوال ۲۸۴۱) ایک شخص عالم فاضل غیر مقلد مر جائے اور غیر مقلد ہی اس کے جنازہ کی نماز پڑھائے اور اس غیر مقلد کے پیچھے عالم حنفی اقتداء کرے باوجود یہ کہ قبل ازیں لوگوں کو ان کے میل جول سے منع کرتا رہا ہو تو اس حنفی پر کچھ مواخذہ ہو گا یا نہیں۔

(الجواب) یہ فعل اس عالم حنفی کا کہ غیر مقلد امام کے پیچھے غیر مقلد متوفی کے جنازہ کی نماز ادا کی قابل مواخذہ نہیں ہے۔ حدیث شریف میں ہے صلوا خلف کل برو فاجرو صلوا علی کل برو فاجر۔ الحدیث (۲) حاصل اس کا یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھو اور ہر ایک نیک و بد کے جنازہ کی نماز پڑھو۔ پس غیر مقلد کافر تو نہیں ہیں جو اس قدر تشدد اس میں کیا جاتا ہے۔ بے شک یہ ضروری ہے کہ غیر مقلدوں کے فساد عقائد کی وجہ سے حتیٰ الوسع ان کو امام نہ بنایا جائے لیکن اگر اتفاق ایسا ہو گیا کہ غیر مقلد امام ہے اور اس کے پیچھے نماز کسی نے پڑھ لی خصوصاً جنازہ کی نماز تو اس میں اس نماز پڑھنے والے حنفی پر طعن و تشنیع بیجا ہے اور ناجائز ہے اور اس کی تفسیق اور تضلیل ناروا ہے۔ فقط۔

(۱) وینبغی ان یا مرهم بان یترأ صواویسہ والخلل ویسوا منا کبھم (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الامامة ج ۱ ص ۵۳۱ ط.س. ج ۱ ص ۵۶۸) ظفیر۔  
(۲) شرح فقہ اکبر ص ۱۲۹۱ ظفیر۔



## نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا

(سوال ۲۸۴۲) نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں، جائز ہے تو کون سی تکبیر کے وقت۔  
(الجواب) سورہ فاتحہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک نماز جنازہ میں پڑھنا درست نہیں ہے مگر بہ نیت دعا پڑھے تو درست ہے اور محل اس کا تکبیر اولیٰ کے بعد ہے۔ (۱)

## نماز عید کے وقت جنازہ آجائے تو کیا کرنا چاہئے

(سوال ۲۸۴۳) اگر نماز جنازہ اور عیدین کی نماز مجتمع ہو جائیں تو بعد نماز عید نماز جنازہ پڑھی جائے یا خطبہ۔  
(الجواب) نماز جنازہ خطبہ سے پہلے پڑھنی چاہئے، اس سے فراغت کے بعد پھر خطبہ پڑھا جائے کیونکہ جنازہ کی نماز فرض ہے اور خطبہ عید سنت ہے۔ ظاہر ہے کہ فرض سنت سے مقدم ہوتا ہے۔ قال الشامی فی تحت قول در المختار وتقدم صلوة الجنائز علی الخطبة وذلك بغير ضیتها وسنية الخطبة. شامی. جلد اول۔ (۲)  
عید گاہ میں نماز مکروہ نہیں

(سوال ۲۸۴۴) عید گاہ میں نماز جنازہ مکروہ ہے یا نہ۔

(الجواب) کتب فقہ میں تصریح کی ہے کہ نماز جنازہ مسجد جماعت میں مکروہ ہے یعنی جس مسجد میں پانچویں وقت کی جماعت ہوتی ہو یا جمعہ اور پنجو قتی نماز باجماعت ہوتی ہو۔ چنانچہ در مختار میں ہے و کرہت تحریمًا وقیل تنزیہًا فی مسجد جماعة الخ۔ (۳) پس اس قید فی مسجد جماعة سے معلوم ہوتا ہے کہ عید گاہ میں جماعت جنازہ جائز ہو۔ لیکن احوط یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب کہ بانی عید گاہ نے اس کو جنازہ کی نماز کے لئے نہیں بنایا تو نماز جنازہ اس میں نہ پڑھنی چاہئے۔ البتہ جو مسجد نماز جنازہ کے لئے ہی مخصوص کی گئی ہو اس میں درست ہے۔ فقط۔

یہ کہنا کہ میری نماز جنازہ نہ پڑھنا کفر نہیں ہے اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی

(سوال ۲۸۴۵) ایک شخص فوت ہوا اس نے اپنی حیات میں یہ الفاظ کہے تھے کہ میرے جنازہ پر کوئی نماز نہ پڑھے ورنہ آخرت میں دامن گیر ہوں گا۔ اس پر بعض نے قسم کھائی تھی کہ ہم نماز نہ پڑھیں گے چنانچہ اکثر لوگ نے نماز سے انکار کیا بایں خیال کہ یہ الفاظ کفر کے ہیں مگر احقر نے میت کے قول کو جہالت پر محمول کر کے نماز پڑھی اور قسم والوں کو کفارہ یمین بتا دیا یہ درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس کے جنازہ کی نماز پڑھنی چاہئے تھی یہ قول اس کا کفر نہ تھا۔ لہذا جن لوگوں نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی یہ درست ہوا اور اگر قسم کھانے والوں میں سے کسی نے نماز جنازہ اس کی پڑھی تو ان پر کفارہ یمین واجب ہونا آپ نے صحیح بتلایا۔ فقط

جس امام کے پیچھے وقتی نماز نہ پڑھے جنازہ میں اس کی امامت

(سوال ۲۸۴۶) اگر دو چار شخص کسی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھتے ہوں تو ان کی نماز جنازہ امام مذکور کے پیچھے

(۱) وعین الشافعی الفاتحة فی الاولى وعندنا تجوز بنية الدعاء وتكره بنية القراءة لعدم ثبوتها فيها عنه عليه السلام (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلوة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۷) ط.س. ج ۲ ص ۲۱۳..... ۱۲۲۱۴ ظفیر.

(۲) ردالمحتار للشامی باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۵ ط.س. ج ۲ ص ۱۲۱۶۷ ظفیر.

(۳) الدر المختار باب الجنائز مطلب صلاة الجنائز فی المسجد ج ۱ ص ۸۲۷ ط.س. ج ۲ ص ۱۲۲۲۴ ظفیر.



ہو جاتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس کے پیچھے نماز جنازہ ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر اس امام کے عیوب نقص شرعی کی وجہ سے اس کو امامت سے علیحدہ کر دیا ہے یعنی اس وجہ سے کہ وہ فاسق ہے تو اس کی امامت تمام نمازوں میں مکروہ ہے جنازہ کی نماز میں بھی مکروہ ہے۔ (۱)

اگر کوئی نماز جنازہ پڑھانے والا نہ ہو تو کیا کیا جائے

(سوال ۲۸۴۷) اگر بستی میں کوئی میت ہو گئی اور نماز جنازہ پڑھانے والا کوئی نہ ہو یا اگر کوئی آدمی پڑھا ہوا بھی ہو مگر نماز جنازہ نہیں پڑھا سکتا تو کیا کرنا چاہئے۔

(الجواب) نماز میت کی ضرور ہونی چاہئے۔ کم سے کم ایک آدمی بھی نماز جنازہ پڑھ لے گا تو فرضیت ادا ہو جائے گی ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔ (۲) فقط۔

عورت کی نماز جنازہ شوہر کے حکم سے ہوگی یا باپ کے

(سوال ۲۸۴۸) ایک عورت فوت ہوئی اس کا شوہر اور باپ دونوں موجود ہیں تو نماز جنازہ کے لئے کس کی اجازت معتبر ہوگی۔

(الجواب) اس صورت میں باپ کا حق ہے خود نماز جنازہ پڑھا دے یا کسی کو اجازت دے۔ در مختار میں ہے ثم الولی بترتیب عصبوبة الا نکاح الخ وله الخ الاذن لغيره فيها لا نه حقه فيملك ابطاله الخ در مختار و اقره الشامی۔ (۳)

منکرات کی وجہ سے نماز جنازہ ترک نہ کی جائے۔

(سوال ۲۸۴۹) اگر کسی کے پیرومرشد کے جنازہ کے آگے اہل ہنود باجہ مجاہدیں اور اہل خانہ کے منع کرنے کے باوجود وہ باز نہ آویں تو ایسی صورت میں عام مسلمانوں کو اور علماء کو اس جنازہ میں شرکت کرنی چاہئے یا نہیں۔

(الجواب) شامی میں منقول ہے کہ اتباع جنازہ منکرات کی وجہ سے نہ چھوڑا جاوے بلکہ منکرات سے منع کیا جاوے ولا تترك لما يحصل عندها من منكرات ومفسد كاختلاط الرجال بالنساء وغير ذلك لان القربات لا تترك لمثل ذلك بل على الانسان فعلها وانكار البداع بل وازالتها ان امکن اه قلت ويؤيد ذلك ما مر من عدم ترك اتباع الجنازة وان كان معها نساء نائحات (۴) فقط۔

شبہ سے نماز فاسد نہیں ہوتی

(سوال ۲۸۵۰) زید نے نماز جنازہ پڑھائی پھر چند قدم چل کر معلوم ہوا کہ ذکر کے اوپر قطرہ پیشاب آگیا اور بعد دفن اس نے تنہا نماز قبر پر پڑھ لی تو وہ نماز ہو گئی یا نہیں۔

(الجواب) پہلی ہی نماز ہو گئی تھی، ایسے شبہ سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (۵) اور دوبارہ قبر پر نماز جنازہ نہ پڑھنی چاہئے فقط۔

(۱) ویکرہ امامة عبد الخ وفاسق (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الامامة ج ۱ ص ۵۲۳ ط. س. ج ۱ ص ۵۵۹)  
(۲) والصلاة عليه الخ فرض كفاية بالا جماع (ایضا ج ۱ ص ۸۱۱ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۷) ظفیر.  
(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۲ و ج ۱ ص ۸۲۴ ط. س. ج ۲ ص ۱۲۲۰  
(۴) ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی زیارة القبور ج ۱ ص ۸۴۳ ط. س. ج ۲ ص ۱۲۲۴ ظفیر.  
(۵) وشك بالحدث او بالعكس اخذ بالیقین (الدر المختار علی هامش ردالمحتار نواقض الوضوء ج ۱ ص ۱۴۰ ط. س. ج ۱ ص ۱۵۰) ظفیر.



## رات میں نماز جنازہ

(سوال ۲۸۵۱) رات کو نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں

(الجواب) رات میں نماز جنازہ درست ہے۔ (۱) فقط۔

مردہ کی ہڈیوں پر غسل و نماز نہیں

(سوال ۲۸۵۲) ایک شخص جنگل میں فوت ہوا، پانچ روز بعد خبر معلوم ہوئی لیکن مردہ کا تمام جسم دستیاب نہیں ہوا صرف سر کی کچھ ہڈیاں ملی ہیں وہ بھی سرکار کے قبضہ میں ہیں۔ اس مردہ کی تجہیز و تکفین کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) اس صورت میں ان ہڈیوں کے غسل و کفن کی کوئی صورت نہیں، پس ان ہڈیوں کو جب کہ وہ سرکار سے مل جاویں ویسے ہی کسی جگہ دفن کر دیا جائے۔ درمختار میں ہے وجہ اس ادمی او احد شقیہ لا یغسل ولا یصلی علیہ بل یدفن الا ان یوجد اکثر من نصفہ ولو بلا راس۔ (۲) الخ فقط۔

چارپائی پر رکھ کر نماز جنازہ

(سوال ۲۸۵۳) نماز جنازہ چارپائی پر جائز ہے یا نہ اور جو کہ فتاویٰ عبدالحی میں مذکور ہے کہ حضرت ﷺ کی نماز جنازہ سریر پر پڑھی گئی تھی آیا اس سریر سے اپنی چارپائی مراد ہے یا تختہ مراد ہے۔ اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے جنازہ میں چارپائی کبار سب موجود تھے یا نہیں اور جنازہ کس نے پڑھایا تھا۔ چارپائی کا اس لئے لکھا گیا کہ علمائے کرام اس جگہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کے لئے میت کا زمین پر رکھنا شرط ہے جو کہ شامی وغیرہ کتب فقہ میں مذکور ہے یا سند تحریر فرمادیں۔

(الجواب) جائز ہے۔ کما هو معمول فی السلف والخلف۔ (۲) فقط۔

مسجد میں نماز جنازہ اس طرح کہ نعش باہر ہو

(سوال ۲۸۵۴) ایک مسجد کے نمازی چاہتے ہیں کہ محراب کی جگہ ایک چھوٹا دروازہ بنایا جاوے اور اس میں کواڑ لگائے جائیں اور میت کو باہر محراب مسجد کے سامنے رکھا جاوے اور دروازہ کھولا جاوے۔ اس طریق سے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) صحیح و مختار یہ ہے کہ اس سے کبراہت مرتفع نہیں ہوتی۔ (کافی امدار المختار) والمختار الکراہۃ مطلقاً الخ ای سواء کان المیت فیہ او خارجہ ہو ظاہر الروایۃ الخ شامی۔ وهو الموافق لا طلاق۔

(۱) وکرہ تحریمہ صلوٰۃ ولو علی جنازۃ الخ مع شروق واستواء وغروب (در مختار) قوله علی جنازۃ ای اذا حضرت فی ذالک الوقت۔ (ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ ج ۱ ص ۸۰ ط. س. ج ۱ ص ۳۷۰) ظفیر۔

(۲) ایضاً ج ۱ ص ۸۰ ط. س. ج ۲ ص ۳۷۰. ۱۲ ظفیر۔

(۳) ووضعه وكونه هو اکثرہ امام المصلی الخ فلا تصح علی غائب و معمول علی نحو دابة و موضوع خلفه (در مختار) علی نحو دابة ای المحمول علی ایدی الناس فلا تجوز الا من عذر الخ (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۱ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۸) اس سے معلوم ہوا کہ چارپائی پر جنازہ رکھ کر اگر نماز جنازہ پڑھی جائے تو جائز ہے اس لئے کہ یہ دلیہ اور آدمی کی جیسی جاندار چیز نہیں ہے اور چارپائی پر ہونا حمایز میں پر ہی ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ پر نماز جنازہ جس وقت پڑھی گئی تھی اس وقت آپ کا جسم مبارک جس سریر پر تھا اس سے کیا مراد ہے صراحتاً کچھ معلوم نہ ہو سکا۔

آپ کی نماز جنازہ کی امامت کسی نے نہیں کی تھی، انفرادی لوگوں نے پڑھی تھی۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے یہ طریقہ بتلایا تھا ۱۲ ظفیر۔



حدیث ابی داؤد. من صلی علی میت فی المسجد فلا صلاة له۔ (۱) فقط۔  
نماز جنازہ کے بعد دعا مشروع نہیں

(سوال ۲۸۵۵) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم المیت فاخلصوا له الدعاء (ابوداؤد و ابن ماجہ) عن واثلۃ بن الاسقع قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل من المسلمین فسمعتہ یقول اللہم ان فلان بن فلان فی ذمتک وحبل جوارک فقه من فتنة القبر وعذاب النار وانت اهل الوفاء والحق اللہم اغفر له وارحمہ انک انت الغفور الرحیم۔ (ابوداؤد و ابن ماجہ) جنازہ کے بعد دعا مشروع نہیں ہے یا ہے۔

(الجواب) نماز جنازہ کے بعد دعا مشروع نہیں ہے۔ (۲) اور ان احادیث میں دعا سے مراد نماز جنازہ کی دعا ہے یعنی پہلی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب تم نماز جنازہ پڑھو تو اس کے اندر دعا جنازہ اخلاص کے ساتھ، اسی طرح دوسری حدیث میں صاف یہ موجود ہے کہ دعا نماز جنازہ مراد ہے۔ فقط۔

قبرستان کی مسجد میں نماز جنازہ

(سوال ۲۸۵۶) ہمارے قبرستان میں ایک مسجد ہے جس کی تین محرابیں اور دو منار ہیں، کرسی کسی قدر اونچی ہے، صحن پختہ ہے، چڑھنے کے لئے مشرق کی طرف زینہ ہے مگر چھت اور چھپر نہ ہونے کی وجہ سے طرف ثانی اسے چبوترہ کہتے ہیں جب سے وہ بنی ہے برابر اذان و جماعت اس میں ہوتی چلی آئی ہے اور مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے ہم اس میں سن ۱۳۳۶ھ تک نماز جنازہ بھی ادا کرتے رہے آیا نماز جنازہ اس میں جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) نزاع مذکور کے بارہ میں امر فیصلہ کن مختصر ایہ ہے کہ اگر چبوترہ مذکورہ جس میں محرابیں وغیرہ ہیں بغرض ادائے نماز بجگانہ جماعت بنالیا گیا ہے اور اسی لئے وقف کیا گیا ہے تو وہ مسجد جماعت حسب اصطلاح فقہاء ہے اور مسجد جماعت میں عند الحنفیہ نماز جنازہ مکروہ ہے۔ کما فی الدر المختار و کراہۃ تحریماً وقیل تنزیہاً فی مسجد جماعة هو ای المیت فیہ وحده او مع القوم واختلف فی الخارجة عن المسجد وحده او مع بعض القوم والمختار الکراہۃ مطلقاً خلاصہ بناءً اعلیٰ ان المسجد انما بنی المکتوبة وتوابعها الخ لا طلاق حدیث ابی داؤد من صلی علی میت فی المسجد فلا صلوة له الخ۔ (۳) وفی شامی مزید تفصیل لہذا فلیراجع۔

اور اگر وہ چبوترہ بغرض نماز جنازہ بنالیا گیا ہے تو اس میں نماز بلا کراہت درست ہے، کما ہو مذکور فی کتب الفقہ واما المتخذ لصلوة جنازة او عید فهو مسجد فی جواز الاقتداء الخ لا فی حق غیرہ الخ۔ (۴) پس لفظ المتخذ لصلوة جنازة سے جواز صلوة جنازہ اس میں واضح ہوتا ہے باقی یہ امر کہ وہ چبوترہ بجگانہ نمازوں کے

(۱) دیکھئے ردالمحتار۔ باب صلاة الجنائز۔ مطلب فی کراہۃ صلاة الجنائز فی المسجد ج ۱ ص ۸۲۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۲۲۲۴ ظفیر۔ (۲) ولا یدعی للمیت بعد صلاة الجنائز لا نہ یشبه الزیادة فی صلاة الجنائز (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۳۶۹) ظفیر۔ (۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار۔ باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۲۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۲۲۲۴ ظفیر۔ (۴) ایضاً باب ما یفسد الصلوة مطلب فی احکام المسجد ج ۱ ص ۶۱۵ ط. س. ج ۱ ص ۶۵۷ ظفیر۔



لئے بنایا گیا ہے یا نماز جنازہ کے لئے بنایا گیا ہے باقی اور واقف کی نیت اور اس کے زمانہ کے اور اس کے بعد کے ازمہ کے تعامل سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اس کو واضح وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو وہاں کے رہنے والے ہیں اس کو کوئی دور کا شخص متعین نہیں کر سکتا۔ ہاں اس قدر ضرور کہا جاسکتا ہے بصورت اشتباہ و احتمال الامرین احوط یہ ہے کہ نماز جنازہ اس میں نہ پڑھی جاوے، کیونکہ پڑھنے میں احتمال حصول کراہت مذکورہ و عید مذکور فی الحدیث ہے اور نہ پڑھنے میں کچھ حرج اور اندیشہ نہیں ہے بلکہ اس میں اتقاء عن الشبهات ہے جو کہ احادیث میں مامور بہ ہے۔

ہندو مسلمان ایک گھر میں جل کر مر گئے اور کوئی علامت باقی نہیں رہی تو جنازہ کی کیا صورت ہوگی

(سوال ۲۸۵۷) دو ہندو اور ایک مسلمان ایک مکان میں رہتے تھے اتفاقاً آگ لگ کر سب جل کر مر گئے، کوئی علامت امتیازی باقی نہ رہی مسلمان کی نماز کیونکر پڑھی جائے۔

(الجواب) دونوں کو سامنے رکھ کر مسلمان کی نیت سے اس کے جنازہ کی نماز پڑھیں۔ (۱) فقط

بعد نماز جنازہ قبل از دفن دعا جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۸۵۸) میت پر نماز جنازہ پڑھ لینے کے بعد قبل از دفن دعا کرنا جائز ہے یا بدعت۔ اور الفی کے بارہ میں بھی کتب حدیث یا فقہ سے کوئی ثبوت ملتا ہے یا نہیں

(الجواب) کتب فقہ میں لکھا ہے کہ نماز جنازہ دعا ہے واسطے میت کے لہذا اور کوئی دعا بعد نماز جنازہ کے مشروع نہیں ہے۔ شامی میں ہے فقد صرحوا عن اخرهم بان صلوة الجنائزہ ہی الدعاء للمیت۔ (۲) الخ وفي خلاصة الفتاوی لا يقوم بالدعاء بعد صلوة الجنائزہ۔ (۳) وفي البزازیة لا يقوم بالدعاء بعد صلوة الجنائزہ۔ (۴) وفي شرح المشکوۃ ولا یدعوا للمیت بعد صلوة الجنائزہ لا نه يشبه الزیادة فی صلوة الجنائزہ (۵) پس معلوم ہوا کہ میت کے جنازہ کے بعد اور کچھ دعائے کرے کہ صلوة جنازہ خود دعا للمیت ہے۔

اور الفی یعنی کریمہ جس کو قمیص کہتے ہیں کفن میں سنت ہے۔ درمختار میں ہے ویسن فی الکفن له ازار وقميص ولفافة. (۶) الخ اور حدیث متفق علیہ میں ہے اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی بعد ما ادخل حضرته فامر به فاخرج فوضعه علی ركبتيه فنفت فيه من ريقه ولبسه قميصه قال وكان كسا عباً ساقميصاً رواه البخاری ومسلم عن جابر. (۷) اور امام ابن ہمام نے امام حنفی کی روایت سے بیان کیا،

(۱) لو لم یدر (مسلم ام کافر ولا علامۃ فان فی دارنا غسل و صلی علیہ والا لا (درمختار) ان العلامة مقدمة وعند فقدها يعتبر المكان فی الصحيح لانه يحصل به غلبة الظن كما فی النهر عن البدائع وفيها ان علامۃ المسلمین اربعة الختان والخصاب وليس السواد وحلق العانة اقل فی زماننا لبس السواد لم یبق لامة للمسلمین (ردالمحتار باب صلاة الجنائز قبیل مطلب فی الکفن ج ۱ ص ۸۰۵ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۰..... ۲۰۰۱) ظفیر. (۲) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۴ تحت قوله وركنه التكبيرات الخ. ط. س. ج ۲ ص ۱۲۲۱۰ ظفیر. (۳) خلاصة الفتاوی الفصل الخامس فی الجنائز ج ۱ ص ۲۲۵. ۱۲ ظفیر. (۴) فتاوی البزازیة ص. (۵) مرقاة شرح مشکوۃ باب المشی بالجنائز والصلاة علیها فصل ثالث ج ۱ ص ۳۶۹. (۶) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۶ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۲. ۱۲ ظفیر. (۷) دیکھئے مرقاة باب غسل المیت وتکفینہ فصل اول ج ۲ ص ۳۴۵. ۱۲ ظفیر.



ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن في حلة يمانية وقميص . الحديث - (۱) فقط

غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں

(سوال ۲۸۵۹) غائبانہ نماز جنازہ کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) جنازہ غائب پر عند الحنفیہ نماز صحیح نہیں ہے۔ در مختار میں ہے فلا تصح علی غائب۔ (۲) الخ۔

ڑا کو اور باغی وغیرہ کی نماز جنازہ کیوں جائز نہیں۔

(سوال ۲۸۶۰) قطاع الطريق باغی وغیرہ کی جنازہ کی نماز کیوں ممانعت ہے۔

(الجواب) اس سے غرض عبرت اور تنبیہ دوسروں کو کرنی ہے۔ شامی میں ہے وانما لم (۲) یغسلوا ولم یصل

عليهم امانة لهم وزجراً لغيرهم عن فعلهم (۳) الخ۔

مر تکب کبیرہ کی نماز جنازہ پڑھی جائے مگر کافر کی نہیں

(سوال ۲۸۶۱) مر تکب کبیرہ اور کفر اگر قبل توبہ کے مر جاوے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا درست ہے یا نہ اور

توبہ کے لئے یہ ضروری ہے یا نہیں کہ کسی پیر کے ہاتھ پر توبہ کی جاوے۔

(الجواب) مر تکب کبیرہ کے جنازہ کی نماز پڑھی جاوے گی اور کافر کے جنازہ کی نماز نہ پڑھی جاوے گی اور اس پر حکم

کفر کا نہ لگایا جاوے بسبب روایت عدم کفر کے تو اس کے جنازہ کی نماز بھی پڑھی جاوے گی کما مر صلوا علی کل

برو فاجر اور جس سے کوئی کلمہ کفر سرزد ہوا اور پھر اسے توبہ کر لی اور تجدید اسلام کی اگرچہ کسی پیر کے ہاتھ پر نہ

ہو وہ مسلمان ہو گیا اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جاوے گی۔ (۵) فقط۔

ڈاکو ڈاکہ زنی کی حالت میں مارا جائے تو نماز جنازہ پڑھی جائے گی یا نہیں

(سوال ۲۸۶۲ / ۱) مسلمان ڈاکو اگر ڈاکہ زنی کی حالت میں مارا جائے تو کیا اس کا ایمان قائم رہے گا اور اس کی نماز

جنازہ جائز ہے۔

زانی کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی یا نہیں

(سوال ۲۸۶۳ / ۲) مسلمان زنا کی حالت میں مر جاوے تو کیا اس کا ایمان قائم رہے گا اور اس کی نماز جنازہ جائز

ہے۔

(الجواب) (۱ و ۲) وہ شخص فاسق ہے کافر نہیں ہے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جاوے گی۔ لقوله عليه الصلوة

والسلام صلوا علی کل برو فاجر۔ الحديث۔ فقط۔

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۳ ط.س. ج ۲ ص ۲۰۹. ۱۲ ظفیر۔

(۲) ردالمحتار باب الجنائز ج ۱ ص ۸۱۴ ط.س. ج ۲ ص ۲۰۹۔

(۳) وہی فرض علی کل مسلم مات خلا اربعة بغاة الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص

۸۱۴ ط.س. ج ۲ ص ۲۱۰) ظفیر۔ (۴) زانی کی نماز جنازہ تو ضرور پڑھی جائے گی مگر ڈاکو کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی وہی فرض

علی مسلم مات خلا اربعة بغاة و قطاع طریق الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجنائز ج ۱ ص ۸۱۴ و ج ۱

ص ۸۱۵ ط.س. ج ۲ ص ۲۱۰) ظفیر۔



## مسلمان مردہ کی نماز جنازہ کب نہیں پڑھی جائے گی

(سوال ۲۸۶۴) مسلمان مردہ کی جنازہ کی نماز کن وجوہ سے نہ پڑھنا چاہئے۔

(الجواب) بغاۃ اور قطاع طریق وغیرہما کے لئے یہ حکم ہے کہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھی جاوے، درمختار میں ہے وہ چار ہیں۔ باغی، قاطع طریق، مکابر اہل عصبہ۔ قاتل احد الابوين۔ عبارت اس کی یہ ہے وہی فرض علی مسلم مات خلا اربعة بغاۃ و قطاع طریق الخ و مکابر فی مصر لیللاً بسلاح و خناق الخ و فیہ ایضاً من قتل نفسه ولو عمداً یغسل ویصلی علیہ بہ یفتی الخ لا یصلی علی قاتل احد ابویہ . درمختار (۱)

اگر ولی غیر عالم کو امام بنا کر نماز جنازہ پڑھ لے تو کیا اعادہ کرے گا

(سوال ۲۸۶۵) ولی نے اگر نماز جنازہ کسی غیر عالم کو امام بنا کر پڑھ لی ہو تو اعادہ نماز جنازہ کا ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) اقول وبالله التوفیق۔ ولی کے نماز پڑھ لینے کے بعد رائج و احوط یہی ہے کہ اعادہ نہ کیا جاوے کما حقہ فی الشامی وان صلی الولی لم یجز لا حد ان یصلی بعدہ ۱۵ ونحوہ فی الکنز وغیرہ . فقوله لم یجز لا حد یشمل السلطان ثم رایت فی غایۃ البیان قال مانصہ ہذا علی سبیل العموم حتی لا تجوز الا عادة لا للسلطان ولا لغیرہ۔ (۱) اور چونکہ تکرار نماز جنازہ عند الحنفیہ مشروع نہیں ہے اس لئے بھی احوط بصورت اختلاف روایات عدم اعادہ ہے۔ (۲) فقط

## مخت کی نماز جنازہ

(سوال ۲۸۶۶) مخت متوفی کے جنازہ کی نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) مخت متوفی کے جنازہ کی نماز پڑھنا فرض ہے۔ (۳) فقط۔

صرف رافضی کے نماز جنازہ پڑھ لینے سے فرض ساقط ہو جائے گا یا نہیں

(سوال ۲۸۶۷) نماز جنازہ تہار رافضی کے پڑھنی سے فرض کفا یہ اہل سنت کے ذمہ سے ادا ہو گیا نہیں اور اہل

سنت کو اقتداء رافضی کی جائز ہے یا نہیں۔ اور نماز جنازہ میں صبی اہل سنت کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) رافضی اگر غالی ہے کہ رفض اس کا حد کفر کو پہنچا ہوا ہے تو اس کے تہا نماز جنازہ پڑھنے سے فرض کفایہ

ادانہ ہو گا اور اس کی اقتداء بھی درست نہیں ہوگی۔ (۵) اور صبی کی اقتداء بھی کسی نماز میں درست نہیں ہے۔ (۶) فقط۔

عید کی نماز سے پہلے اگر جنازہ آجائے تو پہلے عید پڑھی جائے

(سوال ۲۸۶۸) عید کی نماز سے قبل اگر کوئی جنازہ آجائے تو پہلے نماز جنازہ پڑھی جاوے یا عید کی۔

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۴ و ج ۱ ص ۸۱۵ ط.س. ج ۲ ص ۱۲۲۱۰

ظفیر. (۲) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۲۶ ط.س. ج ۲ ص ۱۲۰۲۲۳ ظفیر.

(۳) ولذا قلنا لیس لمن صلی علیہا ان یعید مع الولی لان تکرار ہا غیر مشروع (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۲۶ ط.س. ج ۲ ص ۲۲۳) ظفیر. (۴) وہی فرض علی کل مسلم مات خلا اربعة الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۴ ط.س. ج ۲ ص ۲۱۰) ظفیر.

(۵) وان انکر بغض ما علم من الدین ضرورة کفر بہا الخ فلا یصح الا اقتداء بہ اصلاً (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الامامة ج ۱ ص ۵۲۴ ط.س. ج ۱ ص ۵۶۱) ظفیر. (۶) ولا یصح اقتداء رجل بامرأة و خشی و صبی مطلقاً ولو فی جنازة (در مختار) الصبی اذا ام صلاة الجنائز ینبغی ان لا یجوز وهو الظاهر (ردالمحتار باب الامامة مطلب الواجب کفایہ هل یسقط بفعل لصی وحده ج ۱ ص ۵۳۹ ط.س. ج ۱ ص ۵۷۶..... ۵۷۷) ظفیر.



(الجواب) در مختار میں ہے کہ عیدین کی نماز جنازہ کی نماز سے پہلے اداء کریں پھر جنازہ کی نماز پڑھیں پھر خطبہ عیدین کا پڑھا جاوے و تقدم صلواتها على صلوة الجنائز الخ و تقدم صلوة الجنائز على الخطبة (۱) فقط۔ میت کو غسل دینے کے بعد خود غسل کرنا ضروری نہیں ہے

(سوال ۲۸۶۹) ایک شخص میت کو بے وضو غسل دیتا ہے، غسل دے کر بغیر نہانے کے جنازہ پڑھاتا ہے، کیا اس کے پیچھے نماز جنازہ و ہجگانہ جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) غسل میت کے بعد خود غسل کرنا ضروری نہیں ہے، اور اگر وضو کر کے وہ نماز جنازہ پڑھاوے یا فرائض ہجگانہ میں امام ہو تو نماز اس کے پیچھے درست ہے۔ فقط

نماز جنازہ میں ”الدعاء للمیت“ کہنا ضروری نہیں

(سوال ۲۸۷۰) نماز جنازہ میں ”الدعاء لهذا المیت“ کہنا سنت ہے یا ضروری۔

(الجواب) ”الدعاء لهذا المیت“ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف نماز جنازہ کی نیت کرنا کافی ہے۔ (۲) فقط۔

بلا نماز جنازہ اگر میت دفن کر دی جائے تو کتنے دن تک نماز کی اجازت ہے

(سوال ۲۸۷۱) اگر میت بلا نماز پڑھے دفن کر دی جائے تو اس کی نماز کتنے عرصہ تک پڑھنی جائز ہے، تین روز تک یا زیادہ۔

(الجواب) صحیح یہ ہے کہ تین دن کی قید نہیں ہے بلکہ جس وقت تک میت کو پھٹنے اور گلنے کا خیال غالب نہ ہو اس وقت تک قبر پر نماز پڑھ سکتے ہیں جیسا کہ در مختار میں ہے وان دفن بغير صلوة الخ صلى على قبره الخ مالم يغلب على الظن تفسخه الخ من غير تقدير الخ هو الا صح (۳) فقط۔

ایک میت کی نماز جنازہ کئی مرتبہ پڑھنا کیسا ہے

(سوال ۲۸۷۲) ایک میت کے جنازہ کی نماز دو تین بار پڑھنا کیسا ہے۔

(الجواب) اگر نماز جنازہ اس جنازہ کی اس شخص نے پڑھائی ہے جس کا حق ہے تو پھر کوئی دوسرا شخص دوبارہ نماز نہیں پڑھا سکتا۔ كما في الدر المختار وان صلى من له حق التقديم (الى ان قال) لا يعيد الخ ج ۱ ص ۸۲۶ شامی۔

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۷. ۱۲ ظفیر۔  
(۲) ویندب الغسل من غسل المیت (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۶ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۲) ظفیر۔  
(۳) ومصلی الجنائز ينوی الصلاة لله تعالى وينوی ايضاً الدعاء للمیت لانه الواجب عليه فيقول صلى الله داعياً للمیت (در مختار) ووجه ما ذهب اليه المحقق ابن الهام حيث قال المفهوم من كلامهم ان اركانها الدعاء والقيام والتكبير لقولهم ان حقيقتها هي الدعاء وهو المقصود منها اه الخ وان قلنا انه ليس بركن فيها على ما اختاره في البحر وغيره الخ فالضمير في قوله لا نه الواجب يعود على الدعاء الخ او ما على القول بالسنية فلان المراد بالدعاء ما هي الصلوة لا نفس الدعاء الموجود فيها لما علمت انه حقيقتها الدعاء الخ وان لم يتلفظ بالدعاء، قوله فيقول الخ بيان للنية الكاملة اه قلت وفي جازر الفتاوى الهندية عن المضمرة ان الامام والقوم ينوون ويقولون نويت اداء هذه الفريضة عبادة لله تعالى الخ (ردالمحتار باب شروط الصلوة مطلب في النية ج ۱ ص ۳۹۳ ط. س. ج ۲ ص ۴۲۳) ظفیر۔ (۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۲۶ و ج ۱ ص ۸۲۷ ط. س. ج ۲ ص ۲۲۳. ۱۲ ظفیر۔



سلام ہاتھ چھوڑ کر پھیرنا چاہئے یا باندھے ہوئے

(سوال ۲۸۷۳) زید کہتا ہے کہ نماز جنازہ میں چوتھی تکبیر کے بعد ہاتھ چھوڑ کر سلام پھیرنا چاہئے اور عمر اس بارہ میں زید کی سخت مخالفت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس مقام پر ارسال درست نہیں ہے۔ پس صورت مسئلہ میں کس کا قول صحیح ہے؟

(الجواب) زید کا قول قاعدہ فقہ کے موافق ہے۔ مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم نے سعایہ جلد ثانی باب صفة الصلوة میں بالتصريح بیان کیا ہے ومن ههنا يخرج الجواب عما سئلت في سنة ست وثمانين ايضاً من انه هل يضع مصلی الجنابة بعد التكبير الا خير من تكبيراته ثم يسلم ام يرسل ثم يسلم وهو انه ليس بعد التكبير الا خير ذكر مسنون فيسن فيه الا رسال انتھی۔ سعایہ مطبوعہ مصطفائی ص ۱۵۹ واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ ابو القاسم محمد عبد السلام مدرس مدرسہ انجمن ہدایت الاسلام مالیکاول۔

جواب قابل تامل ہے۔ واللہ اعلم کتبہ ابو الامجد محمد عبد العظیم۔ عفی عنہ۔ پہلا جواب قواعد سے درست ہے جزئی نہیں دیکھی، واللہ اعلم اشرف علی عفی عنہ تھانوی۔

اقول وبہ نستعین عمر کا قول صحیح ہے اور تصریح فقہاء رحمہم اللہ کے موافق ہے حیث قال فی الدر المختار يضع حالة الشاء وفي القنوت وتكبيرات الجنابة۔ پس لفظ تکبیرات ہر چار تکبیرات کو عام ہے چوتھی تکبیر کو اس سے کسی نے مستثنیٰ نہیں فرمایا اور قاعدہ وضع ید کے بھی موافق ہے اور عمل امت کے مطابق ہے۔ واضح ہو کہ جنازہ کی ہر تکبیر کے بعد ذکر مسنون ہے، اول کے بعد ثلث اور دوسری کے بعد درود شریف، تیسری کے بعد دعاء، چوتھی کے بعد تسلیم۔ ان میں سے ہر ایک ذکر مسنون ہے۔ (در مختار میں ہے وهو ای الوضع سنة قيام (الی ان قال) فيه ذکر مسنون) قال فی الشامی قوله فيه ذکر مسنون ای مشروع فرضاً کان او واجباً او سنة۔ شامی ص ۴۵۵ باب صفة الصلوة ج ۱ ص اور در مختار میں بھی باب الجنائز میں ہے ویسلم بلا دعاء بعد الرابعة قال الشامی قوله بلا دعاء هو ظاهر المذهب وقيل يقول اللهم ربنا اتنا فی الدنيا حسنة الخ الحاصل زید جو بعد تکبیر رابع ارسال کا قائل ہے یہ قول رولیت صحیح نہیں ہے عمر کا قول جو کہ وضع کا قائل ہے صحیح ہے۔ چوتھی تکبیر کے بعد ذکر کے مشروع ہونے میں کلام نہیں اگر خلاف ہے تو دعا کی مشروعیت میں ہے اور ذکر عام ہے جو سلام کو بھی شامل ہے۔ اور فقہاء کا عموماً تکبیرات جنازہ میں وضع کو مسنون فرمانا دلیل کافی ہے۔ بغیر تصریح خلاف کے خلاف کرنا صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ۔

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یا فرض عین

(سوال ۲۸۷۴) نماز جنازہ میں نیت فرض کفایہ کی کرے یا عین فرض کی؟ اور جس وقت میت حاضر ہو جائے اس وقت نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یا فرض عین ہو جاتی ہے۔

(الجواب) جس وقت جنازہ حاضر ہو جائے اس وقت بھی نماز اس کی فرض کفایہ ہی رہتی ہے۔ فقط والصلوة

علیہ صفتها فرض کفایہ بالا جماع ۱۵ (در مختار)



انسان کی زندگی میں جو عضو اس سے علیحدہ ہو جائے اس کا کیا حکم ہے

(سوال ۲۸۷۵) اگر انسان کے جسم سے کوئی عضو علیحدہ ہو جائے اور وہ انسان زندہ ہے تو اس عضو پر بھی نماز جنازہ ہونی چاہئے یا نہیں؟ اور اگر جسم علیحدہ علیحدہ ہو جائے کہ سر علیحدہ اور دھڑ علیحدہ اور ان حصوں میں سے ایک کا پتہ ملتا ہے دوسرا نہیں ملتا یعنی دھڑ ہے تو سر نہیں اور سر ہے تو دھڑ نہیں ایسی حالت میں نماز جنازہ کا کیا حکم ہے۔  
(الجواب) جو عضو زندہ انسان سے علیحدہ ہو جائے اس پر نماز جنازہ نہیں ہے اور تنہا سر ملے تو بھی جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ اگر سر کے سوا باقی جسم موجود ہے تو دھڑ کی نماز جنازہ پڑھائی جائے۔ الغرض قاعدہ یہ ہے کہ نصف سے زائد ملے تو جنازہ کی نماز ہے ورنہ نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار وجد راس ادمی او احد شقیہ لا یغسل ولا یصلی علیہ الا ان یوجد اکثر من نصفہ ولو بالراس۔ در مختار ج ۱ ص ۸۰۴ واللہ تعالیٰ اعلم  
کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ۔ مفتی مدرسہ عربیہ دیوبند۔ بروز سہ شنبہ ۸ ذی الحجہ ۱۳۳۰ھ

خاوند کا بیوی کی نماز جنازہ میں شریک ہونا جائز ہے

(سوال ۲۸۷۶) خاوند کو اپنی زوجہ متوفیہ کی نماز جنازہ پڑھنی چاہئے یا نہیں؟ جائز ہے یا نہیں؟  
(الجواب) شوہر کو اپنی زوجہ متوفیہ کی جنازہ کی نماز پڑھنا درست ہے ضرور پڑھنی چاہئے۔ فقط واللہ اعلم۔ قوله علیہ الصلوٰۃ والسلام لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ ام المؤمنین لو مت قبلی فغسلتک کفنتک وصلیت علیک الحدیث۔ مشکوٰۃ ص ۵۴۵۔

مرے ہوئے بچے کا دفن کفن

(سوال ۲۸۷۷) اگر مرہو اپنی پیدائش ہو تو کفن دفن کیا جاوے اور نام رکھا جاوے یا نہیں  
(الجواب) مرہو اپنی پیدائش ہو تو نام رکھا جاوے اور غسل دیا جاوے، ولا یستہل غسل وسمی عند الثانی وهو الا صح۔ در مختار۔ (۱) فقط۔

بالغین مرد و عورت کی دعائیں کوئی تمیز نہیں

(سوال ۲۸۷۸) در نماز جنازہ بالغین تمیز مرد و زن ضروری است یا نہ؟  
(الجواب) در نماز جنازہ بالغین تمیز مرد و زن ضرور نیست کہ دعاء مرد و زن یکے است۔ (۲)

نماز جنازہ کیا تمام حاضرین پر ضروری ہے

(سوال ۲۸۷۹) زید کہتا ہے کہ جس قدر مردمان ہمراہ جنازہ ہیں وہ سب نماز جنازہ پڑھیں خواہ طہارت ہو یا نہ ہو اور کپڑا پاک ہو یا نہ ہو اور نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔

(الجواب) یہ صحیح ہے کہ نماز جنازہ جملہ حاضرین کو پڑھنی چاہئے کیونکہ یہ نماز بھی فرض ہے یعنی فرض کفایہ کہ بعض کے کرنے سے باقی لوگوں پر سے ساقط ہو جاتی ہے لیکن فرض سب پر ہے۔ پس نماز جنازہ سبھی حاضرین کو

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجنائز ج ۱ ص ۲۸۲ ظفر۔

(۲) ثم یکبر اخرید عو للمیت وجميع المسلمين الخ وعن رسول الله صلعم انه يقول اللهم اغفر لحینا و میتنا الخ (عالمگیری مصری ج ۱ ص ۱۶۴)



پڑھنی چاہئے اور طہارت ثوب و بدن شرط ہے پس ناپاک کپڑے سے اور بے وضو نہ پڑھے۔ (۱) فقط۔

بھول سے امام نے بلا وضو نماز جنازہ پڑھا دی تو کیا کیا جائے

(سوال ۲۸۸۰) نماز جنازہ امام نے سو ابلا وضو پڑھائی بعد جنازہ جانے کے امام کو علم ہوا کہ وضو نہیں تھا ایسی حالت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں نماز جنازہ نہیں ہوئی، درمختار میں ہے فلو ام بلا طهارة والقوم بها اعيدت۔ (۲) الخ لہذا نماز جنازہ کا اعادہ چاہئے تھا اور اس حالت میں دفن کرنے کے بعد قبر پر اس وقت تک نماز پڑھنا لازم ہے کہ میت کے سر نے اور پھٹنے کا گمان غالب نہ ہو اور بعض فقہاء نے تین دن کی تحدید کی ہے اور اگر یہ مدت گزر چکی ہے تو اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ (۳) فقط۔

تیسری تکبیر کے بعد دعا کی جگہ فاتحہ پڑھنا کیسا ہے

(سوال ۲۸۸۱) نابالغ کی نماز جنازہ میں تیسری تکبیر کے بعد بجائے دعاء کے فاتحہ پڑھنا کہاں تک صحیح ہے۔ (الجواب) نابالغ جنازہ کی نماز کا طریق یہ ہے کہ پہلی تکبیر کی بعد سبحانک اللہیم الخ پڑھے اور دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری تکبیر کے بعد دعاء اللہم اجعلہ لنا فرطاً الخ اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دے۔ سورۃ فاتحہ کا پڑھنا تیسری تکبیر کے بعد ضروری نہیں ہے اور اگر بطریق دعا سورہ فاتحہ کو پڑھے تو درست ہے۔ (۴) وعلیہ حمل ماوردی الحدیث۔ فقط۔

ایک شخص نے نماز جنازہ میں ثناء و دعا کی جگہ قل ہو اللہ اور انا اعطیناک الکوثر پڑھا کیا حکم ہے (سوال ۲۸۸۲) ایک شخص بے علم نماز جنازہ پڑھاوے اور بجائے دعاء کے قل ہو اللہ اور انا اعطیناک سے نماز پڑھاوے، اس کے لئے کیا حکم ہے، نماز ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صوت میں نماز جنازہ ہو گئی، لیکن اس نے برا کیا کیونکہ قرآن شریف کی آیتوں اور سورتوں کا پڑھنا نماز جنازہ میں مکروہ ہے سوائے فاتحہ کے کہ اس میں خلاف ہے پس آئندہ سے ایسے شخص کو امام نہ ہونا چاہئے اور اس کو بھی چاہئے کہ ثناء و دعا جنازہ یاد کر لے۔ اور کچھ سزا نہیں ہے۔ (۵) فقط۔

ایک امام نے چار کی جگہ پانچ تکبیر کہہ دی، نماز جنازہ ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۸۸۳) کسے امام نماز جنازہ بود پنج تکبیرات بجائے چہار تکبیرات گفت نماز او مقتدیانش صحیح شد یا نہ

(۱) و شرط صحیحہا شرط انظر الصلوة المطابقة الخ (غنیۃ المستملی ج ۱ ص ۵۳۹) ظفیر۔

(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار جلد اول ص ۸۱۲ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۸. ۱۲ ظفیر. (۳) وان دفن واهیل علیہ التراب بغیر صلاة الخ صل علی قبرہ استحسنانا مالم یغلب علی الظن تفسیخہ من غیر تقدیر ہو الا صح (در مختار) وقیل یقدر بثلاثة ایام (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۲۶ ط. س. ج ۲ ص ۲۲۴) ظفیر. (۴) وصلاة الجنائز اربع تکبیرات ولو ترك واحدة منها لم تجز صلاته فیکبر للافتتاح ویقول سبحانک اللہم الخ ثم یکبر اخرى ویصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یکبر اخرى ویدعو للمیت وجميع المسلمين الخ فان کان المیت صبیا عن ابی حنیفة انه یقول اللہم اجعلہ لنا فرطاً الخ اذا کان یحسن فان لا یحسن یاتی بای دعاء شاء ثم یکبر الرابعة ثم یسلم تسلیمتین الخ ولا یقرأ فیہا القرآن ولو قراء الفاتحة بنية الدعاء فلا بأس به (عالمگیری مصری فی الصلوة علی المیت ج ۱ ص ۱۵۴ ط. ماجدیہ ج ۱ ص ۱۵۴) ظفیر. (۵) ولا یقرأ فیہا القرآن ولو قراء الفاتحة بنية الدعاء فلا بأس به الخ (عالمگیری مصری فی الصلوة علی الجنائز ج ۱ ص ۱۵۴ ط. ماجدیہ ج ۱ ص ۱۵۴) ظفیر۔



و اعادہ باید یانہ۔

(الجواب) نماز او نماز مقتدیانش صحیح است و اعادہ آں لازم نیست کما فی الدر المختار ولو کبر امامہ خمساً لم يتبع لا نه منسوخ فيمكث الموتى حتى يسلم معه اذا سلم به يفتي . قوله وبه يفتي رجحه في فتح القدير بان البقاء في حرمة الصلاة بعد فراغها ليس بخطاء مطلقاً انما الخطاء في المتابعة في الخامسة (۱)۔ بحر، شامی۔ پس معلوم شد کہ دریں صورت نماز ہمہ صحیح است و مقتدی متابع امام در تکبیر خامس بخند۔ فقط۔  
جوتے پہن کر نماز جنازہ درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۸۸۴) نماز جنازہ امام و مقتدیوں کو جوتے پہن کر یا جوتے کے اوپر پیر رکھ کر جائز ہے یا نہ؟  
(الجواب) جوتے مستعملہ جو ناپاک جگہ پر رکھا جاتا ہے اس جوتے کے ساتھ نماز جنازہ پڑھنی جائز نہیں ہے اور اس جوتے کے اوپر پیر رکھ کر بھی نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔ غرض یہ ہے کہ جس طرح تمام نمازیں مستعملہ ناپاک جوتے کے ساتھ جائز نہیں ہیں اسی طرح جنازہ کی نماز بھی درست نہیں ہے کیونکہ پاکی لباس اور جوتے وغیرہ کی ہر ایک نماز میں شرط ہے۔ (۲) فقط۔

نماز جنازہ میں جو دو تکبیر کے بعد ملاوہ کیسے نماز پوری کرے  
(سوال ۲۸۸۵) اگر امام نماز جنازہ میں دو تکبیر کہہ چکا ہے اور پھر کوئی شریک ہو اتو وہ امام کے ساتھ سلام پھیرے یا باقی دو تکبیر پوری کرے۔

(الجواب) باقی دو تکبیر کہہ کر سلام پھیرے۔ (۳) فقط۔  
اہل حریم کی طرح اگر مسجد میں جنازہ کی نماز ادا کی جائے تو کیا حکم ہے  
(سوال ۲۸۸۶) نماز جنازہ در مسجد خواندن جائز است یا مکروہ۔ اہل حریم شریفین کہ در حرم مطہرہ مسجد نبوی بعین صحن مسجد نبوی نماز جنازہ می خوانند اگر تمسکاً بعلہم در صحن مسجد نماز جنازہ ادا کرده شود بلا کراہت جائز است یا نہ۔  
(الجواب) در مسجد جماعت ادائے صلوٰۃ جنازہ مکروہ است بناءً علی ان المسجد انما نبی للمکتوبۃ و توابعھا کناقلۃ و ذکر و تدریس علم۔ (۴) و هو الموافق لا طلاق حدیث ابی داؤد من صلی علی میت فی المسجد فلا صلاۃ لہ (در مختار) (۵) و باوجود تصریح فقہاء احناف بحر اہت نماز جنازہ در مسجد درین دربارہ از عمل اہل حریم استدلال کرده قائل بخواز آں در ہمہ بلاد و ہمہ اوقات شدن صحیح نخواہد بود۔ فقط۔

(۱) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۷ و ج ۱ ص ۸۱۸ ط. س. ج ۳ ص ۲۱۴. ۱۲ ظفیر.  
(۲) ثم الشرط الخ شرعا ما يتوقف عليه الشئ ولا يدخل فيه هي ستة طهارة بدنه الخ من حدث بنو عيه الخ وحيث مانع كذلك الخ ومكانه ای موضع قد ميه الخ وموضع سجوده اتفاقاً فی الاصح (الدر المختار علی هامش ردالمختار باب شروط الصلوٰۃ ج ۱ ص ۳۷۳ و ج ۱ ص ۳۷۴ ط. س. ج ۲ ص ۴۰۲) ظفیر (۳) والمسبق ببعض التكبيرات لا يكبر في الحال بل ينتظر تكبير الامام ليكبر معه للافتتاح الخ والمسبق لا يبدأ بما فاتة وقال ابو يوسف يكبر حين حضر كما لا ينتظر الحاضر في احوال التحريم بل يكبر اتفاقاً للتحريم لا نه كالمدرک ثم يكبر ان ما فاتهما بعد الفراغ نسقاً بلا دعاء (الدر المختار علی هامش ردالمختار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۹ ط. س. ج ۲ ص ۲۱۲) ظفیر. (۴) وكرهت تحريماً وقيل تنزيهاً في مسجد جماعة هو الميت فيه وحده او مع القوم واختلف في الخارجة عن المسجد وحده او مع بعض القوم والمختار الكراهة مطلقاً بناءً علی ان المسجد نبی للمکتوبۃ الخ (الدر المختار علی هامش ردالمختار باب صلوٰۃ الجنائز ج ۱ ص ۸۲۷ ط. س. ج ۲ ص ۲۲۴..... ۲۲۵) ظفیر. (۵) ايضاً ط. س. ج ۲ ص ۲۲۵..... ۲۲۶ ظفیر.



## نماز جنازہ پڑھنے کی وصیت

(سوال ۲۸۸۷) کوئی شخص یہ وصیت کرے کہ نماز جنازہ اس کی فلاں شخص پڑھاوے جو کہ تقویٰ اور دیانت کے۔ یہ وصیت صحیح اور معتبر ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) کسی کو مقرر کرنا کہ میری صلاۃ جنازۃ فلاں پڑھاوے، یہ وصیت باطل ہے۔ شامی جلد اول ص ۶۵۰ والفتویٰ علی بطلان الوصیۃ لغسلہ والصلوۃ علیہ۔ (۱) فقط۔

## نماز جنازہ کی اجرت جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۸۸۸) ایک شخص نے عمر بھر نماز روزہ نہیں کیا۔ بعد مرنے کے ایک عالم نے مشکل سے پانچ روپے فدیہ کے لئے کر نماز جنازہ پڑھائی۔ ایسا فدیہ لینا شریعت میں جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس مسلمان بے نمازی کے جنازہ کی نماز پڑھنا فرض تھا۔ لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام صلوا علی کل برو فاجر۔ (۲) الحدیث۔ اور معاوضہ لینا اور فدیہ لینا نماز جنازہ کا حرام ہے۔ یہ لینے والے کی جہالت ہے اور طمع دنیاوی نے اس کو اندھا کر دیا ہے کہ جنازہ مسلمان کی نماز پڑھنے پر اجرت لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت فرمادے۔ (۳) فقط۔

## عید گاہ میں نماز جنازہ درست ہے

(سوال ۲۸۸۹) عید گاہ جو ایک جگہ محدود ہے جیسے دیوبند کی عید گاہ یہ حکم میں مسجد کے ہے یا نہیں اور اس میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ بعض مولویوں نے اس کو مسجد قرار دی ہے کہ عید گاہ بھی حکم میں مسجد کے ہے اور نماز جنازہ پڑھنے کو منع کر دیا ہے یہ صحیح ہے یا نہیں نوالہ کتاب تحریر ہو۔ بعض قصابات میں قبرستان کے متصل ہی عید گاہ بنی ہوئی ہے وہاں عیدین کی نماز ہوتی ہے اور نماز جنازہ بھی وہاں ہوتی ہے اور ایک مدت دراز سے ایسا کرتے چلے آئے ہیں۔ اب بعض حضرات نے عید گاہ میں نماز جنازہ پڑھنے سے روکا ہے۔ شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) در مختار میں ہے واما المتخذ لصلوۃ جنازۃ او عید فہو مسجد فی حق جواز الا قتداء وان انفصل الصفوف وقفاً بالناس لا فی حق غیرہ بہ یفتی فحل دخوله الجنب وحائض کفناء مسجد و رباط و مدرسة و مساجد حیاض و اسواق الخ (۴) وایضاً فیہ فی الجنائز و کراہۃ تحریماً و قیل تنزیہاً فی مسجد جماعۃ الخ قولہ فی مسجد جماعۃ ای المسجد الجامع و مسجد المحلۃ الخ۔ (۵) ان عبارات سے معلوم ہوا کہ صلوۃ عید گاہ میں ادا کرنا درست ہے خاص کر وہ عید گاہ کہ اس کو دونوں کاموں کے لئے بنائی ہو عیدین کے لئے بھی اور جنازہ کے ادا کیلئے بھی تو اس میں ادائے نماز جنازہ بلا کراہت و بلا تردد درست ہے لیکن اگر اس وجہ سے کہ بعض فقہاء نے عید گاہ کو من جمیع الوجوہ مسجد کا حکم دیا ہے،

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاۃ الجنائز ج ۱ ص ۸۲۴ ط. س. ج ۲ ص ۲۲۱ ۱۲ ظفیر۔  
(۲) شرح فقہ اکبر ص ۱۲۹۱ ظفیر۔ (۳) ولا تصح الا جارة لعسب التیس الخ ولا لاجل الطاعات الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الا جارة جلد خامس ص ۴۶ ط. س. ج ۶ ص ۵۵) ظفیر۔ (۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب ما یفسد الصلوۃ وما یکرہ فیہا مطلب فی احکام المسجد ج ۱ ص ۶۱۵ ط. س. ج ۱ ص ۱۲۶۵۷ ظفیر۔  
(۵) ردالمحتار باب صلاۃ الجنائز مطلب فی کراہت صلاۃ الجنائز فی المسجد ج ۱ ص ۸۲۷ ط. س. ج ۲ ص ۲۲۴..... ۲۲۵ ۱۲ ظفیر۔



جیسا کہ علامہ شامی نے نقل کیا ہے نماز جنازہ اس میں ادا کرنے سے اختیاط کی جاوے خصوصاً جب کہ دوسرا موقعہ اداۓ نماز جنازہ کے لئے موجود ہو تو یہ بہتر و احوط ہے۔ قال فی الشامی و مقابل هذا المختار ما صححه فی المحيط فی مصلی الجنائز انه ليس له حکم المسجد اصلاً و ما صححه تاج الشریعت ان مصلی العید له حکم المساجد الخ۔ فقط۔

بے نمازی کی نماز جنازہ کیوں پڑھی جائے

(سوال ۲۸۹۰) جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ نیک اور بد اور بے نمازی کے جنازہ کی نماز پڑھنی چاہئے اس کو ہم نے تسلیم کیا کیونکہ نہ پڑھنے میں گنہگار ہوں گے لیکن اس صورت میں نمازی اور بے نمازی میں فرق ہی کیا رہا۔ جو لوگ بے نمازی ہیں وہ کہتے ہیں کہ نمازی اور بے نمازی کا ایک ہی درجہ ہے ہم تمہاری نصیحت نہیں مانتے اب ہم کو کیا کرنا چاہئے (الجواب) حدیث شریف میں آیا ہے صلوا علی کل برو فاجر۔ الحدیث۔ یعنی نماز پڑھو ہر ایک نیک و بد کے جنازہ کی۔ پس جب کہ حدیث میں یہ آگیا ہے اور فقہاء رحمہم اللہ نے بھی یہی لکھا ہے تو پھر اس میں تردد کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اور وجہ یہ ہے کہ فاسق و فاجر جو کہ مسلمان ہے اللہ کی رحمت سے اس کو بھی ناامید نہ کرنا چاہئے۔ اور بعد مرنے کے اس کے لئے بھی دعا مغفرت کرنی چاہئے اور نماز جنازہ کی دعا ہے میت کے لئے۔ اور حدیث شریف میں یہ مضمون آیا ہے کہ مرنے کے بعد کسی کو برا نہ کہو کیونکہ جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا اس کی جزاء یا سزا ان کو وہاں ملے گی۔ زندہ لوگوں کو بھی یہی چاہئے کہ مسلمان میت کے لئے دعا مغفرت کریں اگر اللہ تعالیٰ اس گنہگار کو بخش دے تو کسی کا کیا حرج ہے۔ اور قرآن شریف میں ہے قل یا عباد الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمة اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً انہ هو الغفور الرحیم۔ (۱) یعنی اے محمد ﷺ فرما دیجئے کہ اے میرے بند و جنہوں نے کہ زیادتی کی اپنے نفسوں پر یعنی ظلم اور معصیت کی ناامید نہ ہو اللہ کی رحمت سے۔ بے شک اللہ بخشنے کا تمام گناہ بالضرور وہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ باقی اس مضمون کو کہاں تک لکھا جاوے اس میں کچھ وہم اور فکر نہ کریں جو حکم ہے اس کو کرنا چاہئے۔ بے نمازی کو نماز کی نصیحت بھی کرنی چاہئے اور زندگی میں اس کو ہر طرح ڈرانا بھی چاہئے لیکن جب مر جاوے تو اس کی خیر خواہی کرنی چاہئے اور اس کے لئے اللہ سے دعا کرنی چاہئے یعنی اس کے جنازہ کی نماز پڑھنی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں سے درگزر فرمادے اور ہمارے گناہوں سے بھی درگزر فرمادے۔ فقط۔

نجس زمین پر نماز جنازہ درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۸۹۱) نماز جنازہ مسجد کے باہر جہاں نجس پڑا رہتا ہے پڑھائی جاتی ہے، وہ جگہ پاک نہیں رہتی۔ ایسی جگہ نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) زمین خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہے۔ کما فی الحدیث زکوۃ الارض یسہا۔ (۲) پس جب کہ



زمین خشک ہو اور ظاہر اس پر کچھ نجاست نہ ہو تو وہاں نماز جنازہ درست ہے، اگر خشک زمین پر کچھ نجاست خشک پڑی ہوئی ہو، چاہئے کہ اس کو علیحدہ کر دیا جاوے۔ فقط۔

اوقات ثلثہ مکروہہ میں نماز جنازہ کس طرح درست ہے

(سوال ۲۸۹۲) جناب کے ایک خط کی نقل بندہ کے پاس آئی اس میں لکھا ہے کہ صلوٰۃ جنازہ کو اوقات ثلثہ میں ادا کرنا چاہئے اور یہ دلیل لکھی ہے ثلث لایؤخرون اور حدیث عقبہ بن عامر کو مقابل قرار دے کر تطبیق فرمائی ہے اور تاویل کر دی ہے۔ احقر کو اس میں شبہ ہے کہ حدیث ”ثلث لایؤخرون“ صریح دلالت نہیں کرتی اس بات پر کہ اوقات مکروہہ میں صلوٰۃ جنازہ پڑھی جاوے اور حدیث حضرت عقبہ بن عامر کی صریح دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ اوقات ثلثہ میں صلوٰۃ جنازہ نہ پڑھے۔ دوسرا شبہ یہ ہے کہ اگر مباح اور منہی میں تقابل ہو تو منہی کو ترجیح دی جاتی ہے، پھر کس طرح اوقات ثلثہ مکروہہ میں صلوٰۃ جنازہ بلا کر اہت تنزیہی ادا ہوگی۔

(الجواب) مسئلہ یہ ہے کہ اگر حضور جنازہ جو کہ سبب ہے جو ب صلوٰۃ جنازہ کا عین اوقات ثلثہ میں ہو تو حنفیہ کے نزدیک نماز کو مؤخر کرنا نہیں چاہئے بلکہ افضل یہ ہے کہ فوراً ادا کر لی جاوے اور اگر حضور جنازہ اوقات ثلثہ سے پہلے ہو چکا ہے تو حنفیہ کے نزدیک اوقات ثلثہ میں نماز ادا کرنا مکروہہ ہے۔ وجہ فرق کی یہ ہے کہ صورت اولیٰ میں وجوب ناقصاً ہو اور ابھی ناقصاً ہوئی۔ اور صورت ثانیہ میں وجوب کامل تھا اور ادا ناقصاً ہوئی اسلئے مکروہہ تحریمی ہوئی۔ بلکہ بعض فقہاء کے نزدیک بالکل صحیح نہیں ہوئی۔ پس اصل صلوٰۃ جنازہ میں یہی ہے کہ مؤخر نہ کی جائے جیسا کہ حدیث ثلث لایؤخرون (۱) سے معلوم ہوتا ہے ہاں جس جگہ مانع موجود ہو وہاں تاخیر کی جائے گی۔ جیسا کہ صورت ثانیہ میں جو ہم نے ذکر کی یعنی اس صورت میں جس میں حضور جنازہ اوقات ثلثہ سے پہلے ہوا ہو۔ پس حدیث (۲) عقبہ بن عامر کی اس صورت پر محمول ہوگی اور حدیث ثلث لایؤخرون پہلی صورت پر یعنی اس پر جس میں حضور جنازہ ان ہی اوقات میں ہو۔ گویا ہر ایک کے عموم میں دوسری روایت سے تخصیص کی گئی کیونکہ خبر واحد کی تخصیص خبر واحد سے ہو سکتی ہے۔ اور قیاس اسی کے موافق ہے الغرض اس تعلیل کے موافق جو پہلے لکھی گئی ہے دونوں حدیثوں کا محمل متعین کیا گیا۔ اور یہ کہنا صحیح نہیں کہ حدیث عقبہ کی صریح ہے اور حدیث ثلث لایؤخرون صریح نہیں۔ کیونکہ حدیث عقبہ اوقات ثلث کے ذکر میں بلاشبہ صریح ہے لیکن اس میں یہ تصریح نہیں کہ حضور جنازہ کس وقت میں ہوا، اور حدیث ثلث لایؤخرون اگرچہ حضور جنازہ کے ذکر میں صریح ہے مگر اوقات ثلثہ کے ذکر میں صریح نہیں۔ اور یہ شبہ کہ لباحۃ و حرمت میں حرمت کو ترجیح ہوتی ہے، یہ جب ہے جب کہ میح محرم متعارض ہوں اور کوئی دوسری وجہ ترجیح میح کی نہ ہو اور مسئلہ مذکورہ میں معلوم ہو چکا ہے کہ ایک صورت میں میح کو ترجیح ہونی چاہئے اور ایک میں محرم کو اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ طلوع و غروب کے وقت بعض روایات سے

(۱) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا علی ثلث لا توخرھا الصلوٰۃ اذا اتت والجنائزہ اذا حضرت والایم اذا وجدت لھا کفوا رواہ الترمذی (مشکوٰۃ باب تعجیل الصلوٰۃ فصل ثانی ص ۶۱) ظفیر۔

(۲) عن عقبہ بن عامر قال ثلث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہا نا ان نصلی فیہن او نقبر فیہن موتانا حین تطلع الشمس بازغة حتی ترتفع وحين یقوم قائم الظہیرۃ حتی تمیل الشمس وحين تضیف الشمس الغروب حتی تغرب رواہ مسلم (مشکوٰۃ باب اوقات النہی فصل اول ص ۹۴) ظفیر۔



فجر وعصر کی ممانعت معلوم ہوتی ہے اور بعض سے لاحت۔ تو صدر شریعت وغیرہ نے فجر میں حدیث تحریم کو ترجیح دی اور عصر میں حدیث لاحت کو۔ اسی طرح یہاں بھی کوئی اشکال نہیں۔ اب بعض عبارات فقہیہ نقل کرتا ہوں جس میں مضمون بالا کی بھی تصریح ہوگی اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ صورتیں مذکور تین میں سے صورت اولیٰ میں تاخیر کا بلا کر اہت جائز ہونا بلکہ افضل عدم تاخیر کا ہونا کن کن محققین کی رائے ہے۔ علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ در مختار کے قول وفي التحفة الا فضل ان لا تؤخر الجنازة کے تحت میں لکھتے ہیں وما في التحفة اقره في البحر والنهر والفتح والمعراج الحديث ثلث لا يؤخرون منها الجنازة اذا حضرت وقال في شرح المنية والفرق بينها وبين سجدة التلاوة ظاهر لان التعجيل فيها مطلوب مطلقاً الا لمانع وحضورها في وقت مكروه بخلاف سجدة التلاوة لان التعجيل لا يستحب فيها مطلقاً ردالمحتار جلد اول ص ۲۷۵۔ فقط۔

عید گاہ میں جنازہ قبل نماز آجائے تو کس وقت جنازہ پڑھا جائے  
(سوال ۲۸۹۳) اگر کوئی جنازہ عید کے روز احاطہ مسجد عید گاہ کے اندر قبل از نماز عید لا کر رکھا جائے تو نماز جنازہ کس وقت پڑھنی چاہئے، اگر بعد نماز عید پڑھی جاوے تو خطبہ سے پہلے یا بعد میں۔  
(الجواب) در مختار میں ہے وتقدم صلواتها على صلوة الجنازة اذا اجتمعا لانه واجب عيناً الخ وتقدم صلوة الجنازة على الخطبة الخ۔ (۲) اس سے معلوم ہوا کہ صلوة جنازہ نماز عیدین کے بعد پڑھنی چاہئے اور خطبہ سے پہلے پڑھنی چاہئے۔ فقط۔

نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا کیسا ہے  
(سوال ۲۸۹۴) جنازہ کی نماز میں فاتحہ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ فتاویٰ عالمگیریہ میں جواز لکھا اور قاضی ثناء اللہ صاحب قدس سرہ، نے بھی اپنے وصیت نامہ میں سورہ فاتحہ پڑھنے کو جائز لکھا ہے۔  
(الجواب) فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ اگر یہ نیت دعا سورہ فاتحہ جنازہ کی نماز میں پڑھیں تو درست ہے یہی مطلب عالمگیریہ کی روایت کا اور قاضی صاحب کی تحریر کا ہے۔ فقط۔

جنازہ میں شریک نہ کرنے کی وصیت  
(سوال ۲۸۹۵) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں۔ دو شخص آپس میں حقیقی بھائی ہیں، بڑے بھائی نے ایک تیسرے شخص سے یہ وصیت کی کہ میرا چھوٹا بھائی میری تجہیز و تکفین میں شریک نہ ہو تو اس صورت میں چھوٹا بھائی تجہیز و تکفین میں اس کی شریک ہو سکتا ہے یا نہیں؟  
(الجواب) یہ وصیت ناجائز ہے و باطل اس پر عمل نہ ہونا چاہئے بلکہ میت کے چھوٹے بھائی کو واسطے ادائے حقوق اسلام و وصل رحم کے اگرچہ دوسرے لوگ تجہیز و تکفین کرنے والے کافی موجود ہوں شریک ہونا چاہئے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حق المسلم على المسلم خمس رد السلام و عيادة المريض و اتباع

(۱) ردالمحتار کتاب الصلوة ج ۱ ص ۳۴۷ ط. س. ج ۲ ص ۳۷۴ ۱۲ ظفیر۔  
(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۷ ۱۲ ظفیر۔



الجنائزہ واجابة الدعوة تشميط العاطس (۱) الحدیث. قال فی الدر المختار اوصی بان یصلی علیہ فلان (الی ان قال) او یطین قبرہ او یضرب علی قبرہ قبة او لمن یقرء علی قبرہ شیئاً فہی باطلۃ الخ. (۲) نماز جنازہ میں تکرار درست نہیں

(سوال ۲۸۹۶) جنازہ کی نماز مکرر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔

(الجواب) جنازہ کی نماز کا تکرار درست نہیں ہے یعنی جب کہ ایک بار ولی نے نماز پڑھ لی یا ولی کی اجازت سے نماز ہو گئی تو اب دوبارہ نماز اس کی نہ پڑھی جاوے حنفیہ کا مذہب یہی ہے۔ (۳)

ایک ماہ کے لڑکے کو بغیر نماز و کفن و بادینا درست نہیں

(سوال ۲۸۹۷) ایک شخص نے اپنا ایک ماہ کا لڑکا بدون غسل و بدون نماز جنازہ و فتن کر دیا، بعدہ دوسرے شخص نے بھی اسی طرح اپنے لڑکے کو دبا دیا۔ ایسا کرنے والوں کے لئے کیا سزا ہے۔

(الجواب) شرعی حکم یہ ہے کہ ایسے بچوں کو غسل دینا اور نماز جنازہ پڑھنا ضروری ہے۔ جن لوگوں نے ایسا کیا ان کو آئندہ تاکید اور تنبیہ کی جاوے کہ پھر ایسا نہ کریں اور جو کچھ پہلے کیا اس سے توبہ کریں۔ اور کوئی سزا ان کے لئے مقرر نہیں ہے۔ (۴) فقط۔

مرد و عورت پر ایک ساتھ نماز جنازہ درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۸۹۸) ایک میت مرد اور ایک میت عورت دونوں بالغ ہر دو کا جنازہ ایک دفعہ پڑھنا جائز ہے یا نہ۔ زید نے ہر دو میت مذکورہ کا جنازہ آگے پیچھے رکھ کر پڑھ لیا۔ اور بحر نے کہا کہ میت مؤنث کو علیحدہ کر کے اس پر پھر نماز پڑھی جائے۔

(الجواب) دونوں کا جنازہ ایک دفعہ پڑھنا درست ہے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ پڑھیں، لیکن بصورت کثرت اموات و وباء عام جواز پر عمل کرنے میں یعنی ایک دفعہ سب جنازوں کی نماز پڑھنے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ در مختار میں ہے واذا اجتمعت الجنائز فافراد الصلوۃ الخ اولی وان جمع جاز الخ۔ (۵) پس جب کہ ہر دو جنازہ پر ایک دفعہ نماز ہو گئی تو بحر کا نماز جنازہ عورت کو اعادہ کرنا خلاف مشروع ہوا کیونکہ جنازہ کی نماز جب ایک بار ہو جاوے تو دوبارہ پڑھنے کا حکم نہیں ہے۔ (۶) پس یہ بحر کی ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ فقط۔

نماز جنازہ کے بعد کپڑے پر دھبہ دیکھا تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۸۹۹) ایک شخص نے امام ہو کر نماز جنازہ پڑھائی پھر اس نے اپنے کپڑے پر دھبہ دیکھا اور غسل کی

(۱) مشکوٰۃ باب عیادۃ المریض ص ۱۳۳. (۲) الدر المختار کتاب الوصایا ج ۲ ص ۳۲۲. ط. س. ج ۲ ص ۶۶۶. ۱۲ ظفیر. (۳) ثم عدم جواز صلوٰۃ غیر الولی بعدہ مذہبنا وبہ قال مالک (غنیۃ المستملی ص ۵۴۲) وان صلی من له حق التقدیم (الی قولہ) او من لیس له حق التقدیم وتابعہ الولی لا یعید (در مختار. ط. س. ج ۲ ص ۲۲۳) ظفیر. (۴) اگر گمان غالب ہو کہ لاش چھٹی نہ ہوگی تو اس حالت میں اس کی قبر پر نماز پڑھی جائے گی اس کے بعد نہیں، وان دفن واهیل علیہ التراب بغیر صلاۃ او بہا بلا غسل او ممن لا ولایۃ له صلی علی قبرہ مالم یغلب علی ظنہ تفسخہ من غیر تقدیر ہو الا صح (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاۃ الجنائز ج ۱ ص ۸۲۶. ط. س. ج ۲ ص ۲۲۴) ظفیر. (۵) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاۃ الجنائز ج ۱ ص ۸۲۱. ط. س. ج ۲ ص ۲۱۸. ۱۲ ظفیر. (۶) وان صلی الولی لم یجز لا حد ان یصلی بعدہ (ردالمحتار باب صلاۃ الجنائز ج ۱ ص ۸۲۶. ط. س. ج ۲ ص ۲۲۳) ظفیر



حاجت معلوم ہو گئی تو وہ نماز درست ہو گئی یا دوبارہ قبر پر پڑھے۔  
(الجواب) اس صورت میں نماز نہیں ہوئی دوبارہ پڑھنی جاوے اگر دفن ہو چکا تو اس کی قبر پر نماز پڑھنی چاہئے یعنی پھٹنے سے پہلے اور بعض نے تین دن تک کا حکم دیا ہے، یعنی تین دن کے اندر اندر نماز قبر پر درست ہے پھر نہیں (۱)۔  
کئی جنازوں کی نماز ایک ساتھ

(سوال ۲۹۰۰) دو تین میت کی نماز جنازہ ایک ساتھ پڑھنا درست ہے یا نہیں۔  
(الجواب) جائز ہے جیسا کہ درمختار میں ہے واذا اجتمعت الجنائز فافراد الصلوة علی کل واحدة اولی من الجمع الی ان قال وان جمع جاز الخ۔ (۲)

ولد الزنا کی نماز جنازہ پڑھنا چاہئے  
(سوال ۲۹۰۱) ولد الزنا پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔  
(الجواب) پڑھنی چاہئے۔ (۳) فقط۔

غسل جمعہ کی وجہ سے نماز جنازہ میں شریک نہ ہو تو کیا وہ گنہگار ہوا  
(سوال ۲۹۰۲) ایک شخص بوجہ غسل جمعہ وغیرہ ضروریات کے نماز جنازہ میں شریک نہ ہو سکا تو گنہگار ہو گیا نہیں۔

(الجواب) نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔ اگر بعض لوگوں نے نماز جنازہ ادا کر لی تو جو شخص شریک نہیں ہوا وہ گنہگار نہ ہوگا۔ (۴) مگر یہ ضرور ہے کہ اس ثواب سے محروم رہے گا۔ فقط۔  
نماز جنازہ خطبہ عید کے پہلے ہے یا بعد

(سوال ۲۹۰۳) اگر عید الفطر کے روز کوئی موت ہو جاوے اور جنازہ عید گاہ میں اس وقت پہنچے جب نماز پڑھ چکے ہوں تو نماز جنازہ قبل از خطبہ پڑھنے میں کچھ نقص شرعی تو نہیں ہے۔ یہاں بعد خطبہ کے پڑھی گئی تو نماز ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) درمختار میں لکھا ہے کہ نماز عیدین نماز جنازہ سے پہلے پڑھیں اور نماز جنازہ خطبہ سے پہلے پڑھیں، (۵) لیکن اگر خطبہ کے بعد پڑھی گئی تب بھی نماز ہو گئی کچھ وہم نہ کریں فقط۔

جو مسلمان عورت کافر کے گھر مری اور کافرانہ رسوم ادا کئے اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہیں  
(سوال ۲۹۰۴) ایک مسلمان عورت کسی کافر کے ساتھ کفر کے رسم و رواج کے موافق نکاح کر کے رہی اور اس

(۱) وان دفن واهیل علیہ التراب بغیر صلاة او بها بلا غسل او ممن لا ولاية له صلی علی قبره استحسانا ما لم یغلب علی الظن تفسیحه من غیر تقدیر (در مختار) وقیل یقدر بثلاثة ایام (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۲۷ ط. س. ج ۲ ص ۲۲۴) ظفیر۔

(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۲۱ ط. س. ج ۲ ص ۲۱۸. ۱۲ ظفیر. (۳) وہی فرض علی کل مسلم مات خلا اربعة الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۴ ط. س. ج ۲ ص ۲۱۰) ظفیر. (۴) والصلوة علیہ فرض کفایہ بالاجماع (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۱ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۷. ۱۲ ظفیر۔

(۵) وتقدم صلوتها علی صلوة الجنائز اذا اجتمعا لانه واجب عینا الخ وتقدم صلوة الجنائز علی الخطبة الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۷) ظفیر۔



کافر کے ساتھ رہی ان کے بت خانہ میں جا کر بند ہی رسوم پوجا پاٹ وغیرہ بھی ادا کرتی رہی ایسی عورت کے مرنے پر نماز جنازہ پڑھنا اور اسے مقابر مسلمین میں دفن کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) چونکہ تکفیر مسلم میں احتیاط تام لازم ہے اور حتی الوسع کسی مسلمان کی تکفیر نہ کرنی چاہئے۔ نیز فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کہ اگر کسی شخص میں ننانوے وجوہ تکفیر کے ہوں اور صرف ایک وجہ اور وہ بھی ضعیف اسلام کی ہو تو اس کو مسلمار ہی سمجھنا چاہئے اور اہل اسلام کا معاملہ اس کے ساتھ کرنا چاہئے اگرچہ عند اللہ وہ کافر ہو مگر ہم کو اس کے ساتھ معاملہ مسلمانوں کا سا کرنا لازم ہے۔ جیسا کہ ردالمحتار میں ہے روی الطحاوی عن اصحابنا لا يخرج الرجل من الايمان الا جحود ما ادخله فيه ثم ماتيقن انه ردة يحكم بها وما يشك انه ردة لا يحكم بها اذ الاسلام اثابت لا يزول بالشك مع ان الاسلام يعلو وينبغي للعالم اذا رفع اليه هذا ان لا يبادر بتكفير اهل الاسلام مع انه يقضى بصحة اسلام المكره الخ وفي الفتاوى الصغرى الكفر شئ عظيم فلا اجعل المؤمن كافراً متى وجدت رواية انه لا يكفر اه وفي الخلاصة وغيره اذا كان في المسئلة وجوه توجب التكفير ووجه واحد يمنع فعله المفتى ان يميل الى الوجه الذي يمنع التكفير الخ ومثل هذه الروايات كثيره۔ (۱) اس لئے جب تک اس عورت کا مرتد ہونا یقین معلوم نہ ہو اور وہ اپنے کو مسلمان ہی کہتی رہے تو اس کے مرنے پر اس کے جنازہ کی نماز پڑھنی چاہئے اور اس کو مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے صلوا على كل بر وفاجر الحديث قال في شرح المنية رواه الدار قطنی و الله بان مكحولاً لم يسمع من ابى هريرة ومن دونه ثقات وحاصله انه مرسل وهو حجة عندنا وعند مالك وجمهور الفقهاء ص ۴۷۹۔

اسلام سے جو قوم تعلق رکھے اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور وہ مسجد میں آسکتے ہیں (سوال ۲۹۰۵) جو لوگ دائی کا پیشہ کرتے ہیں اور یہ کام بھی کرتے ہیں کہ بیل وغیرہ جو مر جاتے ہیں وہ لوگ اس کی کھال نکال کر دباغت کر کے فروخت کرتے ہیں، یہ قوم بہت رذیل سمجھی جاتی ہے لہذا اس قوم کو کھانے پینے اور جمعہ وعیدین میں شریک نہیں کرتے اس کی نسبت کیا حکم ہے اور ایسی قوم کی نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے یا نہیں۔ نہ پڑھنے والوں پر کیا حکم ہے اور جو لوگ اس عالم پر طعن و تشنیع اور سب و شتم کرتے ہیں اور برا کہتے ہیں وہ کیسے ہیں۔ (الجواب) ان لوگوں کو جبکہ وہ مسلمان ہیں جمعہ اور جماعت سے اور مسجد میں آنے سے منع نہ کرنا چاہئے ورنہ مانعین مصداق وعید ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان يذكر فيها اسمه وسعي في خرابها۔ (۲) کے ہوں گے اور نماز جنازہ ان کی میت کی پڑھنی لازم ہے۔ حدیث شریف میں ہے صلوا على كل بر وفاجر الحديث۔ (۳) رواه الدار قطنی وفي الدر المختار وهي فرض على كل مسلم مات خلا اربعة بغاة

(۱) ردالمحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ ط. س. ج ۴ ص ۲۲۳..... ۲۲۴. ۱۲ ظفیر۔

(۲) البقرہ. ر. ح. ۱۴.....

(۳) دیکھئے شرح فقہ الکبر ص ۱۲۹ ظفیر۔



وقطاع طریق الخ۔ (۱) پس ظاہر ہے کہ مسلمانان مذکورین نہ بغاۃ ہیں اور نہ قطاع طریق وغیرہ ہیں لہذا ان کے جنازہ کی نماز بقول فقہاء فرض ہوئی اور جس عالم نے اس فرض کو ادا کیا وہ مثاب و ماجور ہے اس کو برا کہنا اور سب و شتم کرنا فسق و معصیت ہے کما ورد سباب المسلم فسوق (۲) پس طاعین فاسق و فاجر ہیں، توبہ کریں۔ فقط۔

رنڈی کی نماز جنازہ پڑھنا درست ہے

(سوال ۲۹۰۶) ایک مولوی صاحب نے ایک رنڈی کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور کچھ نذرانہ بھی ملا، چند روز بعد مولوی صاحب نے نماز جمعہ کے قبل اپنے اس فعل کی تائید میں بطور وعظ کے فرمایا کہ مجھ کو اس کا علم نہ تھا کہ یہ عورت کون ہے اور جو پیسہ مجھ کو معاوضہ میں ملا اس کو ایسے ہی کاموں میں صرف کر دوں گا۔ مثلاً پاخانہ اٹھانے والی بھگن کو دے دوں گا۔ اور ہم تیراک ہیں تیرنے کے ذریعہ سے غرقاب ہونے سے بچ سکتے ہیں۔ جاہل نہیں بچ سکتے۔ صوت مسئولہ میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) مسلمان رنڈی کے جنازہ کی نماز شرعاً پڑھنی ضروری ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے صلوا علی کل برو فاجر الحدیث۔ (۳) یعنی ہر ایک نیک و بد کے جنازہ کی نماز پڑھو۔ اور جو پیسہ ان مولوی صاحب کو ملا اگر وہ حرام آدمی کا تھا تو وہ کسی طرح جائز نہیں ہو سکتا یہ کہنا ان کا غلط ہے کہ حرام آمدنی کو حاصل کر کے پاخانہ وغیرہ اٹھانے میں صرف کر دیا جاوے گا کیونکہ خواہ کھانے میں صرف کرے یا کپڑے میں یا حجام کی اجرت میں دے یا بھنگی کی اجرت وغیرہ میں سب برابر اور ناجائز ہیں اور حرام آمدنی والے کو یہ حیلہ بے شک بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ قرض کے طریق سے اشیاء خریدے یا کسی سے روپیہ پیسہ قرض لے کر خریدے تو یہ کھانا ان بعض کے نزدیک درست ہے۔ پھر اس قرض کو خواہ اپنی آمدنی حرام سے ادا کرے یا حلال سے وہ پہلا کھانا حلال ہے۔ یہ بعض کا قول ہے اور بعض مطلقاً حرام فرماتے ہیں۔ اور ان مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ ہم تیراک ہیں یعنی ہم کو حرام پیسہ مضر نہیں ہے غلط ہے اور یہ ہودہ خیال ہے۔ (۴) فقط۔

مقتدی کا فریضہ کیا ہے

(سوال ۲۹۰۷) جنازہ کی نماز میں مقتدی کا فریضہ کیا ہے۔

(الجواب) مقتدی کو بھی وہی پڑھنا ہے جو امام کو۔ جنازہ کی نماز کی ترکیب کسی اردو رسالہ میں دیکھ لی جائے مختصر یہ کہ اول تکبیر کے بعد سبحانک اللہم الخ اور دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری تکبیر کے بعد دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام (۵)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۴ ط. س. ج ۲ ص ۲۱۰. ۱۲ ظفیر.  
(۲) مشکوٰۃ. باب حفظ اللسان والغیۃ والشتیم ص ۱۲۴ ۱۱ ظفیر. (۳) شرح فقہ اکبر ص ۱۲۹۱ ظفیر. (۴) المکاس مثلاً یاخذ من احدینا من المکس ثم یعطیه اخر ثم یاخذ من ذالک الا اخر اخر فهو حرام (ردالمحتار باب البیع الفاسد مطلب الحرمة تنعقد ج ۴ ص ۱۸۰ ط. س. ج ۵ ص ۹۸ ظفیر. (۵) فیکبر للافتتاح ویقول سبحانک اللہم الخ ثم یکبر اخری ویصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یکبر اخری ویدعو للمیت وجميع المسلمين (ای قولہ) ثم یکبر الرابعة ثم یسلم تسلیمتین (عالمگیری کشوری ج ۱ ص ۱۶۱ ط. ماجدیہ ج ۱ ص ۱۶۴) ظفیر.



مسلمان زانیہ کا بچہ جو ہندو سے ہو اس کی نماز جنازہ کا کیا حکم ہے  
(سوال ۱/۸۰۹) مسلمان عورت زانیہ ہندو کے پاس ہے اس سے جو اولاد ہو اور مر جائے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا چاہئے یا نہ؟

بے نمازی کی نماز جنازہ ترک کرنا کیسا ہے  
(سوال ۲/۹۰۹) تارک صلوٰۃ کی نماز جنازہ تنہا ترک کرنا کیسا ہے؟ اور پڑھنا منع ہے یا کیا؟

(الجواب) (۱) پڑھنی چاہئے لکن الا ولا دمسلمین تبعالا مهم۔  
(۲) تارک صلوٰۃ کے جنازہ کی ممانعت کہیں نظر سے نہیں گذری بلکہ فقہاء کے اقوال اور حدیث صلوٰۃ علی کل بروفاجر سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ نماز پڑھنی چاہئے فقط۔

بے نمازی پر نماز جنازہ عبرتاً نہ پڑھنا کیسا ہے  
(سوال ۲۹۰۹) عبرت کی غرض سے بے نمازی کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا اور بغیر نماز کے اس کو دفن کر دینا کیسا ہے، مستحسن ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ فعل جائز و مستحسن نہیں ہے بلکہ حرام اور ترک فرض ہے مسلمان بے نمازی کے جنازہ کی نماز پڑھنا مثل نمازی کے فرض ہے۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام صلوٰۃ علی کل بروفاجر۔ الحدیث۔ اور فقہاء رحمہم اللہ نے جنازہ کی نماز سے جن لوگوں کو مستثنیٰ کیا ہے جیسے بغاوت وغیرہم ان میں فساق و بے نمازیوں کو شمار نہیں کیا۔ پس فرض شرعی کا ترک خیال عبرت درست نہیں ہے۔ (۱) فقط۔

تاڑی پینے والے کی نماز جنازہ جائز ہے یا نہیں  
(سوال ۱/۹۱۱) تاڑ کے درخت کے پھل اور رس میں نشہ ہوتا ہے۔ شراب سے کسی قدر کم نشہ کی چیز یعنی تاڑی وغیرہ کا کھانا پینا کیسا ہے؟ اور ایسے شخص کے ہمراہ کھانا پینا اور اس کے جنازہ کی نماز کا کیا حکم ہے؟

سود خور کی نماز جنازہ  
(سوال ۲/۹۱۲) سود کالین دین کیسا ہے؟ اور جو شخص سود لے اس کے جنازہ کی نماز کا کیا حکم ہے؟ اور اس سے میل جول رکھنا کیسا ہے؟

(الجواب) (۱) نشہ کی چیز کا کھانا پینا حرام ہے اور اس کے ساتھ کھانا پینا نہ چاہئے۔ اور جنازہ کی نماز پڑھیں۔ (۲)  
(۲) جنازہ کی نماز کا وہی حکم ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ باقی سود لینا دینا حرام ہے اور ایسے شخص سے علیحدہ رہنا چاہئے۔ فقط۔

ہندوؤں کے نابالغ بچے پر نماز جنازہ نہیں ہے  
(سوال ۲۹۱۳) ہندو کے نابالغ بچے کی میت پر نماز جنازہ پڑھنا حدیث سے ثابت ہے یا نہ۔  
(الجواب) نہیں۔ (۲) فقط۔

(۱) وہی (ای صلوٰۃ الجنائز) فرض علی کل مسلم مات خلا اربعة بغاة او قطاع طریق الخ (الد المختار علی هامش ردالمختار ج ۱ ص ۸۱۴ ط. س. ج ۲ ص ۲۱۰) ظفیر۔ (۲) وہی فرض علی کل مسلم مات خلا اربعة الخ (درمختار ط. س. ج ۲ ص ۲۱۰) ظفیر۔ (۳) وشرطها ای لصلوٰۃ الجنائز ستہ، اسلام المیت الخ کصی سبی مع احد ابویہ لا یصلی علیہ لا نہ تبع لہ ای فی احکام الدنیا لا العقبی لما مرا نہم خدم اهل الجنة (الد المختار علی هامش ردالمختار باب صلوٰۃ الجنائز ج ۱ ص ۸۳۱ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۷) ظفیر۔

## بدیو کے بعد نماز جنازہ

(سوال ۲۹۱۴) جس مردہ میں بوجہ دو تین روز پڑے رہنے کے بدیو ہو جاوے اس کی نماز جنازہ جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) اگر اس کے جنازہ کی نماز پہلے نہیں پڑھی گئی تو فرض ہے کہ اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جاوے۔ (۱)

نماز جنازہ عصر و مغرب کے درمیان درست ہے

(سوال ۲۹۱۵) جنازہ کی نماز مابین عصر و مغرب جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) مابین عصر و مغرب کے جنازہ کی نماز مکروہ نہیں ہے کما فی الدر المختار لا یکرہ قضاء فائتة الخ

و صلاة جنازة۔ (۲)

بے نمازی کی لاش گھسیٹنا جائز نہیں

(سوال ۲۹۱۶) ایک شخص مر گیا ہے جس نے تمام عمر میں کبھی نماز نہیں پڑھی تھی اس کی نماز جنازہ چالیس

قد مہذریہ رسی کے کھینچ کر ایک دوسرے شخص نے پڑھائی ان لوگوں کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) واقعی رسی میں باندھ کر بے نمازی مسلمان کے کھینچنے کا شریعت سے حکم نہیں ہے، ایسا نہ کرنا چاہئے تھا

اس کے لئے استغفار کرنا چاہئے۔ اور نماز جنازہ بے نمازی مسلمان کی پڑھنی چاہئے۔ لقولہ علیہ الصلوٰۃ

والسلام۔ صلوا علی کل برو فاجر۔ الحدیث (۳)

میت روزہ دار کی نماز جنازہ

(سوال ۲۹۱۷) ایک شخص روزہ دار مرض ناگہانی میں مبتلا ہو جاوے اور روزہ افطار نہ کرے اور اسی میں مر جاوے

تو بحر کتا ہے کہ اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھی جاوے۔ صحیح ہے یا نہ۔

(الجواب) نماز جنازہ اس شخص کی پڑھنی چاہئے بحر کا قول غلط ہے، وہ گنہگار نہیں ہوا، شامی میں منقول ہے کہ ایسی

صورت میں وہ ماجور ہوتا ہے ویو جر لو صبرو مثله سائر حقوق اللہ تعالیٰ کا فساد صوم و صلوٰۃ الخ (۴)

بخارے مسلمان ہیں ان کی نماز جنازہ پڑھی جاوے اور وہ نماز میں شامل ہو سکتے ہیں

(سوال ۲۹۱۸) ملک نماڑ میں اکثر قوم مسلمانان بخارہ دنداف ہیں یہ قوم عیدین کی نماز میں شامل ہوا کرتے

ہیں۔ مگر ہولی، دیوالی، سرہ اور جس قدر ہنود کے تہوار ہیں ان میں بشوق و رغبت شامل رہتے ہیں اور بتوں کی پوجا

پرستش ہمیشہ کیا کرتے ہیں اور ہنود کا لباس پہنتے ہیں اور فخر کرتے ہیں کہ ہم لوگ بالکل ہندوں میں چھتے ہیں یہ اقوام

روزہ، نماز و کلمہ کلام سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ شادی بیاہ ہنود کے مشابہ کرتے ہیں آیا ان کا نکاح اور نماز جنازہ پڑھنا

شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایسے جاہل لوگوں کو بتدریج اور رفتہ رفتہ کلمہ اسلام کا اور احکام اسلام کے بتلانا اور سکھانا چاہئے۔

(۱) وان دفن و اھیل علیہ التراب بغیر صلاة صلی علی قبرہ مالم یغلب علی الظن تفسیخہ من غیر تقدیر ہو الا صح (الدر المختار علی هامش رد المحتار۔ باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۷۲۶ ط. س. ج ۲ ص ۲۲۴) (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الصلوٰۃ ج ۱ ص ۳۴۸ ط. س. ج ۱ ص ۱۲۳۷۵ ظفیر (۳) شرح فقہ اکبر ص ۱۲۹۱ محمد ظفیر الدین الصدیقی (۴) رد المحتار کتاب الصوم فصل فی العوارض المبیحة لعدم الصوم ج ۲ ص ۱۵۸ ط. س. ج ۲ ص ۴۲۱. ۱۲ ظفیر



قال الله تعالى ادع الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتي هي احسن۔ (۱) اس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ کے راستہ اور دین کی طرف حکمت کے ساتھ اور نصیحت حسنہ کے ساتھ لوگوں کو بلانا چاہئے اور طریق حسن کے ساتھ ان کو سمجھانا اور منوانا چاہئے اور رسوم کفریہ اور شرکیہ کو ان سے چھوڑوانا چاہئے اور نماز جنازہ ان کی پڑھنا چاہئے اور نکاح پڑھنا چاہئے اور نکاح سے پہلے ان سے کفر و شرک و معاصی سے توبہ کرا لینی چاہئے۔ اسی طرح ہمیشہ ان سے توبہ کرا لینی چاہئے اور ان میں سے جو مریض ہو اس سے بالخصوص مرض الموت میں توبہ کرا لینی چاہئے تاکہ اس کے جنازہ کی نماز میں شبہ نہ رہے۔ فقط۔

بلا وضو نماز جنازہ جائز نہیں

(سوال ۲۹۱۹) ایک شخص کہتا ہے کہ نماز جنازہ میں اگر محدث بے وضو بھی شریک ہو کر پڑھ لیویں تو کوئی حرج اور مضائقہ نہیں۔ یہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ غلط ہے کہ نماز جنازہ بلا وضو جائز ہے، بلا وضو یا بلا تیمم کے نماز جنازہ پڑھنا گناہ کبیرہ ہے۔ البتہ اگر امام کھڑا ہو جاوے اور کوئی آدمی ایک یا چند ایسے وقت آویں کہ اگر وضو کریں گے تو تکبیرات فوت ہو جاویں گی تو ان کو تیمم کر کے شریک ہو جانا درست ہے۔ كما في الدر المختار و جاز لخوف فوت صلاة جنازة اي كل تكبيراتها الخ در مختار في الشامى قوله و جاز لخوف فوت صلاة جنازة اي ولو كان الماء قريبا الخ۔ (۲) فقط۔

مختلف بچوں کے احکام

(سوال ۲۹۲۰/۱) بچہ مشرک کا ہے جو قبل بلوغ مر گیا۔

(سوال ۲۹۲۱/۲) دوسرا وہ بچہ ہے کہ زید اس کا قریبی یا بعیدی رشتہ دار ہے مگر اس بچہ کے والدین پیدا ہونے کے بعد مرتد ہو گئے۔

(سوال ۲۹۴۲/۳) تیسرا وہ بچہ ہے کہ بعد پیدا ہونے کے حالت اسلام میں والدین میں سے ایک فوت ہو گیا اور ایک مرتد ہو گیا۔ اب یہ بچہ کس کے تابع رہے گا۔ اور یہ تینوں بسبب پرورش زید کے طلسم طیبہ بخولی پڑھ سکتے ہیں مگر اتنی عقل اور تمیز نہیں کہ اسلام کی شرطیں سمجھ سکیں۔ اور اگر یہ تینوں بچے قبل بلوغ فوت ہو جائیں تو تجہیز و تکفین مثل مسلمانوں کے کریں گے یا نہیں اور سب کا حکم برابر ہے یا ہاں کچھ فرق ہے۔

(الجواب) نابالغ بچہ کفر و اسلام میں تابع اپنے والدین کے ہوتا ہے۔ كما في الدر المختار والشامى۔ قوله لتبعيته لا بويته در مختار اي في الاسلام والردة۔ شامى۔ (۳) اور اگر ان میں سے یعنی والدین میں سے کوئی مسلمان ہو تو بچہ اس کے تابع ہو کر مسلمان سمجھا جاوے گا كما في الدر المختار والو لد يتبع خير الابوين ديناً الخ (۴) اور بچہ کافر کا اگر ممیز یعنی سات برس کا ہو جاوے تو اس کا اسلام لانا صحیح اور معتبر ہے۔ كما في الدر المختار او اسلم

(۱) سورہ نحل ۱۶۔ (۲) ردالمحتار باب الیتیم جلد اول ص ۲۲۳۔ ط۔ س۔ ج ۲ ص ۲۴۱۔ ۱۲ ظفیر۔

(۳)

(۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۴۱۔ ط۔ س۔ ج ۲ ص ۱۹۶۔ ۱۲ ظفیر۔



الصلي وهو عاقل ای ابن سبع سنين صلى عليه وفيه ايضاً والعاقل المميز وهو ابن سبع سنين الخ۔  
(۱) در مختار۔ پس پہلا پچھ جو کہ مشرک کا ہے وہ اگر سات برس کا ہو کر کلمہ اسلام پڑھ کر مرے تو اس کو مسلمان سمجھا جائے اور تجہیز و تکفین اس کی مثل مسلمانوں کے کی جاوے اور دوسرا پچھ جو کہ مرتد ہو جانے والے دین کے ارتداد میں ان کے تابع ہوں۔ لیکن اگر سات برس کا ہو کہ وہ کلمہ اسلام پر پلے تو مسلمان ہو جاوے گا اور اس حالت میں سے اس کی تجہیز و تکفین مثل مسلمانوں کے ہوگی اور نماز جنازہ پڑھی جاوے گی اور تیسرا پچھ خیر اللہ یوم یعنی مسلمان کے تابع ہو کر مسلمان سمجھا جاوے گا اور مثل مسلمانوں کے اس کی تجہیز و تکفین و نماز جنازہ ہوگی۔ فقط۔  
اگر نماز جنازہ ہوئی اور کوئی ایک شخص کسی وجہ سے شریک نہ ہوا تو قابل ملامت نہیں۔

(سوال ۲۹۲۳) ایک میت کو ایسے میدان میں لایا گیا جس میں مدرسہ کے طلباء بچرت کھیل کرتے تھے اور وہ میدان بارش سے تر تھا اور نم دار تھا۔ بندے کے پاؤں میں موزے تھے۔ ان کی حفاظت کی وجہ سے نماز جنازہ میں پہلو تھکی کی اور نماز جنازہ میں شریک نہ ہوا یہ گناہ ہے یا نہیں۔

(الجواب) نماز جنازہ فرض کفایہ ہے، اگر دوسرے مسلمانوں نے نماز جنازہ پڑھ لی تو تارک پر کچھ ملامت اور مواخذہ نہیں ہے۔ (۲) لیکن یہ ضروری ہے کہ محض موزوں کی حفاظت کی وجہ سے نماز جنازہ سے پہلو تھکی کرنا اچھا نہیں۔ آئندہ اس کے احتیاط کی جاوے۔ فقط۔

مقتدی امام کے ساتھ نماز جنازہ میں دعاء وغیرہ پڑھے

(سوال ۲۹۲۴) کیا نماز جنازہ میں مقتدی امام کے تابع ہو کر ثناء و صلوة و دعاء برابر ادا کرے یا مقتدی پر فقط سکوت ہے بعد فراغ از نماز جنازہ اسی ہیئت صفوف میں رہ کر یا بعد تغیر ہیئت صفوف گرد میت کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اور مکرر یہ کر راسی طرح دعاء کرنا جائز ہے یا نہیں مذہب حنفی کے مطابق بہ ثبوت سند ارشاد فرمایا جاوے۔ بعض علماء نے باسناد روایت فتاویٰ عالمگیری جو فصل خامس ص ۷۱ مطبوعہ مصر میں ہے والا امام والقوم فیہ ای فیما ذکر قبل من التکبیرات و دعاء الافتتاح والصلوة علی النبی ﷺ والدعاء وغیر ذلک کذا فی الکافی مقتدی کو بھی متابعت کا حکم دیا ہے اور باسناد روایت ذیل سے منع کیا ہے۔ خلاصۃ الفتاویٰ قلمی میں ہے لا یقوم بالدعاء بعد صلوة الجنائز الخ ملا علی قاری شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں ولا یدعو للمیت بعد صلوة الجنائز لا نہ یشبه الزیادة فی صلوة الجنائز۔ اسی طرح نور الانوار اور انوار حنفیہ اور جامع البر موز اور محیط میں موجود ہے۔ ان روایات میں مطلقاً دعا بعد الجنائز کو ممنوع قرار دیا ہے خواہ ہیئت صفوف میں ہو یا نہ ہو۔ کیا ہر دو استناد متعلق ہر دو مسئلہ صحیح ہیں۔

(الجواب) یہ ہر دو استناد متعلق ہر دو مسئلہ صحیح ہیں۔ نماز جنازہ میں مقتدی بھی مثل امام کے ثناء و صلوة و دعا پڑھتا ہے اور نماز جنازہ کے بعد پھر دعا ہاتھ اٹھا کر مانگنا ثابت نہیں ہے اور فقہاء نے اس سے منع فرمایا ہے، اور بقول ملا علی قاری رحمۃ اللہ زیادہ فی صلوة الجنائز کا شبہ ہوتا ہے اور صلوة الجنائز خود دعاء للمیت ہے فلا یشرع الدعاء الاخر بعدھا

(۱) الدر المختار علی هامش ردا لمختار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۲ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۰. ۱۲ ظفیر

(۲) ایضاً ج ۳ ص ۴۲۳ ۱۲ ظفیر مفتاحی۔ (۳) الصلاة علی الجنائز فرض کفایة اذا قام به البعض واحدا کان او جماعة کرا کان او انشی سقط عن الباقيين واذا ترك الكل اثموا هکذا فی التاتارخانیہ (عالمگیری مصری باب الجنائز فصل خامس ج ۱ ص ۴۵۲ ط. ماجدیہ ج ۱ ص ۱۶۲) ظفیر



## نماز جنازہ کی امامت کس کا حق ہے

(سوال ۲۹۲۵) ایک شخص حنفی ایک مسجد کا امام ہے وہ دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ نماز جنازہ میرے سوا کوئی نہیں پڑھا سکتا۔ کیا وہ شخص ولی میت پر بھی مقدم ہے اور یہ دعویٰ اس کا کیسا ہے، اور نماز جنازہ کی امامت میں احق بالامامت کون ہے۔

(الجواب) کتب فقہ حنفیہ میں امامت نماز جنازہ میں یہ ترتیب لکھی ہے ویقدم فی الصلوٰۃ علیہ السلطان ان حضر او نائبہ وھو امیرالمصر ثم القاضی الخ ثم امام الحی الخ ثم الولی الخ۔ (۱) یعنی امامت نماز جنازہ کے لئے سب سے مقدم بادشاہ ہے اگر موجود ہو، یا اس کا نائب، پھر قاضی، پھر امام مسجد محلہ الخ در مختار۔ اور یہ بھی در مختار میں ہے کہ تقدیم امام حی ولی پر استحباً ہے اگر باوجود امام حی کے ولی نماز پڑھا دیوے تو یہ بھی درست ہے اور یہ بھی در مختار اور شامی میں ہے کہ اگر ولی افضل ہر امام سے تو ولی کی امامت اولیٰ ہے۔ بہر حال یہ دعویٰ امام مذکور کا جو سوال میں مذکور ہے مطلقاً (بلا تفصیل) غلط ہے۔ (۲)

## بوقت زوال واستواء وغروب نماز جنازہ درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۹۲۶) اگر بوقت طلوع وغروب واستواء آفتاب جنازہ حاضر شود بلا انتظار وقت مباح دریں اوقات نماز جنازہ ادا کردن جائز است یا نہ بلا کراہت جائز است یا مع الکراہت۔

(الجواب) اگر جنازہ دریں اوقات حاضر شود بلا انتظار وقت مباح نماز جنازہ گزاردن درال اوقات جائز است بلا کراہت تحریری و در شامی گفتہ کہ کراہت تنزیہی است کہ مآش غیرہ اولیٰ است یعنی بہتر این است کہ در وقت مباح نماز گزارند فی الدر المختار فلو وجبنا فیہا لم یکرہ فعلہما ای تحریماً (در مختار) قوله ای تحریماً افاد ثبوت الکراہۃ التنزیہیۃ وفی التحفہ ما یدل علی نفی الکراہۃ التنزیہیۃ ایضاً (۴) فقط۔

## بعد نماز جنازہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا کیسا ہے

(سوال ۲۹۲۷) نماز جنازہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں۔ اور مقتدیوں کو دعا مانگنا چاہئے یا نہ۔ (الجواب) نماز جنازہ خود عالمیت ہے اس کے بعد اور کوئی دعا مانگنا منقول نہیں۔ (۵) امام و مقتدی سب اس کو ترک کر دیں کہ خلاف سنت فعل کا التزام درست نہیں ہے۔

## طاعون والی جگہ نماز جنازہ کے لئے جانا کیسا ہے اور اطباء کا جانا درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۹۲۸) جس جگہ طاعون ہو وہاں نماز جنازہ پڑھانے کے لئے جنازہ درست ہے یا نہیں جب کہ اس کے بلا جائے نماز جنازہ نہ ہو، ایسے موضع میں اطباء کو جانا کیسا ہے۔

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۲۳ ط.س. ج ۲ ص ۱۲۲۱۹ ظفیر۔  
(۲) وتقديّم امام الحی مندوب فقط بشرط ان يكون افضل من الولی والا فالولی اولى كما فی المجتبى (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب ایضاً ج ۱ ص ۵۳۲ ط.س. ج ۲ ص ۲۲۰) ظفیر۔  
(۳) قال فی شرح المنیۃ الا صل ان الحق فی الصلاۃ للولی الخ (ردالمحتار ص ۸۲۳ ط.س. ج ۲ ص ۲۲۰) ظفیر۔  
(۴) ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ جلد اول ج ۱ ص ۳۴۷ ط.س. ج ۲ ص ۳۷۴ ۱۲ ظفیر۔  
(۵) ویسلم بلا دعاء بعد الرابعة (الدر المختار علی هامش ردالمحتار ج ۱ ص ۸۱۷ ط.س. ج ۲ ص ۲۱۳) فقد صرحوا عن اخرهم بان صلاة الجنائز هی الدعاء للمیت اذ هو المقصود منها (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۴ ط.س. ج ۲ ص ۲۱۰) ظفیر۔



(الجواب) قال فی الدر المختار مسائل شتی من آخر الكتاب واذا خرج (او دخل فیها شامی) من بلدة بها الطاعون فان علم ان كل شئی بقدره الله فلا باس بان يخرج ويدخل وان كان عنده انه لو خرج نجاولو دخل ابتلى كره له ذلك فلا يدخل ولا يخرج صيانة لا اعتقاده وعليه حمل النهی فی الحديث الشريف مجمع الفتاوى الخ۔ (۱) اس عبارت سے واضح ہوا کہ جس کا اعتقاد درست ہو خروج عن موضع الطاعون کو سبب نجات اور دخول کو سبب ابتلاء و ہلاک نہ جانتا ہو تو اس کے حق میں خروج و دخول ممنوع نہیں ہے اور اداۓ نماز جنازہ تو فرض کفایہ ہے اس کے لئے وہاں بغرض اداۓ نماز جانا ضروری ہے جب کہ وہ جانتا ہے کہ اگر نہ جائے گا تو نماز جنازہ نہ ہوگی۔ اسی طرح اطباء کو بھی بغرض علاج وہاں جانا درست ہے۔

اگر کچھ لوگ نماز جنازہ نہ پڑھیں تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۹۲۹) اتفاق سے کوئی لڑکی نابالغہ فوت ہوئی اور نماز جنازہ کے لئے سب لوگ جمع ہوئے اور وہ علماء بھی جمع ہوئے جنہوں نے پردہ کی تنبیہ کی تھی لیکن حاضر جنازہ ہو کر نماز نہ پڑھی، واپس چلے آئے اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) نماز جنازہ نابالغ و بالغ کی فرض کفایہ ہے، بعض کی اداء سے باقیوں کے ذمہ سے فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔ پس اگر نماز جنازہ اس نابالغہ کی ہو گئی ہے تو وہ لوگ جنہوں نے نماز جنازہ میں شرکت نہ کی عاصی نہیں ہیں۔ اور اگر اس نابالغہ کے جنازہ کی نماز بالکل نہیں پڑھی گئی تو جو لوگ موجود تھے اور جن کو علم اس کی موت کا ہو اور نماز جنازہ نہ پڑھی وہ سب گنہگار ہوئے۔ قال فی الدر المختار والصلوة علیہ صفتها فرض کفایۃ الخ وفی ردالمحتار وما شروط وجوبها فہی شروط بقیۃ الصلوات من القدرة والعقل والبلوغ والا سلام مع زیادة العلم بموتہ تامل الخ۔ (۲) وہی فرض علی کل مسلم مات خلا اربعة بغاة وقطاع طریق الخ۔ (۳) اور ظاہر ہے کہ وہ قومیں جو پردہ نہیں کرتیں ان چار میں داخل نہیں ہیں، خصوصاً نابالغہ کی وہ مکلف پردہ کی نہیں ہے پس ترک کرنا اس کی جنازہ کی نماز کا نہایت قبیح ہے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے صلوا علی کل برو فاجر الحدیث۔

جن لوگوں کو نماز جنازہ نہیں آتی صرف اقتداء اور تکبیر سے نماز ہوگی یا نہیں

(سوال ۲۹۳۰) اگر مقتدی در صلوة جنازہ بوجہ ندائتین یا بوجہ فراموشی ثناء و صلوة و دعاء را بخواند فقط بامام بعد نیت اقتداء تکبیرات اربعہ را بگوید نماز او بوجہ ضرورت ہچموں نماز مسبوق صحیح خود شدیانہ۔

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار مسائل شتی ج ۵ ص ۵ ط. س. ج ۶ ص ۱۲۰۷۵۷ ظفیر۔

(۲) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۱ ط. س. ج ۲ ص ۱۲۰۲۰۷ ظفیر۔

(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۴ ط. س. ج ۲ ص ۱۲۰۲۱۰ ظفیر۔



(الجواب) قال فی الدر المختار . فی الصلوة الجنائزہ و رکعہا شیان التکبیرات الاربع والقیام الخ۔ (۱)  
پس معلوم شد کہ بناءً علی ہذہ الروایۃ نمازش صحیح است۔ و انظر ما قال الشامی تحقق ما قالہ الحق لن البمام رحمہ اللہ۔

شیعہ کی نماز جنازہ درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۹۳۱) اہل سنت والجماعت کو شیعہ میت کی نماز جنازہ پڑھنا درست ہے یا نہ۔  
(الجواب) جو شیعہ غالی ہیں کہ ان کی تکفیر کی گئی ہے ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنی چاہئے جیسے تبرگوبیں ان کی نماز نہ پڑھی جاوے۔

سائبان مسجد میں جنازہ درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۹۳۲) جس مسجد میں بنجوقتہ نماز ہوتی ہے اس مسجد کے اندر یا سائبان میں میت کو رکھ کر اگر نماز جنازہ پڑھیں تو نماز ہوتی ہے یا نہیں اور اگر قبرستان میں مسجد ہو اور اس میں نماز بنجوقتہ نہ ہوتی ہو اور وہ نماز جنازہ کے لئے بنائی گئی ہو تو اس مسجد میں نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) نماز پڑھنا جنازہ کی مسجد جماعت میں مکروہ ہے جیسا کہ در مختار میں ہے و کراہتہ تحریمًا وقیل تنزیہاً فی مسجد جماعة هو ای المیت فیہ وحده او مع القوم الخ۔ (۲) اور جو مسجد جنازہ کے لئے ہی بنائی گئی ہے وہ در حقیقت حکم مسجد میں نہیں ہے، اس میں نماز جنازہ درست ہے۔ کما فی الدر المختار و اما المتخذ لصلوة جنازة او عید فهو مسجد فی حق جواز الا قتداء لا فی حق غیرہ بہ یفتی . نہایہ الخ (۳)

غائب مردہ پر نماز جنازہ درست نہیں

(سوال ۲۹۳۳) میت غائب پر نماز جنازہ صحیح ہے یا نہیں  
(الجواب) میت غائب پر عند الحنفیہ نماز صحیح نہیں ہے۔ (۴)

(۱) ایضاً ج ۱ ص ۸۱۳ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۹. ۱۲ ظفیر.

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۲۷ ط. س. ج ۲ ص ۲۲۴..... ۱۲ ظفیر.

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب ما یفسد الصلوة وما یکرہ فیہا مطلب فی احکام المسجد ج ۱ ص ۶۱۵ ط. س. ج ۱ ص ۶۵۷. ۱۲ ظفیر.

(۴) فلا تصح علی غائب و محمول علی دابة الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۳ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۹. ۱۲ ظفیر.

اگر جسم کا ایک حصہ جل گیا ہو تو کیا اسے غسل دیا جائے گا اور نماز جنازہ پڑھی جائے گی یا نہیں (سوال ۲۹۳۴) مکان میں آگ لگ جانے کی وجہ سے اگر اکثر حصہ میت کا جل جاوے اور جو باقی ہو وہ بھی سیاہ مانند کونکہ کے ہو گیا ہو، چہرہ ندارد ہو تو اس کو غسل و کفن دی جاوے اور نماز کو یونہی کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا ہو تو اس کی اقتداء فی الصلوٰۃ کا کیا حکم ہے۔ بصورت عدم جواز غسل و کفن و نماز جنازہ کے ایسے امام کو جس نے بلا غسل و کفن اور نماز کے مذکورہ بالا لاش کو دفن دیا۔ اگر کوئی شخص خود غرضی اور شرارت کی وجہ سے خواہ مخواہ عوام میں ذلیل اور رسوا کرنے کے درپے ہو تو اس کی کیا سزا ہے۔

(الجواب) مسئلہ اس بارہ میں یہ ہے کہ اگر اکثر حصہ کلباقی ہو یعنی نصف سے زیادہ باقی ہو اگرچہ بدون سر کے باقی ہو تو اس کو غسل دیا جاوے اور نماز اس پر پڑھی جاوے۔ اور اگر زیادہ حصہ جسم میت کا جل کر خاکستر ہو گیا اور کم حصہ باقی ہے تو غسل و نماز کچھ لازم نہیں ہے۔ در مختار میں ہے وجدر اس ادمی او احد شقیہ لا یغسل ولا یصلی علیہ بل یدفن الا ان یوجد اکثر من نصفہ ولو بلا رأس النخ (۱) پس جب کہ اس میت کا اکثر حصہ جل کر خاکستر ہو گیا تو غسل و نماز اس کی واجب نہیں ہے ویسے ہی دفن کر دینا چاہئے اور جس امام نے ایسا کیا کہ بوجہ مذکورہ بلا غسل و نماز اس کو دفن کر دیا اس پر کچھ مواخذہ نہیں اور اس کی امامت میں کچھ خلل اور کراہت نہیں ہے اور اعتراض کرنا اس کے اس فعل پر اگر خود غرضی سے اور عداوت کی وجہ سے ہے تو سخت گناہ اور معصیت ہے اس سے توبہ کرے اور اگر بوجہ جمل کے ہے تو معذور ہے لیکن جاہل کو کسی عالم سے مسئلہ دریافت کرنا چاہئے خود ہی کوئی حکم نہ کر دینا چاہئے فانما شفاء العی السؤال یعنی شفاء جمل سے دریافت کرنا ہے جاننے والوں سے قال اللہ تعالیٰ فاستلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ (۲) فقط۔

چوہڑوں کی نماز جنازہ درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۹۳۵) چوہڑوں کا نکاح اور جنازہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) جائز نہیں ہے مسلمان اس سے احتراز کریں۔ (۳)

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز۔ ج: ۱ ص: ۸۰۴۔ ط: س۔ ج: ۱ ص: ۲

(۲) سورة النحل۔ ۱۲

(۳) والصلوة علیہ فرض کفاية النخ وشرطها ستة۔ اسلام المیت و طہارتہ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة

الجنائز۔ ج: ۱ ص: ۸۱۱۔ ط: س۔ ج: ۲ ص: ۲



تعزیت کے دنوں میں صاحب تعزیت کے گھر سے کھانا کیسا ہے

(سوال ۲۹۳۶) درایام ہائے ثلثہ تعزیت خورد و نوش از خانہ صاحب تعزیت جائز است یا نہ اور کشمیر عام مسلمانان مساوی و انند۔ قال فی الدر المختار ویحل لمن طال مقامہ او مسافۃ لالمن لم یطل مسئلہ مذکورہ مفتی بہ است یا نہ۔

(الجواب) علامہ شامی دریں موقعہ فرمودہ اقول قدمنا ان القول الاول وهو الاصح وظاہرہ الا طلاق وینویدہ ما فی اخر الجنائز من فتح القدير حيث قال ويكره اتخاذ الضيافته من الطعام من اهل الميت لانه شرع في السرور لا في الشروع وهي بدعة مستقبحة الخ (۴) پس معلوم شد کہ حکم و تحلل لمن طال مقامہ الخ مقرر بر قول غیر اصح است و حسب تصریح علامہ صاحب فتح القدير ایں اتخاذ طعام مکروہ و بدعت مستقبحة است۔ نماز جنازہ میں بین الصفوف فاصلہ

(سوال ۲۹۳۷) نماز جنازہ میں بین الصفوف کس قدر بعد لازمی ہے۔

(الجواب) نماز جنازہ کی صفوں کے درمیان زیادہ فاصلہ چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ قریب قریب صفوف کر لینی چاہئیں۔ (۵) فقط۔

آنحضرت صلعم کی نجاشی پر غائبانہ نماز جنازہ

(سوال ۲۹۳۸) جنازہ کی نماز غائبانہ پڑھنی جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) غائبانہ جنازہ کی نماز پڑھنی درست نہیں ہے اور آنحضرت ﷺ نے جو نجاشی کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی تھی تو جنازہ نجاشی کا سامنے کر دیا گیا تھا۔ یا وہ خصوصیت تھی آنحضرت ﷺ کی۔ دوسروں کے لئے یہ جائز نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار۔ (۶) فقط۔

اگر تیسری تکبیر کی بعد سورہ فاتحہ پڑھی جائے کیا حکم ہے دعا کی جگہ یارب یارب کافی نہیں

(سوال ۲۹۳۹) فاتحہ کو صلوٰۃ جنازہ میں بعد تکبیر ثالث کے اگر بجائے دعاء بہ نیت دعاء پڑھا جاوے عند الحفیہ بلا کراہت جائز ہے یا نہیں، بالتصریح تحریر فرمائیے۔ اگر بجائے اوعیہ بعد تکبیر ثالث لفظ یارب یارب کہہ دیا جاوے تو دعاء کا کام دے گا یا نہ۔ کسی کتاب میں اس کے متعلق کچھ لکھا ہے یا نہیں۔

(الجواب) سورہ فاتحہ کو بہ نیت دعاء پڑھنا عند الحفیہ مکروہ نہیں ہے، مکروہ بہ نیت قراءۃ قرآن پڑھنا ہے، اور

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۴ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۲. ۱۲ ظفیر۔  
(۲) سورة النحل ۱۲ (۳) والصلاة علیه فرض کفایۃ الخ و اشروطها ستة اسلام الميت و طهارته (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۱ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۷) ظفیر۔ (۴) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۴۱ و ج ۱ ص ۸۴۲ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۰. ۱۲ (۵) اس لئے کہ اس میں سجدہ وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے کہ درمیان میں کافی فاصلہ کی ضرورت پڑھے ۱۲ ظفیر۔ (۶) فلا تصح علی غائب الخ وصلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی النجاشی لغویۃ و خصوصیۃ (در مختار) قوله لغویۃ ای المراد بها مجرد الدعاء وهو بعيد قوله او خصوصیۃ او رفع سریره حتی راه علیہ الصلوٰۃ والسلام بحضور ته فتكون صلاة من خلفه علی میت یراہ الامام و بحضور ته دون الما مومنین و هذا غیر مانع من الاقتداء (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۳ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۹) ظفیر۔



موقعہ سورہ فاتحہ کا بعد تکبیر اول کے ہے (۱) والظاهر انها حينئذ تقوم بعد الشاء على ظاهر الرواية من انه ليس بعد الا ولي التحميد الخ شامی۔ (۲) پس تکبیر ثالث کے بعد اس کا محل نہیں ہے۔ فقط۔ اگر دعا ماثورہ یاد نہ ہو بعد تکبیر ثالث اللهم اغفر لنا الخ جیسا کہ سابقاً شامی سے نقل کیا گیا تھا۔ (۳) اور یارب یارب یارب پر اکتفاء کرنا کسی کتاب میں نہیں دیکھا گیا۔ اور اس میں نماز جنازہ اگرچہ ہو جاوے گی مگر سنت دعا حاصل نہ ہوگی قال فی الشامی قوله ويدعوا بعد الثالثة ای لنفسه وللميت وللمسلمين لكي يغفر له فيستجاب دعاءه في حق غيره ولا ن من سنة الدعاء ان يبداء بنفسه قال تعالى رب اغفر لي ولو الذي الخ۔ (۴) فقط۔

نماز جنازہ کی ترکیب کیا ہے اور مقتدی کیا کیا پڑھے

(سوال ۲۹۴۰) ہمارے یہاں جنازہ کی نماز میں جب امام اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھتا ہے تو مقتدی بھی تکبیر کہہ کر باندھ لیتے ہیں پھر جب تحمید پڑھ کر امام اللہ اکبر کہتا ہے تو مقتدی بھی اشارہ سے کہتے ہیں پھر امام درود شریف پڑھ کر اللہ اکبر کہتا ہے، ایسا ہی مقتدی کرتے ہیں، پھر امام درود شریف کے بعد اللہ اکبر کہہ کر اگر میت بالغ ہے یا نابالغ اور مذکر ہے یا مؤنث جو دعا پڑھی جاتی ہے دعا پڑھ کر اللہ اکبر کہہ کر سلام پھیرتا ہے، اسی طرح سے مقتدی بھی کرتے رہتے ہیں۔ اسطور سے جنازہ کی نماز پڑھنا اور مقتدیوں کا سوائے اللہ اکبر کے کچھ نہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) جنازہ کی نماز میں چار تکبیرات میں پہلی تکبیر کے بعد سبحانک اللهم الخ پڑھنا چاہئے اور دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری تکبیر کے بعد دعا ماثورہ جو کتابوں میں لکھی ہوئی ہے پڑھنی چاہئے اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دینا چاہئے اور یہ تمام افعال امام اور مقتدیوں کو سب کو کرنا چاہئے۔ مقتدی بھی امام کے ساتھ ساتھ جو امام پڑھتا ہے پڑھیں۔ (۵) البتہ جس کو دعا ماثورہ یاد نہ ہو وہ اس کی جگہ اللهم اغفر لنا ولو الدینا و للمؤمنین و المؤمنات پڑھے۔ (۶) فقط۔

فاجرہ کی نماز جنازہ پڑھنی درست ہے

(سوال ۲۹۴۱) ایک عورت محض نام کی مسلمان ایک اہل ہنود کی بیوی بن کر رہی اور کئی سال تک اس سے ہم بستر رہی اور شراب و کباب و کفر و شرک میں جیسا کہ اہل ہنود کے یہاں رسم ہے مبتلا رہی۔ اسی عرصہ میں اس کا انتقال ہو گیا کسی مسلمان نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائی۔ ایک میاں جی جو کہ قاضی بھی کہلاتا ہے طمع نفسانیت سے اس کی نماز جنازہ پڑھاوی ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے۔

(۱) وعین الشافعی الفاتحة فی الاولى وعندنا تجوز بنية الدعاء وتكره بينة القراءة لعدم ثبوتها فيها عنه عليه السلام (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۷ ط.س. ج ۲ ص ۲۱۳..... ۲۱۴) ظفیر۔

(۲) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۷ ط.س. ج ۲ ص ۲۱۳..... ۲۱۴ ظفیر۔

(۳) ثم افاد ان من لم يحسن الدعاء بالماثور يقول اللهم اغفر لنا ولو الدینا وله للمؤمنين والمؤمنات (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۶ ط.س. ج ۲ ص ۲۱۲) ظفیر۔ (۴) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۶ ط.س. ج ۲ ص ۲۱۲ ظفیر۔ (۵) وصلاة الجنائز اربع تكبيرات الخ فيكبر للافتتاح ويقول سبحانك اللهم ثم يكبر

اخرى ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يكبر اخرى ويدعو للميت وجميع المسلمين الخ وليس بعد التكبيرة الرابعة قبل السلام دعاء الخ والا امام والقوم فيه سواء (عالمگیری مصوری باب حادی عشر ج ۱ ص ۱۵۴ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۴) ظفیر۔ (۶) فان لا يحسن يأتي باي دعاء شاء ثم يكبر رابعة (ايضا) ثم افاد ان من لم يحسن الدعاء بالماثور يقول اللهم اغفر لنا

ولو الدینا وله للمؤمنين والمؤمنات (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۶ ط.س. ج ۲ ص ۲۱۲) ظفیر۔



(الجواب) زناکاری کافر و مسلمان سے گناہ کبیرہ ہے اسی طرح شراب خواری حرام قطعی ہے مرتکب ان افعال کا فاسق ہے کافر نہیں ہے اور اگر عبادت کرنا اور پوجنا تو اس پر ستمش غیر اللہ کی اس کی ثابت ہو جاوے تو پھر اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنی تھی۔ (۱) یہ اس میانجی سے غلطی ہوئی اور خطا ہوئی توبہ کرے لیکن وہ کافر نہیں ہوا، لہذا نکاح اس کا فسخ نہیں ہوا اور اگر پوجنا تو اس عورت مسلمہ کا ثابت نہیں ہے محض قیاس اور گمان سے ایسا کہا گیا ہے تو پھر اس کے جنازہ کی نماز پڑھنی ہی چاہئے تھی۔ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلوا علی کل برو فاجر الحدیث۔ یعنی ہر ایک نیک و بد کے جنازہ کی نماز پڑھو۔ (۲) فقط۔

دوبارہ نماز جنازہ گناہ ہے یا نہیں

(سوال ۲۹۴۲/۱) ایک بستی میں مسلمان متوفی کا جنازہ پڑھا گیا۔ جب دوسری بستی میں اس کو لے جاویں جس جگہ اس کی سکونت تھی اس جگہ کے مسلمان بطور ہمدردی اگر دوبارہ نماز جنازہ پڑھیں جو کہ نامشروع ہے تو دوبارہ جنازہ پڑھنے والوں پر گناہ لازم آتا ہے یا نہیں۔ اگر گناہ ہوتا ہے تو صغیرہ یا کبیرہ یا مستحق ثواب ہوتے ہیں۔

جنازہ کے ساتھ نعت پڑھنا بدعت ہے

(سوال ۲۹۴۳/۲) مسلمان کے جنازہ کے ساتھ نعت رسول اللہ ﷺ کی پڑھنا کیسا ہے۔  
(الجواب) (۱) جنازہ کی نماز دوبارہ پڑھنی غیر مشروع اور ناجائز ہے اور ظاہر ہے کہ فعل غیر مشروع اور حرام کا مرتکب گناہگار ہوتا ہے نہ مستحق ثواب کا اور فعل حرام گناہ کبیرہ ہے۔ ولا یصلی علی میت الا مرة واحدة والتفل بصلوٰۃ الجنائزہ غیر مشروع الخ (۲)

(۲) جنازہ کے ساتھ اشعار نعت وغیرہ پڑھنا غیر مشروع اور بدعت ہے ترک کرنا اس کا لازم ہے۔ (۳) فقط۔

بچہ کے جنازہ میں جب یہ معلوم نہ ہو کہ لڑکا ہے یا لڑکی تو کیا کرے

(سوال ۲۹۴۴) بچہ کی نماز جنازہ میں جب مسبوق کو یہ معلوم نہ ہو کہ میت لڑکا ہے یا لڑکی تو اس کے لئے کیا دعا پڑھے۔  
(الجواب) اللھم اجعلہ لنا فرطاً بضمیر مذکر پڑھ دیوے کیونکہ مؤنث کی طرف بھی بتاویل شخص راجع ہو سکتی ہے اور بضمیر مؤنث پڑھنا بھی درست ہے بتاویل نفس (۵) فقط

اگر کفن کوئی ہندو دے دے تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۹۴۵) ایک مسلمان فوت ہوا، اس کے کفن کی قیمت اس کے ایک ہندو دوست نے دے دی تو اس میں کچھ خرابی نہیں ہوئی۔

(۱) وشرطها اسلام الميت وطهارته الخ (الدرا المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۱ ط.س. ج ۲ ص ۲۰۷) ظفیر۔ (۲) وہی فرض علی کل مسلم مات خلا اربعة بغاة وقطاع الطريق الخ (ایضاً ج ۱ ص ۸۱۴ ط.س. ج ۲ ص ۲۱۰) ظفیر۔ (۳) عالمگیری مصری باب حادی عشر فی الجنائز فصل خامس ج ۱ ص ۱۵۳ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۳۔ ۱۲ ظفیر۔ (۴) وعلی متبعی الجنائز الصمت ویکره لهم رفع الصوت بالذكر وقراءة القرآن (عالمگیری باب حادی عشر فی الجنائز فصل رابع ج ۱ ص ۱۵۲ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۲) ظفیر۔ (۵) ولا یستغفر للصی ولكن یقول اللھم اجعلہ لنا اجرا الخ (ہدایہ باب الجنائز فصل ج ۱ ص ۱۶۳) ظفیر۔

(الجواب) کچھ خرابی نہیں ہے۔

نماز جنازہ کے لئے قبرستان میں گھر بنانے میں کچھ مضائقہ نہیں

(سوال ۲۹۴۶) برائے صلوٰۃ جنازہ قبرستان میں گھر بنانا اور اس میں نماز جنازہ پڑھنا اور وقت دفنانے میت کے وہاں بیٹھنا جائز ہے یا نہیں اور اس میں تشبہ ممنوع ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر محض نماز جنازہ پڑھنے کے لئے اور بارش دھوپ وغیرہ میں بیٹھنے کے لئے کوئی مکان قبرستان میں بنایا جاوے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے اور اس میں کچھ تشبہ ممنوع نہیں ہے لیکن قبرستان میں نماز جنازہ کے جواز کے لئے یہ ضروری ہے کہ سامنے قبریں نہ ہوں اور بہتر یہ ہے کہ نماز جنازہ دوسری جگہ پڑھیں۔ (۱) فقط۔

جنازہ کے پیچھے تہلیل وغیرہ درست نہیں

(سوال ۲۹۴۷) ذکر خلف الجنائزہ مثل تہلیل اور قرائت سورہ ملک وغیرہ میں مفتی بہ کیا ہے۔

(الجواب) یہ ثابت نہیں اور بہ ہیئت اجتماعیہ بالجہر ایسا کرنا خلاف عمل سلف صالحین ہے لہذا اس کو ترک کیا جاوے۔ (۲)

نماز جنازہ میں نابالغ کی امامت

(سوال ۲۹۴۸) نابالغ کے پیچھے جنازہ کی نماز جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) درمختار میں ہے ولا یصح اقتداء ارجل بامراء و خنثی و صبی مطلقا ولو فی جنازۃ و نقل علی الاصح۔ (۳) اس سے معلوم ہوا کہ نابالغ کے پیچھے نماز جنازہ صحیح نہیں ہے۔

بعد نماز جنازہ دعا

(سوال ۲۹۴۹) فی الدعاء بعد صلوٰۃ الجنائزہ رفع الیدین وقد وقع الاختلاف بین العلماء فمنہم من قال از سنة حسنة وتارکہ فاسق و فاجر و فیہم من قال انه مکروہ بینوا تو جروا۔

(الجواب) قال فی الشامی فقد صرحوا عن اخرهم بان صلوٰۃ الجنائزہ ہی الدعاء للمیت اذ هو المقصود الخ (۴) ولم یرو عن السلف الدعاء بعدھا بهئیۃ اجتماعیۃ فالأولی الاقتصار علیہا وان لم یفسق فاعلہ و کیف یجوز ان یقال لتارک البدعۃ انه فاسق فاجرو الفاسق من ینسبہ الی الفسق۔

نماز جنازہ کتاب دیکھ کر

(سوال ۲۹۵۰) چند مسلمان نماز جنازہ کتاب دیکھ کر پڑھتے ہیں جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس طرح نماز جنازہ نہیں ہوتی، اگر کسی کو دعائیں یاد نہ ہوں محض تکبیرات کہہ کر امام کے ساتھ سلام

(۱) ولا یاس بالصلوٰۃ فیہا (ای فی المقبرۃ) موضع اعد للصلوٰۃ و لیس فیہ قبر ولا نجاسة کما فی الخانیۃ ولا قبلۃ الی قبر حلیہ ردالمحتار کتاب الصلاۃ قبیل مطلب فی الصلاۃ فی الارض المغصوبۃ ج ۱ ص ۸۳۵ ط.س. ج ۱ ص ۳۸۰ ظفیر۔

(۲) کرہ کما کرہ فیہا رفع صوت بذكر او قراءۃ (در مختار) و ینبغی لمن تبع الجنائزۃ ان یطیل الصمت و فیہ عن الظہیرۃ فان ارادہ ان یرکع اللہ تعالیٰ فی نفسہ الخ (ردالمحتار باب صلاۃ الجنائز ج ۱ ص ۵۳۹ ط.س. ج ۲ ص ۵۷۸..... ۵۷۶ ۱۲ ظفیر۔

(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الامامۃ ج ۱ ص ۵۳۹ ط.س. ج ۲ ص ۵۷۸..... ۵۷۶ ۱۲ ظفیر۔ (۴) ردالمحتار باب صلاۃ الجنائز ج ۱ ص ۸۱۴ ط.س. ج ۲ ص ۱۲ ظفیر۔



پھیر دے، کتاب میں دیکھ کر دعا پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی۔ کما فی الشامی واما الشروط التي ترجع الى المصلی فهي شروط بقية الصلوة الخ (۱) ج ۱ ص ۵۸۲۔

ہندو بچہ جسے مسلمان نے خریدا، اس کی نماز جنازہ اور دفن کفن درست نہیں

(سوال ۲۹۵۱) ایک عورت کافرہ نے اپنے چار ماہ کے بچہ کو بیعوض مبلغ دس روپے کے ایک مسلمان کے ہاتھ بیع کیا، چودہ روز بعد بچہ مر گیا۔ مسلمان موصوف نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی، اس صورت میں نماز پڑھنے پڑھانے والے پر حکم شرعی کیا ہے اور بیع انسان کی ہندوستان میں جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں اس بچہ کے جنازہ کی نماز درست نہ تھی جب کہ اس کے والدین کافر تھے۔ البتہ اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک بھی مسلمان ہو جاتا تو اس کے جنازہ کی نماز واجب تھی اور خریدا اس بچہ کا صحیح نہیں ہوا، یہ فعل اس مسلمان کا بوجہ جہالت کے خلاف شرع واقع ہوا، آئندہ ایسا نہ کرے اور اس فعل سے جو گناہ ہوا اس سے توبہ کرے۔ قال فی الدر المختار . کسبی مبی مع احد ابویہ لا یصلی علیہ الخ۔ (۲)

کیا نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں جائز ہیں

(سوال ۲۹۵۲) پانچ تکبیر نماز جنازہ میں جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) پانچ تکبیر جنازہ میں درست نہیں ہیں کہ وہ منسوخ ہو گئی ہیں، چار سے زیادہ تکبیرات نہ کہے اگرچہ امام زیادہ بھی کہے تب بھی اس کا اتباع نہ کرے خاموش کھڑا رہے درمختار میں ہے۔ ولو کبر امامہ خمساً لم یتبع لانه منسوخ فیمکت الموت حتی یسلم معه اذا سلم به یفتی۔ (۳) فقط۔

بدعتیوں کی نماز جنازہ پڑھنی چاہئے

(سوال ۲۹۵۳) مسلمان جہاں اس دریا کہ در رسوم کفار بتلا اند و عادات و رسوم کفار دارند مگر کلمہ گوہستند و خود را مسلمان می گویند کافر اند یا نہ؟ و نماز جنازہ مثلاً ادا کردہ شود یا نہ،

(الجواب) مسلمانان جہاں را کہ در رسوم کفار بتلا اند و عادات و رسوم کفار دارند مگر کلمہ گوہستند و خود را مسلمان می گویند کافر نباید گفت و نماز جنازہ مثلاً ادا نباید کرد و اصلاح ایشان باید کرد۔

ایک ہندو اور ایک مسلمان ایک مکان میں جل گئے کس طرح نماز جنازہ ادا کی جائے

(سوال ۲۹۵۴) ایک مکان میں دو آدمی رہتے ہوں، جن میں ایک ہندو ہو، دوسرا مسلمان، اور حکم خداوندی اس مکان میں آگ لگ جائے جس سے دونوں آدمی جل جائیں کہ ان کا گوشت و پوست باقی نہ رہے اور ان کے وارثان کسی علامت سے شناخت نہ کر سکیں کہ کون سا ہندو ہے اور کون سا مسلمان۔ دونوں کے ورثاء اس پر متفق ہیں کہ اگر شناخت ہو جائے تو دونوں کے ساتھ ان کے اپنے اپنے دین کے مطابق تجہیز و تکفین کی جائے از روئے شریعت ہم کو شناخت کی کوئی ایسی علامت بتائی جائے کہ کوئی شک باقی نہ رہے۔

(۱) ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۱ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۷. ۱۲ ظفیر.

(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۱ ط. س. ج ۲ ص ۲۲۸. ۱۲ ظفیر.

(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز جلد اول ص ۸۱۷ ط. س. ج ۲ ص ۲۱۴. ۱۲ ظفیر.



(الجواب) صورت مسئلہ میں جب کہ شناخت کی کوئی علامت باقی نہیں رہی ہے تو ان کی تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ کے متعلق شرعی حکم ہے کہ ان دونوں کو غسل دیا جائے اگر وہ قابل غسل ہوں اور دونوں کو کفن پہنایا جائے اور نماز جنازہ مسلمان کے جنازہ کی نماز کی نیت سے پڑھی جائے۔ جو ان میں سے مسلمان ہے اس کی نماز جنازہ ہو جائے گی۔ کافر کی نہ ہوگی ہکذا فصلہ وحققہ فی الشامی۔ کتاب الجنائز۔ اقول بتوفیق اللہ قال فی الدر المختار۔ اختلط موتانا بکفار ولا علامة اعتبر الا کثر فان استورا غسلوا واختلف فی الصلوة علیہم الخ قال الشامی بعد ذکر التفصیل عن شرح مختصر الطحاوی للا سیبجانی فی قوله اعتبر الا کثر لکن یغسلون ویکفون الخ ثم قال قوله واختلف فی الصلوة علیہم فقیل لا یصلی علیہم (الی ان قال) وقیل یصلی علیہم ویقصد المسلمین الخ۔ (۱)

شرابی زانی کو شرکت جنازہ سے روکا نہ جائے

(سوال ۲۹۵۵) ایک شخص شراب الخمر و آکل مال سرقہ وزانی و تدک صلوة و مانع زکوٰۃ از شمولیت جنازہ مسلمان منع کیا جاوے یا نہیں۔ اور مواصلت و مشارکت کی جاوے یا نہیں۔ ایک مولوی نے ایسے شخص کو جنازہ سے نکال کر جنازہ پڑھا اور وہ مولی جنازہ کو دعا کہتا ہے۔ لیکن دوسرا مولی جنازہ کو عبادت کہہ کر فتویٰ دیتا ہے کہ اس شخص کو جنازہ اور دوسری عبادت سے نہیں روکنا چاہئے آیا صلوة جنازہ دعا ہے یا عبادت اور اس صورت میں شرعی حکم کیا ہے۔

(الجواب) صلوة جنازہ نماز بھی ہے اور دعا بھی ہے اور عبادت ہونا اس کا ظاہر ہے کیونکہ صلوة جنازہ فرض کفایہ ہے، پس جو امر فرض ہے وہ عبادت کہے نہ ہو گا عبادت ہونا اس کا اظہار من الشمس ہے اور فرض سے روکنا کسی مسلمان کو اگرچہ وہ فاسق اور مرتکب کبائر مثل سرقہ و زنا و شرب خمر وغیرہ کا ہو جائز نہیں ہے لہذا اس کو شرکت نماز جنازہ اور دیگر عبادت سے منع کرنا جائز نہیں ہے۔ (۲) اور اگر وہ مر جاوے تو اس کے جنازہ کی نماز بھی مسلمانوں کو پڑھنی چاہئے۔ لقوله علیه الصلوة والسلام صلوا علی کل برو فاجر الحدیث۔ (۳) فقط۔

چارپائی پر رکھے ہوئے جنازہ کی نماز درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۹۵۶) جنازہ خواندن پر متیحہ موضوع است بر چارپائی جائز است یا نہ۔

(الجواب) از جائے دیگر، جائز است بلکہ اولیٰ۔ نیز چنان است قیاساً علی حالتہ الحمل فی الدر المختار۔ وان کان کبیراً حمل علی الجنائز انتھی۔ شیخ ابن الہمام تصریح کردہ کہ آنحضرت ﷺ نماز جنازہ معاویہ مزیٰ کہ بر سر یربود خواندہ اندوہم شیخ مدوح در حاشیہ ہدایہ فی فصل الصلوة علی المیت می آورد و اما صلوة علیہ السلام علی النجاشی فلا نہ رفع سریرہ لہ حتی راہ علیہ السلام بحضرہ فیكون صلوة من خلفہ علی میت یراہ الا مام وبحضرہ دون المامومین وهذا غیر مانع من الا قتداء انتھی (۴) وفی حواشی الكنز ثم المراد بالمكان الذی اشترطت

(۱) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۵ ط ۲ ص ۲۰۱..... ۲۰۱ ظفیر۔

(۲) فعلى المسلمین تکفینہ الخ والصلوة علیہ صفتها فرض کفایہ بالا جماع فیکفر منکرها لا نہ انکرا لا جماع (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۱ ط.س. ج ۲ ص ۲۰۶..... ۲۰۷) ظفیر۔ (۳) ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۱ ط.س. ج ۲ ص ۲۰۶..... ۲۰۷ ظفیر۔

(۴) فتح القدیر مصری ج ۱ ص ۱۲۴۵۶ ظفیر الدین المفتاحی۔



طہارتہ اما الجنازۃ او الارض ان لم یکن جنازۃ فطہارۃ الارض تشترط اذا وضع المیت بدون الجنازۃ اما بالجنازۃ فعدم اشتراط طہارۃ الارض (۱) متفق علیہ . انتہی وجنازہ سریر میت را گویند در انواع بارک اللہ می آرد۔ اپر زمین وے منجاء کھٹن شرط جنازہ آئی۔ منجی تہین بنہ تے رکھن شرط نہیں سمائے۔ انتہی در ترمذی شریف در باب ماجاء این یقوم الا امام من الرجل والمرأۃ می آرد حد ثنا عبد اللہ بن منیر عن ساعد بن عامر عن ہمام عن ابی غالب قال صلیت مع انس بن مالک علی جنازۃ رجل فقال حیال راسہ ثم جاؤا بجنازۃ امرأۃ من قریش فقالوا یا ابا حمزۃ صل علیہا فقام حیال وسط السریر فقال لہ العلاء بن زیاد ہکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام علی الجنۃ مقامک منها ومن الرجل مقامک منه قال نعم فلما فرغ قال احفظوا (۲) وکسایحہ حکم وفتویٰ میدہند کہ میت راز سریر پائیں نمودہ بر زمین نہادہ جنازہ خواندہ شود شاید ایں مغالطہ از عبارات بعض اسفہاء قوم است کہ عبارات یتیمہ و موہمہ آوردہ اند چنانکہ وضعہ ای علی الارض او علی الایدی قریباً منہ بالا علی محمول علی دابۃ او غیرہا لا اختلاف المکان بالمیت کا لا امام حالانکہ مراد از وضع علی الارض اعم است ازینکہ حقیقتہ باشد یا محمول بر غیر دابہ آنست میت محمول باشد بر چیزے جاند ار کہ اورا ہنوز بر زمین نہادہ باشند چنانکہ میت برادبہ باشد کہ اورا گاوان یا خران یا اسپان می کشند بلکہ اکتاف مرداں باشد کہ اورا بر زمین نہ نہادہ اند و میت را کہ مش مامی گویند مثل بودن آل در بعض وجوہ مراد است نہ من کل الوجوہ و گرنہ مرداں نماز جنازہ زنان و کودکان جائز نہ بودی چرا کہ امامت زن و کودک جہت مرداں ہرگز درست نیست فی الکبیری۔ ہو کا لا امام من بعض الوجوہ انتہی . قال مفتی السند العلامة الہما یونی نور اللہ مضجعہ فی فتاواہ المراد بوضع المیت علی الارض اعم من انیکون حقیقۃً او حکماً اما الوضع الحقیقی فکما اذا کان نفس المیت موضوعاً علی الارض واما وضع الحکمی فکما اذا کان سریر المیت موضوعاً علی الارض ووزان السریر مع المیت ووزان الکوز مع الماء ووزان الصندوق مع المتاع ووزان الحقۃ مع الدرۃ فاذا وضع الکوز او الصندوق علی شئی فالوضع وان تعلق حقیقۃً بالکوز والصندوق لکنہ تعلق بالماء والمتاع ایضاً حکماً ولذا ترى العلماء ینسبون السرعة والوضع عن الاعناق علی المیت وان تعلق حقیقۃً بالسریر قال العلامة العینی فی شرح الكنز فی فصل الصلوۃ علی المیت ویعجل بہ ای یسرع بالمیت وقت المشی بحدیث لا یضطرب علی الجنائزۃ بلا خیب وهو عدو سریع وبلا جلوس قیل وضعہ ای قیل وضع المیت عن اعناق الرجال انتہی در غایۃ الاوطار ترجمہ در المختار می آرد۔ پس نہیں درست ہے نماز اوپر مردہ غائب کے بسبب نہ پائی جانے شرط موجودگی کے اور نہ اس پر جو اٹھایا ہوا ہو (مثل سواری پر کسی گاڑی یا جانور یا لوگوں کے مونڈھوں پر ہو بسبب نہ پایا جائے) شرط رکھے جانے کے زمین پر انتہی پس از میں روایات نجحہ و احادیث صحیحہ معلوم شد کہ نماز جنازہ بر میتیچہ موضوع علی السریر یا شد یا بلا کراہت جائز است بلکہ اولیٰ چنان است ہذا فقط۔



(الجواب) صحیح حق۔ تجوز الصلوة علی المیت وهو علی السریر الموضوع علی الارض کما هو معروف و معمول فی عامة البلاد۔ فقط واللہ تعالیٰ..... کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ۔ ۲۰ رجب سن ۱۳۷۵ھ۔  
مسجد کے چبوترہ پر نماز جنازہ درست ہے یا نہیں۔

(سوال ۱/۲۹۵۷) مسجد کے چبوترہ پر نماز جنازہ پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

بوقت نماز جنازہ ولی کی اجازت درست ہے.....

(سوال ۲/۲۹۵۸) جو کہ وقت نماز جنازہ کے مالک سے اجازت لی جاتی ہے درست ہے یا نہ۔

(الجواب) (۱) مسجد کے فرش پر نماز جنازہ مکروہ ہے، مسجد سے بالکل خارج ہونی چاہئے۔

(۲) ان لوگوں کو جو ولی کی موجودگی میں امامت کا حق نہیں رکھتے ان کو ولی سے اجازت لینا چاہئے۔

عیدین کی نماز پڑھنے والا بے نمازی ہے اس کی جنازہ درست ہے۔

(سوال ۱/۲۹۵۹) بے نمازی کی نماز جنازہ جائز ہے یا نہیں؟ عیدین کی نماز پڑھنے والا نمازی ہے یا نہیں؟

نماز جنازہ کے بغیر دفن کر دیا گیا ہو تو بعد میں کتنے دنوں تک نماز پڑھی جاسکتی ہے

(سوال ۲/۲۹۶۰) اگر کسی کی نماز جنازہ نہ پڑھی ہو تو بعد دفن کے بعد کئی روز تک پڑھ سکتے ہیں۔

(الجواب) (۱) بے نمازی کے جنازہ کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔ غرض ہر ایک ایسے گنہگار مسلمان کے جنازہ کی نماز

پڑھنی چاہئے اگرچہ وہ زانی و شرابی و بے نمازی فاسق ہو۔ (۱) صرف عیدین کی نماز پڑھنے والا اور پنجو قتی نماز پڑھنے والا بے نمازی ہے۔

(۲) تین دن تک نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ (۲) فقط۔

نماز کے وقت جنازہ آجائے تو کیا کرے

(سوال ۲۹۶۱) ظہر کے وقت یا کسی دوسرے وقت اگر جنازہ آوے تو پہلے فرض اور سنت پڑھ کر پھر نماز جنازہ

پڑھے یا فرضوں کے بعد اور سنت سے پہلے یا کیا کرنا چاہئے۔

(الجواب) در مختار میں اول یہ نقل کیا ہے کہ صلاة جنازہ سنتوں سے مقدم کرے اور شامی میں ہے کہ سنت ظہر اور

عشاء اور جمعہ سے پہلے پڑھے۔ پھر در مختار میں لکھا ہے لکن فی البحر عن الحلبي الفتوى علی تأخیر الجنائز

عن السنة الخ (۲) اس کا حاصل یہ ہے کہ فتویٰ اس پر ہے کہ نماز جنازہ کو سنت کے بعد ادا کرے۔ اس پر پھر کچھ شبہ

کیا ہے غرض یہ ہے کہ اس میں اختلاف ہے۔ جیسی ضرورت ہو ویسا کر لیا جاوے کچھ حرج نہیں ہے

جس بچہ کے متعلق معلوم نہ ہو سکا کہ مردہ ہے یا زندہ اس کی نماز جنازہ

(سوال ۱/۲۹۶۲) ایک بچہ پورے لیا م کا پیدا ہوا نہ معلوم وہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ اس کی نماز جنازہ ہوگی یا نہیں۔

(۱) ہی (صلاة الجنائز) فرض علی کل مسلم مات خلا اربعة الخ (در مختار ط. س. ج. ۲ ص ۲۱۰).....

(۲) ومن دفن ولم يصل عليه صل علی قبره مالم يغلب علی الظن انه تفسخ (غنية المستملی ص ۵۴۶) وقيل يقدر بثلاثة ايام وقيل عشرة وقيل شهر ط عن الحموی (ردالمحتار باب الجنائز ط. س. ج. ۲ ص ۲۲۴) ظفیر.

(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار ج ۱ ص..... ط. س. ج. ۲ ص ۱۶۷. ۱۲ ظفیر.



## مردہ بچہ کی نماز جنازہ نہیں ہے

(سوال ۲۹۶۳) ایک عورت حاملہ کو پورے لیام ہونے کے بعد دروزہ ہو کر بچہ پیدا ہوا نہ معلوم وہ زندہ یا مردہ پیدا ہوا، اندازاً صرف چار پانچ انگل لایا ہوا ہوگا۔ ناک کان ایک ہاتھ پیر ناخن وغیرہ و غیرہ کل جسم انسان تھا، آنکھیں بند تھیں اس کو بھنگن سے پھنکوا دیا گیا ایسے بچہ کی نماز اور کفن شرعی ہوتا اور باقاعدہ قبر میں دفن ہوتا کیا۔

(الجواب) (۱) اگر کوئی علامت زندہ پیدا ہونے کی معلوم ہوتی تو نماز پڑھی جاوے ورنہ نہیں۔

(۲) اگر ایسا بچہ مردہ پیدا ہوا تو نماز اس کی نہ پڑھی جاوے، لیکن کفن و دفن کرنا چاہئے پھنکوانا نہ چاہئے۔ (۱)

## ہیجرے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی

(سوال ۲۹۶۴) ہیجرے کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہیں۔ اور اگر پڑھی جائے تو کیسی پڑھی جائے۔

(الجواب) پڑھی جاوے جیسے اور مسلمانوں کی پڑھی جاتی ہے۔ (۲) فقط۔

## نماز جنازہ میں تکرار مشروع نہیں

(سوال ۲۹۶۵) حضرت صلعم نے حضرت حمزہؓ پر ستریا کئی بار نماز جنازہ پڑھی یاد دعا کی اور حضرت ﷺ پر صحابہؓ نے ستریا کئی بار نماز یاد دعا کی۔ امام اعظمؒ پر بعد غسل قاضی بغداد نے دعا رحمت کی اور جنازہ پر چھ بار قبل دفن اور بعد دفن پچیس روز تک نماز پر نماز پڑھی۔ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کے جنازہ پر پچپن ۵۵ دفعہ نماز جنازہ کی ہوئی مرقومہ بالا باتیں صحیح ہیں یا نہیں۔ مرقومہ بالا چاروں موقعہ میں پہلی نماز تو فرض کفایہ ہے اور باقی نمازیں مستحب ہیں یا کیا۔ اگر مستحب ہیں تو فرض نماز کے بعد مستحب دعاؤں کے لئے اجتماع و اہتمام اور دعا کرنا مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہوتا ہے یا نہیں یا کیا۔ کیا فعل رسول اللہ ﷺ اور فعل صحابہؓ بھی معمول ہوا یا اتفاقاً کبھی بدعت سیئہ ہوتا ہے۔

(الجواب) عند الحنفیہ تکرار صلوٰۃ جنازہ مشروع نہیں ہے۔ در مختار میں ہے ولا ای وان صلی من له حق التقدم کقاض او نائبه او امام الحی او من لیس له حق التقدم وتابعه الولی لا یعید الخ وان صلی هو ای الولی بحق بان لم یحضر من یقدم علیه لا یصلی غیرہ بعدہ الخ۔ (۴) در مختار۔ وفيه قبيله ولذا قلنا لیس لمن صلی علیها ان یغید مع الولی لان تکرارها غیر مشروع الخ وفي الدر المختار وان صلی الولی لم یجز لا حد ان یصلی بعده (۵) الخ وفي الهامش للمصنف ان تاویل صلوٰۃ الصحابة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ابابکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان مشغولاً بتسوية الامور وتسکین الفتنة فكانوا یصلون علیه قبل حضوره وكان الحق له فلما فرغ صلی علیه ثم لم یصل احد بعدہ۔ (۶) اس عبارت

(۱) ومن ولد فمات یغسل ویصلی علیه الخ ان استهل ای وجد منه ما یدل علی حیاته بعد خروج اکثره الخ والا غسل وسمى الخ وادرج فی خرقه ودفن ولم یصل علیه (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۲۸ و ج ۱ ص ۸۲۹ و ج ۱ ص ۸۳۱ ط.س. ج ۲ ص ۲۲۷..... ۲۲۸) ظفیر۔

(۲) ومن ولد فمات یغسل ویصلی علیه ان استهل والا یستهل غسل وسمى وادرج فی خرقه ودفن ولم یصل علیه (الدر المختار علی هامش ردالمحتار ج ۱ ص ۸۲۸ ط.س. ج ۲ ص ۲۲۷..... ۲۲۸) ظفیر۔

(۳) وہی فرض علی کل مسلم مات خلا بغاة وقطاع طریق الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۴ ط.س. ج ۲ ص ۲۱۰) ظفیر۔

(۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلوٰۃ الجنائز ج ۱ ص ۸۲۶ ط.س. ج ۲ ص ۲۲۳..... ۱۲ ظفیر۔

(۵) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۲۶ ط.س. ج ۲ ص ۲۲۳..... ۱۲ ظفیر۔

(۶) هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۲۵ ط.س. ج ۲ ص ۲۲۲..... ۱۲ ظفیر۔



سے تاویل نماز صحابہؓ تو معلوم ہو گئی باقی رسول اللہ ﷺ کی نماز چند بار حضرت حمزہؓ پر اگر ثابت ہو تو وہ خصوصیت رسول اللہ ﷺ کی ہے دوسروں کے لئے یہ مشروع نہیں ہے۔ قال اللہ تعالیٰ صلوٰۃ تک سکن لہم اور امام اعظمؒ کے جنازہ پر یا حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے جنازہ پر اگر بالفرض نماز کا تکرار ہو تو یہ فعل تکرار کرنے والوں کا حجت نہیں ہے۔ حنفیہ پر اس سے الزام نہیں ہو سکتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ عزیز الرحمن مفتی دارالعلوم دیوبند۔

(الجواب) (۲) نبی کریم ﷺ پر تکرار صلوٰۃ آپ کی خصوصیت ہے اور حضرت حمزہؓ پر نماز مکرر ہوئی ہی نہیں۔ ایک ہی نماز ان پر ہوئی ہے۔ پھر اور شہداء پر۔ لیکن جنازہ سید الشہداء کا وہاں رکھا رہا۔ اس شمول کو اوی نے ستر نماز سے تعبیر کیا ہے اور نماز سے مراد تکبیر لی ہے۔ باقی سوال میں کوئی روایت حدیثی یا مذہبی نہیں جس کا جواب دیا جاوے۔ فقط احقر انور شاہ کشمیری عفا اللہ عنہ۔

مسلمان ہو گیا مگر اپنے کو ظاہر نہ کیا وہ مسلمان ہے یا نہیں

(سوال ۲۹۶۶) ایک شخص قوم ہندو خفیہ طور پر مسلمان ہے، نماز وغیرہ احکام شرع ادا کرتا ہے لیکن ظاہر حال میں وہ ہندو ہے اور اپنے والدین اہل ہنود کے گھر میں رہتا ہے اور کھاتا پیتا ہے لیکن بوجہ شادی یا تقسیم جائیداد کسی اور وجہ سے وہ ظاہر مسلمان نہیں ہوا، کیا وہ مسلمان کہلائے جانے کا مستحق ہے اور اس کا جنازہ پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ اس نے کلمہ توحید پڑھ لیا اور احکام اسلام کو قبول کر لیا مسلمان ہو گیا۔ عند اللہ وہ مسلمان ہے۔ اس کو مسلمان سمجھنا چاہئے۔ (۱) فقط (اور نماز اس کی پڑھنی چاہئے) (۲)

جو بچہ زندہ پیدا ہوا اس کی نماز جنازہ اور کفن ضروری ہے

(سوال ۲۹۶۷) ایک عورت کو صرف چھ ماہ کے بعد بچہ پیدا ہوا، یہ بچہ بوقت پیدائش زندہ تھا۔ پیدائش کے بعد کچھ حرکت کرنے اور دو ایک مرتبہ رونے کی آواز کرنے کے بعد صرف چند منٹ زندہ رہ کر مر گیا۔ بچہ کے والدین نے اس کو چھارن سے ایک برتن میں رکھ کر بلا کفن و غسل کے دفن کر دیا آیا ایسے بچہ کو غسل و کفن دینا اور نماز جنازہ اس کی پڑھ کر دفن کرنا واجب ہے یا نہیں۔ اور اس کے والدین کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس بچہ کو غسل و کفن دینا اور اس پر نماز پڑھنا ضروری تھا۔ (۳) اس کے والدین سے یہ غلطی ہوئی۔ اب اس کا کفارہ زکوٰۃ کرنا اور استغفار کرنا ہے۔ فقط۔

دوپہر کے وقت جب جنازہ ہو تو پہلے ظہر کی نماز پڑھی جائے یا جنازہ کی

(سوال ۲۹۶۸) یہاں ایک اعلیٰ عہدہ دار کی صاحبزادی کا انتقال ہو گیا، نماز جنازہ وغیرہ کی شرکت کے لئے نوبت کا وقت مشترک کیا گیا تھا چنانچہ وقت معینہ پر لوگ آگئے، لیکن یہاں پر خلاف امید کئی گھنٹہ کی دیر لگ گئی بہت سے آدمی کھانا کھا کر نہیں گئے تھے وہ دل ہی دل میں گھبرارہے تھے۔ گیارہ بجے کے بعد جنازہ اٹھا اور بارہ بجے قبرستان میں

(۱) والا یمان ہو الا قرار ای بلسانہ بالتحقیق والتصدیق ای بالجنان (شرح فقہ اکبر ص ۱۰۳) ظفیر۔

(۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ اعلیٰ کل برو فاجر (شرح فقہ اکبر ص ۹۱) ظفیر۔ (۳) ومن استہل بعد الولادة سمي وغسل و صلی علیہ (ہدایہ باب الجنائز فصل فی الصلوٰۃ علی المیت ج ۱ ص ۱۶۳) ظفیر۔



پہنچ گیا قبر بالکل تیار تھی۔ اکثر لوگوں نے چاہا کہ اول نماز جنازہ پڑھ لی جاوے مگر زید نے اصرار کیا کہ اول ظہر کی نماز پڑھی جائے اس کے بعد نماز جنازہ۔ آیا ایسی حالت میں جب کہ بارہ بجے ہوں اور لوگ بھی گھنٹوں سے رکے ہوئے ہوں اور قبر بھی تیار ہو تو اول نماز جنازہ پڑھنا بہتر ہے یا نماز ظہر۔

(الجواب) اس میں دونوں قول ہیں۔ تقدیم فرض وقت جنازہ کی نماز پر اور تقدیم نماز جنازہ فرض وقت پر۔ چنانچہ در مختار میں ہے لکن فی البحر قبیل الاذان عن الحلبي الفتوى على تأخير الجنازة عن السنة و اقراء المصنف كانه الحاقاً لها بالصلاة لکن فی اخر احکام دین الا شباه و ينبغي تقديم الجنازة والكسوف حتى على الفرض ما لم يضق وقتا الخ (۱) اور اسی طرح دونوں قول شامی میں مذکور ہیں پس جب کہ اس بارہ میں دونوں طرح کے اقوال ہیں یعنی بعض فقہاء نماز جنازہ کی تقدیم کا حکم کرتے ہیں اور بعض فرض وقت اور سنن مؤکدہ کی تقدیم کا حکم کرتے ہیں تو جیسا موقع اور جیسی ضرورت ہو ویسا کیا جاسکتا ہے۔ پس صورت مسئلہ میں بہتر یہ تھا کہ نماز جنازہ پہلے ادا کی جاتی کیونکہ ظہر کی نماز کا وقت بہت باقی تھا اور جنازہ میں تاخیر زیادہ ہو چکی تھی۔ فقط

شیعہ کی نماز جنازہ

(سوال ۲۹۶۹) شیعہ کے جنازہ کی نماز پڑھنا جائز ہے یا کیا، اور ان سے میل جول کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) شیعہ کا وہ فرقہ جو سب شیخین نہ کرے اور اصحاب کو برائے کہے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے افک کا قائل نہ ہو اور کوئی عقیدہ کفر یہ نہ رکھتا ہو تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جاوے اور اگر اہل سنت و جماعت بھی ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں یا پڑھاویں تو کچھ حرج نہیں ہے اور کوئی تعزیر اس پر نہیں اور میل جول ان سے منع نہیں۔

چند جنازے مردوں عورتوں اور بچوں کے جمع ہوں تو کیسے نماز جنازہ پڑھی جاوے

(سوال ۲۹۷۰) چند جنازے مردوں، عورتوں اور لڑکے لڑکیوں کے ایک ہی جگہ جمع ہوں تو ان سب کی نماز کس طرح پڑھی جاوے۔

(الجواب) بہتر یہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ پڑھے اور اگر سب کی نماز اکٹھی پڑھی یہ بھی درست ہے۔ اگر بالیقین اور بالاعتین دونوں قسم کے جنازے ہوں تو دونوں کی دعا پڑھے۔ (۲)

(سوال ۱/۲۹۴۰) لمان میت قبر میں چاہے جتنی مدت کے لئے ہو، رکھنا طریقہ مسنون ہے یا نہیں۔

شیعی اور شافعی کی اقتداء جنازہ میں جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲/۲۹۷۱) حنفی مقتدی کو نماز جنازہ میں اقتداء شافعی یا شیعہ امام کی درست ہے یا کیا۔

(الجواب) (۱) یہ مسنون نہیں اور درست بھی نہیں ہے۔

(۲) شافعی امام کی اقتداء حنفی کو درست ہے اور شیعہ امام کی اقتداء درست نہیں ہے

(۱) الدر المختار علی هامش ردا لمختار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۵ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۷. ۱۲ ظفیر.

(۲) واذا اجتمعت الجنائز فافراد الصلاة على كل واحدة اولی من الجمع وان جمع جاز الخ (الدر المختار علی هامش ردا لمختار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۱۲۸ ط.س. ج ۲ ص ۲۱۸) ظفیر.



چوتھے روز قبر پر نماز کیوں جائز نہیں

(سوال ۲۹۷۲) تین روز تک قبر مردہ پر نماز پڑھی جاتی ہے چوتھے روز کیوں نہیں پڑھ سکتے۔

(الجواب) چونکہ بعد اس مدت کے غالباً مردہ کا جسم سالم نہیں رہتا ہے اس لئے یہ حکم ہے (۱)

دو جنازہ ایک بار

(سوال ۲۹۷۳) دو جنازہ یکجا پڑھے جاسکتے ہیں یا نہ جیسا کہ مرد و عورت یا عورت بچہ یا بچہ یا مرد و لڑکا لڑکی۔

(الجواب) بہتر یہ ہے کہ ہر ایک جنازہ کی نماز علیحدہ علیحدہ پڑھے، اگر اکٹھی پڑھی یہ بھی درست ہے۔ (۲)

بعد عید قبل خطبہ نماز جنازہ

(سوال ۲۹۷۴) بعد اوائے عید قبل از خطبہ صلوٰۃ جنازہ بحر اہت جائز ہے یا بلا کراہت یا خلاف اولیٰ ہے۔

(الجواب) در مختار میں ہے کہ عید کی نماز جنازہ کی نماز سے پہلے ہونی چاہئے اور جنازہ کی نماز خطبہ سے پہلے ہونی

چاہئے۔ پس مقدم کرنا نماز جنازہ کا خطبہ عیدین پر ضروری ہے۔ (۳)

نماز جنازہ میں اخیر تکبیر سے پہلے ایک سلام پھرا، پھر یاد دہانی پر تکبیر کہی کیا حکم ہے

(سوال ۲۹۷۵) نماز جنازہ میں تکبیر اخیر کے بغیر ایک طرف سلام پھیرا بعد یاد دہانی تکبیر کہی اور پھر سلام پھیرا، تو کیا نماز ہو گئی۔

(الجواب) اس صورت میں نماز ہو گئی۔ (۴) فقط۔

اجرت پر جو نماز جنازہ پڑھی گئی جائز ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۹۷۶) صلوٰۃ جنازہ باجرت خواندہ شود آیا صلوٰۃ جنازہ ادا شود یا نہ از مصلیان فرض کفایہ ساقط شود یا نہ۔

(الجواب) صلوٰۃ جنازہ ادا شود و فرضیت ساقط شود لیکن اخذ اجرت بر آن حرام و معصیت است در حق اخذ و آنچه

معروف است نیز حکم مشروط شدہ حرام خواہ شد۔ (۵) فقط۔

دھوپ کی شدت کی وجہ سے فرش مسجد پر جنازہ درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۹۷۷/۱) رمضان المبارک کے الوداعی جمعہ کو جامع مسجد میں جنازہ آیا، نمازیوں کی بہت زیادہ کثرت

(۱) صلی علی قبرہ استحساناً ما لم یغلب علی الظن تفسخہ (در مختار) انه دارالامریین التفسخ المتقضى عدم الصلوٰۃ و بین عدمه الموجب لها الخ (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۲۷ ط.س. ج ۲ ص ۲۲۴) ظفیر۔

(۲) اذا اجتمعت الجنائز فا فراد الصلوٰۃ علی کل واحدة اولی من الجمع الخ وان جمع جاز (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجنائز ج ۱ ص ۸۲۱ ط.س. ج ۲ ص ۲۱۸) ظفیر۔

(۳) وتقدم صلاتها علی صلاة الجنائز اذا اجتمعا لانه واجب عینا والجنائز کفایة وتقدم صلاة الجنائز علی سنة المغرب وغیرها والعید علی الکسوف لکن فی البحر قبیل الاذان عن الحلبي الفتوى علی تأخیر الجنائز عن السنة وقره المصنف الخ (در مختار) قوله علی الخطبة ای خطبة العید وذلك لفر ضیتها وسنة الخطبة وكذا يقال فی سنة المغرب (ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۵ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۷) (۴) ورکنها شیئان التکبیرات الا ربع الخ والقیام (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۳ ط.س. ج ۲ ص ۲۰۹) ظفیر۔

(۵) ولا يجوز اخذ الاجرة علی الطاعة كالمعصية وفيه ان اخذ الاجرة علی الطاعة لا يجوز مطلقاً عند المتقدمین واجازه المتأخرون علی تعلیم القرآن والاذان والامامة للضرورة كما بین فی محله ومقتضاه عدم الجواز هنا وان وجد غیره لانه طاعة تعین اولاً ولا يختص عدم الجواز بالواجب نعم الا استیحار علی الواجب غیر جائز اتفاقاً الخ وعبارة الفتح ولا يجوز الاستیحار علی غسل الميت ويجوز علی الحمل والدفن واجازه بعضهم فی الغسل ايضاً (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۴ ط.س. ج ۲ ص ۱۹۹) ظفیر۔



تھی۔ نماز جنازہ اگر بیرون مسجد پڑھائی جائے گی تو صفیں سیدھی نہ ہوں گی بوجہ قبروں اور درختوں کے اور نہ نمازی آسکیں گے۔ اور دھوپ تکلیف دہ تھی، اس صورت میں نماز جنازہ فرش مسجد پر پڑھنا جائز ہے یا نہ اور ثواب ہو گا یا نہ۔ اس عذر کے باوجود باہر جنازہ پڑھے تو کیا حکم ہے (سوال ۲۹۷۸/۲) جو شخص باوجود عذرات مذکورہ کے جنازہ کو مسجد سے باہر کر کے نماز جنازہ پڑھاتا ہے اس کے لئے کیا حکم ہے۔

بلا عذر مسجد میں نماز جنازہ درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۹۷۹/۳) اگر کوئی عذر نہ ہو بلکہ اتفاقیہ نماز جنازہ مسجد میں پڑھ لی جائے تو نماز جنازہ ہو گی یا نہیں۔ (الجواب) (۱) صحیح یہ ہے کہ نماز جنازہ فرش مسجد پر بصورت مذکورہ مکروہ ہے، اور حدیث شریف میں ہے کہ نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے سے ثواب حاصل نہیں ہوتا۔ (۱) (۲) ایسا ہی حکم شریعت ہے کہ جنازہ کو مسجد سے باہر لے جا کر نماز ادا کرنی چاہئے اور عذرات مذکورہ سے کوئی عذر سبب جواز نماز جنازہ در مسجد نہیں ہو سکتا حنفیہ کا صحیح مذہب یہی ہے کہ نماز جنازہ مسجد میں ہر حال مکروہ ہے۔ (۲) (۳) نماز جنازہ ادا ہو جاوے گی اور فرض کفایہ ساقط ہو جاوے گا۔ لیکن ثواب حاصل نہ ہو گا۔ (۳) فقط۔ (۴) در مختار میں ہے و تقدم صلوة الجنابة على الخطبة وعلى سنة المغرب وغيره الخ قوله وغيره كسنة الظهر والجمعة والعشاء الخ (۴) شامی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی فرضوں کے بعد پہلے صلوة جنازہ ادا کر کے پھر سنتیں پڑھیں۔ فقط۔

جہاں پر چہار طرف قبریں ہوں نماز جنازہ یا نماز فرض پڑھنا مکروہ ہے

(سوال ۲۹۸۰) آگے پیچھے چاروں طرف قبور ہوں وہاں فرض یا نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے یا نہیں؟ (الجواب) ایسی جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (۵)

ہیجرہوں کی نماز جنازہ اور مسلمان قبرستان میں ان کی تدفین درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۹۸۱) قوم ہیجرا جو لواطت وغیرہ کی کمائی کھاتے ہیں ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور مسلمان کے قبرستان میں دفن کرنا اور ان کی کمائی سے خیرات لینا کیسا ہے۔ (الجواب) حدیث شریف میں ہے صلوا علی کل ہر وفاجر الحدیث۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر ایک نیک و بد کی جنازہ کی نماز پڑھنی چاہئے اور فقہاء نے بھی ایسا ہی لکھا ہے کہ سوائے بغاؤ وغیرہ ہم کے جن کو فقہاء نے مستثنیٰ فرمایا ہے ہر ایک مسلمان کے جنازہ کی نماز پڑھنی چاہئے۔ (۱) اگرچہ فاسق و بدکار ہو، پس قوم ہیجرا مذکور جو کہ مسلمانوں کی اقوام

(۲۰۱) و کرهت تحريما وقيل تنزيها في مسجد جماعته هو اي الميت فيه وحده او مع القوم واختلف في الخارجة عن المسجد وحده او مع بعض القوم والمختار الكراهة مطلقا الخ وهو الموافق الاطلاق حديث ابی داود من صلی علی میت فی المسجد فلا صلاة له (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۶۷ ط. س. ج ۲ ص ۲۲۴-۲۲۵) ظفیر. (۳) من صلی علی میت فی المسجد فلا صلاة له (در مختار) وروایة احمد وابی داود فلا شنی له وابی ماجه فلیس له شنی وروی فلا اجر له وقال ابن عبد البر هی خطا فاحش والصحيح فلا شنی له الخ ولیس الحدیث نهیا غیر مصروف ولا مقرونا لو عید لان سلب الاجر لا يستلزم ثبوت استحقاق العقاب الخ لا نه علم قطعا انها صحيحة (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۲۸ ط. س. ج ۲ ص ۲۲۶) ظفیر. (۴) ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۵ ط. س. ج ۲ ص ۱۲۱۶۷ ظفیر. (۵) وکذا تکره فی اماکن کفوف کعبه وفی طریق ومزبلة ومجزرة ومقبرة ومغتسل وحمام الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الصلوة ج ۱ ص ۳۵۲) ظفیر. (۶) وہی فرض علی کل مسلم مات خلا اربعة بغاؤ وقطاع طریق الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۴ ط. س. ج ۲ ص ۲۱۰) ظفیر.



میں سے ہیں ان کے جنازہ کی نماز پڑھنی چاہئے اگرچہ افعال شیعہ کے ارتکاب کی وجہ سے وہ فاسق ہیں اور نماز پڑھ کر ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا چاہئے اور ماسوا اس کے ان کی مجالس میں شریک ہونا اور دعوت کھانا وغیرہ درست نہیں ہے صرف ان کی تجہیز و تکفین جو کہ حق اسلام ہے کر دینی چاہئے۔ ویسے ان سے علیحدگی چاہئے فقط۔ (اور مسلمان قبرستان میں دفن درست ہے)

جس بچہ کا مرد یا عورت ہونا کسی وجہ سے معلوم نہ ہو تو اس کے لیے کیا دعا پڑھی جائے (سوال ۲۹۸۲) ایک عورت کے جنگل میں بچہ پیدا ہوا اور ماں کی بیہوشی میں جانور بچہ کا دھڑ کھا گیا تو نماز میں لڑکے کی دعا پڑھیں یا لڑکی کی۔

(الجواب) لڑکے کی دعا پڑھنی چاہئے، اور اگر لڑکی کی دعا بھی پڑھ دے تو بھی جائز ہو جائے گی۔ (۱)  
نماز جنازہ ہو جانے کے بعد اگر کچھ آجائیں تو پھر وہ نہیں پڑھ سکتے  
(سوال ۲۹۸۳) جو شخص نماز جنازہ پڑھ چکا ہو بعد میں دس پانچ آدمی نہ واقف آجائیں تو ان کو پھر نماز جنازہ پڑھا سکتا ہے یا نہ۔

(الجواب) پھر نہیں پڑھا سکتا کیونکہ جنازہ کی نماز مکرر نہیں ہوتی۔ (۲) فقط۔  
نماز جنازہ نہ جاننے والے جنازہ میں شریک ہوں یا نہیں  
(سوال ۲۹۸۴) جو لوگ جنازہ کی نماز نہیں جانتے وہ لوگ نماز جنازہ میں شریک ہوں یا نہیں، شریک ہوں تو کیا پڑھیں۔

(الجواب) جو لوگ ترکیب نماز جنازہ کی نہیں جانتے وہ بھی شریک نماز ہو جاویں اللہ اکبر امام کے ساتھ کہتے رہیں اور دعا ماثور اگر یاد نہ ہو تو اللہم اغفر لنا ولو الدینا وله وللمؤمنین والمؤمنات دعائے ماثور کی جگہ پڑھ لینا بھی درست ہے۔ (۳)  
جنازہ میں تاخیر بہتر نہیں

(سوال ۲۹۸۵) جنازہ تیار کرنے میں عہد اویر کرنا کیسا ہے۔  
(الجواب) در مختار میں ہے واذا مات تشد لحیاء وتغمض عیناه الی ان قال ویسرع فی جہازہ وفی حدیث ابی داؤد رحمہ اللہ فاذا مات فاز نونی حتی اصلی علیہ وعجلوا بہ . الحدیث۔ (۴) پس معلوم ہوا کہ میت کی تجہیز و تکفین میں دیر کرنا نہ چاہئے، تعجیل مستحب ہے۔ فقط۔

(۱) ولا یستغفر للصبی ولكن یقول اللہم اجعلہ لنا فرطاً واجعلہ لنا اجرا وفضلاً الخ (ہدایہ باب الجنائز فصل فی الصلوۃ ج ۱ ص ۱۶۳) اس لئے کہ مذکور کی ضمیر میت کی طرف لوٹے گی اور منونہ کی بتاویل نفس، نفس کی طرف ۱۲ ظفیر۔  
(۲) ولدا قلنا لیس لمن صلی علیہا ان یعد مع الولی لان تکرارہا (ای صلاة الجنائز) غیر مشروع (در مختار) وان صلی الولی لا یجز لا حد ان یصلی بعدہ الخ حتی لا یجوز الا عادة لا للسلطان ولا لغيرہ (ردالمحتار باب الجنائز ج ۱ ص ۸۲۶ ط. س. ج ۲ ص ۲۲۳) ظفیر۔  
(۳) ثم افاد ان من لم یحسن الدعاء بالماتور یقول اللہم اغفر لنا ولو الدینا وله وللمؤمنین والمؤمنات (ردالمحتار باب الجنائز ج ۱ ص ۸۱۶ ط. س. ج ۲ ص ۲۱۲) ظفیر۔  
(۴) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۷۹۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۹۳) ظفیر۔



## خود کشتی کرنے والوں کی نماز جنازہ

(سوال ۲۹۸۶) جو شخص خود کشتی کرے اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے من قتل نفسه ولو عمداً يغسل ويصلى عليه۔ (۱) (ترجمہ) جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا اگرچہ عمداً ایسا کیا ہو اس کو غسل دیا جاوے اور نماز اس کی پڑھی جاوے۔ فقط

## پہلے ظہر کی نماز پڑھی جائے یا جنازہ کی

(سوال ۲۹۸۷) بعد زوال کے پہلے ظہر کی نماز پڑھنی چاہئے یا جنازہ کی اور بالخصوص ولی کے لئے۔ اور اولیٰ کیا ہے۔

(الجواب) پہلے ظہر کی نماز مع سنت کے پڑھ لیں اس کے بعد جنازہ کی نماز پڑھیں ولی اور غیر ولی سب کے لئے حکم برابر ہے لیکن اگر کسی ضرورت سے جنازہ کی نماز پہلے پڑھ لی جاوے تب بھی کچھ حرج نہیں ہے۔ مگر بہتر یہی ہے کہ پہلے ظہر کی نماز پڑھ لیں۔ کذا فی الدر المختار۔ (۲) فقط۔

## جنازہ کی صف متصل ہونی چاہئے

(سوال ۲۹۸۸) مقتدی نماز جنازہ میں ایک دوسرے سے فاصلہ کے ساتھ کھڑے ہوں یا مثل صلوٰۃ وقتیہ کے متصل ہو کر کھڑے ہوں۔

(الجواب) صف متصل ہونی چاہئے مثل جماعت فرائض وقتیہ کے۔ فقط

## دو چار جنازہ ایک ساتھ

(سوال ۲۹۸۹) دو چار جنازہ کی نماز ایک ساتھ پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں۔ نماز جنازہ میں ایک دو تکبیر فوت ہو جانے سے مقتدی بعد سلام امام کے خالی تکبیر کہے یا دعا بھی پڑھے۔

(الجواب) ایک ساتھ دو چار دس بیس جنازوں کی نماز پڑھنا درست ہے اور سب کی نماز ادا ہو جاتی ہے۔ اگرچہ بہتر علیحدہ علیحدہ پڑھنا ہے۔ در مختار میں ہے واذا اجتمعت الجنائز فافراد الصلوٰۃ علی کل واحدة اولی الخ وان جمع جاز الخ۔ (۳) اور جو شخص نماز جنازہ میں بعد میں آکر شامل ہو اوہ بعد فراغ امام صرف تکبیرات کہہ کر سلام پھیر دے، دعا نہ پڑھے۔ اگر جنازہ کے اٹھ جانے کا اندیشہ ہے جیسا کہ اکثر ہوتا ہے۔ کما فی الدر المختار۔ (۴) فقط چوتھی تکبیر اور سلام کے درمیان دعا ہے یا نہیں

(سوال ۲۹۹۰) نماز جنازہ میں چوتھی تکبیر اور سلام کے درمیان کوئی دعا پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ بعض کتب احناف میں جائز لکھا ہے اور بعض میں ناجائز۔

(الجواب) ظاہر مذہب حنفیہ یہ ہے کہ چوتھی تکبیر کے بعد کوئی دعا نہیں ہے لہذا ترک ہی احوط ہے اگرچہ جواز کی بھی روایات ہیں۔ در مختار میں ہے ویسلم بلا دعاء الخ وفي الشامي قوله بلا دعاء هو ظاهر المذهب۔ (۵)

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۵ ط.س.ج ۲ ص ۱۲۰۲۱۱ ظفیر۔  
(۲) وتقدم صلاتها علی صلاة الجنائز اذا اجتمعا الخ لكن فی البحر قبیل الاذان عن الحلبي الفتوى علی تأخير الجنائز عن السنة (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العیدین ج ۱ ص ۷۷۵ ط.س.ج ۲ ص ۱۶۷) ظفیر۔  
(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز جلد اول ص ۸۲۱ ط.س.ج ۲ ص ۱۲۰۲۱۸ ظفیر۔  
(۴) ثم یکبر ان مافا تهما بعد الفراغ ان خشیارفع الميت علی الاغناق (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجنائز ج ۱ ص ۸۲۰ ط.س.ج ۲ ص ۲۱۶) ظفیر۔  
(۵) ردالمحتار باب صلوٰۃ الجنائز ج ۱ ص ۸۱۷ ط.س.ج ۲ ص ۱۲۰۲۱۳ ظفیر۔

غروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ درست ہے یا نہیں

(سوال ۱/۲۹۹۱) شخص نماز جنازہ بوقت غروب می خواند، آیا شخص مذکور مصیب است و نماز جنازہ اجرے ہست یا نہ۔ و نماز جنازہ را عادیہ کردن لازم است یا نہ۔

اوقات مکروہہ میں جنازہ آجائے تو اس کا کیا حکم ہے

(سوال ۲/۲۹۹۲) اگر جنازہ در وقت مکروہہ رسید آیا رسیدن مذکور زیر مفہوم اذا حضرت داخل است یا نہ۔

(الجواب) (۱) آل شخص در ادائے نماز جنازہ مصیب است و اجر نماز جنازہ مر اور احاصل است و حاجت اعادہ نیست

بلکہ اعادہ جائز نیست لہامر من الروایات ونقل فی الشامی عن شرح المنیۃ بخلاف ظہور ہافی

وقت مکروہ الخ ای تجوز الصلوۃ علیہا فی ہذہ الصور بلا کراہۃ۔ (۱)

(۲) داخل نیست۔ فقط۔

صرف عورتیں نماز جنازہ پڑھ سکتی ہیں یا نہیں اور مردوں کے ساتھ

جماعت میں ملنے کا کیا حکم ہے۔

(سوال ۲۹۹۳) صرف عورتیں جنازہ کی نماز پڑھ سکتی ہیں یا نہیں اور عورتوں کا شریک ہونا مردوں کی جماعت میں درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) شامی میں فتح القدیر سے منقول ہے کہ تنہا عورتوں کی جماعت جنازہ میں مکروہ نہیں ہے اور نماز جنازہ ادا

ہو جاتی ہے بلکہ تنہا ایک عورت بھی نماز جنازہ پڑھ لیوے تو فرض ساقط ہو جاتا ہے۔ واعلم ان جما عتھن لا

تکرہ فی صلوۃ الجنازۃ شامی (۳) اور حاضر ہونا عورتوں کا مردوں کی جماعت میں مطلقاً مکروہ ہے۔ کما فی الدر

المختار ویکرہ حضور ہن الجماعة الخ۔ (۴) فقط۔

(۱) دیکھئے ردالمحتار کتاب الصلوۃ تحت قوله وفي التحفة الا فضل ان لا تنوخر الجنازۃ ج ۱ ص ۳۴۶ ط. س. ج ۲ ص ۱۶۷. ۱۲ ظفیر.

(۲) ردالمحتار باب الامامۃ تحت قوله ویکرہ تحریمًا جماعة النساء ولو فی التراویح فی غیر صلاة جنازۃ لا نہا لم تشرع مکروۃ ج ۱ ص ۵۲۸ ط. س. ج ۲ ص ۵۶۵. ۱۲ ظفیر.

(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الامامۃ ج ۱ ص ۵۲۹ ط. س. ج ۲ ص ۵۶۶. ۱۲ ظفیر.

(۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلات الجنائز ج ۱ ص ۸۳۷ ط. س. ج ۲ ص ۵۶۶. ۱۲ ظفیر.



## فصل سادس قبر، دفن اور ان کے متعلقات

رتیلی زمین میں خشت خام سے لحد تیار کرنا کیسا ہے

(سوال ۲۹۹۴) رتیلی زمین میں قبر قائم نہیں رہ سکتی فوراً بعد تیار ہونے کے یا مٹی ڈالتے وقت گر جاتی ہے ایسی صورت میں اگر خشت خام سے لحد تیار کی جائے تو یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں

(الجواب) ایسی حالت اور صورت میں کچی اینٹ سے لحد قائم کرنا جائز ہے اور اس میں سنت لحد ادا ہو جاوے گی اور پچھ کر اہت نہ ہوگی کیونکہ خشت خام کے رکھنے کا اور اس سے لحد کے منہ بند کرنے کا حکم حدیث وقفہ سے ثابت ہے اور آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک میں خشت خام استعمال کی گئی ہیں، پس اگر ضرورت مذکورہ کی وجہ سے ہر جانب لحد میں خشت خام رکھی جاوے تو یہ بلاشبہ جائز اور مستحب ہے جیسا کہ عبارات کتب فقہ سے ظاہر ہے۔ ویسوی اللبن علیہ الخ در مختار۔ (۱) ای علی اللحد بان یسد من جهة القبر ویقام اللبن فیہ الخ جلد شامی۔ (۲) ولا باس باتخاذ تابوت ولو من حجر او حديد له عند الحاجة کر خاوة الارض الخ در مختار وفي ردالمحتار قوله ولا باس باتخاذ تابوت الخ ای یرخص ذلك عند الحاجة والا کره کما قد مناه انفاً قال فی الحلیة نقل غیر واحد عن الامام ابن الفضل انه جوزہ فی اراضیہم لرخاوتہا وقال لکن ینبغی ان یفرش فیہ التراب وتطین الطبقة الا ولی مما یلی المیت ویجعل اللبن الخفیف علی یمین المیت ویصارہ لیصیر بمنزلة اللحد والمراد بقوله ینبغی یسن الخ۔ (۳)

شامی کی اس عبارت کے آخر حصہ سے صاف ظاہر ہے کہ یہ حصہ جو سوال میں درج ہے عین مطابق سنت ہے اور کسی قسم کی کراہت کا اس میں شبہ نہیں ہے کیونکہ یہ حقیقتاً لحد ہی ہے۔ صرف بخوف گر جانے لحد کے روک اس کی کے لئے کچی اینٹیں ہر طرف قائم کی گئی ہیں جو کہ خلاف سنت نہیں پس اس عمل کے ذریعہ سے عمل بالسنۃ بخوفی حاصل ہوگا..... وہو المطلوب۔ فقط۔

ورثاء میت سے اسٹامپ لکھانا کہ فاتحہ کی اجازت نہ ہوگی اور قبر کی علامت نہ رہے گی کیسا ہے

(سوال ۲۹۹۵) ایک قبر کسی مقام پر جو کہ جدید اور چند روز کی ہے جو لوگوں نے ورثاء میت سے بجز ایک اسٹامپ لکھا لیا اور اس شرط پر دفن کی اجازت دی کہ ورثاء کو کسی قسم کی اجازت فاتحہ وغیرہ کی نہ دی جاوے گی اور قبر کا نشان بھی اس طرح سے قصداً مٹا دیا جاوے گا کہ کوئی علامت قبر کی باقی نہ رہے گی تاکہ لوگ اس پر نماز بھی پڑھ سکیں اور لوگوں کی آمد و رفت میں بھی وہ قبر مانع نہ ہو اور نہ نماز میں حارج ہو۔ لہذا کسی قبر کی علامت مٹانا بوجہ عذر مذکور اور ورثاء سے بجز ایسا اسٹامپ لکھوانا از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں اور جدید قبر کی علامت مٹانے والے از روئے شرع خاطی ہیں یا نہیں۔

(الجواب) قبر کو منسم یعنی شکل بنام اہل (کوہان اونٹ) کرنا مسنون اور مستحب ہے اور بعض نے اس کو لازم و واجب کہا ہے ویسنم ندباونی الظہیریۃ وجوباً قدر شبر (ای اکثر شیناً قلیلاً بدائع۔ شامی۔ قولہ ویسنم ای یجعل ترابہ مرتفعاً علیہ

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الامامة ج ۱ ص ۵۲۹ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۶. ۱۲ ظفیر.  
(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلات الجنائز ج ۱ ص ۸۳۷ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۶. ۱۲ ظفیر.  
(۳) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۷ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۶. ۱۲ ظفیر.



کس نام الجمل۔ ہماروی البخاری عن سفیان الثمارانہ رای قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسما الخ۔ شامی۔ (۱) اور یہ بھی در مختار میں ہے و یخیر الممالک بین اخراجہ و مساواتہ بالارض الخ۔ (۲) اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی مملوکہ زمین میں اگر بلا اجازت اس کے مالک کے میت کو دفن کر دیا جاوے تو مالک کو اختیار ہے کہ اس میت کو وہاں سے نکلوا دے یا زمین برابر کرادے صورت قبر نہ رکھے۔ پس کسی کی مملوکہ زمین میں اگر کسی میت کو دفن کرنے کا ارادہ ہو تو اور مالک اس قسم کی شرائط لگا دے تو ہو سکتا ہے اور قبرستان موقوفہ میں کوئی ایسا نہیں کر سکتا اور شرط مذکور نہیں لکھوا سکتا۔ فقط و دفن کے بعد مردہ نہیں نکالا جاسکتا

(سوال ۲۹۹۶) قبر سے مردہ کسی صورت میں نکالا جاسکتا ہے یا نہیں، اگر نکالا جائے تو وہ کیا مجبوری ہوگی۔ (الجواب) در مختار میں ہے ولا یخرج منه بعد اہالة التراب الا الحق آدمی کان تكون الارض مغصوبة او اخذت بشفعة ویخیر المالك بین اخراجہ و مساواتہ بالارض کما جاز زرعه والبناء علیہ اذا بلی و صار تو ابا الخ۔ (۳) اس کا حاصل یہ ہے کہ میت کو قبر سے بعد مٹی ڈالنے کے نہ نکالا جاوے مگر حقوق عباد کی وجہ سے کہ مثلاً زمین مغصوبہ اور غیر کی زمین میں بدون مالک کی اجازت کے دفن کر دیا جاوے الخ سو مالک کو اختیار ہے کہ میت کو نکلوا دے یا زمین کو برابر دے اور نشان قبر کا نہ کرنے دے الخ پس یہی جواب ہے سوال مذکور کا۔ فقط۔

غیر کی زمین میں بلا اجازت دفن کرنا کیسا ہے

(سوال ۲۹۹۷) اگر کوئی شخص غیر کی زمین میں بدون دریافت کرنے مالک کے مردہ دفن کر دے تو ایسی حالت میں شرعاً کیا حکم ہے اور مردہ کو عذاب ہو گا یا نہیں اور مالک زمین کو اجر و ثواب ہو گا یا نہیں۔ (الجواب) اگر غیر کی زمین میں بلا اجازت اپنا مردہ دفن کر دے تو حکم اس میں یہ ہے کہ مالک زمین یا اس مردے کو نکلوا دے یا زمین کو برابر کر دے اور اپنے کام میں لاوے، مردہ کو کچھ عذاب اس میں نہیں ہے۔ اور اگر مالک رضا مندی سے اجازت دے دے تو اس کو ثواب ہے، در مختار میں ہے ویخیر مالک بین خراجہ و مساواتہ بالارض کما جاز زرعه والبناء علیہ اذا بلی و صار تراباً زیلعی۔ (۴) در مختار۔ فقط۔

شیعہ عورت کا کفن و دفن

(سوال ۲۹۹۸) اگر کسی اہل سنت کے گھر میں شیعہ عورت ہو اور وہ مر جائے تو اس کا گور و کفن کرنا چاہئے یا نہیں اور نماز جنازہ اس کو پڑھنی چاہئے یا نہیں۔

(الجواب) شیعہ کئی قسم کے ہوتے ہیں، بعض شیعہ غالی ہیں جن کی تکفیر کی گئی ہیں پس اگر وہ عورت اس فریق میں سے ہے تو اس کے جنازہ کی نماز وغیرہ کچھ نہ کرنا چاہئے بلکہ مثل کفار کے گڑھے میں دبا دینا چاہئے۔ اور اگر ایسی نہیں ہے بلکہ محض تفصیل ہے تو وہ مسلمان ہے۔ مسلمانوں کی طرح اس کی تجہیز و تکفین کرنی چاہئے اور نماز جنازہ پڑھنی چاہئے۔ (۵) فقط۔

(۱) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۶ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۷. ۱۲. ظفیر.  
(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۴۰ ط. س. ج ۲ ص ۱۳۸. ۱۲. ظفیر.  
(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۹ و ج ۱ ص ۸۴۰ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۳. ۱۲.  
(۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۴۰ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۷. ۱۲. ظفیر.  
(۵) بخلاف ما اذا كان یفضل علیاً او یسبب الصحابة فانه مبتدع لا کافر (ردالمحتار باب المحرمات ج ۲ ص ۳۹۸ ط. س. ج ۳ ص ۴۶) ظفیر.



جو قبر بیٹھ گئی ہو اس پر مٹی ڈالنے کا ثبوت کیا ہے

(سوال ۲۹۹۹) قبر جو بیٹھ گئی ہو یا بالکل زمین کی برابر ہو کر متمیز نہ ہوتی ہو اس پر مٹی ڈالنا مستحب ہے تاکہ زمین سے متمیز ہو جاوے اور حفاظت قبر من الایمانت یعنی وطنی وغیرہ نہ ہو سکے۔ اس کی سند شامی وغیرہ کتب فقہ سے مرحمت فرمائی جاوے۔

(الجواب) یہ تصریح شامی وغیرہ میں نہیں دیکھی گئی کہ جو قبر بیٹھ گئی ہو اس پر پھر مٹی ڈالنا مستحب ہے، البتہ جواز اس کا علت سے ثابت ہو سکتا ہے جو کہ کلمات علی القبر کے جواز میں منقول ہے۔ شامی میں ہے وان احتیج الی الکتابۃ حتی لا یذهب الا ثرو لا یمتھن فلا یاس بہ الخ۔ (۱) ج ۱ ص ۶۰۱ اور نیز شامی و شرح منیہ میں ہے ولا یزاد علی التراب الذی خرج من القبر وتکرہ الزیادۃ وعن محمد لا یاس بها (۲) سو اگرچہ روایت بوقت حتی تراب فی القبر ہے لیکن اس کے عموم سے یہ استدلال ہو سکتا ہے کہ دوسری مٹی قبر پر ڈالنا موافق روایت امام محمد کے لباس میں داخل ہے۔ فقط۔

حاملہ کا بچہ پیٹ چاک کر کے نکالا جائے یا نہیں

(سوال ۳۰۰۰) اگر حاملہ عورت چار ماہ یا چھ ماہ یا سات ماہ یا نو ماہ کے اثناء میں انتقال ہو جائے تو اس کے بچہ کو پیٹ چاک کر کے نکالا جائے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں لکھا ہے کہ اگر حاملہ عورت مر جاوے اور بچہ اس کے پیٹ میں زندہ ہو کر حرکت کرتا ہو تو اس کے پیٹ کو چاک کر کے بچہ کو نکالا جاوے، پس جس وقت حمل کو اتنی مدت ہو جاوے کہ بچہ پیٹ میں حرکت کرنے لگے اور ماں کے مرنے پر بھی اس میں حرکت واضطراب باقی ہو اس وقت یہ حکم ہے جو مذکور ہوا۔ کسی مدت کی قید نہیں ہے۔ بلکہ اگر نواں مہینہ بھی حاملہ کو ہو اور اس کے مرنے پر بچہ پیٹ میں حرکت کرتا ہو اور اضطراب کرتا ہو معلوم نہ ہو تو پیٹ کو چاک نہ کیا جاوے گا بلکہ مدار بچہ کے زندہ ہونے پر اور حرکت واضطراب پر ہے نہ کسی مدت پر چنانچہ عبارت در مختار کی یہ ہے حامل ماتت و ولدھا حی یضطرب شق بطنھا من الایسر و یخرج ولدھا الخ۔ (۳) ترجمہ اس کا یہ ہے کہ حاملہ عورت مر گئی اور بچہ اس کا پیٹ میں زندہ ہے کہ حرکت کرتا ہے تو بائیں جانب سے عورت کے شکم کو چاک کر کے بچہ کو نکالا جاوے۔ فقط۔

لحد کی وسعت اور اونچائی کیا ہو

(سوال ۳۰۰۱) لحد قبر کی کتنی فراخ اور کتنی اونچی ہونی چاہئے۔ لحد کے بارے میں اسی قدر حکم ہے کہ وسیع اور فراخ ہو جس میں مردہ اچھی طرح لٹا دیا جاوے اور کوئی خاص تحدید لحد کے بارے میں نہیں ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ لحد اس قدر اونچی ہو کہ میت اس میں بیٹھ سکے، یہ کچھ ضروری شرط نہیں ہے۔ (۴) فقط۔

(۱) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۹ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۷ ۱۲ ظفیر۔

(۲) غنیۃ المستملی شرح منیہ المصلی (۵۵۴) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۸ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۶ ۱۲ ظفیر۔ (۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۴۰ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۸ ۱۲ ظفیر۔

(۴) واللحدان یحفر فی جانب القبلة من الارض حقيرة فیو ضع فیها المیت وینصب علیها اللبن ویلحد لانه السنة وصفته یحفر القبر ثم یحفر فی جانب القبلة منه حقيرة فیو ضع فیها المیت ویجعل ذالك کالیت المسقف (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۵ و ج ۱ ص ۸۳۶ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۵ ۲۳۶) ظفیر۔



قبر پر تختوں کی جگہ پتھروں کا استعمال کیسا ہے

(سوال ۳۰۰۲) قبر پر بعض تختوں کے پتھر جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) کہ ضرورت جائز ہے۔ (۱) فقط۔

قبر کے سلسلہ میں غلط رواج

(سوال ۳۰۰۳) میت کو دفن کرتے وقت مسلمانوں کے ہاتھ مٹی سر کے نیچے اور اہل ہنود کے ہاتھ کی مٹی پیر کے نیچے رکھ کر اوپر تختہ رکھ کر قبر تیار کرتے ہیں یہ امر جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) مسلمان میت کے لئے لحد بنانا مسنون ہے اور اگر لحد تیار نہ ہو سکے بوجہ نرم ہونے زمین کے تو قبر کے درمیان صندوق شق کھود کر اس میں میت کو رکھ کر اوپر تختہ یا پتھر رکھ دیں یہ بھی درست ہے۔ (۲) باقی امور جو خلاف سنت ہیں ان کو ترک کیا جاوے۔ فقط۔

قبر کے اطراف کا پختہ کرنا اور پتھر لگانا کیسا ہے۔

(سوال ۳۰۰۴) زید حفاظت اور علامت کے لئے اپنے والد مرحوم کی قبر کے اطراف اربعہ کو پختہ اور پچ میں کچی اور سنگ مرمر پر تاریخ کنندہ کرانا چاہتا ہے، کوئی صورت جواز کی ہے یا نہیں۔

(الجواب) شامی میں صحیح مسلم کی یہ حدیث نقل فرمائی ہے نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تجصيص القبور وان يكتب عليها وان يبنى عليها رواه مسلم۔ (۴) یعنی منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قبروں کے پختہ کرنے سے اور ان پر کچھ لکھنے سے اور تعمیر کرنے سے۔ پس صورت مذکورہ فی السؤال شرعاً درست نہیں ہے۔ فقط۔

پختہ قبر کا ہموار کرنا کیسا ہے

(سوال ۳۰۰۵) زید کی دوکان کے صحن میں ایک قبر پرانی کچی ہے، بعض لوگوں نے زید کے پیچھے اس قبر کو پختہ کر دیا ہے، ظاہر ہے کہ ایسا کرنے سے چراغ روشن کئے جائیں گے اور پرستش کی جائے گی۔ زید کو شرعاً اس قبر کو اکھاڑ کر ہموار کر دینا واجب ہے یا نہیں۔

(الجواب) زید اس قبر کو اکھاڑ کر برابر کر سکتا ہے اور اس کو ایسا کرنا درست ہے بلکہ پختہ باقی رکھنا اس قبر کا جائز نہیں ہے۔ (۵) فقط۔

(۱) ویسوی اللین علیہ والقصب لا الا جرم المطبوخ والخشب لو حوله او فوقه فلا یکره (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۷ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۶ ظفیر۔

(۲) وحفر قبر فی غیر دار مقدار نصف قامۃ فان زاد فحسن، ویلحد ولا یشق الا فی ارض رخوة الخ ولا باس باتخاذ تابوت ولو حجر او حديد له عند الحاجة کر خاوة الارض الخ ویسوی اللین علیہ والقصب علیہ الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجنائز ج ۱ ص ۸۳۵ و ج ۱ ص ۸۳۷ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۳..... ۲۳۷) ظفیر۔

(۳) لہذا سوال میں جس رسم کا ذکر ہے وہ بدعت ہے، اسے ترک کر دینا ضروری ہے۔ ۱۲ ظفیر۔

(۴) مشکوٰۃ باب دفن المیت ص ۱۴۸ و ردالمحتار باب صلوة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۸ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۷. ۱۲ ظفیر۔

(۵) ولا یطلى للنهی عنه ولا یطین ولا یرفع علیہا بناء (در مختار) ای لا یطلى بالجص بالفتح قوله لا یرفع ای یحرم لو للزینة ویکره لو للا حکام بعد الدفن (ردالمحتار ص ۸۳۹ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۷) لما فی صحیح مسلم عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر وان یبنى علیہ (ایضا ج ۱ ص ۸۳۸ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۷) ظفیر۔



جس قبر میں ہڈی نکلے اس میں نیا مردہ دفن کرنا کیسا ہے

(سوال ۳۰۰۶) ایک قبر کھودی اس میں سے مردہ کی ہڈی نکلی، اس میں نیا مردہ دفن کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) ہڈیوں کو ایک طرف رکھ کر جدید میت کو اس میں دفن کرنا درست ہے۔ (۱)

وقف قبرستان کی زمین کرایہ پر دینا اور عورت کو جاروب کشی کے لئے

مقرر کرنا درست نہیں ہے

(سوال ۳۰۰۷) ہندہ بطور جاروب کش ایک بزرگ کے مزار پر ہے۔ مزار کے قریب مسلمانوں کی قبریں

ہیں، مسلمانوں کی قبروں کو مسمار کر کے اور زمین کو ہموار کر کے اس کو ایک انجمن کے ذریعہ سے چکی چلانے کے

واسطے کرایہ پر دیا۔ کیا یہ فعل اس کا جائز ہے۔ کیا بزرگوں کے مزار پر عورت کو جاروب کش مقرر کرنا جائز ہے یا

نہیں۔

(الجواب) پرانی قبور کو برابر کرنا اور اس میں تعمیر و زراعت وغیرہ کرنا فقہاء نے درست لکھا ہے۔ (۲) اور عورت کو

مزار پر جاروب کش مقرر کرنا درست نہیں ہے۔ (۲) فقط۔

مردہ کو دوسری جگہ لے جا کر دفن کرنا جائز ہے یا نہیں

(سوال ۳۰۰۸) مردہ کو بموجب وصیت اس کے غیر وطن میں مراہو اس کے وطن میں لے جا کر دفن کرنا اور

وطن ۵۰ میل فاصلہ پر ہو کیا یہ بالکل حرام ہے یا مکروہ تحریمی یا تنزیہی۔ ولی وطن میں ہو اس خیال سے لے جانا

درست ہے یا نہ بعض احادیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ عبدالرحمن بن ابی بکر کو صحابہ کرام نے مکہ معظمہ میں لا کر

دفن کیا۔ یہ فعل صحابہ ہے۔ جواز کے لئے اتنی حجت کافی ہے یا نہیں۔ شامی و در مختار میں لایا ہے۔ لکھا ہے۔ غرض

میری یہ ہے کہ اس کے متعلق بڑا فتنہ ہوا ہے، لہذا جواز یا عدم جواز جو جانب رائج ہو، مفصل طور سے تحریر

فرمائیں۔

(الجواب) قال فی شرح المنیة الكبير، ويستحب فی القتل والمیت دفنه فی المكان الذی مات فیہ

فی مقابر اولئک القوم وان نقل قبل الدفن قدر میل او میلین فلا بأس به قیل هذا التقدير عن محمد

یدل علی ان نقله من بلدالی بلد لا یجوز او مکروه ولان مقابر بعض البلدان ربما بلغت هذه المسافة

ففیہ ضرورة ولا ضرورة فی النقل البلد اخر وقیل یجوز ذالک ما دون السفر لما روى ان سعد بن

(۱) کما جاز زرعه والبناء علیه اذا بلی وصار ترابا (در مختار) زرعه ای القبر ولو غیر مغصوب و کذا بجوز دفن غیره علیه (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۴۰ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۸) قال فی الفتح ولا یحفر قبر لدفن اخر الا ان بلی الاول

فلم یبق له عظم الا ان لا یوجد فتضم عظام الاول ویجعل بینهما حاجز من تراب الخ فالأولی اناطة الجواز بالبلاد اذا لا یمكن

ان یعد لكل میت قبر لا یدفن فیہ غیره وان صار الا ول ترابا لا سیما فی الا مصار الكبيرة الجامعة والا لزم ان تعم القبور و

السهل والوعر علی ان المنع من الخضر الی ان لا یبقی عظم عسر جدر الخ (ردالمحتار مطلب فی الدفن ج ۱ ص ۸۳۵ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۳) ظفیر. (۲) کما جاز زرعه والبناء علیه اذا بلی وصار ترابا (الدر المختار علی هامش ردالمحتار

باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۴۰ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۸) (۳) فزاتم ولزم لا یملک ولا یعار ولا یرهن (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الوقف ط.س. ج ۲ ص ۵۳۱) ظفیر. (۴) ویزارة القبور وهو للنساء (در مختار) وقیل تحرم علیهن

الخ وان کان للاعتبار والترحمه من غیره بکاء الخ فلا بأس اذا کن عجائز ویکره اذا کن شواب کحضور الجماعة فی

المساجد ۱۵ وهو تو فیک حسن (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۴۳ ط.س. ج ۲ ص ۲۴۲) اس سے معلوم ہو کہ جاروب کشی عورت کی بدرجہ اولیٰ جائز نہ ہوگی کہ فتنہ کا اندیشہ ہے۔ واللہ اعلم ۱۲ ظفیر.



وقاص مات فی قرية علی اربعة فراسخ من المدينة فحمل علی اعناق الرجال اليها وقيل لا يكره فی مدة السفر ايضاً واما بعد الدفن فلا يجوز اخراجه الخ۔ (۱) اور شامی نے در مختار کے اس قول فلا باس بنقلہ قبل دفنه کی شرح میں لکھا ہے قیل مطلقاً وقيل الى مادون مدة السفر وقيدہ محمدؒ وبقدر ميل او ميلين لان مقابر البلد ربما بلغت هذه المسافة فيكره فيما زاد قال فی النهر عن عقد الفرایدھو الظاهر الخ۔ (۲) ان عبارات سے واضح ہے کہ قبل دفن میت کے نقل کرنے میں اختلاف ہے۔ بعض علماء جائز کہتے ہیں اور بعض ناجائز اور مکروہ اور ظاہر امر ان کی مکروہ تحریمی ہے۔ اور صاحب نہر کا اس کو ہو الظاهر کہنا اس کی ترجیح کو مقتضی ہے۔ فقط۔

قبر میں قبلہ رخ کرنا اور داہنی کروٹ پر لٹانا

(سوال ۳۰۰۹) میت کا منہ قبر میں قبلہ کی طرف کرنا ضروری ہے یا کہ داہنی کروٹ پر لٹانا سنت ہے؟  
(الجواب) کتب فقہ میں یہ لکھا ہے ویوجہ لیسوا وجوباً یعنی میت کو متوجہ کیا جاوے قبلہ کی طرف اور یہ واجب ہے اور شامی میں لکھا ہے لکن صرح فی التحفہ بانہ سنۃ۔ (۲) یعنی تحفہ میں یہ تصریح کی ہے کہ قبلہ کی طرف میت کو متوجہ کرنا سنت ہے، اور در مختار میں ہے وینبغی کونہ علی شقہ الا یمن۔ (۳) اور لائق ہے ہونا میت کا داہنی کروٹ پر۔ فقط۔

دفن کی بعد ستر قدم ہٹ کر وعابدعت ہے

(سوال ۳۰۱۰) میت کو دفن کر کے ستر قدم پیچھے ہٹ کر دعائیں کیسا ہے؟  
(الجواب) میت کو دفن کر کے ستر قدم پیچھے ہٹ کر دعائیں گنبد عت اور مذموم اور ناجائز ہے۔  
کفن پر کلمہ لکھنا

(سوال ۳۰۱۱) میت کی کفنی پر کلمہ شریف مٹی سے لکھا کرتے ہیں اور میت کو قبر میں رکھنے کے بعد ایک خام اینٹ پر کلمہ شریف لکڑی سے لکھ کر میت کے سر کے پاس مغرب کی جانب رکھتے ہیں۔ نیز مٹی کے چند چھوٹے چھوٹے ڈھیلوں پر ایک شخص موجودین میں سے قل شریف پڑھ کر کل ڈھیلوں کو میت کے ساتھ لحد میں ڈالتے ہیں یہ امور جائز ہیں یا کیا۔

(الجواب) یہ سب امور خلاف شریعت ہیں اور ان کی کچھ اصل نہیں ہے۔ ایسی رسوم کو چھوڑنا چاہئے۔

قبر کے پٹاؤ میں پختہ کوٹھا دینا کیسا ہے

(سوال ۳۰۱۲) قبر کے پٹاؤ میں مٹی کا پختہ کوٹھا دینا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے ویسوی اللبن علیہ والقصب لا لاجر المطبوخ والخشب لو حوله اما فوقہ فلا یکرہ الخ۔ (۵) اس عبارت سے واضح ہے کہ مٹی کا پختہ کوٹھا اگ میں پکا ہوا قبر کے ماحول رکھنا مکروہ ہے

(۱) غنیۃ المستملی ص ۱۲، ۵۶۳۔

(۲) ردالمحتار باب الجنائز ج ۱ ص ۸۴۰ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۹، ۱۲ ظفیر۔

(۳) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۷ و ج ۱ ص ۸۳۸ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۶، ۱۲ ظفیر۔



اور ضرورت ہو تو درست ہے۔ قال مشائخ بخارا لا یکره الا جر فی بلدنا للحاجة الیه لضعف الاراضی۔ (۱) شامی۔ فقط۔

بول ویر از والی زمین میں مٹی ڈال کر قبر بنانا کیسا ہے

(سوال ۳۰۱۳) جس گڑھے میں عرصہ سے بول ویر از پڑتا ہے اس میں مٹی ڈال کر اس کے بعد اس میں مردہ دفن کرنا درست ہے یا نہ؟

(الجواب) حدیث شریف میں ہے ذکوۃ الارض یسہا یعنی نجس خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہے۔ پس جب کہ اس گڑھے میں مٹی ڈال دی جاوے گی اور وہ زمین خشک ہے تو وہ پاک ہے اس میں میت کو دفن کرنا درست ہے۔  
قبر پر اذان دینا بدعت ہے

(سوال ۳۰۱۴) اذان قبر میت پر مسنون ہے یا بدعت سیئہ تحریمیہ ہے اگر مسنون ہو تو عبارت در مختار باب الاذان و باب الجنائزہ و عبارت مائتہ مسائل و عبارت تفسیر مظهر العجاہ و عبارت توشیح و عبارت در البحار بالحروف و الصغیرہ نقل فرما کر بالتصریح جواب دینا۔ اور اگر بدعت سیئہ تحریمیہ ہو تو وجوہات زید کہ اذان ذکر ہے۔ اذان تلقین بعد الدفن ہے۔ اذان منکر تکبیر کے وقت نفع دیتا ہے۔ اذان تکبیر ہے جو سعد بن معاذ کی قبر پر ہوئی ہے۔ اور حدیث اذا رانیتم الحریق فکبروا سے ثابت ہے۔ اذان دعا ہے اذان عمل صالح ہے اذان سبب اجابت دعا ہے۔ اذان ذکر رسول اللہ ہے اذان سبب رحمت ہے۔ اذان وحشت میت کی دافع ہے۔ اذان غم، وہم کو دافع ہے۔

(الجواب) قبر پر اذان کہنا خلاف سنت اور بدعت سیئہ ہے جیسا کہ تصریحات فقہاء سے ثابت ہے اور وجوہات جو زید بیان کرتا ہے سب باطل ہیں اور اس کی عدم تدبر اور جہل پر دل ہیں۔ اذان بے شک ذکر ہے لیکن جس ذکر کے لئے جو موقع شارع علیہ السلام نے مقرر فرمادیئے ہیں ان کو وہی رکھنا لازم ہے ورنہ یہ تعدی عن حدود اللہ ہوگا من یتعد حدود اللہ فاولئک ہم الظالمون۔ احداث فی الدین یہی ہے کہ دین میں اپنی رائے اور قیاس سے تخصیصات اور تقیہات مقرر کرنا اور جو موقع کسی ذکر کا نہیں ہے اس کو اس موقع میں معمول بہ بنانا۔ عن نافع ان رجلاً عطس الی جنب ابن عمر فقال الحمد لله والسلام علی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ابن عمر وانا اقول الحمد لله والسلام علی رسول الله ولس هکذا علمنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نقول الحمد لله علی کل حال۔ (۲) صاحب لمعات اس کی شرح میں لکھتے ہیں قوله لیس هکذا ای لکن لیس المسنون فی هذه الحال هذا القول وانما الذی علمنا فیہ ان نقول الحمد لله علی کل حال فقط من غیر زیادة السلام فیہ الی ان قال فالزیادة فی مثله نقصان فی الحقيقة کما لا یزاد فی الاذان بعد التهلیل محمد رسول الله وامثال ذلك کثیرة انتھی (۳) پس معلوم ہوا کہ اپنی طرف سے اس قسم کے

(۱)

(۲) مشکوٰۃ المصابیح باب العطاس والتأویب فصل ثالث ص ۱۲۴۰۶ ظفیر۔

(۳) حاشیہ مشکوٰۃ باب العطاس والتأویب ص ۱۲۶۰۴ ظفیر۔



اختراعات کرنا در حقیقت تشریح جدید ہے۔ قیاسات زید کے بعینہ ایسے ہیں کہ کوئی شخص مغرب کی نماز میں مثلاً تین رکعت کی چار رکعت مقرر کرے کہ اس میں قرآن کا پڑھنا اور رکوع و سجود و تسبیح و تحمید وغیرہ ہیں کہ جملہ عبادات و اذکار ہیں۔ الحاصل مبتدعین کا یہی حال ہے کہ ایسے ہی استدلالات سے امور محدثہ مخترعہ فی الدین کو جائز کہا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بدعت اور مبتدع کی نہایت مذمت فرمائی۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ما احدث قوم بدعتہ الا رفع مثلها من السنۃ فتمسک بسنۃ خیر من احدث بدعة (۱) وعن ابراهیم بن میسرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقرصا حب بدعة فقد اعان علی ہدم الاسلام رواہ البیہقی فی شعب (۲) الا یمان مرسلًا۔ پس اذان قبر پر کہنا اپنے قیاسات فاسدہ کی بناء پر احداث فی الدین ہے۔ شامی میں ہے تنبیہ فی الاقتصار علی ما ذکر من الوارد اشارۃ الی انہ لایسن ذان عن ادخال المیت فی قبرہ کما ہو المعتاد الا ان وقد صرح ابن حجر فی فتاواہ بانہ بدعة وقال من ظن انہ سنۃ قیاساً علی ندبہما للمولود الحاقاً لخاتمة الا مر بابتدائہ فلم یصب ا ہ . وقد صرح بعض علمائنا وغیر ہم بکراهۃ المصافحۃ المعتادۃ عقب الصلوات مع ان المصافحۃ سنۃ وما ذاک الا لکونہا لم تنوثر فی خصوص هذا الموضع فالمواظبۃ علیہا فیہا ہوم العوام بانہا سنۃ فیہ ولذا منعوا عن الاجتماع لصلوۃ الرغائب التی احدثہا بعض المتعبدین لانہا لم تنوثر علی هذه کیفیۃ فی تلك اللیالی المخصوصۃ وان كانت الصلوۃ خیر موضوع (۳) انتہی فقط۔

پرانی قبر پر مٹی ڈالنے میں مضائقہ نہیں

(سوال ۳۰۱۵) جو قبر بیٹھ جائے یا گر جائے اس کو پوری قبر از سر نو تیار کراتے ہیں یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟  
(الجواب) اس میں کچھ حرج نہیں۔ (۴)

قبر مکمل ہونے کے بعد اگر کوئی آئے اور مٹی ڈالے تو کیا حکم ہے

(سوال ۳۰۱۶) اگر میت کو مٹی دینے کے بعد کوئی شخص آوے تو بعد میں اس کو مٹی دینا جائز ہے یا نہ؟  
(الجواب) قبر کے مکمل ہو جانے کے بعد پھر مٹی دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

پرانی قبر میں مردہ دفن کرنا کیسا ہے

(سوال ۳۰۱۷/۱) اگر اتفاقیہ قبر کھودتے ہوئے لحد میں جا کر کسی کہنہ مردہ کی ہڈیاں یا نعش نکل آوے تو اس لحد میں مردہ جدید رکھا جائے یا دوسری قبر کھود کر رکھا جاوے۔ اور دیدہ و دانستہ پرانی قبر میں مردہ دفن کرنا کیسا ہے۔  
جو بچہ مردہ پیدا ہوا سے دفن کیا جاوے

(سوال ۳۰۱۸/۲) جو بچہ مردہ پیدا ہوا اس کو قبر میں لحد کھود کر رکھا جاوے یا گڑھا کھود کر کفار کی طرح دبا دیا جاوے۔  
(الجواب) (۱، ۲) دیدہ و دانستہ پرانے قبر کو بحالت موجودگی میت کے بدون ضرورت کے کھودنا جائز نہیں، اور اگر اتفاقاً قبر کھودتے ہوئے دوسری میت کی ہڈیاں نکلیں تو ان کو ایک طرف کریں اور کسی قدر پیچ میں پردہ رکھ کر دوسری میت کو دفن کریں یہ جائز ہے کیونکہ مردہ کے بوسیدہ ہونے کے بعد جواز ہی مختار ہے۔ چنانچہ شامی میں یہ

(۱) مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل ثالث ص ۱۲۳۱۔ (۲) ایضاً ۱۲ ظفیر۔  
(۳) ردالمحتار باب صلاۃ الجنائز مطلب دفن المیت ج ۱ ص ۸۳۷۔ طس ج ۲ (۴) حوالہ پہلے گزر چکا ہے۔ ۱۲ ظفیر۔



نقل اقوال علماء کے یہ لکھا ہے فالاولی انا طلة الجواز بالبلاء اذا لا يمكن ان يعد لكل ميت قبر لا يدفن فيه غيره الخ۔ (۱) ج ۱ ص ۹۳۳ اور قبل البلاء ایسا کرنا جائز قرار دیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں وما يفعله جهلة الحفارین من نبش القبور التي لم تبل اربابها وادخال اجانب عليهم فهو من المنكر الظاهر۔ (۲) فقط۔

(۲) گڑھا کھود کر مردہ کو اس میں ڈالنا صرف کافر یا مرتد کے لئے کہا گیا ہے۔ اولاد المسلمین کے لئے جب کہ وہ مردہ پیدا ہوں ایسا کرنا کہیں نظر سے نہیں گذرا۔ صرف نماز اور کفن کے متعلق یہ ذکر کرتے ہیں ادرج فی خرقہ و دفن ولم یصل علیہ ۵۱ در مختار (۳) بلکہ دفن کا اطلاق اور حفر کا نہ کہنا مشعر ہے کہ دفن معمود ہی مراد ہے۔ فقط۔

### بغلی قبر کی اونچائی کتنی ہو

(سوال ۱۹، ۳۰) قبر بغلی ہو یا ہودا ہو۔ بغلی یا ہودا تو اتنا گہرا ہوتا ہے جس میں انسان بیٹھ جاوے لیکن یہ سند افرمائیے کہ بغلی یا ہودے سے اوپر کتنا گہرا کھودنا چاہئے مفصل تحریر فرمائیے کہ جھگڑا رفع ہو کر فیصلہ ہو۔

(الجواب) حدیث شریف میں اس بارہ میں یہ وارد ہوا ہے او حفرواوسعوا واعمقوا واحسنوا۔ یعنی قبر کو کھودو اور اس کو وسیع کرو اور گہری کرو اور اچھا کرو۔ فقہ کی کتابوں میں یہ لکھا ہے۔ وحفر قبره مقدار نصف قامة فان زاد فحسن۔ (۴) در مختار۔ یعنی مقدار گہرائی قبر کی آدمی قدر کے برابر ہو اور شامی میں ہے کہ اگر پورے قد کی برابر گہرائی قبر کی ہو تو بہت اچھا ہے۔ الغرض اونٹنی درجہ یہ ہے کہ آدھے قد کی برابر ہو اور اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ پورے قد کی برابر ہو، اور لحد کے بارے میں اسی قدر ہے کہ وسیع ہو کہ میت کو اس میں لٹا دیا جاوے، اس میں یہ قید بھی ضروری نہیں ہے کہ اتنی گہری ہو کہ میت اس میں بیٹھ سکے اگر ہو سکے تو بہتر ہے ورنہ کچھ کم ہو تب بھی کچھ حرج نہیں ہے اور ہمارے مذہب میں لحد کا ہونا یعنی بغلی کا ہونا افضل ہے۔ یعنی قبر کے اندر ایک جانب کو لحد کھودی جاوے جس میں میت کو رکھا جاوے۔ باقی اس میں جھگڑا کرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ مختصر یہ ہے کہ قبر گہری کی جاوے اور اس میں لحد بنائی جاوے تو یہ بہتر ہے اگر زمین کے نرم ہونے کی وجہ سے درمیان میں شق کر دیوے یعنی قبر کے درمیان میں ایک گہرا گڑھا کھودا جاوے جس میں میت کو رکھ کر اس پر بانس یا کچی اینٹیں رکھ دی جاویں جس سے وہ ڈھک جاوے یہ بھی درست ہے۔ پھر اوپر مٹی ڈال دی جاوے۔ پس یہ طریقہ قبر کھودنے کا ہے اس میں کوئی جھگڑے کی بات نہیں ہے۔

### جو قبر کھل جائے اسے کس طرح بند کیا جائے

(سوال ۱ / ۳۰۲۰) پہاڑی ملک میں قبریں صندوق بنائی جاتی ہیں اور تختہ سال چھ ماہ میں گل کر ٹوٹ جاتے ہیں اور نعشیں اکثر کھل جاتی ہیں۔ یہ قبریں کیونکر بند کی جائیں آیا اوپر سے لکڑی لگا کر مٹی بھری جائے یا یوں ہی نعش پر مٹی ڈالی جائے۔

(۱) ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی دفن الميت ج ۱ ص ۸۳۵ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۴. ۱۲ ظفیر۔  
 (۲) ایضاً ط. س. ج ۲ ص ۲۳۳. ۱۲ ظفیر، (۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۰ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۴. ۱۲ ظفیر، (۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۵ ط. س. ج ۲ ص ۲۲۸۔

کثرت بارش والی جگہ میں تختہ کی جگہ پتھر

(سوال ۳۰۲۱/۲) چونکہ تختہ قبروں میں لگانے سے بوجہ کثرت بارش کے بہت جلد کھل جاتی ہیں تو بجائے تختوں کے پتھر کی سلیں لگانا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) (۱) بہتر یہ ہے کہ لکڑی یا پتھر رکھ کر مٹی ڈالی جائے۔ (۱) فقط۔

(۲) درست ہے۔ (۲) فقط۔

دفن کرنے کے بعد قبر بیٹھ جائے تو کیا کیا جائے

(سوال ۳۰۲۲/۱) اگر میت کو دفن کرتے ہوئے نصف قبر کی تیاری پر قبر بیٹھ جائے تو کیا کرنا چاہئے۔

مردہ رکھنے کے بعد قبر بیٹھ جائے تو کیا کیا جائے

(سوال ۳۰۲۳/۲) قبر میں مردہ کو رکھ کر مٹی دے کر تیاری کے وقت قبر بیٹھ جائے تو مردہ کو نکال کر دوسری قبر میں رکھا جائے یا کیا۔

(الجواب) (۱) پہلی صورت میں دوسری جگہ قبر کھودی جاوے یا اسی کو صاف کر کے درست کی جاوے اور دوسری صورت میں میت کو نہ نکالا جاوے اور سے مٹی درست کر دی جائے کیونکہ اخراج الميت عن القبر بعد الدفن اس وجہ سے درست نہیں ہے۔ كما في الدر المختار ولا يخرج منه بعد اهالة التراب الا الحق ادمي الخ۔ (۲) فقط۔

پرانی قبر میں مردہ کو دفن کرنا جائز ہے یا نہیں

(سوال ۳۰۲۴) پرانی قبر میں میت کو دفن کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) پرانی قبر جس میں نشان میت کا باقی نہ رہے اس میں دوسری میت کو دفن کرنا درست ہے۔ كما في الشامي وقال الريلعي ولو بلى الميت وصار تراباً جاز دفن غيره في قبره الخ باب الجنائز۔ (۳) فقط۔

دوسرے کے مکان میں جنازہ کو غسل دینا کیسا ہے

(سوال ۳۰۲۵) ایک مکان بنا ہوا تھا مگر دروازہ نہیں تھا۔ مکان کے قریب راستہ میں ایک دیوانی عورت مر گئی چند مسلمانوں نے اس کی میت اٹھا کر مکان مذکور کے اندر لحد کھود کر اور اس کو غسل و کفن دے کر لے گئے۔ اس فعل کی اجازت مالک مکان سے نہیں لی، یہ فعل کیسا ہوا۔ مالک مکان کو بہت ناگوار ہوا۔

(الجواب) یہ ایک ضروری کام سب مسلمانوں کے ذمہ فرض تھا، مالک مکان کی ناگواری نہایت بے موقع ہے اس کے مکان میں اس سے کیا نقص آگیا۔ فقط۔

(۲، ۱) ولا بأس باتخاذ تابوت ولو حجر او حديد له عند الحاجة كرخاوة الارض الخ وتحل العقدة الخ ويسوي اللبن عليه والقصب لا اجر المطبوخ والخشب لو حوله اما فوقه فلا يكره (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۶ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۴) ظفیر۔

(۳) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۹ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۷ ۱۲ ظفیر۔

(۴) ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب في دفن الميت ج ۱ ص ۸۳۵ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۳ ۱۲ ظفیر۔



عذر کی وجہ سے مردہ کو تابوت میں ڈال کر دفن کرنا اور بعد میں دوسری جگہ لے جا کر دفن کرنا کیسا ہے

(سوال ۳۰۲۶) اگر بوجہ عذر کے مردہ کو تابوت میں رکھ کر گھر میں دفن کرے اور بعد میں زائل ہونے عذر کے اس تابوت کو نکال کر دوسری جگہ دفن کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) دفن کے بعد میت کو یا اس کے تابوت کو قبر سے نکالنا درست نہیں ہے ولا یخرج منه بعد اہالة التراب الا لحق ادمی کان تكون الارض مغصوبة او اخذت بشفعة (۱) اور مختار۔

میت پر ہر شخص کتنی مٹی ڈالے

(سوال ۳۰۲۷) میت کو دفن کر کے ہر شخص کو کتنی مٹی ڈالنی چاہئے۔

(الجواب) اس میں کچھ تحدید نہیں ہے بہتر یہ ہے کہ تین دھوڑ مٹی ڈالے۔ (۲) فقط

مردہ کے جسم پر مٹی ڈال دینا خلاف سنت ہے

(سوال ۳۰۲۸) اس اطراف میں میت کو اس طرح دفن کرتے ہیں کہ ایک گڑھ تیار کر کے اس میں میت کو قبلہ رو سلا دیتے ہیں اور لحد یا شق وغیرہ نہیں کرتے بلکہ ویسے ہی مٹی ڈالتے ہیں ایسا کرنا کہاں تک درست ہے۔

(الجواب) در مختار میں ویلحد الخ قوله ویلحد لانه السنة الخ شامی۔ (۳) پس معلوم ہوا کہ لحد کھودنا سنت ہے اور لحد کے متعذر ہونے کی صورت میں شق ہونا چاہئے بلا لحد اور شق کے میت پر ایسے ہی مٹی ڈال دینا خلاف سنت ہے۔ پس جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ تارک سنت ہیں ان کو طریقہ سنت بتلا دینا چاہئے (۴) اور آئندہ کو نصیحت کرنی چاہئے کہ ایسا نہ کریں بلکہ طریقہ سنت کے موافق دفن کریں۔ جاہلوں کو احکام شریعت کی تعلیم کرنا علماء کے ذمہ ہے۔ یہ غفلت ان علماء کی ہے جنہوں نے ان کو طریقہ مسنونہ سے دفن کی تعلیم نہ کی ہو فقط۔

قبر پختہ کرنے اور قبہ بنانے کے متعلق شریعت کیا کہتی ہے

(سوال ۳۰۲۹) قبر کو پختہ بنانے اور ان پر قبہ وغیرہ بنانا احادیث سے ثابت ہے یا نہیں اور ایک بالشت کی برابر اگر بطور آثار بنا دی جائے تو اس میں کچھ حرج تو نہیں۔ حضور ﷺ کا روضہ مبارک کب سے بنایا گیا ہے۔ اور بنے ہوئے کو گرانا کیسا ہے۔

(الجواب) قبر کو پختہ بنانے اور اس پر کچھ بنا کرنے کی ممانعت حدیث شریف میں آئی ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ

ہیں نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تجصیص القبور وان یکتب علیہا وان یبنی علیہا۔ رواہ

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الجنائز ج ۱ ص ۸۳۹ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۷-۱۲  
(۲) ویستحب حیثہ من قبل راسہ ثلاثا (در مختار) حیثہ ای بیدیہ جمیعاً (ردالمحتار ج ۱ ص ۸۳۸ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۶)  
(۳) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۵ ۱۲ ظفیر (۴) وحضر قبرہ فی غیر دار مقدار نصف قامۃ فان زاد فحسن الخ ویسوی اللبن علیہ والقصب لا الا جرا لمطبوع والخشب لو حوله اما فوقہ فلا یکرہ الخ ویہال التراب علیہ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۵ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۳-۲۳۵ و صفة الشق ان تحفه حفیرۃ کالنہر وسط القبر و یبنی جانبہ باللبن او غیرہ ویوضع المیت فیہ ویسقف (عالمگیری مصری فصل سادس دفن ج ۱ ص ۱۵۵ ط.س. ج ۲ ص ۱۶۵-۱۶۶) ظفیر



مسلم۔ (۱) اور شامی میں نقل کیا ہے وقیل لا یکرہ البناء اذا کان المیت من المشایخ والعلماء والسادات الخ (۲) لیکن قبور کے انہدام کا حکم فقہار حمہم اللہ نے کہیں نہیں کیا اور بعض آثار سے ثبوت قبہ کا معلوم ہوتا ہے چنانچہ منقول ہے کہ حضرت عمرؓ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ السلام کی قبر پر پہنچے اور وہاں دو رکعت نفل پڑھی اور انہدام قبہ کا حکم نہیں فرمایا۔ لہذا یہ فعل انہدام قبات کا جس نے کیا اچھا نہ کیا اور قبر پر کوئی علامت رکھنا خود آل حضرت ﷺ کے فعل سے ثابت ہے۔ کم وردنی الصحاح۔ (۳) اور اثر حضرت عمرؓ سے معلوم ہوا کہ ان کے زمانہ میں بھی وجود قبہ کا تھا۔ والتفصیل فی کتب السیر۔ فقط۔

قبر کی سرہانے اور پاتانے بعض مخصوص آیتوں کا پڑھنا کیسا ہے

(سوال ۳۰۳۰) جب مردہ کو قبر میں رکھ دیتے ہیں اور قبر تیار ہو جاتی ہے اس وقت دو آدمی ایک مردہ کے سر کی طرف کھڑا ہو کر سورہ بقرہ کی اول کی تین آیتیں پڑھتا ہے اور انگلی سے اشارہ بھی کرتا ہے اور دوسرا پیروں کی طرف کھڑا ہو کر سورہ بقرہ کا اخیر رکوع پڑھتا ہے۔ اس کے پڑھنے سے مردہ کو کچھ ثواب ہوتا ہے یا نہیں۔ حدیث سے اس کا ثبوت ہے یا نہیں۔ انگلی سے قرب کی طرف اشارہ کرنا کیسا ہے۔ جو لوگ نہیں پڑھتے وہ مورد عتاب ہیں یا نہیں یعنی جو اس کے تارک ہیں وہ کچھ گنہگار ہیں یا نہیں۔

(الجواب) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ قبور کے سرہانے سورہ بقرہ کی اول کی آیتیں اور پیروں کی طرف سورہ بقرہ کی اخیر کی آیتیں پڑھنا مستحب ہے، شامی میں ہے وکان ابن عمر یستحب ان یقر اعلی القبر بعد الدفن اول سورة البقرة وخاتمها۔ (۴) اور مشکوٰۃ شریف میں اس روایت کو مرفوع کیا ہے آنحضرت ﷺ کی طرف پھر نقل کیا یہ بھی صحیح یہ ہے کہ روایت موقوف ہے لکن عمر پر (۵) بہر حال اس روایت سے اس فعل کا استحباب ثابت ہوا لیکن انگلی رکھنے کا قبر پر کچھ ثبوت نہیں ہے اور جب کہ یہ معلوم ہوا کہ یہ فعل مستحب ہے تو اگر کوئی نہ کرے تو موجب طعن و عتاب نہیں ہے۔ اور تارک گنہگار نہیں ہے۔ فقط۔

حاملہ عورت مر جائے تو کس طرح دفن کیا جائے

(سوال ۳۰۳۱) جب عورت حاملہ ہو جائے تو اس کو مع پچہ کے دفن کیا جاوے یا عورت کا پیٹ چاک کر کے پچہ کو نکالا جاوے۔

(الجواب) عورت حاملہ اگر مر جائے تو دیکھا جائے کہ اگر پچہ پورا ہے اور پیٹ میں زندہ ہے کہ حرکت کرتا ہے تو متوفیہ عورت کا پیٹ چاک کر کے زندہ پچہ کو نکال لیا جاوے، اور اگر پچہ میں ابھی جان ہی نہیں پڑی یا پڑی تھی مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ مر گیا زندہ نہیں اور کوئی حرکت اس میں نہیں ہے تو اس متوفیہ حاملہ کو مع پچہ کے دفن کر دیا

(۱) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۹ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۷ ۱۲ ظفیر.

(۲) ایضاً ط. س. ج ۲ ص ۲۳۷ ۱۲ ظفیر. (۳) أخرجه ابو داود باسناد جيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حمل حجراً فوضعه عند راس عثمان بن مظعون وقال اتعلم به قبر اخي وادفن اليه من مات من اهلي (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۹ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۸ ۱۲ ظفیر. (۴) ردالمحتار باب صلاة الجنائز تحت قول "ويستحب حثية" الخ ج ۱ ص ۸۳۸ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۷ ۱۲ ظفیر. (۵) فقد ثبت انه عليه الصلوة والسلام قراء اول سورة بقره عند راس ميت واخرها عند رجليه (ردالمحتار ج ۱ ص ۸۴۳ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۷ ۱۲ ظفیر.



جاوے در مختار میں ہے حامل ماتت و ولدھا حی یضطرب شق بطنھا من الا یسر ویخرج ولدھا ولو بالعکس وخیف علی الام قطع واخرج الخ۔ (۱)

دفن کی وصیت کا حکم کیسا ہے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ لاش کا لے جانا درست ہے یا نہیں (سوال ۳۰۳۲) میرے بھائی عرصہ سے بیمار تھے، مرض یہاں تک ترقی کر گیا کہ زندگی سے ناامیدی ہو گئی، ایسی حالت میں مریض نے یہ وصیت کی کہ مجھ کو میرے باغ میں دفن کرنا۔ میں حکیم کو لینے گیا تھا میری عدم موجودگی میں میرے بھائی کا انتقال ہو گیا۔ چونکہ میں موجود نہیں تھا اور میری کے اور بھائیوں نے مرحوم کو اس کی وصیت کے خلاف دوسری جگہ دفن کر دیا، اب میں اپنے بھائی کی قبر اکھاڑ کر اس کی نعش یا ہڈیاں جو کچھ ہو، بموجب اس کی وصیت کے باغ میں دفن کر سکتا ہوں یا نہیں اگر نہیں تو بروز قیامت مجھ سے وصیت کے بارے میں مواخذہ اور مجھے گناہ ہو گا یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں اس کی نعش یا ہڈیوں کو نکال کر باغ میں دفن کرنا درست نہیں ہے میت کی قبر کو اس وجہ سے ادھیڑنا اور کھودنا حرام ہے۔ (۲) ایسی وصیت کا کچھ اعتبار نہیں ہوتا۔ اور آپ پر کچھ گناہ دوسری جگہ دفن کرنے کی وجہ سے نہیں ہوا (۳) فقط۔

دفن کے بعد اذان درست نہیں

(سوال ۳۰۳۳/۱) مردے کو دفن کرنے کے بعد قبر پر اذان کہنا درست ہے یا نہ؟

بعد دفن تلقین درست ہے یا نہیں

(سوال ۳۰۳۴/۲) بعد دفن کے تلقین کرنا جائز ہے یا نہ اگر جائز ہے تو کس طرح

(الجواب) (۱) درست نہیں۔ کذا فی الشامی۔ (۴)

(۲) تلقین بعد الدفن کو فقہاء نے جائز رکھا ہے۔ (۵) فقط۔

عذاب قبر

(سوال ۳۰۳۵) عذاب قبر برحق ہے یا نہیں اور عذاب قبر کب ہوتا ہے۔

(الجواب) عذاب قبر برحق ہے اور اس وقت شروع ہو جاتا ہے جس وقت دفن کر کے واپس آتے ہیں۔ (۶) فقط۔

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۴۰ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۸، ۱۲ ظفیر۔  
(۲) واما نقله بعد دفنه فلا مطلقاً (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۴۰ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۹) ولا یخرج منه بعد اھالة التراب (الدر المختار علی هامش ردالمحتار ج ۱ ص ۸۳۹) ۱۲ ظفیر۔ (۳) اوصی بان یصلی علیہ فلان او یحمل بعد موته الی بلد اخر او یکفن فی ثوب کذا الخ فھی باطلۃ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الوصایا ج ۵ ص ۵۸۴ ط.س. ج ۲ ص ۶۶۶ ظفیر۔ (۴) فی الاقتصار علی ما ذکر من الوارد اشارۃ انہ لا یسن الا ذان عنداد خال المیت فی قبرہ کما ہو المعتاد الا ان وقد صرح ابن حجر فی فتاویہ بانہ بدعت (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۷ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۵) ظفیر۔ (۵) قال فی شرح المنیۃ الجمھور علی ان المراد محازۃ ثم قال وانما لا ینھی عن التلقین بعد الدفن لانه لا ضرر فیہ بل فیہ نفع الخ (ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی التلقین بعد الموت ج ۱ ص ۷۹۷ ط.س. ج ۲ ص ۱۹۱) ظفیر۔ (۶) وضغطة القبر حق الخ وعذابه ای ایلا مہ حق للکفار کلھم اجمعین و بعض المسلمین ای عصاة المسلمین فقد ورد ان القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النیران رواہ الترمذی (شرح فقہ اکبر ص ۱۲۲) ۱۲ ظفیر۔

## بعد دفن دعا

(سوال ۳۰۳۶) میت کے لئے دعا کرنا کہ جواب منکر نکیر میں ثابت قدم رہے اور تخفیف کے لئے کلمہ پڑھنا بعد دفن کے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ جائز ہے کلمہ پڑھتے رہیں اور میت کے لئے جواب منکر و نکیر میں ثلاث قدم رہنے کی دعا کرتے رہیں۔ (۱) فقط۔

اگر کسی گھر میں ہندو مسلمان جل کر مر جائیں اور تمیز نہ رہے تو کیا کیا جائے  
(سوال ۳۰۳۷) ایک گھر میں دس پانچ ہندو اور دس پانچ مسلمان تھے، آگ لگ کر سب جل گئے اور کوئی نشانی ایسا نہیں جو پہچانا جائے۔ اب کیا کرنا چاہئے۔

(الجواب) اگر مسلمان زیادہ تھے تو سب مردوں کو مسلمانوں کی طرح کفن دے کر نماز پڑھے جائے اور نماز میں صرف مسلمانوں کی نیت کی جائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کئے جائیں اور اگر کافر زیادہ تھے تو بھی یہی معاملہ کیا جائے مگر مقابر مشرکین میں دفن کئے جائیں۔ اور اگر کسی مستقل علیحدہ جگہ میں ان کا قبرستان بنادیا جائے تو احتیاط ہے۔ (۲) (در مختار باب غسل میت)

ہندو مسلمان جو ایک مکان میں جل جاویں۔

(سوال ۳۰۳۸) ایک مکان میں ہندو اور مسلمان جل جاویں تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کو آپ نے لکھا ہے، مگر ہندو کہتے ہیں کہ ہمارے مردے ہم کو دو تو کیا کرنا چاہئے۔

(الجواب) ہندو اگر کہتے ہیں تو ان سے کہہ دیا جاوے کہ وہ پہچان کر اپنے مردوں کو لے جاویں۔ فقط۔

شیعوں اور یہجڑوں کے قبرستان میں تدفین

(سوال ۳۰۳۹) جوزمین گورستان کی قیمت دے کر بر مذہب و فرقہ اختیار تدفین کار کھتا ہے اس میں معزز حنفی کو دفن کرنا جہاں شیعہ یہجڑے وغیرہ وغیرہ دفن ہوں کیسا ہے۔

(الجواب) بہ ضرورت درست ہے لیکن اگر قرب صالحین کا نصیب ہو سکے تو یہ اچھا ہے۔ (۳) فقط۔

بچہ والدین کے تابع ہوتا ہے

(سوال ۳۰۴۰) زید کو شیعہ سمجھ کر اس کا مردہ گورستان میں دفن نہ ہونے دینا۔ مردہ زید کا صرف تین سال کا تھا وہ معصوم تھا لیکن اگر معصوم تھا تو اس کے دفن میں کیا حرج تھا۔

(الجواب) ایسا بچہ تابع اپنے والدین کے سمجھا جاتا ہے۔ اگر والدین میں سے اس کے کوئی بھی مسلمان اور سنی ہو تو

(۱) ويستحب حثیه من قبل راسه ثلاثا وجلس ساعة بعد دفنه لدعاء وقراءة بقدر ما ينحر الجزور ويفرق لحمه (در مختار) لما في سنن أبي داود كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت ووقف على قبره وقال استغفروا اخيكم واسألوا الله الثبوت فانه الآن يسئل (ردالمحتار باب الجنائز ط. س. ج. ۲ ص ۲۳۶)۔

(۲) اختلط موتانا بكفار ولا علامة اعتبار الا كثر فان استو واغسلوا واختلف في الصلاة عليهم ومحل دفنهم كدفن زمية حبلی من مسلم قالوا والا حوط دفنها على حدة (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۰۵ ط. س. ج. ۲ ص ۲۰۱) ظفیر۔ (۳) والا فضل الدفن فی المقبرة التي فيها قبور الصالحين (عالمگیری مصری ج ۱ ص ۱۵۶ فصل فی الدفن ط. س. ج. ۲ ص ۱۶۶ ۱۲ ظفیر)۔



بچہ کو بھی مسلمان سنی کہا جاوے گا۔ (۱) فقط۔

مزارات قبے بنانا اور اندرون مکان دفن کرنا کیسا ہے

(سوال ۳۰۴۱) مزارات سلاطین و اولیاء کرام پر جو قبے تعمیر ہیں موافق کتاب کے ہیں یا ان میں کچھ کلام ہے۔ اگر باتباع قبہ مزار پر انوار آنحضرت ﷺ کے بزرگوں کے مزار پر قبے قائم کریں تو جائز ہو گا یا ناجائز اور میت کو یا کسی بزرگ کو اندرون مکان مسقف دفن کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) قبہ بنانا یا مکان میں دفن کرنا سوائے انبیاء کے اور کسی کو جائز نہیں شامی جلد اول ص ۶۶۰ ولا ینبغی ان یدفن المیت فی الدار ولو کان صغیراً لاختصاص هذه السنة بالا نبیاء الخ ویہال التراب علیہ وتکرہ الزیادة علیہ من التراب لا نه بمنزلة البناء۔ (۲) لما فی صحیح مسلم عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحصص القبر والقبروان ینی علیہ۔ (۳)

قبر کی حفاظت کی غرض سے چہار دیواری بنوانا کیسا ہے

(سوال ۳۰۴۲) اگر کسی بزرگ کا مزار مبارک ایسی جگہ پر واقع ہو کہ وہاں پر راستہ عوام الناس و حیوانات وغیرہ ہو ایسی صورت میں اگر اس کی حفاظت کے لئے چہار طرف دیوار پختہ بنوا دی جائے یا جنگلہ بنوا دیا جائے اس طور سے کہ اس کے چاروں کونوں پر ستون پختہ ہو جائیں اور درمیان میں لکڑی لگ جائے تو یہ دونوں صورت جائز ہیں یا نہیں، اگر جائز ہے تو کون سی صورت اولیٰ ہے۔ اور دیگر ضروریات کی وجہ سے اس کے چہار طرف فرش پختہ بھی بنوانا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) شامی میں ہے وعن ابی حنیفۃ یکرہ ان ینی علیہ بناء من بیت اوقبة او نحو ذالک لما روی جابر نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تجصیص القبور وان یکتب علیہا وان ینی علیہا رواہ مسلم وغیرہ انتہی (۴) پس قبر کے گرد چہار دیواری پختہ یا چوبوترہ پختہ یا ستون بنانا مکروہ ہے۔

قبر میں کیچڑ بنوا کر دفن کرنا غلط ہے

(سوال ۳۰۴۳) ایک مسلمان میت کی قبر کے اندر یعنی لحد میں پانی ڈالا گیا اور پھر مٹی ڈال کر لت پت کر دیا تب اس میں چٹائی ڈال کر میت کو لٹایا قاضی صاحب کہتے ہیں کہ اس طرح دفن کرنے سے قبر کا حساب کتاب نہیں ہوتا، شرعاً قاضی کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) قاضی صاحب کا خیال غلط ہے اس کی کچھ ضرورت نہیں ہے کہ لحد میں گارا کر کے اور اس پر چٹائی بچھا کر میت کو رکھا جاوے اور اس طریق کو یوں سمجھنا کہ اس طرح دفن کرنے سے حساب و کتاب میت سے کچھ نہیں ہوتا بالکل بے اصل بات ہے اور جہالت کا خیال ہے اور اس کا کچھ ثبوت نہیں ہے اور اس عقیدہ سے بطریق مذکور دفن کرنا درست نہیں ہے۔ فقط۔

(۱) والو لدیتع خیر الا بوبن دینا (الدرا المختار علی ہامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۴۱ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۹ ۱۲ ظفیر۔ (۲) الدرا المختار علی ہامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۶ ط.س.ج ۲ ص ۲۳۵ ۱۲ ظفیر۔ (۳) مشکوٰۃ باب دفن المیت ص ۱۴۸ ۱۲ ظفیر۔ (۴) ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی دفن المیت ج ۱ ص ۸۳۹ ط.س.ج ۲ ص ۲۳۷ ۱۲ ظفیر۔

بلا رضامندی کسی غیر کی ملکیت میں مردہ دفن کرنا نہیں چاہئے

(سوال ۳۰۴۴) جو ایک گاؤں ملکیت زمینداری ہے اس میں مردہ دفن کرنا بلا قیمت کے جائز ہے یا نہیں، اور حاکم حکم دیتا ہے کہ مردہ بلا قیمت دفن کرو، زمیندار رضامند نہیں تب بھی بلا قیمت رکھنا حرام جائز ہے یا نہیں۔ اگر چند زمیندار رضامند ہیں اور چند رضامند نہیں تب بھی بلا قیمت دفن کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) جن کی ملکیت ہے ان کی اجازت اور رضامندی سے دفن کر سکتے ہیں۔ جو لوگ رضامند ہیں وہ اپنے حصہ میں اس زمین کو لگا کر اس کام کے لئے دیویں تاکہ پھر کسی کو گنجائش انکار کی نہ رہے۔ حکام یہ کام کر سکتے ہیں کہ ان زمینداروں کا حصہ علیحدہ کر دیویں جو کہ رضامند ہیں اور اس میں اموات دفن کئے جاویں۔ فقط۔

مٹی ہوئی قبر کو تازہ کرنا کیسا ہے

(سوال ۳۰۴۵) مولانا عبدالرحمن صاحب نے عارضہ طاعون میں رحلت کی، ۲۲ صفر سن ۱۳۳۶ھ میں۔ اب مولوی صاحب کے والد نے قبر کھدوائی اور کہا کہ نہ کفن ہے نہ ہڈی ہے۔ از سر نو خالی قبر بنا کر تیار کر دی آیا خالی قبر پر فاتحہ پڑھنا درست ہے یا نہ۔ ڈیڑھ سال میں مردہ کی کیا حالت ہو جاتی ہے۔ ایسا کرنے میں کچھ گناہ تو نہیں ہے۔

(الجواب) یہ ظاہر ہے کہ اس قدر عرصہ تک مردہ کی ہڈی اور جسم اور کفن کہاں رہ سکتا ہے، سب خاک ہو جاتا ہے اور چونکہ قبر مولوی صاحب کی وہی تھی جس میں وہ دفن ہوئے تھے اگرچہ وہ خاک ہو گئے تو اس کی نشانی کی تجدید بغرض علامت اور سلام و فاتحہ خوانی کے درست ہے (۱) فقط۔

حیات النبی اور تجہیز و تکفین میں تطبیق

(سوال ۳۰۴۶) آنحضرت ﷺ کا حیات ہونا مسلمات اہل سنت و جماعت سے ہے پھر قبض روح و تجہیز و تکفین و تدفین وغیرہ امور منافی حیات معلوم ہوتے ہیں۔ اگر حیات انبیاء مثل حیات شہداء عند اللہ ہونا کہا جاوے تو مانین کیا فرق ہوگا۔

(الجواب) انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات شہداء کی حیات سے بھی اقویٰ و اتم ہے اور مراد اس حیات سے حیات دنیاوی ظاہری نہیں ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَنک میت وَاَنْھُمْ یَتَوْن۔ لہذا احکام اموات ظاہریہ سبب پر جاری ہوتے ہیں۔

اس مسئلہ کی پوری تحقیق ”آب حیات“ مصنفہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ، میں مذکور ہے اس کو دیکھ لیں۔

مرنے کے وقت کا اعتبار

(سوال ۳۰۴۷) ایک شخص کا انتقال بوقت عصر ہو اور رات کو گیارہ بجے دفن کیا اس کو کون سے دن گن سکتے ہیں۔ (الجواب) منشاء رسول معلوم نہیں ہوا اگر مثلاً اس قسم کا جھگڑا ہے کہ ثواب جمعہ کا ملتا ہے یا نہیں تو یہ مرنے پر



ہے یعنی مرنے کے وقت کا اعتبار ہے۔ (۱) اور مردہ کے دن و رات کو عدد وغیرہ کے لئے شمار کرنا جائز ہے جس وقت انتقال ہوا ہے وہی وقت شمار ہوگا۔ اور سویم، چہارم، دسویں کے لئے شمار کرنا گناہ ہے۔ فقط۔

مسلمان بھنگی کی مسجد میں حاضری اور ان کے لئے نماز جنازہ اور ان کا قبرستان میں کفن و دفن (سوال ۳۰۴۸) کلمہ گو حلال خور کو مسجد میں نماز کے لئے آنے دینا چاہئے یا نہیں اور ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور جنازہ میں شریک ہونا اور اپنے قبرستان میں دفن کرنا چاہئے یا نہیں، اور ان کو دعوت دینا اور ان کے یہاں دعوت کھانا اور اگر وہ لوگ صاف ستھرے ہیں تو ان کو اپنے ساتھ دسترخوان پر بٹھلا کر کھلا سکتے ہیں یا نہیں۔

(الجواب) اس کو مسجد میں آنے سے روکنا نہ چاہئے۔ اور اس کے جنازہ کی نماز پڑھنی چاہئے۔ اور شریک جنازہ ہونا اور کرنا چاہئے، (۲) اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا چاہئے اور ان کی دعوت قبول کرنا اور کھانا درست ہے اور ان کو اپنے گھر کھانا اور ان کی دعوت کرنا جائز ہے اور جب کہ ہاتھ ان کے پاک و صاف ہوں تو اپنے ساتھ دسترخوان پر ان کو کھانا کھانا جائز ہے۔ (۲) اور یہ جملہ امور فقہ و حدیث سے ثابت ہیں۔ فقط۔

ایسا لڑکا جس کا باپ مسلمان اور ماں غیر مسلمہ ہو مر جائے تو کیا حکم ہے (سوال ۳۰۴۹) ایک لڑکا عمر یک سالہ جس کا باپ مسلم اور ماں غیر مسلمہ ہے انتقال کر گیا اس کو قبرستان اہل اسلام میں دفن کر سکتے ہیں یا نہیں۔

(الجواب) وہ لڑکا مسلمان ہی سمجھا جائے گا لان الولد يتبع خیر الابوين۔ (۲) لہذا اس کو مقبرہ اہل اسلام میں ہی دفن کرنا چاہئے۔ فقط۔

قبر میں اتارنے کے بعد کھانا ثابت نہیں

(سوال ۳۰۵۰) میت کو لب گور یا قبر میں اتارنے کے بعد کفن کھول کر و ثاء وغیرہ کو صورت دیکھنا ثابت ہے یا نہ۔ (الجواب) ثابت نہیں ہے۔ (۵) فقط۔

قبر میں پیر کی شاخ ڈالنی

(سوال ۳۰۵۱/۱) مردہ کو دفن کرنے کے بعد مردہ کے سینہ کے برابر قبر کے اوپر پیر کی ڈالی گاڑ دینا درست ہے یا نہیں۔

(۱) سوال مذکور میں عصر کے وقت کا اعتبار ہوگا۔ ابتداء العدة فی الطلاق عقیب الطلاق وفي الوفاة عقیب الوفاة (عالمگیری مصری جلد اول باب العدة ج ۱ ص ۴۷۵ ط.س. ج ۲ ص ۵۳۱) ظفیر۔ (۲) ارشاد ربانی ہے، انما المؤمنون اخوة اور ان اکرمکم عند الله اتقاکم (الحجرات۔ ۲)۔ (۳) ردالمحتار باب صلاة الجنائز تحت قوله کصی سبی مع احد ابویہ ج ۱ ص ۸۳۱ ط.س. ج ۲ ص ۲۲۹) ۱۲ ظفیر۔ (۴) قال الله تعالى ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان يذكر فيها الخ (بقرہ) وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا علی کل برو فاجر (شرح فقہ اکبر) وفي الدر المختار علی هامش ردالمحتار . وهي فرض علی کل مسلم خلا اربعة بغاة وقطاع طريق الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۴ ط.س. ج ۲ ص ۲۱۰) ظفیر۔ (۵) البتہ کفن کرے بند کھول دینے کی اجازت ہے وتحل العقدة لا ستغنا عنها (در مختار) لانها تعقد لخوف الا انتشار عند الحمل (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۷ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۶) ظفیر۔



## قبر کی دیوار پر کلمہ شہادت

(سوال ۳۰۵۲/۲) مردہ کو قبر میں رکھنے سے پہلے قبر کی دیواروں میں کلمہ شہادت انگلی شہادت سے لکھ دینا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) (۱) درست ہے۔ (۱) فقط۔

(۲) غیر سیاہی وغیرہ کے اگر صرف انگلی سے اشارہ کروے اس طرح کہ نشان دیواروں پر حروف کا نہ ہو تو کچھ حرج نہیں ہے اور شامی میں ہے نقلاً عن فوائد السروجی ان مما یکتب علی جبهة الميت بغیر مداد بالمسبحة بسم الله الرحمن الرحيم وعلى الصدر لا اله الا الله محمد رسول الله الخ۔ (۲) یعنی میت کی پیشانی پر انگشت مسجدہ سے بدون سیاہی کے بسم الله الرحمن الرحيم اور سینہ پر لا اله الا الله محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لکھ دینے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ پس یہ جسبت دیواروں پر لکھنے کے اولیٰ ہے فقط۔

جہاں سکھ عیسائی دفن ہوتے ہوں مسلمان کو دفن کرنا کیسا ہے

(سوال ۳۰۵۳) ایسے قبرستان میں کہ جہاں ہندو مسلمان، سکھ، عیسائی دفن ہوتے ہیں مسلمانوں کا دفن کرنا اور نماز جنازہ وہاں پڑھنا جائز ہے یا نہیں بصورت عدم جواز مکروہ ہے یا حرام۔

(الجواب) مسلمان میت کو ایسے قبرستان میں جہاں ہندو سکھ عیسائی بھی مدفون ہوں اچھا نہیں ہے یعنی مکروہ ہے جب کہ دوسری جگہ علیحدہ دفن کرنے کی مل سکتے اور اگر مجبوری ہو کہ سوائے قبرستان مذکور کے جو کہ مخلوط ہے اور کوئی جگہ دفن کی نہیں ہے اور خالص مسلمانوں کا قبرستان وہاں نہیں ہے تو بہ مجبوری اسی قبرستان مذکور میں دفن کر دیا جاوے اور نماز جنازہ پڑھنا بھی وہاں مکروہ ہے۔ لیکن اگر وہ کوئی جگہ صاف ہو کہ جہاں نشان قبور کے نہ ہوں اور آگے قبلہ کی طرف کوئی قبر نہ ہو تو نماز جنازہ وغیرہ وہاں درست ہے۔ شامی میں ہے۔ ولا باس بالصلوة فیہا اذا كان فیہا موضع اعد للصلوة وليس فیہ قبر ولا نجاسة كما فی الخانية ولا قبله الى قبر حلیہ۔ (۲) فقط۔

بعد دفن میت لوگوں کو نصیحت درست ہے یا نہیں

(سوال ۳۰۵۴) فتح الباری میں حضرت انس کی روایت ہے عن انس رضی الله تعالیٰ عنہ قال اتی النبی صلی الله علیہ وسلم بجنازة فلما قام یکبر سال صلی الله علیہ وسلم هل علی صاحبکم دین قالو انعم دینار ان فعلد النی صلی الله علیہ وسلم قال صلوا علی صاحبکم فقال علی رضی الله عنہ دینہ علی رھانک كما فککت رھا أخیک انه لیس من میت بموت وعلیہ دین الا وهو مر تھن بدینہ ومن فک رھان میت فک الله رھا نه يوم القيامة فقال بعض القوم یا رسول الله هذا لعلی خاصة ام للمسلمین عامة قال بل للمسلمین عامة۔ اس حدیث سے بعد نماز قبل دفن اس جگہ دعاء کرنی اور وعظ اور نصیحت و تعلیم و تعلم مخاطبین موجودین سنت ہے یا نہیں۔

(۱) اگر اس سے کوئی فائدہ پیش نظر ہو ۱۲ ظفیر۔

(۲) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۴۷ و ج ۸۴۸ ط.س. ج ۲ ص ۱۲۰۲۴۷ ظفیر۔

(۳) ردالمحتار کتاب الصلوة قبیل مطلب تکرہ الصلوة فی الكنيسة ج ۱ ص ۳۵۳ ط.س. ج ۲ ص ۱۲۰۳۸۰ ظفیر۔



(الجواب) تعلیم مسائل دین میں کسی وقت بھی کچھ روک نہیں ہو سکتی لیکن دعا بعد صلوٰۃ الجنائز بہنیت موسومہ اس سے کسی طرح ثابت نہیں ہے اور ایجاد و اختراع و التزام مالا یلزم ہے اور ثابت نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعد صلوٰۃ جنازہ دعا کی ہو (۱)۔ فان صلوٰۃ الجنائز هو الدعاء للمیت وفيها دعاء جامع ماثور لا يساويه دعاء فقط۔

### دفن میت کے بعد دعا

(سوال ۳۰۵۵) بعد فراغ دفن میت رسم عام ہے کہ جملہ حاضرین کھڑے ہو کر فاتحہ بہ سبط الیدین پڑھتے ہیں یہ رسم مسنون ثابت بالحدیث ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس بارہ میں حدیث شریف میں اس قدر وارد ہے وعن عثمان قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه وقال استغفروا لا خيكم واسئلوا الله له الثبت فانه الآن يسئل رواه ابو داود وغيره (۲)۔

### مردہ کی قبر میں کس طرح لٹائیں

(سوال ۳۰۵۶) شامی وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ میت کو قبر میں دائیں کروٹ قبلہ رخ لٹائیں حالانکہ یہاں تعامل اور توارث یہ ہے کہ چپ لٹا کر قبلہ رخ کر دیتے ہیں۔ دریافت طلب دو امر ہیں۔ اول یہ کہ تعامل وہاں کیا ہے، دوم یہ کہ اگر تعامل صحیح ہے تو اس کا ثبوت کیا ہے۔

(الجواب) تعامل یہاں بھی ایسا ہی ہے کہ چپ لٹا کر قبلہ کی طرف کر دیا جاتا ہے ہدایہ میں ہے ویوجه القبلة بذلك امر رسول الله صلى الله عليه وسلم (۳) اور تنویر الابصار متن در مختار میں ہے ویوجه لکھا اور در مختار میں یہ لفظ بڑھایا ہے وینبغی کونہ علی شقہ الا یمن۔ (۴) لفظ ویوجه لکھا ہے صرف یہی ثابت ہوتا ہے کہ چہرہ قبلہ کی طرف متوجہ کیا جائے خواہ کروٹ دے کر یا بلا کروٹ کے اور جس حدیث سے اس بارہ میں استدلال کیا گیا ہے اس کے الفاظ بھی اس پر دال ہیں کہ منہ قبلہ کی طرف ہونا چاہئے کیونکہ اس میں یہ لفظ ہے قبلتکم احياء او امواتاً (۵) یعنی خانہ کعبہ کو قبلہ احياء و اموات کا فرمایا۔ اس وجہ سے میت کا منہ قبلہ کی طرف ہونا چاہئے باقی تمام میت کو داہنی کروٹ پر کرنا اس میں شک نہیں کہ یہ عمدہ ہے کما صرح بہ الفقہاء۔ لیکن اگر منہ قبلہ کی طرف ہو جاوے اور داہنی کروٹ پر لٹانا مشکل ہو تو یہ توجہ الی القبلة یعنی منہ قبلہ کی طرف کر دینا بھی کافی معلوم ہوتا ہے۔ فقط۔

(عالمگیری میں بھی دائیں کروٹ پر لٹانے کی صراحت موجود ہے ویوضع فی القبر علی جنبہ الا یمن مستقبل القبلة . عالمگیری مصری الباب الحادی والعشرون ج ۱ ص ۱۵۵) ظفیر۔

(۱) ویدعو بعد الثالثة الخ ویسلم بلا دعاء بعد الرابعة (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجنائز ج ۱ ص ۸۱۷ ط.س.ج ۲ ص ۲۱۲-۲۱۳) ۱۲ ظفیر۔

(۲) مشکوٰۃ باب اثبات عذاب القبر فصل ثانی ص ۲۶ ۱۲ ظفیر غفر له الله ذنوبه والجلی۔

(۳) ہدایہ باب الجنائز ج ۱ ص ۱۶۲ ۱۲ ظفیر۔

(۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجنائز . مطلب فی دفن المیت . ط.س.ج ۲ ص ۲۳۶ ۱۲ ظفیر۔

(۵) ردالمحتار باب الجنائز مطلب فی دفن المیت تحت قوله ویوجه اليها وجوبا . ط.س.ج ۲ ص ۲۳۶ ۱۲ ظفیر۔



شیعوں کو ممبر بنانا اور قبرستان میں دفن کرنا کیسا ہے

(سوال ۳۰۵۷) مقام ٹیلہ ملک برما میں انجمن مسلم کمیٹی قائم ہے جس کے اغراض و مقاصد میں ابھی صرف انتظام تجہیز و تکفین میت مسافرین و نادار مسلمان ہے، جس میں پانچ ممبر ہیں اس میں اثنا عشری ہیں کیا ایسے شخص کو ممبر بنانا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے یا نہیں۔ فتاویٰ مولانا عبدالحی اور فتاویٰ مولانا عبدالشکور صاحب میں لکھا ہے کہ شیخین کو گالی دینے سے کفر لازم نہیں آتا، کیا یہ ٹھیک ہے۔

(الجواب) شیخین کو سب و شتم کرنے والے روافض کو بہت سے فقہاء نے کافر لکھا ہے (۱) اور جو روافض حضرت عائشہ صدیقہ کے افک کے قائل ہیں یا حضرت ابو بکر صدیق کے صحابیت کے منکر ہیں یا حضرت علی کی الوہیت کے قائل ہیں وہ باتفاق کافر ہیں۔ درمختار میں (۲) شامی پس ایسے روافض کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے اور ممبر بنانا ان کو درست نہیں ہے۔ فقط۔

شیعوں کی تدفین مسلمانوں کے قبرستان میں اور ان کی نماز جنازہ درست ہے یا نہیں

(سوال ۳۰۵۸) اگر شیعہ اثنا عشری فرقہ کی میت لاوارث ہو تو ہم اس کو انجمن کے روپیہ سے جو اسی کام کے لئے ہے تجہیز و تکفین کر سکتے ہیں اور اپنے قبرستان میں اس کو دفن کر سکتے ہیں۔ اور شیعہ اثنا عشری سے انجمن میں چندہ لے سکتے ہیں اور اس کو ممبر بنا سکتے ہیں یا نہیں۔

(الجواب) روافض کا وہ فرقہ جو بسبب سب شیخین و تکفیر صحابہ کافر ہے۔ ان کی تجہیز و تکفین میں امداد کرنا اور ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا درست نہیں ہے اور ان سے بالکل متارکت اور مقاطعت کی جاوے تاکہ ان کو تنبیہ ہو اور وہ سنی بن جاویں۔ (۳) فقط۔

قبر میں کنکریاں رکھوانے کا رواج غلط ہے

(سوال ۳۰۶۹) یہاں عام دستور ہے کہ میت کے ساتھ قبر میں کنکریاں رکھتے ہیں اس غرض سے کہ میت منکر نکیر کو یہ جواب دے کہ دیکھو میرے وارثوں نے میرے لئے اس قدر قرآن شریف پڑھوائے ہیں اور ہم بخشے گئے، تم جاؤ۔ اس کی کچھ اصل ہے یا نہیں۔

(الجواب) کنکریوں کے رکھنے کا کچھ ثبوت نہیں ہے اور یہ بدعت ہے۔ (۴) اور جو خیالات کنکریوں کے رکھنے میں کر رکھے ہیں یہ جہالت کی باتیں ہیں اس سے کچھ نفع نہیں ہے۔

(۱) وقد ذکر فی کتب الفتاویٰ ان سب الشیخین کفر، و کذا نکار امتہما کفر (شرح فقہ اکبر ج ۱ ص ۱۸۸) ظفیر۔  
(۲) وبہذا ظہر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الا لہویۃ فی علی وان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبۃ الصدیق ۱؎ ویقذف السیدۃ الصدیقۃ ۱؎ فهو کافر لمخالفة القواطع المعلومۃ من الدین بالضرورۃ (رد المحتار . کتاب النکاح فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۹۸ ط. س. ج ۳ ص ۴۶) ظفیر غفر اللہ الصمد۔  
(۳) وبہذا ظہر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الا لہویۃ فی علی وان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبۃ الصدیق ۱؎ او یقذف السیدۃ الصدیقۃ ۱؎ فهو کافر لمخالفة القواطع المعلومۃ من الدین بالضرورۃ الخ (رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۹۸ ط. س. ج ۳ ص ۴۶)۔  
(۴) من احدث فی حرمنا هذا مالیس منه فهو رد متفق علیہ (مشکوٰۃ باب الاعتصام ص ۲۷ ظفیر۔



مردہ کو دفن کرنے کے بعد پھر نکالنا درست نہیں ہے

(سوال ۳۰۶۰/۱) ایک مردہ کو ایک جگہ امانت کر کے دفن کیا بعد چند روز کے وہاں سے نکال کر اور جگہ لے گئے اور دفن کر دیا یہ صورت ہندہ کی نگاہ سے نہیں گذری، مہربانی فرما کر تحریر فرمادیں کہ یہ صورت کون سی کتاب میں ہے اور یہ صورت درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) دفن کرنے کے بعد شرعاً نکالنا میت کا قبر سے اور دوسری جگہ دفن کرنا درست نہیں ہے، جیسا کہ درمختار میں ہے ولا ینخرج منه بعد اہالۃ التراب الخ۔ (۱) اس کا حاصل یہ ہے کہ دفن کرنے کے بعد میت کا نکالنا درست نہیں ہے اور یہ حکم عام ہے اس سے کہ امانتاً دفن کیا جاوے یا نہیں اور امانتاً دفن کرنا شریعت سے ثابت نہیں۔

مسجد کے باہر قبلہ کی طرف قبرستان بنانا درست ہے یا نہیں

(سوال ۳۰۶۱/۲) مسجد کے باہر قبلہ کی طرف دس یا بارہ ہاتھ کے اندر قبرستان جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) مسجد کی دیوار غریبی سے باہر جو زمین مسجد سے اور مسجد کے اوقاف سے خارج ہے اس میں قبر کرنا ممنوع و مکروہ نہیں ہے۔

بائس پر بوریا ڈال کر مٹی ڈالنا درست ہے

(سوال ۳۰۶۲) میت کو قبر میں رکھ کر اس پر بوریا ڈال کر مٹی ڈالنا جائز ہے یا نہیں۔ اور ہدایہ میں ہے ولا باس بالقصب وفي الجامع الصغير ويستحب اللبن والقصب لا نه صلى الله عليه وسلم جعل على قبره طن۔ لفظ طن کے کیا معنی ہیں۔

(الجواب) یہ صورت دفن کی صحیح ہے اور طن کے معنی خرقة من القصب ہے۔ قاموس قال في الدر المختار ويسوي اللبن عليه والقصب لا الا جرا لـخ (درمختار) ونصوا على استحباب القصب فيها كاللبن شامی جنائز (۲) فقط۔

جذامی کی لاش کہاں دفن کی جائے

(سوال ۳۰۶۳/۱) جذامی کی نعش مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کی جائے یا علیحدہ،

جذامی کی لاش جلانا جائز نہیں

(سوال ۳۰۶۴/۲) اور اس کو نمک ڈال کر جلایا جائے یا نہیں۔

(الجواب) (۱) مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنی چاہئے۔ (۲)

(۱) الدر المختار علی ہادش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۷ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۶. ۱۲ ظفیر.

(۲) دیکھئے ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۷ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۶. ۱۲ ظفیر.

(۳) اس لئے کہ یہ بھی مسلمان ہے، پھر سوچنا چاہئے کہ وہاں مردوں میں بھی جذام مرض متعدی بن کر پھیلے گا؟ جب یہ بات نہیں ہے تو پھر یہ مشرکانہ تو ہم کے سوالور کیا ہو سکتا ہے۔ اسی طرح جلانے کی بات مشرکانہ رسم کا تاثر ہے۔ مسلمان کے لئے دفن کرنا ہے واللہ اعلم ۱۲ ظفیر.

(۲) یہ حکم شرعاً نہیں ہے بلکہ مثل دیگر اموات اہل اسلام کے اس کو بھی دفن کیا جائے۔ (۱)  
قبر پر مکان کی صورت نہ بنانا درست نہیں

(سوال ۳۰۶۵) ایک قبر کا ٹین ہوا سے اڑ گیا جو قبر مذکور کی حفاظت کے لئے تھا تا کہ برف اور بارش سے محفوظ رہے۔ اب دوبارہ وہی ٹین اس قبر پر ڈلوانا جائز ہے یا نہیں، یا اس ٹین کو کسی مسجد وغیرہ میں لگا دینا جائز ہے یا نہیں۔  
(الجواب) قبر وغیرہ پر بناء کی چونکہ ممانعت ہے اس لئے پھر اس ٹین کو قبر پر قائم نہ کیا جائے بلکہ جس نے وہ ڈالا تھا وہ اسی کی ملک ہے وہ جہاں چاہے اس کو لگا سکتا ہے اور کام میں لا سکتا ہے۔ (۲) فقط۔

دریادہ ہونے والی لاش نکال کر دوسری جگہ دفن کرنا

(سوال ۳۰۶۶) اگر قبر دریادہ ہو جاوے تو میت کو اس میں سے نکال کر دوسری جگہ دفن کرنا جائز ہے یا نہیں۔  
(الجواب) در مختار میں ہے ولا ینخرج منه بعد اہالة التراب الا الحق ادمی، کان تکون الارض مغصوبة او اخذت بشفعة الخ۔ (۳) پس معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ فی السؤال میں میت کا نکالنا درست نہیں ہے۔  
دفن کرنے کے بعد سورہ بقرہ کا اول و آخر کس طرح پڑھا جائے  
(سوال ۳۰۶۷) دفن کرنے کے بعد اول سورہ بقرہ اور آخر سورہ مذکور کا پڑھنا جو مسنون ہے جہر سے پڑھا جائے یا بلا جہر۔

(الجواب) بلا جہر پڑھا جائے۔ فقط۔

بزرگ کی قبر پر پختہ چہار دیواری بنانا درست نہیں

(سوال ۳۰۶۸) ایک بزرگ فوت ہوئے ان کی قبر پر چہار دیواری پختہ و نیز ایک مکان پختہ چھوٹا بنا دیا جاوے یا نہیں۔ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ بنوانا نہیں چاہئے کیونکہ اس طرح شاید بدعت ہونے لگے۔  
(الجواب) پختہ چہار دیواری قبر پر بنوانا جائز نہیں ہے۔ (۴) اور یہ خیال صحیح ہے کہ رفتہ رفتہ کچھ بدعات وہاں ہونے لگیں گی اور بانی کو بھی گناہ کا حصہ ملے گا۔ فقط۔

(۱) وعن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كسر عظم الميت كسر حيارواه مالك وابوداود ابن ماجه (مشکوٰۃ باب الدفن ص ۱۴۹) قال الطيبي اشارة الى انه لا يهان الميت كما لا يهان السخي الخ وقد اخرج ابن ابي شيبة عن ابن مسعود اذى المؤمن في موته كاذاه في حياته ذكره في المرقاة (حاشية مشکوٰۃ ص ۱۴۹) اس سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان لاش کا جلا نا درست نہیں ہے۔ ۱۲ ظفیر۔

(۲) ولا یجصص للنیہی ولا یطین ولا یرفع علیہ بناء وقیل لا باس بہ وهو المختار (در مختار) قوله لا یرفع علیہ بناء ای بحرم لوللزينة ویکرہ لو للاحکام بعد الدفن واما قبلہ فلیسن بقبر الخ وعن ابی حنیفہ یکرہا ان ینی علیہ بناء من بیت او قبة او نحو ذالک لما روی جابر نہی رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تجصيص القبور وان یکتب علیہ وان ینی علیہا رواہ مسلم وغیرہ (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۹ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۷) ظفیر۔

(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۹ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۷..... ۲۳۸ ۱۲ ظفیر۔  
(۴) ولا یجصص للنیہی عنه ولا یطین ولا یرفع علیہ بناء وقیل لا باس بہ وهو المختار (در مختار) قوله لا باس بہ المناسب ذکرہ عقب قوله ولا یطین الخ واما البناء علیہ فلم ار من اختار جوازہ الخ وعن ابی حنیفہ یکرہ ان ینی علیہ بناء من بیت او قبة او نحو ذالک لما روی جابر نہی رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تجصيص القبور وان یکتب علیہا وان ینی علیہا رواہ مسلم وغیرہ (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۹ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۷) ظفیر۔



موت سے پہلے قبر تیار کرنے میں مضائقہ نہیں

(سوال ۳۰۶۹) اگر حالت مریض ہونے کے تیاری قبر و کفن وغیرہ بغرض سہولت عدا اس طرح کی جائے کہ مریض کو خبر نہ ہو تو اس میں کچھ گناہ ہے یا نہیں۔

(الجواب) پہلے سے قبر اور کفن کے تیار کرنے میں کچھ حرج اور گناہ نہیں ہے۔ (۱)

قبر میں اتارنے کے بعد منہ دیکھنا کیسا ہے

(سوال ۳۰۷۰) میت کو قبر میں اتارنے کے بعد منہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) قبر میں اتارنے کے بعد پھر منہ دیکھنا چاہئے۔ فقط۔

جمعہ کی رات یا صبح کو جو مرے اسے جمعہ کی جماعت کے انتظار میں رکھنا مکروہ ہے

(سوال ۳۰۷۱) اگر جمعہ کی صبح کو کوئی مسلمان انتقال کرے تو اس کو جمعہ کی نماز سے پہلے دفن کرنا اولیٰ ہے یا زیادتی ثواب کے خیال سے جمعہ کی نماز کے ساتھ اس کی نماز پڑھی جاوے۔

(الجواب) در مختار میں ہے کہ اگر جمعہ کی رات یا صبح کو کوئی شخص مرے تو اس کی تجہیز و تکفین میں جلدی کی جاوے اور تاخیر نہ کی جاوے کہ جمعہ کے بعد بڑے مجمع کے ساتھ نماز جنازہ ہو یہ مکروہ ہے بلکہ چاہئے کہ حتیٰ الوسع قبل جمعہ ہی دفن کیا جاوے البتہ اگر جمعہ کا وقت قریب آگیا ہو اور پہلے دفن کرنے میں جمعہ کے فوت ہونے کا خوف ہو تو پھر بعد جمعہ کے نماز جنازہ پڑھ کر دفن کیا جاوے۔ عبارت در مختار کی یہ ہے و کرہ تاخیر صلوٰۃ و دفنہ لیصلیٰ علیہ جمع عظیم بعد صلوٰۃ الجمعة الا اذا خيف فوتها بسبب دفنه الخ۔ (۲) فقط۔

میت کو گھر میں دفن کرنا درست ہے مگر بہتر نہیں

(سوال ۳۰۷۲) میت کو مکان مسکونہ میں دفن کرنا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) گھر میں دفن کرنا بھی جائز ہے مگر بہتر ہے کہ قبرستان موقوفہ میں دفن کیا جائے۔ (۳) فقط۔

مرد عورت کے لئے ایک قبرستان درست ہے

(سوال ۳۰۷۳) بعض جگہ عورتوں کے قبرستان مردوں سے علیحدہ احاطہ کھینچ کر بناتے ہیں اس کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس کی کچھ ضرورت نہیں ہے مسلمان مردوں اور عورتوں کی قبریں ایک قبرستان میں ہو سکتی ہیں۔

فقط۔

(۱) يحقر قبراً لنفسه وقيل يكره والذي ينبغي ان لا يكره ينبغي ان لا يكره تهنية نحوا لكفن بخلاف القبر (در مختار قوله يحقر الخ وفي التار خانية لا بأس به ويوجز عليه هكذا عمل عمر بن عبدالعزيز والربيع بن خيثم وغيرهما) (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۴۵ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۴) ظفیر۔

(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۳ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۲ ۱۲ ظفیر۔

(۳) ولا ينبغي ان يدفن الميت في الدار ولو كان صغيراً، لا اختصاص هذه السنة بالانبياء (در مختار) قوله في الدار، كذا في الحلية عن منية المفتي وغيرها وهو اعم من قول الفتح ولا يدفن صغير ولا كبير في البيت الذي مات فيه فان ذلك خاص بالانبياء بل ينقل الى مقابر المسلمين ۵۱ ومقتضاه انه لا يدفن في مدفن خاص كما يفعله من يبنى مدرسة ونحوها ويبنى له لقربها.

مدفنًا تامل (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۶ و ج ۱ ص ۸۳۷ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۵) ظفیر۔



صندوق میں ڈال کر دفن کرنا کیسا ہے

(سوال ۳۰۷۴) بعض شخص میت کو بعد کفن پہننے کے ایک صندوق چوٹی میں رکھ کر دفن کرتے ہیں اور زمین کی سپردگی میں دیتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ جس مدت تک سپرد کرتے ہیں اس وقت تک نعش میت کی گلتی سڑتی نہیں اس کی شریعت میں کچھ اصل ہے یا نہیں۔ اور صندوق میں رکھ کر دفن کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) شریعت میں اس کی کچھ اصل نہیں ہے۔ اور ایسا کرنا جائز نہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں باعتبار مذکور وہ گنہگار ہیں البتہ ان زمینوں میں جو کہ نرم اور کمزور ہیں، تابوت رکھنا جائز ہے غرض کہ اس کی اجازت بھی بضرورت ہے ورنہ یہ بھی بے ضرورت مکروہ ہے۔ کما فی الخانیة وحکی عن الشیخ الامام ابی بکر محمد بن فضل انه جوز اتخاذ التابوت فی بلاد نالرخاوة الارض الخ۔ (۱) وهکذا فی الدر المختار۔ فقط۔

مسجد کی زمین میں مردہ دفن کرنا درست نہیں مگر جو دفن ہو گیا اس کو نکالنا جائز ہے

(سوال ۳۰۷۵) اس شہر میں ایک جامع مسجد ہے اور کچھ زمین مسجد ہی کے قریب مسجد ہی کی مملوکہ ہے۔ اس مسجد کا پریزیڈنٹ منشی عبداللہ نامی تھا اب وہ فوت ہو گیا اور وہ بہت علانیہ سود خوار آدمی تھا تو ایسے فاسق فاجر کو بعض لوگوں نے اسٹنٹ صاحب بہادر کو بھکا کر کہ عام مسلمان راضی ہیں۔ مسجد کی اس مملوکہ زمین میں دفن کر دیا اور بطر ز نصاریٰ یعنی لکڑ کے بجس میں بند کر کے دفن کیا تو مسجد کی زمین میں دفن کرنا جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) مسجد کی زمین میں دفن کرنا اس کو جائز نہ تھا۔ لیکن بعد دفن کے وہاں سے نکالنا جاوے، البتہ بضرورت مسجد اس قبر کو برابر کرنا جائز ہے اور بعد ایک زمانے کے جب کہ میت خاک ہو جائے اس جگہ مکان وغیرہ مسجد کا بنانا بھی درست ہے در مختار و شامی۔ (۲) فقط۔

مسجد کے سامنے دفن کرنا کیسا ہے

(سوال ۳۰۷۶) مسجد کے سامنے مردوں کو دفن کرنا اور قبریں بنانا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر مسجد کے قریب کوئی خاص جگہ دفن موتی کے لئے بنادی گئی ہے تو وہاں دفن کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، دفن ایسی ہی جگہ کرنا چاہئے کہ جو جگہ خاص اسی لئے ہو۔ (۳) فقط۔

مکان کی بنیاد میں لاش نکلے تو کیا کیا جائے

(سوال ۳۰۷۷) ایک مکان کی بنیاد کھوجتے وقت ایک نعش مرد مسلمان کی سالم نمودار ہوئی ہے آیا وہ نعش اسی جگہ دفن رہے یا وہاں سے نکال کر قبرستان میں دفن کی جاوے۔

(الجواب) نعش مذکور کو اسی جگہ رکھنا چاہئے کیونکہ منتقل کرنا نعش کا اس جگہ سے جس جگہ وہ دفن ہے بلا ضرورت شدیدہ جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ شامی میں ہے واما نقله بعد دفنه فلا مطلقاً (۴) البتہ اگر وہاں اس نعش کا رکھنا

(۱) ولا بأس باتخاذ تابوت ولو حجرا وحديد له عند الحاجة كرخاوة الارض (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۶ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۴) ظفیر۔ (۲) قال الزیلعی ولو بلی المیت وصار ترابا جاز دفن غیرہ فی قبرہ وزرعه والبناء علیہ (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۵ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۳) ظفیر۔ (۳) ويستحب فی القتل والمیت دفنه فی المكان الذی مات فیہ فی مقابر اولئک القوم الخ (غنیة المستملی مسائل متفرقة ص ۵۶۳) ظفیر۔ (۴) ردالمحتار باب صلاة الجنائز قبیل مطلب فی الثواب علی المصیبة ج ۱ ص ۸۴۰ ط.س. ج ۲ ص ۲۴۰۔ ۱۲ ظفیر۔



دشوار ہے اور خوف بے حرمتی کا ہے مثلاً یہ کہ عین جیاد میں وہ نعش ہے یا اور کوئی مجبوری ایسی ہی ہے تو پھر یہ بھی جائز ہے کہ دوسری جگہ قبرستان میں اس کو دفن کر دیا جاوے تاکہ احترام میت کا باقی رہے۔ فقط۔

جنائزہ پر شال ڈالنا اور اسے چھتری پر ائے سایہ لگانا کیسا ہے

(سوال ۳۰۷۸/۱) مردہ کے جنائزہ پر شال وغیرہ ڈالنا اور دھوپ کی وجہ سے چھتری لگا کر قبرستان تک لے جانا درست ہے یا نہیں۔

ایسی حالت میں نماز جنائزہ پڑھی جائے یا نہیں

(سوال ۳۰۷۹/۲) ایسی حالت میں نماز جنائزہ پڑھنا درست ہے یا نہیں اور اس فعل کو بدعت کہنا کیسا ہے اور اس فعل کی وجہ سے نمازیوں وغیرہ کی تکفیر کرنا جائز ہے یا نہیں۔

نماز جنائزہ روکنا جائز نہیں

(سوال ۳۰۸۰/۳) ایک عالم نے اسی وجہ سے نہ تو خود نماز پڑھی اور دوسرے لوگوں کو بھی نماز سے باز رکھا اور جواز صلوٰۃ کا انکار کیا اس پر شرعاً کیا حکم ہے۔

میت کو نہلانے کے لئے اس برتن میں پانی گرم کرنا جائز ہے جو کھانے کا ہے

(سوال ۳۰۸۱/۴) میت کو غسل کا پانی کھانا پکانے کے ظروف میں گرم کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) (۱) یہ امور بدعت اور ناجائز ہیں ایسے تکلفات جنائزہ کے ساتھ جائز نہیں ہیں، میت کو سایہ اس کے اعمال کا ہوتا ہے کما ورد انما یظللہ عملہ پس چھتری کا سایہ کرنے کی میت کو ضرورت نہیں ہے اور یہ بدعت اور ناجائز ہے اور شال وغیرہ ڈالنا میت پر رسوم کفار اور رسوم جاہلیت سے ہے۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغالوا فی الکفن فانہ یسلب سلباً سریعاً (۱) رواہ ابو داؤد۔

(۲) نماز جنائزہ پڑھنا اس حالت میں درست ہے اور بدعت کہنا اور اس فعل کو صحیح ہے لیکن اس وجہ سے تفسیق اور تکفیر مسلمان کی صحیح نہیں ہے۔

(۳) یہ اس سے غلطی ہوئی، نماز جنائزہ پڑھنا اس کا جائز بلکہ ضروری تھا۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام صلوٰۃ علی کل برو فاجر الحدیث۔ (۲) (۳) جائز ہے۔ فقط۔

قبرستان میں دفن کرنے کے بعد پھر نکالنا درست نہیں

(سوال ۳۰۸۲) زید جس کو مرے ہوئے عرصہ تین چار سال کا ہو گیا اور وہ منصوبہ زمین میں دفن نہیں ہو بلکہ عام قبرستان میں دفن ہوا۔ اب اس کو قبر سے نکال کر اور لاش و ہڈیوں کو کفن پہنا کر جنائزہ کی نماز پڑھ کر سات آٹھ میل کے فاصلہ پر لے جا کر دفن کر دیا یہ فعل کیسا ہے اور اس فعل کے مرتکب کی امامت و بیعت درست ہے یا نہیں۔

(۱) مشکوٰۃ باب غسل المیت و تکفینہ ص ۱۴۴۔ ۱۲ ظفیر۔

(۲) شرح فقہ اکبر ص ۱۲۹۱ ظفیر۔

(الجواب) فقہاء اس بارہ میں لکھتے ہیں کہ میت کو بعد و قن کرنے کے سوائے چند مخصوص صورتوں کے نہ نکالا جاوے چنانچہ در مختار کی عبارت یہ ہے ولا یخرج منه بعد اہالة الثراب الا لحق ادمی کان تكون الارض مغصوبة او اخذت بشفعة (۱) الخ۔ اور شامی میں ہے وکما اذا سقط فی القبر متاع او کفن بثوب مغصوب او دفن معه مال قالوا ولو کان المال درهماً بحر۔ قال الرملی واستفید منه جواب حادثة الفتاوی امرأة دفنت مع بنتها من المصاع والا متعة المشتركة ارثاً عنها بغیبة الزوج انه ینبش لحقه الخ۔ (۲) الغرض اخراج میت بعد الدفن کے چند وجوہ اور مصالح ہو سکتے ہیں اس لئے جس بزرگ نے ایسا کیا ہے اس سے مصلحت اس کی دریافت کی جاوے شاید کوئی وجہ جواز کی اور کوئی مصلحت اور ضرورت ہو۔ کتب احادیث میں مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ نے اپنے والد کو چند ماہ کے بعد ان کی قبر سے نکال کر علیحدہ دفن کیا محض اس وجہ سے کہ وہ کسی دوسری میت کے ساتھ ایک قبر میں مدفون تھے۔ الغرض اس قسم کے واقعات صحابہ سے بھی منقول ہیں، لہذا بدون دریافت عذر اعتراض میں جلدی نہ کرنی چاہئے۔ فقط۔

قبر پر پھل واری لگانا اور پھل کھانا کیسا ہے

(سوال ۳۰۸۳) مقابر میں جو قبریں ہموار ہو جاتی ہیں ان پر پھل واری لگانے میں کچھ حرج تو نہیں اور خوردنی اشیاء اس پر کھالینا کیسا ہے۔

(الجواب) پرانی قبور پر ایسا کرنا درست ہے اور پھل کے کھانے میں اس وجہ سے کہ وہ درخت قبر پر ہے کچھ حرج نہیں ہے۔ (۳) البتہ اگر قبرستان وقف ہے تو اس کے پھلوں کے متعلق جو کچھ شرط یا تعامل ہو ویسا کرے یعنی اگر فروخت کرنے کی شرط ہو تو بلا قیمت نہ کھاوے یا فقراء کے لئے وقف ہے تو غنی نہ کھاوے۔ فقط۔

عورتوں کے دفن کے وقت پردہ

(سوال ۳۰۸۴) جب کوئی عورت مر جاتی ہے تو بوقت دفن پردہ کیا جاتا ہے یہ حکم سب عورتوں کے لئے ہے یا پردہ والی عورتوں کے لئے۔

(الجواب) یہ حکم یعنی عورت کے دفن کرتے وقت پردہ کا حکم سب عورتوں کے لئے ہے۔ (۴) فقط۔

قبر کی گہرائی کیا ہو

(سوال ۳۰۸۵/۱) صندوقی قبر کی گہرائی جو نصف قامت مراد ہے تو یہ کل قبر کی گہرائی ہے یا کیا۔

کیا فرشتے کی وجہ سے قبر گہری کھودی جاتی ہے

(سوال ۳۰۸۶/۲) قبر میں جو فرشتے آکر میت کو بٹھاتے ہیں کیا اس وجہ سے قبر کو گہرا کھودا جاتا ہے یا کیا۔

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۹ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۸.. ۱۲ ظفیر  
(۲) ردالمحتار باب ایضاً ج ۱ ص ۸۳۹ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۸.. ۱۲ ظفیر (۳) ولو ملی المیت وصارت راباً جاز دفن غیرہ فی قبرہ وزرعہ والبناء علیہ کذا فی التلبین (عالمگیری مصری فی القبر والدفن ج ۱ ص ۱۵۶ ط.ماجدیہ ج ۱ ص ۱۶۶) ظفیر (۴) ویسجی ای یعطی قبرها ولو خشی لا قبرہ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۷۳۷ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۶ ظفیر



(الجواب) (۱) فقہاء کی مراد نصف قامت گہرائی سے کل قبر کی گہرائی مراد ہے اور یہ ادنیٰ درجہ گہرائی کا ہے اس سے زیادہ پورے قامت تک بہتر ہے اور علت اس کی یہ ہے کہ بدبو باہر نہ پھیلے اور درندوں سے محفوظ رہے والمقصود منه المبالغة في منع الرائحة ونبش السباع شامی۔ (۱)

(۲) قبر کو گہرا کرنے کی وجہ یہ نہیں ہے جیسا کہ شامی سے منقول ہوا اور اس عالم میں میت کے بٹھانے کے لئے گہرائی مذکور کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ عالم اس عالم کے مثل نہیں ہے۔ فقط۔

دفن کرنے کے بعد اذان درست نہیں

(سوال ۳۰۸۷) میت کو دفن کرنے کے بعد اذان دینا کیسا ہے

(الجواب) ردالمحتار المعروف بالشامی جلد اول کتاب الجنائز میں ہے فی الاقتصار علی ما ذکر من الوارد اشارة الى انه لا یسن الاذان عند ادخال الميت فی قبره الخ۔ (۲) اس عبارت سے واضح ہوا کہ اذان دفن کے بعد مشروع نہیں بلکہ بدعت ہے۔ فقط۔

مردہ کو قبر میں خوشبو لگانا کیسا ہے

(سوال ۳۰۸۸) مردے کو قبر میں خوشبو لگانا کیسا ہے۔

(الجواب) کچھ حرج نہیں۔ (۳) فقط۔

قبر سے نعش نکالنا اور دوبارہ نماز جنازہ ممنوع ہے

(سوال ۳۰۸۹) زید کے والد کے انتقال کو پندرہ سال ہوئے اس کا غسل اور تجہیز و تکفین بدستور شرع شریف کی گئی بعد عرصہ مذکورہ کے زید نے اپنے والد کی نعش کو بلا ضرورت قبر سے نکال کر دوسری جگہ دفن کرنے کا ارادہ کیا اور دوبارہ نماز جنازہ پڑھی۔ اور اس فعل کو جائز بتلاتا ہے اور ناواقف لوگ منع کرنے والے کو کفار اور وہابی کہتے ہیں شرعاً اس کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) بلا ضرورت نعش کو قبر سے نکالنا بھی ممنوع ہے۔ (۴) اور نماز دوبارہ پڑھنا بالکل غیر مشروع ہے ہرگز درست نہیں ہے۔ (۵) پس یہ فعل اس شخص کا بہت برا ہے اور منع کرنے والے کو برا کہنا اور مشرک وہابی و بدعتی کہنا جہالت و گمراہی ہے اس سے توبہ کرنے لازم ہے اور آئندہ ایسی حرکت نہ کی جاوے۔ فقط۔

تدفین کے بعد ہاتھ دھونا اگر مٹی لگی ہو درست ہے

(سوال ۳۰۹۰) مردہ کو قبر میں رکھ کر مٹی دینے کے بعد ہاتھ دھونا جائز ہے یا نہ۔ بحر جائز کہتا ہے اور زید ناجائز بتلاتا ہے۔

(۱) ردالمحتار باب صلوٰۃ الجنائز ج ۱ ص ۸۳۵ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۴. ۱۲ ظفیر۔

(۲) ردالمحتار باب صلوٰۃ الجنائز ج ۱ ص ۸۳۷ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۵. ۱۲ ظفیر. (۳) ویوضع الحنوط فی راسه ولحیة وسانو جسده (عالمگیری مصری ج ۱ ص ۱۶۱ ط. ماجدیہ ج ۱ ص ۱۶۶) ظفیر. (۴) ولا یخرج عنه ب ۳ عدد اھالہ التراب الالحق آدمی کان تكون الارض معصوبۃ اللہ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلوٰۃ الجنائز ج ۱ ص ۸۳۹ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۸) ظفیر. (۵) ولا یصلی علی میت الا مرة واحدة والتنفل بصلوٰۃ الجنائز غیر مشروع کذا فی الايضاح (عالمگیری مصری صلوٰۃ الجنائز ج ۱ ص ۱۵۳ ط. ماجدیہ ج ۱ ص ۱۶۴) ظفیر۔

(الجواب) اس بارہ میں بحر کا قول صحیح ہے، ہاتھ دھونے میں اس صورت میں شرعاً کچھ حرج نہیں ہے اور کچھ ممانعت اس کی نہیں ہے۔ ناجائز کہنابلاد لیل ہے۔ فقط۔

مردہ جنوباً شمالاً کیوں دفن کرتے ہیں

(سوال ۳۰۹۱) مردہ کو جنوباً شمالاً کیوں دفن کرتے ہیں۔

(الجواب) مردہ کو شمالاً جنوباً دفن کرنا اس طریق سے کہ منہ قبلہ کی طرف کو ہو مسنون ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ کعبہ مکرمہ قبلہ ہے زندگی میں بھی وبعد مرنے کے بھی ”حيث ورد قبلكم احياء او امواتاً“ (۱) اور یہ تفواً ہے کیونکہ مسلمان کی طرف یہی گمان کرنا چاہئے کہ وہ ایمان اور اسلام پر فوت ہوا ہے۔ فقط۔

دفن کرتے وقت تین مٹھی مٹی ڈالنا

(سوال ۳۰۹۲) میت کو دفن کر کے تین مٹھی مٹی کی قبر میں ڈالنا کیسا ہے۔

(الجواب) تین تین مٹھی مٹی کی قبر میں ڈالنا تمام حاضرین کو مستحب ہے۔ کذا فی العالمگیری۔ (۲) وغیرہ۔ فقط۔

مردہ کے سرہانہ قل ہو اللہ پڑھ کر مٹی ڈالنا کیسا ہے

(سوال ۳۰۹۳/۱) مردہ کے سرہانہ قل ہو اللہ پڑھ کر مٹی رکھنی کیسی ہے

قبر میں کھجور کی ٹہنی رکھنی جائز ہے یا نہیں

(سوال ۳۰۹۴/۲) مردہ کے لحد میں کھجور کی ٹہنی رکھنی کیسی ہے۔

(الجواب) (۱) درست نہیں ہے اور ثابت نہیں ہے۔ (۲)

(۲) اس کی ضرورت نہیں ہے، اور علماء محققین نے اس سے منع فرمایا ہے۔ فقط۔

دہلی کا مردہ دیوبند میں دفن ہو سکتا ہے

(سوال ۳۰۹۸) اگر کسی شخص کا وصال دہلی میں ہو تو اس کو مثلاً دیوبند میں لے جا کر دفن کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) درست ہے۔ (۴) فقط۔

بعد دفن درخت کی شاخ گاڑنا کیسا ہے

(سوال ۳۰۹۶/۱) بعد دفن میت قبر پر شاخ درخت تحفیف عذاب کے لئے گاڑنا جائز ہے یا نہیں۔

(۱) ویوجہ الیہا وجوباً وینبغی کونہ علی شقہ الا یمن (در مختار) بحديث ابی دائود والنسائی ان رجلاً قال یا رسول اللہ ما الکبائر قال ہی تسرع فذکر منه استحلال البیت الحرام قیلتکم احياء وامواتاً ۱۵ قلت وجهه ان ظاهره التسوية بین الحیة والموت فی وجوب استقباله (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۷۳۷ ط.س.ج ۲ ص ۲۳۵..... ۲۳۶) ظفیر۔

(۲) ویستحب لمن شهد دفن الميت ان یحثو فی قبره ثلث حثیات من التراب بیدیه جمیعاً ویكون من قبل راس الميت ویقول فی الحثیة الاولى ”منها خلقنکم“ وفی الثانیة ”وفیہا نعیدکم“ وفی الثالثة ”ومنہا نخرجکم تارة اخرى کذا فی الجوهرۃ النیرہ (عالمگیری کشوری باب صلاة الجنائز فصل سادس ج ۱ ص ۱۶۳ ط.ماجدیہ ج ۱ ص ۱۶۶) ظفیر۔

(۳) مستحب طریقہ یہ ہے کہ سر کی جانب سے تین لپ مٹی دو توں ہاتھوں سے ڈالے اور پہلے میں ”منها خلقنکم“ دوسرے میں ”وفیہا نعیدکم“ اور تیسرے میں ”ومنہا نخرجکم تارة اخرى“ پڑھے۔ ویستحب حثیہ من قبل راسه ثلاثاً (در مختار) لما فی ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی جنازة ثم اتی القبر فحثی علیہ من قبل راسه ثلاثاً شرح المنیة قال فی الجوهر وقال فی الحثیة الا ولی منها خلقنکم وفی الثانیة وفیہا نعیدکم وفی الثالثة ومنہا نخرجکم تارة اخرى الخ (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۸ ط.س.ج ۲ ص ۲۳۶) ظفیر۔

(۴) ولا بأس بنقله قبل دفنه (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۴۰ ط.س.ج ۲ ص ۲۳۹)



آنحضرت ﷺ کی قبر پر شاخ گاڑی گئی تھی یا نہیں

(الجواب) (۱) علماء حنفیہ نے و نیز محققین نے اس کو آنحضرت ﷺ کے ساتھ مخصوص سمجھا ہے اور رفع عذاب کو آپ کی برکت کی وجہ سے مخصوص کیا ہے لہذا احوط اس کا ترک کرنا ہے۔ (۱)  
(۲) یہ ثابت نہیں ہے۔ فقط۔

## ساتویں فصل تعزیت کے بیان میں

قبرستان سے آکر ورثاء میت کو صبر کی تلقین کرنا کیسا ہے

(سوال ۳۰۹۷) یہاں ہمیشہ سے یہ رواج ہے کہ میت کے دفن کرنے کے بعد قبر سے واپس آکر ورثاء میت کو تسلی و تشفی اور صبر کی تلقین کیا کرتے ہیں۔ اب بعض اصحاب یہ فرماتے ہیں کہ دفن کی واپسی پر ورثاء میت کے گھر آنا نہیں چاہئے۔ یہ بدعت ہے یہ صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب) شامی میں اس کو مکروہ لکھا ہے ویکرہ له الجلوس فی بیتہ حتیٰ یأتی الیہ من یعزی ہل اذا فرغ ورجع الناس من الدفن فلیتفرقوا ویشتغل الناس با مورہم وصاحب البیت بامرہ۔ (۲) فقط۔

حضرت فاطمہؓ کا آنحضرت کی وفات پر غم

(سوال ۳۰۹۸) شوہر کے سوا کسی دوسرے کے مرنے پر تین دن سے زیادہ غم کرنا ناجائز ہے لیکن جگر گوشہ رسول حضرت فاطمہؓ آنحضرت ﷺ کی وفات پر چھ ماہ تک غم کرتی رہیں اس کی توجیہ کیا ہوگی۔

(الجواب) رنج و غم بے اختیاری ہے اس میں شرعاً کچھ تحدید نہیں اور روک بھی نہیں ہے ممنوع یہ ہے کہ لباس ماتمی وغیرہ پہنا جائے، سو یہ ثابت نہیں۔

مسافر کے لئے تعزیت کی اجازت تین دن بعد

(سوال ۳۰۹۹) در بہشتی گوہر است تعزیت بعد از سہ روز مکروہ است مگر برائے کسے کہ در سفر باشد پس کراہیت نیست۔ اس از کروام کتاب منقول است۔

(الجواب) اس در کتاب در مختار است و تکرہ بعد ہا الا لغائب الخ۔ (۳) فقط۔

کیا دوبارہ تعزیت مکروہ ہے اور خط کے بعد مشافہتہ تعزیت کا کیا حکم ہے

(سوال ۳۱۰۰) ایضاً، در کتاب مذکور است دوبارہ تعزیت مکروہ است۔ جناب اگر بذریعہ خط تعزیت دادہ شد بار

(۱) ویوخذ من ذالک ومن الحدیث ندب وضع ذالک للاتباع ویقاس علیہ ما اعتید فی زماننا من وضع اغصان الاس ونحوہ وصرح بذالک ایضاً جماعۃ من الشافعیۃ وهذا اولیٰ مما قالہ بعض الممالکیۃ من ان التخیف عن القبرین ببرکۃ یدہ الشریفۃ صلی اللہ علیہ وسلم او دعائہ لہما فلا یقاس علیہ غیرہ وقد ذکر البخاری ان بریدۃ بن الخصیب او صی بان یجعل فی قبرہ جریذتان واللہ اعلم (ردالمحتار قبیل باب الشہید مطلب وضع الجدید الخ ج ۱ ص ۸۴۶ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۵ ظفیر)  
(۲) ردالمحتار باب صلاۃ الجنائز ج ۱ ص ۸۴۲ ط. س. ج ۲ ص ۱۲۲۴۱ اس سے معلوم ہوا کہ رسم کے طور پر اگر تین دن تک مکروہ ہے۔ لیکن اگر کوئی تلقین صبر کے لئے اپنے تعلق کی وجہ سے آئے تو یہ مکروہ نہ ہوگا۔ واللہ اعلم ۲۱ ظفیر۔  
(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاۃ الجنائز بعد مطلب کراہیۃ الضیافۃ ج ۱ ص ۸۸۲ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۱، ۲۴۲ ظفیر۔

دیگر تعزیت مشافہت بلسان بلا کراہت جائز است یا نہ۔

(الجواب) فی الدر المختار ایضاً وتکرہ التعزیه ثانیاً۔ (۱) ایں عام است کہ اولاً بجتابت و ثانیاً بالمشافہ باشد یا بر عکس۔ فقط۔

تعزیت کی مدت کب تک ہے

(سوال ۳۱۰۱) فاتحہ خوانی اور تعزیت کتنے دن تک کن لفظوں سے مسنون ہے۔ ماتم والوں کے گھر پر یا مسجد میں۔

(الجواب) تعزیت تین دن تک ہے اس کے بعد مکروہ ہے مگر جو شخص اس وقت نہ ہو وہ بعد میں کر سکتا ہے۔ تعزیت میں تسلی کے کلمات ہوں یعنی اس قسم کے کہ صبر کرو اللہ تم کو اس صبر کا اجر دے گا وغیرہ۔ اور تعزیت کے لئے مسجد میں بیٹھنا مکروہ ہے بلکہ گھر پر ہو۔ (۲) فقط۔

## آٹھویں فصل زیارت قبور اور ایصال ثواب میں

مستورات کا قبروں پر نہ جانا ہی بہتر ہے

(سوال ۳۰۷۲) جو شخص مستورات کو اپنے ہمراہ قبرستان میں لے جا کر زیارت قبور کر اویں اس کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) صحیح بات یہی ہے کہ عورتوں کو قبروں پر نہ جانا چاہئے کیونکہ ان میں صبر کم ہوتا ہے وہ وہاں جزع و فزع کریں گی۔ باقی اس میں اختلاف ہے۔ رائج یہی ہے کہ عورت زیارت قبور کو نہ جاوے۔ (۳) فقط۔

بعد نماز جنازہ ایصال ثواب

(سوال ۳۱۰۳) بعد نماز جنازہ قبل دفن اولیاء میت مصلیوں سے کہتے ہیں کہ آپ لوگ تین تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر میت کو اس کو ثواب بخش دیویں۔

(الجواب) ایصال ثواب میں کچھ حرج نہیں ہے پس اگر بعد نماز جنازہ کے تمام لوگ یا بعض سورہ اخلاص کو تین بار پڑھ کر میت کو ثواب پہنچاویں تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ (۴) البتہ دعا کو بعد نماز جنازہ کے فقہاء نے مکروہ لکھا

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب صلاة الجنائز بعد مطلب کراہیۃ الضیافۃ ج ۱ ص ۸۸۲ ط ۳ - ج ۲ ص ۲۴۱ وظیفہ  
(۲) ولا یاس الخ بالجلوس لها فی غیر مسجد ثلاثۃ ايام اولها افضلها وتکرہ بعدہ لغائب ویقول عظم الله أجرك واحسن عزاء  
ک وغفر لمیتک (الدر المختار علی هامش رد المختار باب صلاة الجنائز قبیل مطلب فی زیارة القبور ج ۱ ص  
۸۴۲ ط ۳ ج ۲ ص ۲۴۱) وظیفہ (۳) وبزیارة القبور ولو للنساء لحديث كنت نهيتكم عن زیارة القبور الا فزروها (در  
مختار) قوله ولو للنساء وقيل تحرم عليهن والاصح ان الرخصة ثابتة لهن بحر وجزم فی شرح المنیة بالکراہة الخ فلا یاس اذا  
کن عجانز ویکرہ اذا کن شاب کحضور الجماعة فی المساجد (رد المختار باب صلاة الجنائز مطلب فی زیارة القبور ج  
۱ ص ۸۴۳ ط ۳ ج ۲ ص ۲۴۲) وظیفہ (۴) ویقرأ یسن وفي الحديث من قراء الا خلاص احد عشر مرة ثم وهب اجرها  
للاموات اعطی من الا اجر بعد دالاموات (الدر المختار علی هامش رد المختار باب صلاة الجنائز مطلب فی القراءۃ للمیت ج  
۱ ص ۸۴۴ ط ۳ ج ۲ ص ۲۴۲) وظیفہ



ہے کیونکہ نماز جنازہ خود دعاء للمیت ہے، (۱) پس اس کے بعد اور کوئی دعا مشروع نہیں ہے۔ (۲) فقط۔

ایک چیز کا ثواب متعدد وقت متعدد آدمیوں کو پہنچانا کیسا ہے

(سوال ۳۱۰۴) اگر ثواب کلام مجید یا طعام یا کسوت ایک وقت میں ایک شخص کو پہنچادے پھر دوسرے وقت دوسری میت کو اور تیسرے وقت تیسری میت کو پہنچادے تو یہ ثواب تینوں میتوں کو پہنچے گا یا میت اول کو پہنچ کر منقطع ہو جاوے گا، ثانی اور ثالث کو کچھ نہ ملے گا۔

(الجواب) ایک وقت میں اگر چند اموات کو ثواب پہنچادے تو سب کو پہنچتا ہے لیکن اگر اول وہ ثواب ایک میت کو پہنچادیا تو پھر دوسرے وقت میں اسی صدقہ و کلام مجید کا ثواب دوسری میت کو نہیں پہنچا سکتا کیونکہ وہ ثواب اول میت کو پہنچ گیا۔ (۲) فقط۔

کئی آدمیوں کے نام ایصال ثواب کرنے سے ثواب تقسیم ہو کر پہنچتا ہے یا برابر

(سوال ۳۱۰۵) وصول ثواب الی ارواح الموتی میں تقسیم ہے یا مساوات، مثلاً ایک ختم کلام مجید کا پڑھ کر تین شخصوں کی روحوں کو ایصال ثواب کیا۔ آیا ہر ایک کو علی السویۃ پورے پورے ختم کلام مجید کا ثواب ملے گا یا منقسم ہو کر۔ ایک ختم کے ثواب میں تینوں آدمیوں کو ملے گا یا تو جبراً۔

(الجواب) شامی میں دونوں قول نقل کئے ہیں۔ قیاس کے موافق تقسیم ہونا چاہئے کما قال فی ردالمحتار ویوضحہ انہ اهدی الکل الی اربعة یحصل لکل منها ربعہ فکذا لو اهدی الربع لواحد و ابقی الباقي لنفسه الخ۔ (۴) پھر ابن حجر مکی سے یہ نقل کیا ہے کہ ایک جماعت نے اس پر فتویٰ دیا ہے کہ ایک کو پورا پورا ثواب پہنچتا ہے اور اس کو وسعت فضل کے لائق کہا ہے۔ (۵) فقط۔

اگر ایصال ثواب میں والدین کے ساتھ اور تمام لوگوں کو شریک کرے تو سب کو ثواب ملے گا۔

(سوال ۳۱۰۶) ایک شخص نے سورہ فاتحہ یا اور کوئی سورۃ یا دور کعت نقل پڑھ کر اپنے باپ یا ماں یا پیر یا استاد کی روح کو ثواب سب معی مؤمنین و مؤمنات کے بخشا۔ یہ ثواب باپ ہی کی روح کو پہنچایا سب کو اسی طرح ثواب پہنچایا جائے یا خاص کر کے یعنی باپ ہی یا استاد ہی کا نام لیا جاوے تب پورا ثواب ملے گا۔

(الجواب) اگر سب کو ثواب پہنچایا سب کو پہنچا حصہ رسد ثواب سب کو پہنچتا ہے۔ (۶) اور بہتر سب کو شریک کرنا ہے۔ (۷) فقط۔

(۱) مصلی الجنائز بنوی الصلاة لله تعالى وينوي ايضاً الدعاء للميت الخ (ايضاً باب شروء الصلوة ج ۱ ص ۳۹۳) ظفیر۔

(۲) ویسلم بلا دعاء بعد الرابعة (ايضاً باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۱۷ ط.س. ج ۲ ص ۲۱۲) ظفیر۔

(۳) نعم اذا فعله لنفسه ثم نوى جعل ثابہ لغيره لم يكف الخ (ردالمحتار ج ۱ ص ۸۴۴ ط.س. ج ۲ ص ۲۴۳) ظفیر۔

(۴) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۴۵ ط.س. ج ۲ ص ۲۴۳ ۱۲ ظفیر۔ (۵) لكن سنل ابن حجر مکی عما لو قراء لا هل المقبرة (الفاتحة هل يقسم الثواب بينهم او يصل لكل منهم مثل ثواب ذالك كما ملا فاجاب بانه افتي بالثاني وهو اللائق بسعة الفضل) (ردالمحتار باب الجنائز ج ۱ ص ۸۴۵ ط.س. ج ۲ ص ۲۴۴) ظفیر۔ (۶) سنل ابن حجر المکی عما لو قراء لا هل المقبرة (الفاتحة هل يقسم الثواب بينهم او يصل لكل منهم مثل ثواب ذالك كاملاً فاجاب بانه افتي بجمع بالثاني وهو اللائق بسعة الفضل) (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۴۵ ط.س. ج ۲ ص ۲۴۴) (۷) بل فی زكاة التارخانية عن المحيط الا فضل لمن يتصدق نفلاً ان ينوي لجميع المؤمنين والمؤمنات لانها تصل اليهم ولا ينقص من اجره شئ (ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطب في القراءة للميت ج ۱ ص ۸۴۴ ط.س. ج ۲ ص ۲۴۳) ظفیر۔



بے نمازی کو بھی ثواب پہنچانے سے پہنچتا ہے

(سوال ۳۱۰۷) اگر کوئی شخص بے نمازی مر جائے اور اس کی روح کو صدقہ وغیرہ کا ثواب پہنچا دیں تو پہنچتا ہے یا نہیں

(الجواب) جو مسلمان مرا ہے اس کو ثواب پہنچ سکتا ہے۔ بے نمازی مسلمان کو بھی پہنچ سکتا ہے۔ (۱) فقط۔

ایصال ثواب میں فلاں ابن فلاں کہنا ضروری ہے یا صرف نام کافی ہے

(سوال ۳۱۰۸) ایصال ثواب فلاں ابن فلاں کہنے کی ضرورت ہوگی یا محض اس کا نام لے لینا کافی ہوگا، اگر باپ کا نام معلوم نہ ہو تو ایصال ثواب کا کیا طریقہ ہوگا۔

(الجواب) فلاں ابن فلاں کہنا مناسب ہے۔ لیکن اگر باپ کا نام معلوم نہ ہو تو صرف اسی کا نام لینا کافی ہے، نیت میں جو کچھ ہے اللہ کو معلوم ہے۔ اگر باپ کا نام معلوم نہ ہو کچھ حرج نہیں ہے۔ (۲) فقط۔

خیرات کس کو دی جائے

(سوال ۳۰۱۹) جس شخص کو کھانا یا نقد یا کپڑا دیا جاوے وہ کس صفت کا ہونا چاہئے۔ صوم و صلوٰۃ کا پابند ہو یا کچھ ضروری نہیں۔ غیر پابند صوم و صلوٰۃ کو دینے سے ایصال ثواب ہو گا یا نہیں۔ اور کافر یا صاحب نصاب کو کھلانے اور دینے سے ایصال ثواب ہو گا یا نہ۔

(الجواب) ثواب ہر ایک محتاج کو دینے میں ہے لیکن مسلمان پابند صوم و صلوٰۃ کو دینے میں زیادہ ثواب ہے۔ (۲) باقی تفصیل ان امور کی فقہ کی کتابوں میں ہے، زبانی کسی عالم سے دریافت کر لیا جاوے۔ (۳) فقط۔

سماع موتی کے سلسلہ میں شاہ عبدالعزیزؒ کی طرف ایک غلط بات کا انتساب

(سوال ۳۱۱۰) کفایہ۔ عنایہ۔ فتح شامی وغیرہ میں سماع موتی کا مذہب احناف کے مطابق انکار ہے اور شوافع قائل ہیں۔ حدیث قلیب بدر وغیرہ کی تاویل دور اذکار کرتے ہیں۔ لہذا شاہ عبدالعزیزؒ اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں۔ انکار سماع موتی قریب بحجر است۔ اس عبارت کا کیا مطلب ہے۔

(الجواب) حدیث قلیب بدر کی تاویل کو دور اذکار کہنا نہایت قبیح ہے۔ قرن صحابہ میں تاویل کی گئی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے یہ تاویل فرمائی ہے اور آیت قرآنیہ کے مطابق کرنے کے لئے حدیث میں اگر وہ تاویل کی جاوے جو قرین قیاس اور منقول عن الصحابہ ہے تو اس کو دور اذکار کیسے کہہ سکتے ہیں۔ (۳) یا للجب ویا الضیعة الادب۔ اور

(۱) وفي البحر من صام او صلى او تصدق وجعل ثوابه لغيره من الاموات والاحياء جازو يصل ثوابها اليهم عند اهل السنة كذا في البدائع (رد المحتار ج ۱ ص ۸۴۴ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۳) ظفیر.

(۲) فی الحدیث من قراء الا خلاص احد عشر مرة ثم وهب اجرها للاموات (در مختار) وفي شرح اللباب وبقراء من القرآن ما تسر له من الفاتحة و اول البقرة الى المفلحون الخ ثم يقول اللهم اوصل ثواب ما قرأناه الى فلان او اليهم ا هـ (رد المحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی القراءۃ للیت واهداء ثوابها له ج ۱ ص ۸۴۴ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۲) ظفیر.

(۳) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطعموا طعامکم الا تقياء واولو معروفکم المومنین رواه البيهقي (مشکوٰۃ باب الضیافة ص ۳۶۹) ظفیر.

(۴) و اجابوا عن هذا الحديث تارة بانه مردود عن عائشة قالت كيف يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك والله يقول وما انت بمسمع من في القبور انك لا تسمع المرتي الخ (مرقاۃ المفاتیح ج ۴ ص ۲۴۶) ظفیر.



حضرت شاہ صاحب کی طرف منسوب کرنا اس قول کا جو آپ نے نقل کیا ہے غلط ہے۔ شاہ صاحب کا کوئی ایسا فتویٰ سند معتبر سے ثابت نہیں۔ حضرت شاہ صاحب جیسے بزرگ ایسے مسئلہ میں جس میں صحابہ و ائمہ و مجتہدین کا اختلاف ہو اور نصوص متعارض ہوں کیسے انکار کر سکتے ہیں اور سماع کو قریب بخیر فرما سکتے ہیں۔ پس قول مذکور کو منسوب بہ شاہ صاحب کہنا محض غلط اور بے اصل ہے ایسی بات کبھی زبان سے نہ نکالنی چاہئے اور اس کی تغلیط کرنی چاہئے۔ فقط

کیا شرکت میں ثواب پہنچانا مناسب نہیں

(سوال ۳۱۱۱) میں اپنی سابقہ معلومات سے تلاوت قرآن کا ثواب بروح پاک رسول اللہ ﷺ بشر اکت دیگر انبیاء و بزرگان دین و دوست آشنا و رشتہ داران کی ارواح کے ہدیہ کرتا رہا ہوں۔ ایسا مطالعہ میں آیا ہے کہ اشتراک بہتر نہیں افراد بہتر ہے۔ ملاحظہ ہو مکتوب نمبر ۱۸ جلد سوم از مستوبات شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی آئندہ مجھ کو کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔

(الجواب) یہ مضمون مکتوب نمبر ۱۸ کا نہیں ہے بلکہ مکتوب نمبر ۲۸ صفحہ ۷۶ جلد سوم کا یہ مضمون ہے کہ آنحضرت ﷺ کو مستقل طور سے بلا شرکت غیر ایصال ثواب کیا جاوے کہ دیگر میت کو بواسطہ آپ کے ثواب پہنچاوے بہتر تو یہی ہے۔ رہا یہ کہ شرکت میں ثواب پہنچانا کیسا ہے، سو ظاہر ہے کہ ہر طریق سے جائز ہے اس میں کسی کو کلام نہیں ہے۔ (۱) فقط۔

قبور کا طواف درست نہیں

(سوال ۳۱۱۲) زید کہتا ہے کہ طواف قبور جائز ہے اور استدلال میں حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کا قول بیان کرتا ہے۔ آیا زید کا قول صحیح ہے یا نہیں۔ عبارت شاہ صاحب کی کیا ہے۔ اور زید بھی کہتا ہے کہ اگر طواف قبور کامل شخص کرے تو اہل قبر کو فائدہ پہنچتا ہے یہ بھی صحیح ہے یا نہیں اور طواف کرنے والا اور جائز رکھنے والا آثم ہو عید ہے یا نہیں۔ (الجواب) زید کا قول غلط ہے۔ طواف عبادت مختصہ بالکعبۃ الشریفہ ہے غیر کعبہ کا طواف جائز نہیں ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی عبارت بندہ کے اس وقت پیش نظر نہیں ہے اور نہ کتاب مذکور بندہ کے پاس ہے جو اس کو دیکھا جاوے۔ بہر حال وہ تصوف میں ہے اگر اس میں کچھ ہو بھی تو اس سے مسائل شرعیہ میں استدلال نہیں ہو سکتا اور معلوم نہیں کہ وہ کس محل پر اور کس طر ز پر ہے اور انھوں نے اس کا جائز ہونا بھی لکھا ہے یا نہیں ہم کو حکم اتباع شریعت کا ہے اور ظاہر ہے کہ شریعت میں سوائے خانہ کعبہ کے کسی کے لئے طواف کعبہ کی اجازت نہیں ہے قال اللہ تعالیٰ وعہدنا الیٰ ابراہیم واسمعیل ان طہرا بیتی للطائفین و العاکفین و الرکع السجود (۲) الآیہ۔ فقط۔

(۱) قال يستحب اهداء هاله صلى الله عليه وسلم قلت وقول علمائنا له ان يجعل ثواب عمله لغيره بدخل فيه النبي صلى الله عليه وسلم فانه احق بذلك الخ (رد المحتار باب صلوة الجنائز مطلب في اهداء ثواب القراءة للنبي صلى الله عليه وسلم ج ۱ ص ۸۴۵ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۴ ظفیر. (۲) بقرہ۔ ۱۵۔



استمداد اہل قبور سے جائز ہے یا نہیں

(سوال ۳۱۱۳) استمداد من اہل القبور کے جواز کی حنفیہ کے یہاں کوئی صورت ہے یا نہیں۔

(الجواب) استمداد من اہل القبور اگر اس عقیدہ کے ساتھ ہے کہ وہ متصرف فی الامور ہیں جیسا کہ عوام کا عقیدہ ہے تو یہ درست نہیں ہے بلکہ اس میں خوف کفر ہے۔ شامی میں ہے ومنہا انہ ان ظن ان المیت يتصرف فی الامور دون الله تعالى واعتقاده ذلك کفر۔ (۱) الخ اور اگر مطلب اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ان کے ذریعہ سے دعا کی جاوے کہ یا اللہ میرا فلاں کام فلاں بزرگ کی برکت سے پورا فرما دے تو یہ جائز ہے فقط۔

ایصال ثواب کا کیا حکم ہے

(سوال ۳۱۱۴/۱) اجلاس القاری علی القبور و ہوا المختار صاحب فتح القدیر ص ۳۰۱ فتاویٰ قاضی خاں ص ۷۸ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۳ مجمع الانہر ص ۸۸ اور در الحکام ص ۱۶۸ خلاصۃ القاری ص ۳۴۴ فتاویٰ غیاثیہ ص ۴۵ فوائد سمیہ ص ۱۴۴ اکبری ص ۵۶۴ صغیرہ روح البیان۔ فتاویٰ مصریہ در المختار وغیرہ کتب فقہ میں بعلا مت فتویٰ مذکور ہے۔ کیا یہ مسئلہ صحیح ہے یا غلط۔

بعض روایتوں کے متعلق سوال

(سوال ۳۱۱۵/۲) تصدقوا لموتاکم قبل الدفن الخ تفدوا لموتاکم بعد الدفن الخ۔ شرح برزخ وزاد الآخرة وغیرہ کتب فقہ میں ہے۔ دستور یہاں پر یہ ہے کہ ورثہ میت حسب مقدمہ حفاظ او قراء و علماء و طلباء و دیگر فقراء و مساکین کو دعوت دے کر جمع کر کے خیرات کبھی تو بعد الدفن اور کبھی قبل الدفن اور کبھی بعد جنازہ اور کبھی قبل جنازہ واسطے آسانی اور فائدہ مردے کے دے دیا کرتے ہیں اور طحاوی شرح مراقی الفلاح میں ہے والسنة ان يتصدق ولی المیت قبل مضی اللیلة الا ولی بما تيسر الخ۔ کیا یہ روایتیں صحیح ہیں اور یہ صورت مسئلہ جائز ہے یا کیا۔

مظاہر حق کے حوالہ سے ایک مسئلہ کی تصدیق

(سوال ۳۱۱۶/۳) مظاہر حق جلد دوم باب النذور میں ہے، فاتحہ بزرگاہ دین اور نذرو نیازان کی درست اور جائز لکھی ہے اور کھانا اس کا روایہ ہے۔ کیا یہ مسئلہ صحیح ہے یا غلط۔

(الجواب) (۱) لوجه الله میت کو قرآن شریف پڑھ کر ثواب پہنچانا عمدہ ہے اور اس میں کسی کا خلاف نہیں ہے۔ لیکن استیجار علی التلاوة جیسا کہ مروج ہے یہ درست نہیں ہے۔ جیسا کہ شامی میں ہے فی الولو الجیة لوزار قبر صديق او قريب له وقراء عنده شيئاً من القرآن فهو حسن اما الوصية بذلك فلا معنى لها ولا معنى ايضاً لصلة القاری لان ذلك يشبه استيجاره على قراءة القرآن وذلك باطل ولم يفعله احد من الخلفاء۔ (۲) الخ والتفصيل فی باب الاجارة الفاسدة۔ پس یہ وجوہ ہیں جن کی وجہ سے اس زمانہ میں اجلاس

(۱) رد المحتار قبیل باب الاعتکاف ج ۲ ص ۱۷۵ مطلب فی النذر النوی يقع للاموات۔ ط. س. ج ۳ ص ۷۳۹. ۱۲ ظفیر۔

(۲) رد المحتار کتاب الاجارة مطلب فی الاستیجار علی الطاعات ج ۵ ص ۴۷. ط. س. ج ۶ ص ۵۷. ۱۲ ظفیر۔



القاری کو منع کیا جاتا ہے۔

(۲) یہ روایات بے اصل ہیں اور وہ خرابی استیحاء علی التلاوة یہاں بھی ہے۔ اور یہاں المعروف کا لفظ شرط مسئلہ ہے اور ایسے پڑھنے سے ثواب نہیں ہوتا۔ کما حقہ فی الشامی، سملاً مزید علیہ۔

(۳) ایصال ثواب برائے اموات کے استحباب میں کچھ تامل نہیں ہے بلا قیود و رسوم مختصرہ کے ایصال ثواب الی الاموات جائز ہے۔ (۱) یہی مطلب عبارت مظاہر حق کا نہیں ہے۔ فقط

سوالا کھ درود شریف ۲۵ آدمیوں کو بخشا تو کیسے ثواب پہنچے گا۔

(سوال ۳۱۱۷) اگر سوالا کھ درود شریف ایک شخص نے پڑھے اور ثواب اس کا پچیس موتی کو پہنچانا ہے تو فرمائیے کہ ہر موتی کو ثواب سوالا کھ پہنچے گا یا اس کے ۲۵ حصے ہو کر ہر ایک کو پہنچے گا۔

(الجواب) پچیس حصے ہو کر ہر ایک میت کو پانچ ہزار کا ثواب پہنچے گا۔ اور بعض علماء نے یہ فرمایا ہے کہ ہر ایک کو پورا ثواب ملے گا والا اول اقیس والثانی اوسع۔ کذا فی الشامی۔ (۲)

قرآن مجید کی ثواب رسانی کیسے کی جائے

(سوال ۳۱۱۸) کیا قرآن مجید کے ثواب رسانی کی بھی یہی صورت ہوگی۔  
(الجواب) یہی صورت ہوگی۔

ثواب مردوں کو کس طرح پہنچتا ہے

(سوال ۳۱۱۹) ثواب کس ذریعہ سے موتی کو پہنچتا ہے۔

(الجواب) بذریعہ ملائکہ کے یا جس ذریعہ سے حق تعالیٰ چاہے پہنچاتا ہے۔

ایصال ثواب ارواح موتی کو

(سوال ۳۱۲۰) ارواح موتی کو وقت ثواب پہنچنے کے سوائے تفریح کے اور کیا معلوم ہوتا ہے۔

(الجواب) اعمال صالحہ کا جس قسم کا ثواب ہے وہی پہنچتا ہے۔

کیا مردہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ ثواب فلاں کی طرف سے ہے

(سوال ۳۱۲۱) کیا اس میت سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تیرے فلاں عزیز یا احباب نے یہ تحفہ بھیجا ہے اور قائل اس کا کون ہوتا ہے وہ فرشتہ ہے یا اور کوئی۔

(الجواب) ایسا بھی وارد ہوا ہے کہ اس سے کہا جاتا ہے اور کہنے والا فرشتہ ہوتا ہے۔ (۳)

(۱) وفي البحر من صام او صلى او تصدق و جعل ثوابه لغيره من الاموات والا حياء جازو يصل ثوابها اليهم عند اهل السنة والجماعة كذا في البدائع (رد المحتار باب صلاة الجنائز مطلب في القراءة للميت ج ۱ ص ۸۴۴ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۳) ظفیر. (۲) سئل بن حجر المکی عما لو قراء لا اهل المقبرة الفاتحة هل يقسم الثواب بينهم او يصل لكل منهم مثل ثواب ذلك كاملاً، فاجاب بانه افني جمع بالثاني وهو اللائق بسعة الفضل (رد المحتار باب صلاة الجنائز مطلب في القراءة لليت ج ۱ ص ۸۴۵ ط. س. ج ۱ ص ۲۴۴) ظفیر.

کیا قیامت سے پہلے روح انسانی قبر میں رہتی ہے

(سوال ۳۱۲۲/۱) زید کہتا ہے کہ مرنے کے بعد قیامت تک انسان کی روح قبر ہی میں رہتی ہے۔ یہ درست ہے یا نہیں

مرنے کے بعد عذاب جسم کو ہوتا ہے یا روح کو یا دونوں کو

(سوال ۳۱۲۳/۲) مرنے کے بعد عذاب روح کو ہوتا ہے یا جسم کو یا دونوں کو۔

(الجواب) (۱) قبر میں بھی روح کا تعلق رہتا ہے اور مستقر اصل اس کا علیین یا سجین (۱) ہے۔

(۲) عذاب روح پر مع جسم کے ہوتا ہے جیسا کہ ظاہر احادیث سے ثابت ہے۔ (۲) فقط۔

عہد نامہ لکھوا کر مردہ کے ساتھ قبر میں رکھنا کیسا ہے

(سوال ۳۱۲۴) مردہ کی ساتھ عہد نامہ وغیرہ لکھوا کر قبر میں ساتھ رکھنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) جائز نہیں ہے اس کو فقہاء نے منع فرمایا ہے۔ خوف تلویث بالنجاستہ اس کی تفصیل شامی میں ہے۔

بعد نماز جنازہ ایصال ثواب اور مباح کام پر اصرار

(سوال ۳۱۲۵) مرقاة شرح مشکوٰۃ جز خامس مصری ص ۵۴۸ وفي رواية لهما دانه وضع عمر

على سريره فتكفنه الناس يد عون ويشنون ويصلون عليه قبل ان يرفع وانا فيهم فلم يرعنى الا جل قد

اخذ منكبي من ورائي فالتفت فاذا هو علي بن ابي طالب فترحم علي رضي الله تعالى عنه . عمر

رضي الله تعالى عنه . الخ۔

(۲) كفايه باب الجنائز . روى ان رجلاً فعل هكذا بعد الصلوة فراه رسول الله صلى الله عليه وسلم

فقال ادع استجب لك۔

(۳) عناية باب الجنائز . روى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلاً فعل هكذا بعد الفراغ من

الصلوة فقال ادع . الخ۔

(۴) قسطلانی کے جزء رابع میں حاشیہ پر شرح مسلم امام نووی مصری ص ۳۰۶ قوله حفظت من دعائه ای

علمنيه بعد الصلوة فحفظته۔

(۵) رد ہایتہ ص ۲۰ و نیز در شرح برزخ ارقام نموده تصدق و خواندن قرآن مجید بر میت و دعاء در حق او قبل

(۱) قاضی ثناء اللہ اس طرح کی تمام حدیثیں نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں وحافظ ابن حجر عسقلانی میگوید کہ ارواح مسلمانان

در علین و ارواح کفار در سجین و هر يك روح رابا جسد خود اتصالی باشد معنوی کہ مشابہ آن اتصال نیست کہ

در حیات دنیا بود . بلکه اگر مشابہت داده شود بحال خفته داده شد لیکن آن اتصال خفته قوی تر است ، شیخ جلال الدین

سیوطی گفته کہ باین تقریر آنچه در حدیث آمد کہ جائے قرار شان در علین و سجین است و آنچه ابن عبدالبراز جمہور

نقل کرده کہ نزدیک قبور اند جمع می شوند الخ (تذکرۃ الموتی و القبور ص ۲۳۸) ثم اعلم ان الروح لها بالبدن خمسة

انواع الخ والرابع تعلقها به فی البرزخ فانها وان فارقت وتجروت عنه فانها لم تغارقه فراقا كلياً بحيث لا يبقى لها اليه النفات

البة فانها و ارادة اليه وقت سلام المسلم عليه و ورد انه يسمع خفق نعالهم حين يولون عنه وهذا الرد اعادة خاصة لا يوجب

حياة البدن قبل يوم القيامة (شرح فقه اكبر ص ۱۵۴) ظفیر . (۲) والحاصل ان احكام الدنيا على الا بدن والا روح تبع لها ،

واحكام البرزخ على الا روح والا بدن تبع لها واحكام الحشر والنشر على الا روح والا جساد جميعا (شرح فقه اكبر ص

۱۵۴) ظفیر . (۳) وفي فتاوى المحقق ابن الجحر المكي الشافعي عن كتابة العهد الخ هل يجوز ولذلك اصل ؟ فاجاب الخ

قد افتي ابن الصلاح بانه لا يجوز الخ خوفا من صديد الميت الخ (ردالمحتار قبيل باب الشهيد ج ۱ ص

۸۴۷ ط . س . ج ۲ ص ۲۴۶) ظفیر .



برداشتن جنازہ پیش از دفن سبب نجات از احوال آخرت و عذاب قبر است۔

(۶) رفاه المسلمین ص ۹۶: مروی ہے کہ مردے کو گور میں رکھتے وقت آنحضرت ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔  
اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه۔

(۷) جوہر نیرہ۔ حتی یودوا حقہ بالصلوة علیہ والدعاء لہ انتہی۔

(۸) شامی۔ وصول القراءة لل میت اذ كانت بحضرته او دعی له عقبها ولو غائبا لان محل القراءة تنزیل الرحمة والبركة والدعاء عقبها اوحی للقبول۔

(۹) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرئوا نایس علی موتا کم۔

(۱۰) نماز مترجم مولانا ابوالبشیر صاحب ص ۸۵۔ بعد نماز جنازہ کے سب لوگ بیٹھ کر قل شریف گیارہ بار اور الحمد شریف دس بار پڑھ کر میت کی ارواح کو بخشیں۔

(۱۱) تنبیہ الغافلین ص ۷۳ اچھا طریقہ ثواب رسائی کا مردہ کے حق میں یہ ہے کہ قبل دفن کے جس قدر ہو سکے کلمہ یا قرآن شریف یاد رو دیا کوئی سورۃ پڑھ کر ثواب بخشے۔

(۱۲) مظاہر حق کتاب الجنائز تحت حدیث ابن عباسؓ یعنی سورہ فاتحہ نماز جنازہ میں پڑھے جیسے کہ حدیث ابن عباسؓ کی میں گذر۔ یا جنازہ پر بعد از نماز کے یا پہلے نماز کے بہ قصد تبرک پڑھی ہو۔

(۱۳) امام محمود بدر الدین عینی شیخ صحیح بخاری میں زیر باب موعظة الحدیث عند الغیر بیان فرماتے ہیں:۔ مصلحة الميت ان یجتمعوا عنده لقراءة القرآن والذکر فان الميت ینتفع به۔

(۱۴) مشکوٰۃ ص ۱۱۶۔ عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضرتم المریض او الميت فقولوا خیراً فان الملائكة یومنون علی ما تقولون۔

(۱۵) جوہر النفیس شرح درالکیم ص ۱۳۲:۔ وفي نافع المسلمین رجل رفع یدیه بدعاء الفاتحة للمیت قبل الدفن جاز۔

(سوال)۔ مرقومہ بالا دلائل ہے بعد سلام نماز جنازہ کے با ایصال ثواب سورہ فاتحہ و اخلاص سنت ثابت ہوتا ہے یا مستحب بیلدعت حسنہ بیلدعت سیئہ صرف ثبوتی پوچھتا ہوں بلا اجتماع و اہتمام اور ضروری جانے۔

(الجواب) امور مستحبہ و مباحہ اصرار و التزام سے بدعت ہو جاتے ہیں۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولا یجعل احدکم للشیطان شیئاً من صلواته یری ان حقاً علیہ ان لا ینصرف الا عن یمینہ لقد

رایت رسول الله صلى الله عليه وسلم كثيراً ینصرف عن یساره . قال القاری فی المرقاة فی شرح هذا الحدیث من اصر علی امر مندوب و جعله عذماً ولم یعمل بالرخصة فقد اصاب منه الشیطان من

الاضلال فكیف من اصر علی بدعة و منکر انتہی (۱) وفي العالمگیریة . وما یفعل عقب الصلوة مکروه لان الجهال یعتقدونها سنة واجبة وکل مباح یودی الیہ فمکروه (۲) انتہی .

فقط واللہ تعالیٰ اعلم . کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ ۲۶ صفر ص ۵۱۳۳۵ .

### ایصال ثواب

(سوال ۱۳۲۶) میت کو ثواب صدقہ و خیرات کا پہنچتا ہے یا نہیں۔ اور دعا زندوں کی مردوں کے لئے نافع ہے یا نہیں۔

(الجواب) میت کو ثواب صدقہ و خیرات و تلاوت قرآن شریف وغیرہ کا پہنچتا ہے۔ اہل سنت و جماعت اصل ایصال ثواب میں متفق ہیں۔ عبادات بدنیہ میں اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ اور امام احمد اور جمہور سلف و خلف عبادات بدنیہ میں وصول ثواب سب سے قائل ہیں اور امام شافعی اور امام مالک عدم وصول کے قائل ہیں صدقات مالیہ کے ثواب میں کچھ اختلاف نہیں ہے اس میں سب متفق ہیں۔

دلائل ایصال ثواب الی المیت کے اور اس امر کے کہ اموات کو احیاء کی دعاء اور صدقہ و خیرات سے اور قرآن شریف وغیرہ کا ثواب پہنچانے سے نفع ہوتا ہے بکثرت ہیں اما الایات فمنہا رب ارحمہا کما ربانی صغیرا . رب اغفر لی ولو الدی ولمن دخل بیتی مو منا وللمومنین والمومنات . ربنا اغفر لنا ولا خوانان الذین سبقونا بالا یمان واما الاحادیث فعن سعد بن عبادۃ فانه قال یا رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقة . افضل قال علیہ السلام الماء فحفر بیرا وقال هذه لام سعد اخرجہ . ابو دائود . نسائی . مشکوٰۃ ص قال القونوی والا صل فی ذالک عند اهل البیت ان للانسان ان يجعل ثواب عملہ لغیرہ صلوٰۃ او صوماً او حجاً او صدقۃً او غیرہا والشافعی رحمہ اللہ جو زہدا فی الصدقة والعبادۃ المالیه وجودہ فی الحج واذا قراء علی القبر و للمیت اجرا لمستمع ومنع وصول ثواب القرآن الی الموتی و ثواب الصلوٰۃ والصوم وجميع الطاعات والعبادات غیر المالیه وعند ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ واصحابہ رحمہم اللہ تعالیٰ يجوز ذالک ویصل ثوابہ الی المیت و اتمسک المانع من ذالک بقولہ تعالیٰ وان لیس للانسان الا ما سعی و بقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اذا مات ابن ادم انقطع عملہ الحدیث و الجواب ان الایۃ حجة لنا لان الذی اھدی ثواب عملہ لغیرہ سعی فی ایصال الثواب الی ذلک الغیر فیکون لہ ما سعی هذه الایۃ ولا یکون لہ ما سعا الا بوصول الثواب الیہ فكانت الایۃ حجة لنا لا علینا واما الحدیث فیدل علی القطاع عملہ ونحن نقول بہ وانما الکلام فی وصول الثواب غیرہ الیہ والموصول للثواب الی المیت هو اللہ تعالیٰ سبحانه لان المیت لا یسمع بنفسہ والقرب والبعد سواء فی قدرة الحق سبحانه . (شرح فقہ اکبر لملا علی القاری) فقط .

قبروں پر دعائیں نکلنا درست ہے یا نہیں۔

(سوال ۳۱۲۷) قبور فقراء و اولیاء و صلحاء پر فاتحہ خوانی کے بعد جو لوگ دعائیں نکلتے ہیں یہ اگر درست ہے تو کس طریقہ سے۔



(الجواب) اس طرح دعائے نکلنا درست ہے کہ یا اللہ میری نیک ہندوں کے میری حاجت پوری فرما۔ (۱) فقط۔  
عورت کو قبر پر جانے کی اجازت ہے یا نہیں

(سوال ۳۱۲۸) میری ہمشیرہ کی قبر مردانہ مکان میں ہے۔ میری والدہ زنانہ مکان سے جو بہت قریب ہے اس کی قبر پر جانا چاہتی ہیں کسی قسم کی آہ و بکا اور بے صبری وغیرہ نہ ہوگی جانا جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) بعض فقہاء نے اس کی اجازت دی ہے بشرط یہ کہ آہ و بکا نہ ہو۔ لیکن احوط نہ جانا ہی ہے۔ (۲) فقط۔

ثلث قرآن تین بار پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے تو پورے قرآن کا ثواب ہو گا یا نہیں

(سوال ۳۱۲۹) اگر کسی شخص کو پورا قرآن یاد نہ ہو صرف دس پارے یاد ہوں اور وہ ان کو تین مرتبہ پڑھے تو اس صورت میں پورے قرآن شریف کا ثواب میت کو پہنچ جاوے گا یا صرف دس ہی کا۔

(الجواب) پورے قرآن شریف کا ثواب تو اس سے حاصل نہ ہو گا البتہ دس پارہ کا سہ گونہ ثواب حاصل ہو جاوے گا۔ بہر حال اگر پورا قرآن شریف نہ ہو سکے تو یہ ہی بہتر ہے کہ دس پاروں کو بار بار پڑھے اور ثواب پہنچاوے۔ ثواب میت کو پہنچ جاوے گا۔ فقط۔

(سوال ۴۰۰۰) میت کو نفل کا ثواب پہنچا سکتا ہے؟

(الجواب) پہنچا سکتا ہے؟ (۲)

میت کی نیکی کا بطور روانِ جہد نماز جنازہ تذکرہ کیسا ہے

(سوال ۳۱۳۰) اگر شخصے از اہل اسلام بعد از نماز جنازہ بسبب جمالت وعدم تعارف ورثاء میت از مسائل شرعیہ مولوی صاحب بدستور دلالت علی الخیر و تبلیغ حکم شرعیہ وارث مردہ رابریں امر تلقین دہد کہ تو نیکی مردہ رابر دبر وئے جماعت موجودہ بیان کن وہمہ رابر دسعاد تش گواہ کن پس وارث مردہ برخواستہ افعال جمیلہ اویان کند و بر اعمال حسنہ او ہمہ حاضرین را شاہد گرداند اگرچہ در زندگی چنداں عمل خیر از مصدر نہ شدہ باشند بلکہ گاہے گاہے۔

ایں جائز است یا نہ چنانچہ حضور ﷺ فرمودہ انتم شهداء اللہ فی الارض عن انس قال مروا بجنائزہ فاثنوا علیہا خیراً فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجہ ثم مروا باخری فاثنوا علیہا شراً فقال وجبت فقال عمر ما وجبت فقال هذا اثنتیم علیہ خیراً فوجبت له الجنة وهذا اثنتیم علیہ شراً فوجبت له النار انتم شهداء اللہ فی الارض . مشکوٰۃ باب المشی بالجنائزہ۔

(الجواب) حاصل ایں حدیث کہ از مشکوٰۃ شریف نقل کردہ شد ایں است کہ میتے کہ مرد ماں بروشاء خیر کنند و از

(۱) ويجوز التوسل الى الله تعالى والا مستغاثه بالا نبياء والصالحين بعد موتهم (بريقه محموديه ج ۱ ص ۲۷۰) ظفیر۔

(۲) وبزیارة القبور ولو للنساء لحديث كنت نهيتكم عن زيارة القبور الا فزودوها (در مختار) قوله بزیارة القبور ای لا یاس بها بل تناب الخ وقوله ولو للنساء وقيل تحرم علیهن والا صح ان الرخصة ثابتة لهن بحر، وجزم فی شرح المنیة بالکراهة الخ وقال لخیر الرملی ان کان ذلک لتجديد الحزن والبكاء والندب علی ماجرت به عادتهن فلا تجوز الخ وان کان للاعتبار والترحم من غیر بکاء الخ فلا یاس اذ کن عجائز ویکره اذا کن شواب کحضور الجماعة فی المساجد (ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی زیارة القبور ج ۱ ص ۸۴۳ رد المختار ۲۴۲) ظفیر۔

(۳) وفي البحر من صام او صلی او تصدق وجعل ثوابه لغيره من الاموات والا حياء جازو یصل ثوابها اليهم عند اهل السنة (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۴۴ رد المختار ۲۴۳) ظفیر۔



نیکی یاد کنند اور جنتی است کہ و آل میت کہ احد مردماں بگویند آل بہ است و دوزخی است در دیگر روایت است کہ محاسن مردگان ذکر کردہ شوند نہ بدی او شاں ولیکن ایں تکلفات کہ در سوال مذکور است کہ یتصنع و تکلف آنچه آل میت از کارہائے خیر نہ کردہ است بد و نسبت کردہ شوند در تکاب کذب بے وجہ کردہ شود ماذون شرعی نیست البتہ آل میت آنچه از کارہائے نیکو کردہ است اگر تذکرہ او شود و آل امور را ذکر کردہ شود نہ مبالغہ در آل کردہ شود و نہ تسمان حق کردہ شود۔ پس ایں تلقین کہ بمولوی صاحب مذکور بر ثناء میت میکنند ثابت نیست و در تکلف داخل است کہ نہی ازال در کلام الہی مذکور است و ما انا من المتکلفین۔ فقط۔

قبر پر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھنا

(سوال ۳۱۳۱) قبر پر کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ وغیرہ کا پڑھنا کیسا ہے۔

(الجواب) شرح شرعۃ الاسلام میں ہے قال فی الا حياء والمستحب لزیرة القبور ان یقف مستد بر القبلة مستقبلاً لوجه المیت الخ۔ (۱) اس روایت سے اور نیز دیگر احادیث سے جو زیارۃ قبور کے بارے میں وارد ہوئی ہیں ہاتھ اٹھانا ایصال ثواب کے دیت ثابت نہیں ہے۔ فقط۔

فاتحہ بزرگان کے لئے تاریخ کی تعیین ضروری نہیں ہے۔

(سوال ۳۱۳۲) فاتحہ بزرگان دین کسی خاص تاریخ پر کرنی چاہئے یا جب ممکن ہو۔ کیا خاص تاریخ پر کرنے سے ثواب زیادہ ملتا ہے۔

(الجواب) خاص تاریخ کی ضرورت نہیں ہے۔ (۲) اور نہ اس میں ثواب کی زیادتی ثابت ہے۔ فقط۔

ایصال ثواب کس دن افضل ہے

(سوال ۳۱۳۳) ایصال ثواب میت کے لئے پہلا روز افضل ہے یا دوسرا و تیسرا وغیرہ یا سب ایام ایصال ثواب میں برابر ہیں یا تیسرے اور دسویں روز کی قید بدعت ہے۔

(الجواب) پہلے روز اور تیسرے روز اور دہم و چہلم کی قید کو اڑا دینا چاہئے شرعیہ تخصیصات ایصال ثواب کے لئے وارد نہیں ہیں لہذا بدعت و حرام ہیں بلا قید کسی تاریخ کے اور دن کے جب چاہے ایصال ثواب کر دیں۔ چوتھے یا پانچویں یا ساتویں دن یا اور کسی دن بلا تخصیص کھانا وغیرہ فقراء کو دے دیں۔ یہ رسوم اور تخصیصات جو عوام نے مقرر کر رکھی ہیں۔ کچھ اصل نہیں ہے۔ ہر ایک دن ایصال ثواب کے لئے برابر ہے۔ (۳) فقط۔

بعد نماز جنازہ ایصال

(سوال ۳۱۳۴) بعد نماز جنازہ قبل دفن چند مصلیوں کا ایصال ثواب کے لئے سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص تین بار آہستہ آواز سے پڑھنا اور امام جنازہ یا کسی نیک آدمی کا دونوں ہاتھ اٹھا کر مختصر دعا کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں۔

(۱) شرح شرعیۃ الاسلام فصل فی سنن العیادۃ و حقوق المیت ص ۵۸۰۔ ۱۲ ظفیر۔  
(۲) ویکرہ اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثالث وبعد الاسبوع الخ واتخاذ الدعوة لقراءة القرآن وجمع الصلحاء لا جل الا کل یکرہ (رد المحتار باب صلاة الجنائز قبیل مطلب فی زیارة القبور ج ۱ ص ۸۴۲۔ ط.س. ج ۲ ص ۲۴۰) ظفیر۔  
(۳) ویکرہ اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثالث وبعد الاسبوع ونقل الطعام الی القبر فی المواسم واتخاذ الدعوة لقراءة القرآن وجمع الصلحاء والقراء للختم اولقراء سورة الانعام او الا خلاص الخ (رد المحتار باب الجنائز ج ۱ ص ۸۴۲۔ ط.س. ج ۲ ص ۲۴۰) ظفیر۔



(الجواب) اس میں کچھ حرج نہیں ہے لیکن اس کو رسم کر لینا اور التزام کرنا مثل واجبات کے اس کو بدعت بنادے گا۔ کما صرح بہ الفقہاء فقط۔

ماہ رجب میں ایصالِ ثواب

(سوال ۳۱۳۵) ماہ رجب میں اکثر اصحابِ مردہ کو بذریعہ تبارک ثواب پہنچایا کرتے ہیں اس کی کچھ اصل ہے یا نہیں، اور طریقہ صحیح کیا ہے۔

(الجواب) اس کی کچھ اصل نہیں ہے، بلا کسی قید کے جس دن چاہے فقراء کو کھانا وغیرہ کھلا کر اور نقد دے کر ثواب میت کو پہنچا دیا جاوے۔ (۱)

قرآن پڑھوانے کا رواج

(سوال ۳۱۳۶) اس طرف رواج عام ہے کہ اگر کوئی شخص مر جاوے تو بعد دفن کے قرآن شریف پڑھواتے ہیں جمعہ تک، اور ملانے یہ فتویٰ دیا ہے کہ قیامت تک حساب منکر نکیر و ضبط قبر رفع ہو جاتا ہے۔ آیا بعد دفن کے قبر پر قرآن پڑھوانا جائز ہے یا نہیں

(الجواب) اجرت معروفہ یا مشروطہ پر جو قرآن شریف میت کے لئے پڑھواتے ہیں اس میں محققین نے لکھا ہے کہ میت کو ثواب نہیں پہنچتا کیونکہ جب پڑھنے والے کو ثواب نہ ہوا بوجہ نیت اجرو عوض کے تو میت کو کہاں سے پہنچے گا۔ (۲) البتہ اگر کوئی شخص للہ قرآن شریف پڑھ کر میت کو ثواب پہنچا دے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کا ثواب میت کو ملے گا۔ خواہ مکان پر پڑھ کر ثواب پہنچا دے یا قبر پر۔

ایصالِ ثواب میں آنحضرت کا واسطہ

(سوال ۱۳۳۷) ایصالِ ثواب میں واسطہ جناب رسول اللہ ﷺ کا دیوے یا نہیں، یعنی واسطہ کہے ہوئے ثواب طعام یا کلام کا مردہ کو پہنچتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایصالِ ثواب ہر دو طرح جائز ہے، ہر طرح پر ثواب پہنچتا ہے۔ فقط

کیا ایصال سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں

(سوال ۳۱۳۸) جو شخص فوت ہو چکا ہو اور زندگی میں صغائر و کبائر کا مرتکب تھا۔ اب اگر اس کی اولاد اس کو بے شمار قرآن شریف کے ختم اور دوسرے برکت والے کاموں کے چند لاکھ پڑھ کر بخشے اور صدقہ خیرات بہت سا کرے تو کیا اس شخص کے صغائر و کبائر معاف ہو جائیں گے یا صرف صغائر معاف ہوں گے۔

(الجواب) در مختار میں ہے وقال عیاض اجمع اهل السنة والجماعة ان الكبائر لا يكفرها الا التوبة ولا قائل بسقوط الدين ولو حقاً لله تعالى كدين صلاة و زكوة الخ۔ (۳) اس پر بھی اتفاق ہے کہ طاعات و

(۱) صرح علمائنا فی باب الحج عن الغير بان للسان ان يجعل ثواب عمله لغيره صلاة او صوما او صدقة او غيرها (ردالمحتار صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۴۴ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۳) ظفیر۔

(۲) وان القراءة لشئ من الدنيا لا تجوز وان الاخذوا المعطى ائمان الخ (ردالمحتار مطلب فی بطلان الوصية بالحتمات والتهلل ج ۱ ص ۵۷ ط. س. ج ۶ ص ۵۷) ظفیر۔ (۳)

حسنات سے کفارہ صغائر کا ہوتا ہے نہ کبائر کا کافی الحدیث۔ الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان مكفرات لما بينهن اذا اجتنبت الكبائر (۱) كما قال الله تعالى ان الحسنات يذهبن السيئات فالمراد بالسيات الصغائر وعفو الكبائر محول الى مشية الله تعالى كما قال الله تعالى ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء فقط۔

### تیسرے دن چنے پڑھنے کی رسم

(سوال ۳۱۳۹) تیسرے دن جو میت کے لئے چنے پڑھے جاتے ہیں اور قرآن شریف دو یا زیادہ ختم کئے جاتے ہیں اس کا کیا حکم ہے۔ اور اگر بجائے تیسرے دن کے مثلاً چوتھے دن یا دوسرے دن چنے پڑھے جائیں تو پھر بھی رسم پڑجاوے گی اس وقت کیا حکم ہوگا۔ اور کھانا آگے رکھ کر فاتحہ پڑھنا اور گیارہویں کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ رسم تیسرے دن چنے پڑھنے کی اور ختم شریف کی خیر القرون میں ثابت نہیں ہوئی اور اب اس کا التزام اس درجہ ہو گیا ہے کہ عوام اس کو ضروری سمجھتے ہیں اس لئے اس کو ترک کرنا چاہئے اور اس رسم کو توڑنا چاہئے پھر جب اور کوئی دن اسی طرح لازم ہو جاوے اور رسم ہو جاوے اس کو بھی چھوڑنا ضروری ہو جاوے گا اور جو طریقہ سلف سے ثابت نہ ہو اس کو لازم کر لینا اگرچہ اعتقاد نہ ہو صرف عملاً ہو وہ بھی واجب ترک ہے۔ (۲) اور فاتحہ آگے کھانا رکھ کر بھی جائز نہیں ہے۔ اسی طرح گیارہویں بھی جائز نہیں ہے۔ جملہ رسوم اس قسم کے جن کو شارع علیہ السلام اور آپ کے صحابہ وائمہ دین نے نہیں کیا اور اس کا حکم نہیں کیا، ناجائز ہیں اور بدعت ہیں۔ مگر کفر و شرک نہیں ہیں۔

### مال حرام سے فاتحہ

(سوال ۱۳۴۰) اگر کوئی مال حرام سے فاتحہ اولیاء کرام کرے اور امید ثواب کی رکھے تو کیا ہے۔

(الجواب) حرام مال صدقہ کر کے امید ثواب رکھنا معصیت ہے۔ وہ شخص گناہگار ہوتا ہے۔ (۳)۔  
کفن پر کلمہ شہادت لکھوانا

(سوال ۱۳۴۱) میت کے کفن پر کلمہ شہادت پنڈول سے لکھنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) کفن میت پر یا سینہ پر یا جبہ پر انگشت سے بغیر سیاہی بعد الغسل قبل تکفین جائز ہے۔ شامی جلد اول

ص ۶۶۶ نعم نقل بعض المحشين عن فوائد الشرحی ان مما تكتب على جبهة المية بغیر مدار  
الاصبع المسجحة بسم الله الرحمن الرحيم وعلى الصدر لا اله الا الله محمد رسول الله وذلك بعد  
الغسل قبل التكفين. والله اعلم. (۴)

(۱)

(۲) وفي البزازیة ويكره اتخاذ الطعام في اليوم الاول والثالث الخ واتخاذا لدعوة القراءة القرآن الخ (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۴۲ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۰) ظفیر

(۳) لا يقبل الله الا الطيب (مشکوٰۃ باب الصدقة ص ۱۶۷) ظفیر

(۴) (ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب فيما يكتب على كفن الميت ج ۱ ص ۸۴۷ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۲ ۱۲) ظفیر



## قبر میں شجرہ رکھنا درست نہیں

(سوال ۱۳۴۲) شجرہ پیران عظام میت کے ساتھ اندرون قبر رکھنا جائز ہے یا ناجائز یا موجب بے ادبی ہے۔  
(الجواب) شجرہ پیران عظام رکھنا قبر میں جائز نہیں، اس واسطے کہ سواء الکفان میت کے ساتھ کوئی چیز رکھنا جائز نہیں۔ شامی جلد اول ج ۱ ص ۶۵۹ ولا يجوز ان يوضع فيه مضروبة۔ (۱)

## سماع موتی

(سوال ۳۱۴۳) سماع موتی میں محققین حنفی کا کیا مذہب ہے اور قرآن وحدیث سے کیا ثابت ہے۔  
(الجواب) انك لا تسمع الموتی وغیرہ نصوص سے عدم سماع موتی ظاہر ہے فان عدم الا سماع يستلزم عدم السماع وهو قول محقق الحنفیہ۔ (۲) فقط۔

## طریقہ ایصال ثواب بدنیہ کیا ہے

(سوال ۳۱۴۴) طریقہ ایصال ثواب بدنیہ چیست وثواب عبادت بدنیہ بمیت برسد یا نہ۔  
(الجواب) نزد حنفیہ ثواب طاعات بدنیہ مثل تلاوت قرآن شریف و تسبیح و تہلیل از احیاء باموات می رسد پس صورت ایصال ثواب اس است کہ ولی میت از قاریان وغیرہم بگوید کہ شاللہ ثواب کلام اللہ بظلال میت بہ بخشید یا و شال خوشلا امر ولی ثواب تلاوت قرآن شریف وغیرہ باموات بہ بخشند مگر باید کہ غرض قاریان کہ ایصال ثواب باموات می کنند اخذ معاوضہ واجرت از ولی میت نباشد وگرنہ ثواب نیست۔ فقط۔

## کفن پر عہد نامہ لکھنا کیسا ہے

(سوال ۳۱۴۵/ ۱) عہد نامہ بر کفن بمیت نوشتن ثابت است یا نہ؟ اگر ہست بہ سیاہی بہتر ہست یا بہ خاک؟ علامہ شامی از بزاز یہ نقل کردہ است وقد اُفتی ان الصلاح بانہ لا يجوز ان يكتب على الكفن يس والكهف ونحوها خوفا من صديد الميت (الی ان قال) فالمنع هنا الاولی پس معلوم شد کہ عہد نامہ۔ وغیرہ اگر بنویسند از سیاہی بنویسند کہ اس خوب نیست بلکہ از انگشت بلا مداد نویسند۔ کمافی الشامی ایضاً ان مما يكتب على جبهة بغير مداد بالا صبح بسم الله الرحمن حیم الخ شامی ص ۸۹۵۔

## کیا روح گھر میں آتی ہے اور ثواب کا طریقہ کیا ہے

(سوال ۳۱۴۶) میت کی روح مکان پر آتی ہے یا نہیں مساکین کو کھانا کھلا کر میت کو کس طرح ثواب پہنچانا چاہئے؟  
(الجواب) روح مکان پر نہیں آتی اس کو کچھ ثبوت نہیں ہے، ایسا خیال اور عقیدہ نہ رکھے۔ اور ایصال ثواب کلام مجید و کلمہ طیبہ سے اور کھانا فقراء کو کھلا کر اس کا ثواب میت کو پہنچایا جاوے یہ درست، طریقہ اس کا یہ ہے کہ کھانا پکا کر فقراء کو کھلاوے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی جاوے کہ اس کا ثواب فلاں میت کی روح کو پہنچے اور صرف نیت ہونا ایصال ثواب کی کافی ہے۔ اسی طرح کپڑا و نقد فقراء کو دے کر نیت ثواب میت کی کی جاوے اور قرآن مجید و کلمہ

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۶ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۲ ۱۲ ظفر۔

(۲) حوالہ گذر چکا ۱۲۔



طیبہ پڑھ کر ثواب میت کو پہنچایا جاوے۔ (۱) فقط۔

### ایک غلط رسم

(سوال ۳۱۴۷) واکثر مواضع چانگام رسم است کہ مردماں چوں بعد مدفون میت از کار سازی قبر فارغ شوند پس خوند کارے جانب شمال قبر نزد سر ہانہ میت بلاستد و ہم شخصے دیگر جانب مغرب قبر کہ برابر میانہ قبر فتیلہ پر آب گرتہ با یتر او ہمہ آب فتیلہ را حسب اشارہ خوند کار بر سطح قبر سہ دفعہ از کف خود می افشانند۔ صور تشہیں است کہ خوند کار صاحب بیچ دعاء خواندہ از انگشت دست راست خود از جانب سر میت بطرف پائے او اشارہ کند پس مرد فتیلہ گر مسطور بمطابق خودن کار بیچ دعاء خواندہ فتیلہ گر آب بقیہ را بطریق مذکور می افشانند۔ حاصل آنکہ این عمل سہ بار کردہ شود خیال مردماں بریں آب افشان ہمیں است کہ ازیں تخفیف عذاب میت خواہد شد این رسم جائز است یا چہ۔

(الجواب) ایس رسم وائیں طریق آب افشاندن بر قبر از رسول اللہ ﷺ و از صحابہ و تابعین و ائمہ دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ثابت نہ شدہ ناجرم طریق محدث است کہ لازم الترتیب است و آنچه در احادیث دربارہ انداختن آب بر قبر آمدہ است نہ بایں طریق و رسم خاص اس و نہ خواندن چیزے بوقت انداختن آب وارد شدہ است لاجرم مجموعہ ایس رسم محدث است داند ختن آب بر قبر ممکن است کہ برائے امساک غبار و تراب باشد و ہمیں رائج است کما اختارہ فی الدر المختار و ممکن است کہ برائے تقاول بنزول رحمت باشد۔ بہر حال خواندن چیزے بوقت انداختن آب ثابت نہ شدہ است و در نفس انداختن آب بر قبر مضائقہ نیست بل مندوب است و لا باس برش الماء حفظاً للترابہ عن الاندراس در مختار (۲) و خواندن اول سورۃ بقرہ بجانب راس و آخر سورۃ بقرہ بجانب قدم، از عبد اللہ بن عمرؓ منقول است و مستحب است و لیکن نہ بآں کیفیت کہ در سوال مذکور است الحاصل کیفیتے کہ در سوال مذکور است بدعت است محدث است۔

### ایصال ثواب کرنے والے کو ثواب ملتا ہے یا نہیں

(سوال ۳۱۴۸) زید نے قرآن شریف پڑھا اور عمرو کے نام سے ایصال ثواب کر دیا۔ اب زید کو اس پڑھنے کا کس قدر ثواب ملے گا؟

(الجواب) قرآن شریف کا ثواب تو عمرو کو ملے گا باقی اس وجہ سے کہ زید نے ایک کام کیا اس کو اس کا بدلہ دس گونہ بلکہ اس سے بھی زیادہ مل سکتا ہے اخلاص شرط ہے بدون اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں الا للہ الدین الخالص، من جاء بالحسنة فله عشر امثالها۔ فقط۔

(۱) صرح علماء نافی باب الحج عن الغير بان لا تسان ان يجعل ثواب علمہ لمیرہ صلاة او صوما او صدقہ او غیرہا (الی قولہ) وفي البحر من صام او صل او تصدق وجعل ثوابه لغير مين الا موات والا حياء جازو يصل ثوابها اليهم عند اهل السنة والجماعة كذا في البدائع (رد المختار ج ۱ ص ۸۴۰) در مختار میں ہے وفي الحديث من قراء الا خلاص احد عشر مرة ثم وهب اجرها للاموات اعطى من الا اجر شامي ج ۱ ص ۸۴۴ ط.س. ج ۲ ص ۲۴۳ ظفیر. (۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۸ ط.س. ج ۲ ص ۲۳۷. ۱۲ ظفیر. (۳) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد رواه مسلم (مشکوٰۃ باب الاعتصام ص ۲۷) ظفیر.



## قبر میں جمائل رکھنا

(سوال ۳۱۴۹) ایک بزرگ کی قبر میں بوقت دفن کرنے کے ایک جمائل شریف اور مہر نقرئی ایک شخص نے رکھ دی ہے، شرح شریف اس بارہ میں کیا ارشاد فرماتی ہے؟

(الجواب) قرآن شریف اور مہر نقرئی قبر سے نکالی جاوے یہ فعل برا ہوا جس نے ایسا کیا برا کیا یہ فعل جائز نہ تھا وکما اذا سقط فی القبر متاع او کفن بثوب مغصوب او دفن معه مال وقالوا کان المال رهما الخ شامی۔ (۱)

اولیاء کے مزارات پر حاضر ہو کر دعا کی درخواست جائز ہے یا نہیں

(سوال ۳۱۵۰) بزرگان دین کی درگاہ میں حاضر ہونا اور ان سے یہ کہنا کہ آپ مستجاب الدعوات ہیں ہمارے لئے دعا کیجئے کہ خداوند عالم فلاں غرض پوری کرے۔ شریعت میں اس کی کوئی اصل ہے یا نہیں اولیاء اللہ کو مزارات پر جانے سے خبر ہوتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس بارہ میں مشروع یہ ہے کہ زیارت کے وقت سلام موافق طریقہ معروف کے کرے اور اہل قبور کے لئے دعا مغفرت کرے اور اگر کچھ پڑھ کر ان کی ارواح کو ثواب پہنچا دیوے تو بہت اچھا ہے اور اگر کچھ دعا کرے تو اللہ تعالیٰ سے کرے مثلاً اس طریق سے کہ یا اللہ ان کی برکت سے میری حاجت پوری فرما۔ ان بزرگوں سے یہ نہ کہے کہ تم دعا کرو۔ سماع موتی خود مختلف فیہ مسئلہ ہے۔ حنفیہ سماع موتی کا انکار کرتے ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہی مذہب ہے۔ اور آیات قرآنیہ اس پر دال ہیں لہذا اس طرح ان سے خطاب کر کے نہ کہے کہ تم دعا کرو بلکہ خود اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے دعاء مغفرت اور رفع درجات کی دعاء کرے اور اگر ان کے ذریعہ سے اپنی حاجات کے پورا ہونے کے لئے بھی دعا کرے تو مضائقہ نہیں۔ حصن حصین میں مذکور ہے کہ صالحین کے وسیلہ سے دعا کرنا مستحب ہے کہ حق تعالیٰ ان کی برکت سے دعا قبول فرماوے۔ (۲) فقط۔

بعد جنازہ سورہ اخلاص پڑھ کر ایصال ثواب کی رسم

(سوال ۳۱۵۱) ہمارے یہاں بعد نماز جنازہ تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر میت کو بخشتے ہیں تاکہ اس کو ختم قرآن کا ثواب ملے یہ فعل شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) فقہاء رحمہم اللہ نے نماز جنازہ کے بعد دوبارہ دعا کرنے کو مکروہ اور ممنوع لکھا ہے۔ (۳) کیونکہ نماز جنازہ خود دعا للمیت ہے اس میں اور کسی ایجاد و ایذا کی حاجت نہیں ہے لہذا بعد نماز جنازہ فوراً اس کا التزام کہ تین بار سورہ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب میت کو پہنچایا جاوے اچھا نہیں ہے۔ دوسرے وقت یا اپنے دل میں بلا اعلان و التزام کے اگر ثواب کسی سورۃ کا پہنچا دیوے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ فقط۔

سوال کلمہ پڑھ کر ایصال ثواب کی روایت کہا ہے۔

(سوال ۳۱۵۲) سوال کلمہ دفعہ شریف پڑھ کر اگر میت کو بخشا جاوے تو امید مغفرت کی ہے یہ روایت کون سی

(۱) دیکھئے ردالمحتار ج ۱ ص ۸۳۹ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۸. ۱۲ ظفیر. (۲) وان يتوسل الى الله تعالى بانيائه والصالحين من عباده (حصن حصین آداب الدعاء ص ۱۸) ظفیر. (۳) ولا يدعو للمیت بعد صلاة الجنائز لانه يشبه الزيادة في صلاة الجنائز (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۳۶۹) ظفیر.



کتاب میں ہے۔ لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہئے یا محمد رسول اللہ بھی ملایا جاوے۔  
(الجواب) یہ روایت کسی حدیث کی کتاب میں نظر سے نہیں گذری۔ بعض مشائخ نے اس کو نقل فرمایا ہے لہذا عمل اس پر درست ہے اور معمول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کا نہیں، بلکہ صرف لا الہ الا اللہ کا اور کبھی کبھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماننے کا ہے، اور حدیث ترمذی ولین ماجہ میں ہے افضل الذکرہ لا الہ الا اللہ۔ (۱) الحدیث فقط

مردہ سے دعا کی درخواست جائز ہے یا نہیں

(سوال ۳۱۵۳) ایک صاحب فرماتے ہیں کہ کسی مردہ شخص کی خواہ نبی ہو یا ولی کسی امر میں دعا کرانا یا ان سے کسی قسم کی مدد طلب کرنا بدعت ہے اور اس کی دلیل میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد قحط کے زمانہ میں حضرت عمرؓ حضرت عباسؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ جب حضرت ﷺ حیات تھے تو ہم ایسے موقع پر ان سے دعا کراتے تھے۔ اب وہ حیات نہیں، آپ ان کے چچا ہیں آپ چل کر دعا کریں۔ اسی طرح امیر معاویہؓ بھی جب کبھی ایسا واقعہ پیش آتا یا کوئی ضرورت ہوتی تو صحابہؓ سے دعا کراتے، اگر مردہ سے دعا کرنا بدعت نہیں یا اس کا حکم ہے تو حضرت عمرؓ نے آنحضرت ﷺ کے مزار پر جا کر ان سے دعا کیوں نہیں کرائی۔

(الجواب) ثابت سنت اور طریق سلف یہ ہے کہ زیارت قبور کے وقت دعا لیا موات اور ایصال ثواب حیات بسوئے اہل قبور کرے۔ نہ یہ کہ خود ان صاحب قبور سے دعا کو کہے کہ میرے لئے دعا کرو یا ان سے کہے کہ میرا فلاں کام کر دو یہ ثابت نہیں ہے غایت یہ کہ اللہ تعالیٰ سے ان کی وساطت سے دعا کرے مثلاً یہ کہ یا اللہ بہ برکت فلاں بزرگ صاحب قبر کے میری حاجت پوری فرما اور دعا قبول فرما وغیرہ فقط۔

فاتحہ و زیارت کی اطلاع مرد کو ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۳۱۵۴/۱) جب کہ میت کے اعزاء فاتحہ و لاتے ہیں تو میت کو معلوم ہوتا ہے یا نہیں۔  
(سوال ۳۱۳۶/۲) جب میت کے اعزاء قبرستان جا کر فاتحہ پڑھتے ہیں اس کو معلوم ہوتا ہے یا نہیں۔  
(سوال ۳۱۳۷/۳) اگر میت کی طرف سے قربانی یا حج کر لیا جاوے تو کیا اس کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ میرے فلاں عزیز نے یہ کام کر لیا ہے۔

(الجواب) (۱) اگر معلوم ہوتا ہو تو کچھ عجب نہیں ہے۔ (۲)

(۲) ایسا بھی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ (۳)

(۳) ایسا بعض روایات میں وارد ہے کہ میت کو یہ معلوم ہوتا ہے یعنی ملائکہ بتلاتے ہیں۔

(۱) مشکوٰۃ باب ثواب التسیح والتحمید فصل ثانی ص ۲۰۱ (۲) ظفیر (۲) وانما الکلام فی وصول ثواب غیرہ الیہ والموصول للثواب الی المیت ہو اللہ تعالیٰ سبحانه لان المیت لا یسمع بنفسہ والقرب والبعد سواء (شرح فقہ اکبر ص ۱۵۹) ظفیر (۳) وفی شرح اللباب لملاحی قاری ثم من اداب الزیارة ما فاولا من انه یاتی الزائر من قبل رجلی المتوفی لا من قبل راسہ لا نه اتعب لبصر المیت (رد المحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی زیارة القبور ج ۱ ص ۸۴۳ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۲) ظفیر۔



عذاب سے بچانے کا کیا طریقہ ہے

(سوال ۳۱۵۵) اگر میت عذاب میں مبتلا ہو تو اس کی نجات کے لئے اعزاء کو کون سا فعل کرنا چاہئے۔  
(الجواب) قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور صدقہ و خیرات سے ثواب پہنچادے یہی ذریعہ میت کو کچھ نفع پہنچنے کا ہے۔ (۱) فقط۔

میت کے لئے دعا کس کس وقت درست ہے

(سوال ۳۱۵۶) یہاں مدت سے یہ رسم و رواج ہے کہ کفنانے کے بعد میت کو جنازہ میں رکھ کر جمع ہو کر اہتمام کے ساتھ فاتحہ پڑھتے ہیں۔ پھر نماز جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد جنازہ اٹھانے سے پہلے سب لوگوں کو روک کر امام کے ساتھ فاتحہ پڑھتے ہیں پھر علاوہ اس دعا کے جو بعد قراغ دفن متصل پڑھی جاتی ہے اس وقت بھی لوگوں کو روک کر فاتحہ ہوتی ہے۔ جب واپسی میں قبرستان کے دروازے پر پہنچتے ہیں بعض جگہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب غسل کے لئے میت کو رکھتے ہیں تب بھی جمع ہو کر فاتحہ پڑھتے ہیں اور دروازہ قبرستان پر فاتحہ پڑھنے کے بعد مکان پر بھی رسم فاتحہ بجا لاتے ہیں یعنی اول تین موقع پر فاتحہ پڑھنے کا عام رواج ہے اور کچھلی دو موقعوں پر فاتحہ پڑھنے کا عام رواج نہیں ہے یعنی کہیں ہے اور کہیں نہیں۔ لیکن اب ایک عالم صاحب تشریف لائے ان سے دریافت کیا گیا تو وہ یہ فرماتے ہیں کہ ان مختلف اوقات میں اس کیفیت کے ساتھ فاتحہ پڑھنا بدعت خلاف سنت ہے بالخصوص جب کہ تارک کو قابل ملامت بھی سمجھتے ہیں اور دلیل یہ بتلاتے ہیں کہ حسب تصریح علامہ شامی وغیرہ کہ صلوٰۃ جنازہ خود دعاء للمیت ہے چنانچہ ردالمحتار جلد اول صفحہ ۶۴۱ میں تحریر ہے فقد صرحوا عن اخرهم بان صلوٰۃ الجنائزہ هی الدعاء للمیت اذہو المقصود منها انتہی۔ اور فاضل اجل علامہ ملا علی مکی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کے باب الجنائز میں تحت حدیث مالک ابن ہبیرہ تحریر فرماتے ہیں ولا يدعى للمیت بعد صلوٰۃ الجنائز لانہ يشبه الزیادۃ فی صلوٰۃ الجنائزہ اور بعض کتب میں محیط سے نقل کیا ہے لا يقوم الرجل بالدعاء بعد صلوٰۃ الجنائزہ اور کبیری سے منقول ہے فی السراجیۃ اذا فرغ من الصلوٰۃ لا يقوم بالدعاء اور یوں کہتے ہیں کہ بعد دفن متصل قبر پر دعائیں لگنا کتب احادیث میں جناب رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور باقی ادعیہ مروجہ کا ثبوت کتب احادیث وفقہ و اقوال محققین علماء سے ثابت نہیں۔ پس اور باقی ادعیہ مروجہ کا ثبوت کتب احادیث وفقہ و اقوال محققین علماء سے ثابت نہیں۔ پس ارشادہ ہو کہ ان عالم صاحب کا یہ فرمانا صحیح ہے یا نہیں اور خدا و رسول کے حکم کے موافق میت کے مرنے کے وقت سے بعد دفن مکان پر واپسی تک جمع ہو کر کن کن موقعوں پر شرع شریف میں دعائیں لگنے کا ثبوت ہے۔ یا یہ ہے کہ ہر شخص علاوہ نماز جنازہ کے بلا التزام مالا یلزم اور بلا اہتمام و فکر اجتماع اپنی خوشی سے جب چاہے میت کے واسطے دعاء خیر کرے۔

(الجواب) ان عالم صاحب کا قول صحیح ہے اور موافق ہے قواعد و نصوص کے اور تصریحات فقہاء ان کے قول کی مؤید ہیں۔ صلوٰۃ جنازہ خود دعاء للمیت ہے اس کے سواء اور کسی موقع پر فاتحہ مذکور کا علی وجہ الاجتماع ثبوت نہیں ہے

(۱) وفي البحر من صام او صلى او تصدق وجعل ثوابه لغيره من الاموات والا حياء جاز و يصل ثوابها اليهم عند اهل السنة و الجماعة الخ (ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب في القراءة للميت ..... ج ۱ ص ۸۴۴ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۳) ظفیر۔



مسند احمد ج ۴ ص ۳۵۶ میں عبد اللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے ثم کبر علیہا اربعاً ثم قام بعد الرابعة قدر ما بین التکبیرین یدعو ثم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فی الجنائزہ ہکذا۔ اور فتح الباری ج ۱۱ ص ۱۲۲ میں ہے وفي حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قبر عبد اللہ ذی النجادین۔ الحدیث۔ وفيہ لما فرغ من دفنہ استقبل القبلة رافعاً یدیه۔ اخرجہ ابو عوانہ فی صحیحہ۔ فقط۔

ایصال ثواب ثابت ہے مگر دن مقرر کرنا بطور رسم درست نہیں

(سوال ۳۱۵۷) موتی کو ایصال ثواب کی نیت سے کچھ خیرات دینے اور قرآن مجید تلاوت کر کے بخشے کا قرآن و حدیث میں کیا حکم وارد ہے۔ اگر کوئی موتی کو بغرض ایصال ثواب خیرات دیوے اور تلاوت قرآن کرے تو کیا واقعی اس کا ثواب موتی کو پہنچ کر عذاب کی تخفیف یا درجات عالیہ کا حصول قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

دن مقرر کرے فاتحہ خوانی سہ ماہی ششماہی وغیرہ عرس کرنا بزرگوں کی قبروں سے استمداد کرنا اور منت مراد مانگنا آیا درست ہے اور کیا موتی اور عالم میں کچھ تصرف کر سکتے ہیں۔

(الجواب) اموات کو ثواب صدقات و قرآن شریف کا پہنچنا اور اموات کو احیاء کے دعاء و استغفار سے نفع پہنچنا نصوص قرآنی اور احادیث سے ثابت ہے مکافصلہ فی کتب الفقہ۔ انکار اس کا جہل اور معصیت اور خرق اجماع ہے۔ (۱) البتہ ایصال ثواب کے لئے شریعت میں کوئی دن مقرر نہیں ہے لہذا وہم چہلم ششماہی برسی اور عرس و فاتحہ خوانی مروجہ یہ سب رسوم خلاف شریعت ہیں اور بدعت ہیں اور قبروں سے استمداد اور منت اور طلب مراد سب ناجائز ہے، اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی کا کوئی تصرف اور اختیار نہیں۔

آیت لیس للانسان الا ما سعی کا صحیح مفہوم اور ایصال ثواب

(سوال ۳۱۵۸) آیت لیس للانسان الا ما سعی اور قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتہم۔ من عمل صالحاً فلنفسہ ومن اساء فعلیہا کیا ان آیات سے موتی کو ایصال ثواب کرنے کا بطلان ثابت ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) شرح فقہ اکبر میں اس اعتراض (متعلق آیتہ و لیس للانسان الا ما سعی آیت) کو نقل کر کے یہ جواب دیا ہے کہ اس آیت سے ایصال ثواب ثابت ہوتا ہے کیونکہ جب یہ فرمایا کہ ہر ایک انسان کے وہ ہے جو اس نے سعی کی تو ثواب پہنچانے والا سعی کرتا ہے اعمال خیر کا ثواب پہنچانے میں اموات کو۔ لہذا وہ سعی اس کی رائیگاں نہ جاوے گی بموجب اس آیت کے اور جس کو اس نے ثواب پہنچایا وہ پہنچے گا۔ (۲) انتہی۔

(۱) ویقرأ یسّ وفي الحدیث من قراء لا خلاص احد عشر مرة ثم وهب اجرها للاموات اعطی من الا جر بعدد الاموات (در مختار) قوله ویقرأ یسّ لم اورد من دخل المقابر فقراء سورة یسّ خفف اللہ عنہم يومئذ وکان لہ بعدد من فیہا حسنات الخ صرح علماء نافی باب الحج عن الغیر بان الانسان ان يجعل ثواب عمله لغیرہ صلاة او صوما او صدقة او غیرہا کذا فی الہدایۃ الخ (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۴۴ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۲) ظفیر۔

(۲) اختلف فی العبادات البدنیۃ کا لصوم و الصلوۃ و قراءۃ القرآن والذکر فذهب ابو حنیفۃ واحمد و جمهور السلف الی وصولہا الخ واستدل لہ بقوله سبحانه وان لیس للانسان الا ما سعی مد فروع بانہ لم ینف انتفاع الرجل بسعی غیرہ وانما نفی ملکہ بغیر سعیہ و بین الامرین فرق بین فاخبر اللہ تعالیٰ انہ لا یملک الا سعیہ واما سعی غیرہ فهو ملک لسعیہ فان شاء ان یدلہ لغیر وان شاء ینقہ لنفسہ وهو سبحانه لم یقل لا ینتفع الا بما سعی الخ (شرح فقہ اکبر ص ۱۶۰) ظفیر۔



اور یہ بھی جواب دیا گیا ہے کہ ماسعی سے سعی ایمانی مراد ہے یعنی جس نے سعی ایمان حاصل کی یعنی ایمان لایا اور مومن مراد اسی کو دوسروں کے ثواب پہنچانے سے ثواب پہنچ سکتا ہے نہ کافر کو اور جب کہ احادیث صحیحہ سے ثواب پہنچنا اموات کو ثابت ہو گیا تو پھر ایسے شہادت و ابہہ کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ ہی معنی قرآن شریف کے خوب سمجھتے تھے اور یہ بھی جواب دیا گیا ہے کہ انسان سے مراد کافر ہے یعنی کافر کو ثواب نہیں پہنچتا۔ فقط۔

قبر پر قرآن پڑھنا کیسا ہے

(سوال ۳۱۵۹) قبر پر قرآن شریف پڑھنا جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) ایصال ثواب میت کے لئے قبر پر قرآن شریف پڑھ کر میت کو ثواب پہنچانا درست ہے۔ کذا فی الشامی۔ (۱) فقط۔

دفن کرنے والے کا مرنے والے کے گھر اسی دن کھانا کھانا کیسا ہے

(سوال ۳۱۶۰) ایک شخص مر گیا اس کے جو دفن کرنے والے ہیں اسی روز اس کے گھر کھانا کھا سکتے ہیں یا نہیں۔

(الجواب) میت کے گھر والوں کے لئے جو اقرباء میں سے کھانا آوے اس کا کھانا اہل میت کو درست ہے (دفن کرنے والے کا اہل میت کو کھانا پکانے پر مجبور کرنا اور کھانا مکروہ ہے۔) (۲) ظفیر۔

تمام مسلمانوں کو ایصال کرنا درست ہے

(سوال ۳۱۶۱) زید بعد تلاوت قرآن مجید ثواب اس کا توسط آنحضرت ﷺ و ازواج مطہرات و جملہ بزرگان دین کو بخش کر اپنے خاندان کے جملہ مردوں اور جمیع مومنین و مومنات کی روح کو بخش دیتا ہے ایسا کرنا چاہئے یا نہیں اور بہتر طریقہ ایصال ثواب کا کیا ہے۔

(الجواب) یہ طریقہ ایصال ثواب کا جس طرح زید کرتا اچھا ہے اس میں کچھ حرج نہیں ہے اور زید کو بھی ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (۳) فقط۔

تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑھ کر بخش دے تو کیا ختم قرآن کا ثواب ملے گا

(سوال ۳۱۶۲) ایک مولوی صاحب و عظمیٰ میں فرما رہے تھے کہ اگر ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر جملہ مومنین کو ثواب بخش دے گا تو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ ایک کلام مجید کا ثواب پہنچے گا یہ صحیح ہے یا

(۱) و زیارة القبور الخ يقول السلام عليكم الخ وقراء يس (در مختار لما ورد من دخل المقابر فقراء سورة يس خفف الله عنهم يومئذ الخ) (ردالمحتار باب صلوة الجنائز مطب في زیارة القبور (ج ۱ ص ۸۴۳ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۲) ۱۲ ظفیر۔  
(۲) وتر غیبتهم فی الصبر و یا تخاذ طعام لهم (در مختار) قال فی الفتح و يستحب لجيران اهل الميت والا قرباء الا باعد تهنیة طعام لهم یسبغهم یومهم و لیلتهم لقوله صلی الله علیه وسلم اصنعوا الال جعفر طعاما فقد جازهم ما یسبغهم حسنه الترمذی وصححه الحاكم ولا نه بر معروف الخ وقال ایضا وقال یکره اتخاذ الضیافة من الطعام من اهل الميت لانه شرع فی السرور لا فی الشرور و هی بدعة مستقبحه الخ (ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۲۱۸ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۰) ۱۲ ظفیر۔  
(۳) و یقراء من القرآن و ما تیسر له من الفاتحة الخ ثم یقول اللهم او صل ثواب ما قراءنا ه الی فلان او الیهم الخ الا فضل لمن یتصدق نفلان ان ینوی لجمیع المومنین و المومنات لانها تصل الیهم ولا ینقص من اجره شیئ (ردالمحتار باب صلاة الجنائز زیارة القبور ج ۱ ص ۸۴۴ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۲) ظفیر۔



نہیں۔

(الجواب) اس میں فقہاء کے دو قول ہیں، ایک یہ کہ ہر ایک میت کو پورا پورا ثواب پہنچتا ہے اور ایک روایت یہ ہے کہ تقسیم ہو کر پہنچتا ہے اور اس دوسرے قول کو موافق قیاس کے لکھا ہے، اور اللہ کے فضل سے بعید نہیں ہے کہ ہر ایک کو پورا پورا ثواب پہنچے (۱) اور یہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ سورہ قل ہو اللہ کے ایک دفعہ پڑھنے سے ایک تمائی قرآن کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (۲) فقط۔

کفن پر کلمہ لکھنا بے ادبی ہے

(سوال ۳۱۶۳) کفن میت پر کلمہ شریف لکھنے کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) کلمہ شریف لکھنے میں سوء ادبی ہے اور ملوث بالنجاست کرنا ہے اس لئے محققین نے اس سے منع کیا ہے۔ (۳)

قبرستان میں پہنچ کر کیا کرنا چاہئے

(سوال ۳۱۶۴) قبرستان میں پہنچ کر کیا پڑھنا چاہئے اور درود شریف پڑھنا چاہئے کہ نہیں کیونکہ بعض کا خیال ہے کہ درود شریف صرف آنحضرت ﷺ پر مخصوص ہے۔

(الجواب) درود شریف بھی پڑھ سکتے ہیں اور طریق مشروع زیارت قبور کا یہ ہے کہ کہے السلام علیکم یا اهل القبور انتم لنا سلف وانا انشاء اللہ بکم لا حقون یغفر اللہ لنا ولکم اس کے بعد اگر قل ہو اللہ وغیرہ پڑھ کر ثواب پہنچاؤ تو یہ بھی اچھا ہے۔ (۴) فقط۔

زبان سے ایصال ثواب کے لئے کیا کہا جائے

(سوال ۳۱۶۵) اور وقت ثواب رسانی کے اگرچہ نیت کا ہونا کافی ہے لیکن زبان سے جو کہا جائے وہ کن الفاظ سے وقت پہنچانے ثواب کے کہا جائے۔

(الجواب) یہ کہا جائے کہ یا اللہ اس عمل کا ثواب فلاں کو پہنچا دے۔ (۵) فقط۔

(۱) والا فضل لمن يتصدق نفلا ان ينوی لجميع المومنین والمومنات لا نها تصل اليهم ولا ينقص من اجره شئی (ردالمحتار صلاة الجنائز مطلب فی القراءة للمیت ج ۱ ص ۸۴۴ ط.س. ج ۲ ص ۲۴۳) سنل ابن حجر المکی عما لو قرء لا هل المقبرة الفاتحة هل يقسم الثواب بينهم او يصل لكل منهم ثواب ذالك كاملا فاجاب بانه افقی جمع بالثانی وهو اللاتق بسعة الفضل (ایضاً ج ۱ ص ۸۴۵ ط.س. ج ۲ ص ۲۴۳) ظفیر. (۲) وعن ابن عباس وانس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : اذا زلزلت تعدل نصف القرآن وقل هو اللہ احد تعدل ثلث القرآن وقل یا ایہا الکافرون تعدل ربع القرآن رواہ الترمذی (مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن ص ۱۸۸) ظفیر. (۳) وفي فتاویٰ المحقق ابن حجر المکی لشافعی سنل عن کتابة العهد علی الکفن وهو لا اله الا الله الخ والقیاس المذكور ممنون لان القصد ثم التميز و هناك التبرک الخ فلا يجوز تعريضها للنجاسة (ردالمحتار مطلب فيما يكتب علی کفن المیت ج ۱ ص ۷۴۷ ط.س. ج ۲ ص ۲۴۶) ظفیر. (۴) قال فی الفتح والسنة زیارتها قائما ولا دعاء عند ها قائما كما كان یفعله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخروج الی البقیع ویقول السلام علیکم الخ وفي شرح اللباب ویقرأ من ما تیسر له من الفاتحة و اول البقرة الی المفلحون وایة الكرسي وامن الرسول وسورة يس وتبارک الملك وسورة التكاثر و الا خلاص اثنی عشرة مرة او احدى عشرة او سبعا او ثلاثا یقول اللهم او صل ثواب ما قرانا ه الی فلاں او الیهم (ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب زیارة القبور ج ۱ ص ۸۴۳ و ج ۱ ص ۸۴۴ ط.س. ج ۲ ص ۲۴۲) ظفیر. (۵) ویقره من القرآن ما تیسر من الفاتحة الخ ثم یقول اللهم او صل ثواب ما قرانا ه الی فلاں او الیهم (ردالمحتار باب الجنائز مطلب زیارة القبور ج ۱ ص ۸۴۴ ط.س. ج ۲ ص ۲۴۲) ظفیر.



اپنی زندگی میں کلمہ اور قرآن پڑھ کر اپنے لئے رکھا تو کیا مرنے کے بعد اس کا ثواب ملے گا  
(سوال ۳۱۶۶) اگر کسی شخص نے اپنے لئے سوا لاکھ کلمہ شریف اور ایک قرآن کا ثواب اپنی زندگی میں واسطے  
اپنی مغفرت کے امانت رکھا ہو بعد مرگ وہ ثواب اس کو پہنچے گا یا نہیں۔

(الجواب) کیوں نہیں (ضرور ملے گا) (۱)

ثواب پہنچانے والے کو بھی ثواب ملتا ہے

(سوال ۳۱۶۷) ثواب پہنچانے والے کو بھی کچھ ثواب یا نیکی ملتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) ثواب ملتا ہے۔ (۲) فقط۔

قبر کو سجدہ کرنا حرام ہے

(سوال ۳۱۶۸) زید تابع شریعت ہے لیکن بحر نے ایک مرتبہ پنجم خود دیکھا کہ زید ایک بزرگ کے مزار پر گیا اور  
قبر پر پیروں کی طرف پیشانی رکھ دی اور کچھ دیر کے بعد سر اٹھا کر داہنی جانب کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی۔ زید کا یہ  
فعل جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) زید کا یہ فعل بے شبہ ناجائز اور حرام ہے اور عام و خاص کسی کے لئے درست نہیں۔ (۳) فقط۔

اہل ہنود کے بچے جہاں دفن ہوں وہاں پہنچ کر کچھ پڑھنا درست نہیں

(سوال ۳۱۶۹/۱) جس جگہ اہل ہنود کے صرف بچے ہی دفن ہوں وہاں اگر کوئی مسلمان آوے تو کچھ پڑے یا  
خاموش رہے۔

ہنود کے بچے جنتی ہیں یا جہنمی

(سوال ۳۱۷۰/۲) وہ بچے ہنود کے جنتی ہیں یا جہنمی۔

(الجواب) (۲، ۱) نابالغ بچے اہل ہنود کے جو مرتے ہیں وہ جنتی ہیں (۴) اور اہل ہنود کے قبرستان میں جہاں بچے ہی  
مدفن ہوں کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (۵) فقط۔

رات میں زیارت قبور جائز ہے یا نہیں

(سوال ۳۱۷۱) رات کے وقت قبور کی زیارت کرنا یعنی مردوں کے واسطے کچھ پڑھ کر بخشا جائز ہے یا نہیں۔

(۱) قال فی البحر من ضلی او صام او تصدق وجعل ثوابه لغيره من الا موات والا حياء جازو یصل ثوابها الیہم عند اصل  
السنة والجماعة کذا فی البدائع وبهذا علم انه لا فرق بین ان یکون المجمعول له میتا او حياء والظاهر انه لا فرق بین ان ینوی  
عند الفعل للغير او یفعله لنفسه (ردالمحتار باب الجنائز مطکلب فی القراءة للمیت ج ۱ ص ۸۴۴ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۳)  
ظفیر. (۲) وفی الحدیث من قراء الا خلاص احد عشر مرة ثم وهب اجرها للاموات اعطی من الا جر بعدد الا موات الدر  
المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی القراءة للمیت ج ۱ ص ۸۴۴ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۲) ظفیر.  
(۳) وكذا ما یفعلون من تقبیل الارض بین یدی العشاء والعظماء فحرام والفاعل والراعی به اثمان لا نه یشبه عبادة الوثن  
وهل یکفران علی وجه العبادة ولتعطه وان علی وجه التحية لا ، وصار اثماء مرتکبا للکبيرة وفی الملتقط التواضع لغير الله  
حرام (در مختار) وقال شمس الانمة السرخسی ان كان السجود لغير الله تعالى علی وجه التعظیم كفر، ۵۱ قال القهستانی  
وفی الظهيرية یکفر بالسجدة مطلقا (ردالمحتار کتاب الاحظروالا باحة فصل فی الاستبراء ج ۵ ص  
ط. س. ج ۶ ص ۳۸۳) ظفیر. (۴) وتوقف الا امام الا عطا فی سوال اطفال الکفرة ودخولهم الجنة و غیره حکم بذالك فيكون  
خدم اهل الجنة (شرح فقه اکبر ص ۱۲۱) (۵) صرف مسلمانوں کے قبرستان میں پڑھنے کا حکم ہے۔ ظفیر۔



(الجواب) جائز ہے، لا طلاق قوله عليه الصلوة والسلام الا فزوروها. الحديث (۱) فقط۔

زیارت کرنے والوں کی اطلاع مردہ کو

(سوال ۳۱۷۲) اکثر کتب فقہ معتبرہ مثلاً شامی طحاوی علی المراقی الفلاح۔ فتح القدیر میں محمد بن واسع کا فیصلہ یا قول اس طرح درج ہے فقد قال محمد بن واسع الموتی يعلمون بزوارهم يوم الجمعة ويوماً قبله ويوماً بعد شامی باب زیارة القبور۔ وهکذا فی الطحاوی علی المراقی الفلاح۔ وشرح الصدور للعلامہ السیوطی وفتح القدیر۔ مگر علاوہ شامی کی باقی کتب میں لفظ بلغنی ہے جو دلالت کرتا ہے کہ محمد بن واسع کو کسی غیر سے یہ قول پہنچا ہے اور شامی میں لفظ بلغنی نہیں ہے جو دلالت کرتا ہے کہ یہ فیصلہ یا حکم خود محمد بن واسع کا ہے۔ عبارت شامی کو معتبر سمجھا جاوے یا دیگر کتب کو کیا یہ فیصلہ درست ہے۔

(الجواب) شامی کی عبارت کا یہ مطلب لینا چاہئے فقد قال محمد بن واسع (۲) لنا قلاً عن السلف الخ پس اس صورت میں کچھ تعارض مابین عبارت شامی و عبارت دیگر کتب نہ رہے گا جس کی وجہ سے کسی کی تغلیط کی جاوے بلکہ تطبیق دونوں میں ہو گئی اور ظاہر یہی ہے کہ محمد بن واسع اس قول کو سلف سے نقل فرما رہے ہیں از خود نہیں کہتے پس لفظ بلغنی کو محالہ رکھنا چاہئے اور پہلی عبارت میں تاویل کرنی چاہئے۔ فقط۔

صاحب زکوٰۃ کو ثواب کی نیت سے کھانا کیسا ہے

(سوال ۳۱۷۳) ایک موازی اور حافظ صاحب زکوٰۃ ہیں۔ ان کو بزرگ سمجھ کر کھانا کھلایا جاوے اور اس کا ثواب نبی کریم ﷺ و خلفائے راشدین اور اپنے احباب کی ارواح کو پہنچانا درست ہے یا نہیں اور ثواب پہنچتا ہے یا نہیں۔ (الجواب) فقراء کو کھلانے میں زیادہ ثواب ہے اگر اخلاص نیت کے ساتھ ہو۔

قبر کے گرد اگر دپختہ کرنا

(سوال ۱ / ۳۱۷۴) لحد کو خام رکھنا اور باقی گرد اگر دقبر کو پختہ بنانا جائز ہے یا نہیں۔

مزار کے پہلو میں مسجد بنانا کیسا ہے

(سوال ۲ / ۳۱۷۵) پہلو مزار پر مسجد بنانا اور مستفیضان کی لئے حجرہ تیار کرنا کیسا ہے۔

بزرگان دین کی قبریں پختہ کیوں بناتے ہیں

(سوال ۳ / ۳۱۷۶) متقدمین و بزرگان دین کے جو مقابر بلاد عرب و ہند وغیرہ میں موجود ہیں علماء نے ان کی پختگی کیسے جائز فرمائی؟

(الجواب) (۱) وعن جابر قال نهی رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يخصص القبور وان يكتب عليها وان توطأ رواه (۳) الترمذی وفي الدر المختار لا الآجر المطبوع الخ۔ (۴)

(۱) دیکھئے مشکوٰۃ باب زیارة القبور فصل اولی ص ۱۵۴۔ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۲۔ ۱۲ ظفیر۔

(۲) سوال میں جو عبارت نقل کی ہے جواب میں اسی کا حوالہ ہے اس کے لئے دیکھئے ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی زیارت القبور

ج ۱ ص ۸۴۳ (۱۲ ظفیر۔ (۳) ترمذی، باب ماجاء فی کراهیة تخصیص القبور والکتابة علیها ۱۲ ظفیر۔

(۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الجنائز ج ۱ ص ۸۳۷۔ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۲۔ ۱۲ ظفیر۔



اس حدیث اور روایت کتب فقہ سے معلوم ہوا کہ کسی میت کی قبر کو پختہ کرنا درست نہیں ہے اور تعویذ قبر کو خام چھوڑنا اور گرداگرد پختہ کرنا بھی درست نہیں ہے۔

(۲) قریب مزار کے مسجد کو ہونا اور حجروں کا ہونا کچھ حرج نہیں ہے۔ قبر سامنے نمازی کے نہ ہو تو قبرستان میں نماز پڑھنے میں کچھ نہیں ہے

(۳) حکم شرعی حدیث مذکور نمبر ۱ و روایت فقہیہ مذکورہ نمبر ۱ سے واضح ہو گیا اور علامہ شامی نے بدائع سے نقل فرمایا ہے قوله المطبوع صفة كاشفة قال في البدائع لانه يستعمل للزينة ولا حاجة للميت اليها ولانه مما مسته النار فيكره ان يجعل على الميت تقاؤ لا۔ (۱) اس روایت بدائع سے یہ امر بخوبی واضح ہو گیا کہ پختہ اینٹ قبر پر لگانا دوجہ سے مکروہ ہے، ایک یہ کہ میت کو زینت اور آراستگی کی ضرورت نہیں دوسرے وہ آگ میں پکی ہے، تقاؤ لا میت کے قریب ایسی چیز نہ رکھی جائے جس کو آگ میں پکایا ہو۔ اور بزرگان دین نے اس کو پسند نہیں فرمایا، کسی دوسرے شخص نے اگر کسی بزرگ کی قبر کو پختہ کر دیا تو اس میں اس بزرگ کے ذمہ کچھ مواخذہ نہیں۔

کلام مجید اور کتب تفسیر ہدیہ کر کے ثواب پہنچانا

(سوال ۳۱۷۷) سیدہ بیوہ عورت اپنے شوہر متوفی کی روح کو ثواب پہنچانا چاہتی ہے اور ہندہ خود مالک و مختار ہے، کوئی لڑکا وغیرہ نہیں ہے لہذا جس طرح جائز ہو ویسا کہا جاوے کلام مجید و تفسیر و حدیث شریف کی کتابیں ہدیہ لے کر کسی عالم یا حافظ یا طالب علم کو دے کر موتی کو ثواب بخشنا جائز ہے یا نہیں اور کچھ روپیہ مسجد کی مرمت اور مدارس اسلامیہ میں دے کر موتی کو ثواب پہنچانا جائز ہے یا نہ۔ یہاں تاریخ مقررہ کے دعوت عالم حافظ نمازی وغیرہ کی کر کے کھانا کھلا کر موتی کو ثواب بخش دینا جائز ہے یا جو طریقہ مناسب ہو اس طریق سے کیا جاوے۔

(الجواب) یہ طریقے ثواب رسانی کے عمدہ اور مستحسن ہیں خواہ مدارس اسلامیہ میں طلبہ مساکین کی امداد کے لئے کچھ نقد و کپڑا وغیرہ دیں یا کتب حدیث و تفسیر و فقہ خرید کر مدرسہ میں وقف کر دیں تاکہ طلبہ ان سے ہمیشہ نفع اٹھاتے رہیں اور میت کو ہمیشہ ثواب پہنچتا رہے اور بلا تعین تاریخ اور دن فقراء کو کھانا کھلانا اور ثواب میت کو پہنچانا بھی درست ہے اور میت کو ثواب پہنچے گا۔ اور قرآن شریف و کلمہ طیبہ پڑھ کر ثواب پہنچانا بھی اچھا ہے۔ (۲)

مردہ دفن کرنے سے پہلے قبرستان سے جانا چاہئے تو کیا اور ثناء میت سے اجازت ضروری ہے (سوال ۳۱۷۸) جنازہ کی نماز پڑھ کر میت کو دفنانے سے پہلے اگر کوئی شخص قبرستان سے جانا چاہے تو میت کے ورثاء سے اجازت لینے کی ضرورت ہے یا نہیں

(الجواب) اجازت لینے کی ضرورت نہیں البتہ دفنانے سے پہلے چلے آنے میں جسبت بعد دفنانے کے آنے سے

(۱) ردالمحتار باب الجنائز مطلب فی دفن الميت ج ۱ ص ۸۳۷ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۶ ۱۲ ظفیر.  
(۲) صرح علماء نا الخ بان للانسان ان يجعل ثواب عمله لغيره صلاة او صوما او صدقة او غيرها كذا فی الهدایہ (ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی القراءة للميت ج ۱ ص ۸۴۴ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۳) ظفیر.



ثواب کم ہو جاتا ہے۔ (۱) فقط۔

قرآن خوانی اور ایصال ثواب کے لئے تیسرے دن کی قید ضروری نہیں

(سوال ۳۱۷۹) میت کے سویم کے دن قرآن پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اصل یہ ہے کہ اگر قرآن شریف بلا معاوضہ پڑھ کر میت کو ثواب پہنچایا جائے تو ثواب پہنچتا ہے۔ (۲) مگر کسی دن اور تاریخ کی تخصیص نہ ہو اور اگر اس طور سے ہو جیسا کہ اکثر اس زمانہ میں مروج ہے کہ تیسرے دن پتوں اور بڑوں سے قرآن شریف پڑھوا کر ان کو پیسے وغیرہ تقسیم کئے جاتے ہیں تو یہ جائز نہیں ہے اور اس میں میت کو ثواب نہیں پہنچتا۔ فقط۔

## نویں فصل متفرقات

میت کی تعظیم کے لئے اٹھنا کیسا ہے

(سوال ۳۱۸۰) میت کی تعظیم کو اٹھنا کیسا ہے

(الجواب) میت کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہونا حدیث شریف میں آیا ہے، لہذا اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ (۳) فقط۔

قبر پر خوبصورتی کے لئے پھول ڈالنا کیسا ہے

(سوال ۳۱۸۱) اگر کوئی شخص قبر پر پھول بطور خوبصورتی کے رکھ دے تو کچھ حرج ہے یا نہیں۔

(الجواب) قبر پر پھول وغیرہ ڈالنا چاہئے۔ (۵) فقط۔

(۱) لما فی ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی جنازۃ ثم اتی القبر فحشی علیہ (ردالمحتار بأصل صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۳۸) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتبع جنازۃ مسلم ایمانا واحتسابا وکان معدہ حتی یصلی علیہا ویفرغ من دفنہا فانہ یرجع من الا اجر بقیراطین کل قیراط مثل احد ومن صلی علیہا ثم رجع قبل ان تدفن فانہ یرجع بقیراط . متفق علیہ (مشکوٰۃ باب المشی بالجنازۃ الخ ص ۱۴۴) ظفیر۔

(۲) وفی شرح اللباب ان یقرأ من القرآن ما تیسر لہ من الفاتحۃ واول البقرۃ الی المفلحون وایۃ الكرسي وامن الرسول وسورۃ یس الخ ثم یقول او صلی ثواب ما قراء ناہ الی فلان او الیہم (ردالمحتار باب صلاۃ الجنائز مطلب فی القراءۃ للمیت ج ۱ ص ۸۴۴ ط.س. ج ۲ ص ۲۴۳)

(۳) ویکرہ اتخاذا الطعام فی الیوم الاول والثالث وبعد الا سبوع الخ واتخاذ الدعوة لقراءۃ القرآن الخ (ردالمحتار باب صلاۃ الجنائز ج ۱ ص ۸۴۲ ط.س. ج ۲ ص ۲۴۰) ظفیر۔

(۴) عن عبدالرحمن بن ابی لیلی قال کان سهل بن حنیف وقیس بن سعد قاعدین بالقادسیۃ فمر علیہما بجنازۃ فقا ما فقیل لہما انہما من اهل الذمۃ فقالا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرت بہ جنازۃ فقام فقیل لہ انہا جنازۃ یهودی فقال الیست نفسا متفق علیہ (مشکوٰۃ باب المشی بالجنازۃ ص ۱۴۷) اس کے علاوہ اور بہت سی احادیث اس مضمون کی اسی باب میں آئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے قیام کا حکم تھا پھر وہ حکم منسوخ ہو گیا لیکن جواز پھر بھی باقی رہا، اور یہ کھڑا ہونا دراصل خالق النفس اور ملائکہ کی تعظیم کے لئے ہے واللہ اعلم ۱۲ ظفیر۔

(۵) یوں رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں، وضع الورد و الریا حین علی القبور حسن وان تصدق یقیمۃ الورد کان احسن (عالمگیری کتاب الکواہیۃ باب السادس عشر ج ۵ ص ۳۶۳ ط.س. ج ۵ ص ۳۵۱) اس سے معلوم ہوا کہ اچھا یہ ہے کہ اس کی قیمت ایصال ثواب کی نیت سے صدقہ کر دی جائے اور اس زمانہ میں چونکہ پھول چادر چڑھانے کا رواج ہے اور اسے کار ثواب سمجھ لیا گیا ہے اس لئے یہ سب بدعات میں داخل ہیں اور ان سے اجتناب ضروری۔ واللہ اعلم ۱۲ ظفیر مفتاحی۔



ادائے قرض اگر مرنے کے کچھ دنوں بعد ہو تو کیا حکم ہے  
(سوال ۳۱۸۲) زید متوفی کے ذمہ قرض باقی رہ گیا اس کے ورثاء نے کسی قدر عرصہ گزرنے کے بعد ادا کیا تو قبل ادا کرنے کے عدم ادائے قرض کا عذاب قبر میں ہوتا ہے یا نہیں۔  
(الجواب) اگر قبل ادائے دین عذاب قبر ہو گا تو وہ عذاب ادائے دین کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ مرتفع ہو گیا حتیٰ الوسع ادائے دین میت میں جلدی کی جائے کیونکہ احادیث میں دین کے متعلق سخت وعید وارد ہے۔ (۱) فقط۔  
کسی ولی کی قبر پر قصد کر کے جانا کیسا ہے

(سوال ۳۱۸۳/۱) کسی بزرگ یا ولی یا پیر کے مزار پر قصد کر کے اور سفر کر کے جانا کیسا ہے۔  
اپنے والدین کے مزار پر غیر ملک میں جانا کیسا ہے  
(سوال ۳۱۸۴/۲) لڑکا اپنے والدین کی مزار پر غیر ملک میں جاسکتا ہے یا نہیں۔  
(الجواب) (۱) بغیر کسی خاص دن کی تعیین کے اگر کبھی چلا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ (۲) اولیاء اللہ کے مزارات پر جائز کت سے خالی نہیں۔ (۲) جاسکتا ہے۔ (۳) فقط۔  
روح کے گھر میں آنے کی روایت محقق نہیں

(سوال ۳۱۸۵) شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی مفید المفتی میں روح کے تعلق کی بابت فرماتے ہیں کہ  
امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ روایت ہے ابو ہریرہؓ سے اذا مات المؤمن دار روحہ حول دارہ شہرا  
فينظر الى خلفه من ماله كيف يقسم ماله وكيف يودی دينه فاذا تم شہر رد الى حضرته فيدور حول  
قبره حولا وينظر روحہ من يدعوله ويحزن عليه فاذا تم سنة رفع الى حيث يجمع الخلق الى يوم  
ينفخ في الصور. انتہی۔ اور مولانا عبدالحی صاحب بنوَاب استفتاء نمبر ۷۳۱ ارقام فرماتے ہیں، ظاہر احادیث  
سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد قبض کے روح علیین کو جاتی ہے۔ روایت بزازیہ میں ہے فاذا خرجت روحہ  
وضعت علی ذالک المسک والريحان وذهب به الى عليين اور یہ امر کہ ایک چلہ گھر میں اور ایک سال قبر  
پر رہ کر علیین کو جاتی ہے ثابت نہیں ہے، اس میں محقق قول کون ہے۔

(الجواب) اس میں محقق قول یہ ہے کہ جو کہ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم نے لکھا ہے۔ (۴)

(۱) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مظل الغنی ظلم متفق علیہ (باب المشکوۃ الا نظار والا فلاس فصل اول) ای  
تاخیرہ اداء الدین عن وقته الى وقت ظلم فان المظل منع اداء ما استحق اداءه وهو حرام من المتمکن (مرقاۃ شرح مشکوۃ  
باب ایضا ج ۳ ص ۳۳۷) ظفیر۔

(۲) زیارة القبور ولو للنساء لحديث كنت نهيتكم عن زیارة القبور الان فزوروها ويقول السلام علیکم دار قوم مومنین  
وانا انشاء اللہ بکم لا حقون وبقرائس الخ (در مختار) قوله زیارة القبور ای لا باس بها بل تندب كما فی البحر الخ وتزار فی  
کل سبوع كما فی مختارات النوازل، قال فی شرح الباب المناسک الا ان الا فضل يوم الجمعة والسبت والا ثنین والخمیس  
الخ وفيه ويستحب ان يزور شهداء جبل احد الخ قلت استفيد منه ندب زیارة وان بعد محلها الخ (ردالمحتار بالصلاة  
الجنائز مطلب فی زیارة القبر ج ۱ ص ۸۴۳ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۲) ظفیر۔

(۴) اخرج البزاز بسند صحيح عن ابی هريرة رفعه الخ ان المومن تصعد روحه الى السماء فتاتيہ ارواح المومنين الخ عن  
الحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات العبد تلقى روحه ارواح المومنين (شرح الصدور ص ۶۰) ظفیر۔



جمعہ کو فاسق مر جائے تو حساب ہو گیا نہیں

(سوال ۳۱۸۶) اگر جمعہ کے روز فاسق و فاجر مر جائے اس سے حساب منکر نکیر کا اور ضبطہ قبر کا ہو گیا نہیں، اور روز جمعہ کے بعد پھر عود کرے گیا نہیں۔

(الجواب) حدیث شریف میں ہے مامن مسلم یموت یوم الجمعة اولیلة الجمعة الا وقاه الله فتنة القبر۔ (۱) قال القاری فی شرح المرقاة فتنة القبر ای عذابه وسواله وهو یحتمل الا طلاق والتقیید الاول هو الا ولی بالنسبة الی فضل المولی۔ (۲) اور اس کے بعد شارح موصوف نے چند روایات اس بارہ میں نقل فرمائی ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ پھر عذاب نہ ہو گا۔ اور شامی میں نقل ہے کہ جمعہ کے روز عذاب منقطع ہو کر پھر نہ ہو گا۔ (۳) فقط۔

میت کے روح گھر میں آتی ہے یا نہیں اور خواب میں کیوں آتی ہے

(سوال ۳۱۸۷) میت کی روح مکان میں آتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں آتی تو خواب میں کیوں نظر آتی ہے۔ (الجواب) خواب میں کسی میت کا نظر آنا اور اس کو مقتضی نہیں ہے کہ اس کی روح مکان میں آوے بلکہ خواب میں نظر آنا بسبب تعلق روحانیت کے ہے مکان سے اس کو کچھ تعلق آنے کا نہیں ہے۔ بہت سے زندہ لوگوں کو جو دور دراز پر ہیں خواب میں دیکھا جاتا ہے، پس خواب کا قصہ جدا ہے، اجسام ظاہری کا اتصال اس کے لئے ضروری نہیں ہے عالم ارواح دوسرا عالم ہے۔ فقط۔

بے نمازی کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے اس کو گھسیٹا نہ جائے

(سوال ۳۱۸۸) بعض دیہات و شہر میں بے نمازی کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے بلکہ اس کو باندھ کر گھسیٹتے ہیں۔ یہ عمل شریعت میں درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) حدیث شریف میں ہے صلوا علی کل بر وفاجر۔ (۴) یعنی ہر ایک نیک و بد کی نماز جنازہ پڑھو۔ پس یہ عمل ان لوگوں کا درست نہیں ہے کہ بے نمازی کے جنازہ کو گھسیٹ اور بلا نماز دفن کریں، ایسا کرنا حرام ہے۔

صاحب مزار سے دعا کی درخواست جائز ہے یا نہیں

(سوال ۳۱۸۹) بروئے مذہب احناف بزرگان دین کے مزارات پر جا کر یہ عرض کرنا کہ آپ مقبول خداوندی ہیں، آپ ہمارے لئے دعا کر دیجئے کہ ہماری فلاں مراد پوری ہو جائے۔ یہ جائز ہے یا نہ۔

امام اعظمؒ کے نزدیک بعد وفات بزرگان دین سنتے ہیں یا نہیں

(سوال ۳۱۹۰/۲) امام صاحب کے نزدیک بزرگان دین بعد وفات زائرین کی باتیں سنتے ہیں یا نہیں۔

(۱) مشکوٰۃ باب الجمعة عن الترمذی وغیرہ ۱۲ ظفیر۔

(۲) مرقاة شرح مشکوٰۃ باب الجمعة ج ۲ ص ۱۱۲۔ ۱۲ ظفیر۔ (۳) ثم ذکر ان من لا یستل ثمانية الشہید الخ والمیت یوم الجمعة اولیلتها (رد المحتار باب الجنائز۔ مطلب ثمانية لا یستلون فی قبورهم۔ ط. س. ج ۲ ص ۱۹۲۔ ۱۲ ظفیر۔

(۴) شرح فقہ اکبر ص ۱۲۹۱ ظفیر۔



کیا امام صاحبؒ نے کسی کو قبر سے التجا کرنے سے روکا تھا  
(سوال ۳۱۹۱/۳) کیا یہ صحیح ہے کہ امام صاحب موصوف نے کسی شخص کو کسی قبر پر اہل قبر سے کچھ عرض و معروض کرتے دیکھا تو فرمایا کہ تو ایسے سے التجا کرتا ہے جو سن بھی نہیں سکتا۔

امام صاحب کی تائید میں جو آیت ہو یا حدیث پیش کی جائے  
(سوال ۳۱۹۲/۴) اگر کوئی آیت یا حدیث امام صاحب کے قول کے تائید میں ہو تو وہ بھی تحریر فرمائیے۔

(الجواب) (۴ تا ۱۲) سماع موتی میں اختلاف ہے اور یہ اختلاف صحابہؓ کے زمانہ سے ہے۔ بہت سے ائمہ سماع موتی کے قائل ہیں اور حنفیہ کی کتب میں بعض مسائل ایسے مذکور ہیں جن سے عدم سماع موتی معلوم ہوتا ہے۔ مگر امام صاحبؒ سے کوئی تصریح اس بارہ میں نقل نہیں کرتے اور استدلال عدم سماع کا آیتہ انک لا تسمع الموتی وغیرہ سے کرتے ہیں۔ اور مجوزین کا استدلال حدیث ما انتم باسمع منهم الخ اور حدیث سماع قرع نعال سے ہے اور آیت مذکورہ کا یہ جواب دیتے ہیں کہ نفی سماع قبول کی ہے۔ غرض یہ کہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ (۱) اور قول فیصل ہونا اس میں دشوار ہے۔ پس عوام کو سکوت اس میں مناسب ہے جب کہ علماء کو بھی اس میں تردد ہے اور دلائل فریقین موجود ہیں اور جب کہ سماع موتی میں اختلاف ہو تو اس میں بھی اختلاف ہو گا کہ بزرگان دین کے مزارات پر اس طرح دعا کرنا کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ میری فلاں حاجت پوری فرمادے۔ یہ بھی مختلف فیہ ہو گا۔ البتہ احوط یہ ہے کہ اس طرح دعا کرے کہ یا اللہ اپنے اس نیک بندے کی برکت سے میری دعا قبول فرما اور میری حاجت پوری فرما۔ (۲)

### فرشتوں کے متعلق غلط عقیدہ

(سوال ۳۱۹۳) ایک شخص حالت سکتہ میں تھا، عزرائیل علیہ السلام اس کی روح قبض کر لے گئے اور دوزخ میں ڈال دیا، اس کے بعد خداوند عالم نے عزرائیل علیہ السلام سے کہا کہ تم سے غلطی ہوئی اسی نام کا ایک دوسرا شخص ہے اس کی روح قبض کر لاؤ اس کو چھوڑ دو مگر فرشتوں نے نہیں چھوڑا۔ مردہ کو علم ہو گیا، اس نے چیخ و پکار کی۔ آخر فرشتوں نے توشہ کی روٹیاں جو جنازہ کے ساتھ رکھی جاتی ہیں رشوت لے کر چھوڑ دیا۔ کیا فرشتوں کا حکم عدولی کرنا اور رشوت لینا ایسی غلطی کرنا ممکن ہے۔

(الجواب) ملائکہ کرام کے بارے میں وارد ہے لا یعصون اللہ ما امرهم ویفعلون ما ینوون۔ (۳) یعنی وہ کسی امر میں اللہ کے حکم کا خلاف نہیں کرتے اور ان کو جو حکم ہوتا ہے وہی کرتے ہیں، پس ان کی نسبت ایسا اعتقاد غلط اور باطل اور کذب و افتراء ہے۔ فقط۔

### مرنے کے بعد روح کہاں رہتی ہے اور قبر میں سوال و جواب

(سوال ۳۱۹۴) مرنے کے بعد جو سوال وغیرہ ہوتے ہیں تو روح مرنے کے بعد آسمان پر چلی جاتی ہے پھر قبر

(۱) حوالہ گذر چکا ۱۲ ظفیر۔

(۲) ذکرہ قولہ بحق رسلك و انبیائك و اولیائك او بحق البیت لا نه لا حق للخلق علی الخالق تعالیٰ (در مختار) قولہ کرہ الخ هذا لم یخالف فیہ ابو یوسف بخلاف مسئلة المتن السابقة الخ وجاء فی الآثار ما دل علی الجواز (رد المحتار کتاب الحظر والا باحة فصل فی البیع ج ۵ ص ۳۴۹ ط. س. ج ۶ ص ۳۹۷) ظفیر. (۳) سورة التحريم. ۱



میں لائی جاتی ہے یا جسم میں بند کر دی جاتی ہے۔

(الجواب) جسم سے روح کو تعلق رہتا ہے۔ (۱) فقط

غیر انسانوں کی ارواح

(سوال ۳۱۹۵) انسانوں وغیرہ کے سولہائی حیوانات کی ارواح کما رہتی ہیں۔

(الجواب) حدیث میں ہے کہ حیوانات بعد ایک دوسرے سے بدلہ لینے دینے کے فنا کر دیئے جائیں گے۔ (۲) فقط۔

یوہرے کے عقائد اور ان کے متعلق چند سوالات

(سوال ۳۱۹۶) یہاں ہر ایک فرقہ ہے جس کو یوہرے کہتے ہیں۔ یہ لوگ داؤدی شیعہ ہیں ان میں ایک جماعت ایسی تیار ہوئی ہے جو اس کے لئے جدوجہد کر رہی ہے کہ مذکور فرقہ میں اصلاح ہو جائے۔ تمام فرقے سورت کے ملاطہر سیف الدین کے ماتحت ہیں جن کو آسمان کے نیچے خدا مانا جاتا ہے، نعوذ باللہ۔ اس اصلاح کن جماعت نے ملا مذکور کے خلاف علم جہاد بلند کیا ہے، اس لئے تمام فرقہ نے انہیں خارج از جماعت کر دیا ہے، اس اصلاح پسند جماعت کے خیالات مجملہً حسب ذیل ہیں۔

قرآن کو مکمل کہنا۔ صحابہ کرام پر تبراکرنا سخت گناہ ہے، ملا مذکور کو ایک انسان کی حیثیت سے زیادہ مرتبہ دینا معصیت ہے۔ ملا مذکور کی بیعت کے بغیر کوئی سنت میں داخل نہ ہوگا۔ یہ سراسر لغو اور بہودہ خیال ہے۔ غرض کہ ان میں اور اہل سنت میں یہ فرق ہے کہ وہ ائمہ اربعہ میں سے کسی کے مقلد نہیں۔ علاوہ ازیں موجودہ تحریک خلافت کے بہت بڑے موید اور سرگرم کارکن ہیں۔ اس اصلاح پسند جماعت کا یہاں صرف ایک گھر ہے، چند روز ہوئے ان کے یہاں ایک بیوی کا انتقال ہو گیا جو کہ خود بھی ایسی ہی روشن خیال تھی، قوم نے چونکہ ان سے مقاطعت کر لی ہے اس لئے کوئی ان کی میت میں نہیں آیا، اس لئے اہلسنت نے باقتضائے اخوت اسلامی میت کی تجہیز و تکفین میں شرکت کی اور امداد کی اور جنازہ کی نماز بھی پڑھی ہم لوگوں نے میت کے ولی کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی جو کہ اصلاح پسند جماعت کا سرگروہ ہے۔

نماز جنازہ پڑھانے کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ امام نے کتاب میں دیکھ کر دعا پڑھی پھر نماز کی نیت کی پانچ تکبیروں کے ساتھ اور جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں اسی طرح نماز پڑھی فرق اس قدر ہے کہ ہاتھ میں کتاب لے کر پڑھی، پانچ تکبیرات سے۔ عوام اعتراض کرتے ہیں کہ جن لوگوں نے اس امام کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی وہ اہل سنت سے خارج ہو گئے..... دریافت طلب امور درج ذیل ہیں۔

(۱) اختلاف کردہ اند کہ عذاب در قبر ہر زندہ گردانیدن میت است یا در مقابلہ داشتن روح ہا ہے یا نہی دیگر کہ پروردگار تعالیٰ خواہد و مارد ریافت کند حقیقت آل راہ باشد و حق آست کہ با حیا است، چنانکہ ظاہر احادیث وال است برال الخ (اشعۃ لمعات جلد اول ص ۳۳ باب اثبات عذاب القبر) ظفیر۔

(۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتتودن الحقوق الی اہلہا یوم القیامۃ حتی یقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء رواہ مسلم (باب الظلم ص ۴۳۵) و هذا تصریح بحشر البہائم یوم القیامۃ واعادتها کما اہل التکلیف من الادمین والا طفال الخ واما القصاص من القرناء للجلحاء فلیس فمن قصاص التکلیف بل هو قصاص مقابلة الخ (مرقۃ ج ۴ ص ۷۶۱) ظفیر۔



(۱) میت کی اس کسمپرسی میں ہمارا کیا فرض تھا۔

(۲) مذکور بالا عقائد والے کے پیچھے فرض و سنت اور نماز جنازہ ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(۳) شیعہ کے پیچھے نماز فرض و نماز جنازہ ہو سکتی ہے یا نہیں

(۴) بصورت جواز لعن طعن کرنے والوں کے لئے کیا حکم ہے۔

(۵) بصورت عدم جواز مصلی کا فریاد گنگا ہوئے۔

(الجواب) اہل سنت و جماعت کے نزدیک نماز جنازہ کے لئے وہی جملہ شرائط ہیں جو دیگر نمازوں کے لئے ہیں۔ سوئے قراءۃ و رکوع و سجود وغیرہ کے جو کہ کتب فقہ میں مذکور ہیں اور جو امور دیگر نمازوں کو فاسد کرتے ہیں وہی نماز جنازہ کو فاسد کرتے ہیں، جیسا کہ شامی میں ہے۔ وفي البحر و یفسد ہاما یفسد الصلوۃ الا المحاذات الخ۔ (۱) پس کتاب ہاتھ میں رکھ کر اور اس میں دیکھ کر نماز جنازہ پڑھنا مفسد صلوٰۃ ہے، لہذا وہ نماز نہیں ہوئی۔ باقی جو خیالات و عقائد سوال میں اصلاح پسند جماعت کے لکھے ہیں یہ جہاں تک بھی ہیں صحیح ہیں اور اہل سنت و جماعت کے قریب ہیں سوائے اس کے کہ ائمہ اربعہ کی تقلید سے علیحدہ رہنا بھی ایک آزادی کا سامان ہے اور عدم تقلید اکثر مقتضی ہو جاتی ہے اہل سنت و جماعت کی مخالفت کی طرف۔ بہر حال جو کچھ اصلاح ہو سکے اس میں سعی کرنا مناسب ہے۔ اور جملہ مدارج اسلام کے طے کر کے اہل سنت و جماعت ہی ہونا چاہئے۔ (۲) اور اصلاح پسند جماعت کی میت کی اگر اہل سنت و جماعت نے تجہیز و تکفین میں اسانت کی تو یہ شرعاً ممنوع نہیں ہے بلکہ بحالت مذکورہ ضروری تھا اور ایسی کس مہر سی کی حالت میں اہل سنت و جماعت اہل اسلام کو یہی لازم تھا کہ وہ تجہیز و تکفین اس میت کی کریں اور اس کی ہر قسم کی امداد کریں۔ البتہ نماز کا امام اس شخص کو بنانا جس نے بطریق مذکور نماز پڑھائی جو کہ شرعاً جائز نہیں ہوئی، جائز نہیں تھا اور جب کوئی امام اس گروہ میں کا شخص ہوا تھا تو اس کو نماز حسب قاعدہ اہل سنت و جماعت پڑھنی چاہئے تھی، ورنہ اہل سنت و جماعت کو اس کے پیچھے نماز میں شرکت نہ کرنی چاہئے تھی، خیر جو کچھ ہو لیا سو ہو لیا لعن طعن کرنے کی ان کو ضرورت نہیں ہے، آئندہ اس میں احتیاط کرنی چاہئے اور جب کہ اصلاح پسند جماعت نے اصلاح کرنے کی ہمت کی ہے تو پوری طرح اصلاح کرنی چاہئے کیونکہ فقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت ہی ہے۔ (۳) از روئے حدیث شریف کے سر مواس جماعت سے علیحدہ ہونا چاہئے۔

فراق دوست اگر اندک است اندک نیست میان دیدہ اگر نیم مو است بسیار است

شیعہ یا ہرہ کے لئے ایصال ثواب اور ان کی نماز جنازہ میں شرکت جائز ہے یا نہیں

(سوال ۳۱۹۷) شیعہ یا ہرہ کی نماز جنازہ یا قرآن خوانی بغرض ایصال ثواب یا تعزیت کے وقت دعا مغفرت کرنا یا

(۱) ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی صلاة الجنائز ۴ ص ۸۱۱ ط. س. ج ۲ ص ۲۰۷. ۱۲ ظفیر.  
(۲) ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتين وسبعین ملة وتفرقت امتی علی ثلاث وسبعین ملة کلهم فی النار الا ملة واحدة قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی رواہ الترمذی (مشکوٰۃ باب اعتصام ص ۳۰) ظفیر.  
(۳) وبهذا ظہران الرافضی ان کان ممن یعتقد الا لوهیة فی علی وان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبة الصدیق او یقذف السیدة الصدیقة فهو کافر لمخالفة التواطع المعلومۃ من الدین بالضرورة الخ (ردالمحتار النکاح فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۹۸ ط. س. ج ۳ ص ۴۲).



میت کی ہمراہ قبرستان تک جانا اہل سنت والجماعت کو درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) نماز جنازہ پڑھنا اور مغفرت ان کے لئے کرنا درست نہیں ہے۔ اور قبرستان تک جانے نہ جانے میں یا تعزیت ادا کرنے نہ کرنے میں اپنے مصالح اور ضرورت کے موافق عمل درآمد کرے۔ (۱) فقط۔

شیعہ کا جنازہ رسمائین پر رکھنا کیسا ہے

(سوال ۳۱۹۸) جب شیعہ جنازہ کو قبرستان تک لے جاتے ہیں تو راستہ سے ہٹا کر جنازہ زمین پر پانچ منٹ کے واسطے رکھ دیتے ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ توقف بلا وجہ شرعی جائز نہیں ہے۔ احادیث میں جنازہ کو جلد لے جانے کا حکم ہے۔ (۲) فقط۔

ڈرانے کے لئے یہ حکم نکالنا درست ہے کہ جو پنجوقتہ نماز نہ پڑھے گا اس کی نماز جنازہ جائز نہیں (سوال ۳۱۹۹) میں نے لوگوں کو نماز کی طرف متوجہ کرنے کے لئے ایک حکم نکالا ہے وہ یہ کہ تارک نماز کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو۔ ایسا حکم دینا تخویفاً و تحدیداً جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایسا حکم کرنا درست نہیں ہے، حدیث شریف میں ہے صلوا علی کل بر وفاجر الحدیث۔ اور ظاہر ہے کہ تارک نماز بھی فاسق فاجر ہے، کافر عند اجمہور نہیں ہے، اور فقہاء نے باغی وغیرہ کو جو مستثنیٰ کیا ہے اس میں بھی تارک نماز اور ہر ایک فاسق کو داخل نہیں کیا، لہذا بالکل بلا ادائے نماز جنازہ مسلمانوں کو دفن کر دینا درست نہیں ہے، اس طرح لونڈی بھڑوں کو جو مسلمان کہلاتے ہیں بدون نماز کے دفن کر دینا یا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دینا جائز نہیں ہے، البتہ عبرت کے لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ تارک نماز وغیرہ فاسق کی نماز مقتد الوگ نہ پڑھیں بلکہ عوام لوگوں سے کہہ دیں کہ تم نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دو تاکہ تارکین نماز کو آئندہ و عبرت ہو۔ کما ورد فی الحدیث۔ (۳) فقط۔

### بحث سماع موتی

(سوال ۳۲۰۰) آپ کا فتویٰ پہنچا، حال معلوم ہوا، جو بلا گذارش ہے کہ جب میت کو زائر کا علم وادارک ہے اور سماع نہیں، یہ ایک ایسا عقیدہ لا متخل ہے کہ خاکسار کی سمجھ میں نہیں آتا میت کو زائرین کا علم ہو اور ادراک بھی ہو اور سماع نہ ہو یہ عجیب تماشا ہے، بجز دیکھنے اور سننے کے علم یا ادراک نہیں ہوتا پھر اموات کس طرح معلوم کر لیتی ہیں۔

(الجواب) اس بارہ میں بندہ نے وہی لکھا ہے جو حضرت عائشہؓ نے فرمایا تھا جب ان سے یہ کہا گیا کہ آنحضرت ﷺ نے اہل قلب بدر کے بارہ میں فرمایا ہے ما انتم باسمع منهم کہ تم اموات سے زیادہ سننے والے نہیں ہو تو

(۱) ویقال فی تعزیه المسلم بالکا فراعظم اللہ اجرک واحسن عزاک الخ (عالمگیری جنائز ج ۱ ص ۱۵۷ ط. ماجدیہ ج ۱ ص ۱۶۷) ظفیر۔

(۲) ویسرع بها بلا خیب الخ وکرہ تاخیر صلاتہ ودفنہ لیصلی علیہ جمع عظیم بعد صلاة الجمعة (در مختار) للحدیث اسر عوا بالجنازة فان كانت صالحة قدمتموها الى الخیر وان كانت غیر ذالک فشر تضعونه عن رقابکم (ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی حمل الجنازة ج ۱ ص ۸۳۳ ط. س. ج ۲ ص ۲۳۱) ظفیر۔

(۳) عن سلمة بن الاکوع قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا تی بجنازة فقالوا صل علیہا فقال هل علیہ دین قالوا لا فصلی علیہا ثم اتی بجنازة اخرى فقال هل علیہ دین قیل نعم قال هل ترک شیئاً قالوا ثلثة دنائیر فصلی علیہا ثم اتی بل ثالثة فقال علیہ دین قالوا ثلثة ونا نیر، قال ترک شیئاً قالوا لا، قال صلوا علی صاحبکم فقال ابو قتاده صل علیہ یا رسول الہ وعلی دینہ فصلی علیہ رواہ البخاری (مشکوٰۃ باب الا نظار والا فلاس ص ۲۵۲) ظفیر۔



حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ما اتم با علم منہم یعنی یہ کہ تم ان سے زیادہ نہیں جانتے۔ غرض کے علم اور ادراک نہیں ہو سکتا، بہروں کو علم اور ادراک ہوتا ہے اور سماع نہیں ہوتا، پس ان قصوں میں نہ پڑیں اور اس کو کسی عالم سے سمجھ لیں اور یہ مسئلہ جان لیں کہ قرآن شریف میں سماع موتی کا انکار کیا گیا ہے۔ لہذا حدیث شریف میں تاویل کرنا مناسب ہے۔ (۱) فقط۔

### سماع موتی کی بحث

(سوال ۳۲۰۱) متعلق نمبر ۲۸۳۶ مندرجہ رجسٹر سن ۳۹ھ۔ شک یہ ہے کہ تمام فقہاء حنفیہ عدم سماع اموات کا مسئلہ تحریر فرما رہے ہیں، اور آپ نے بھی ایک جگہ فیصلہ فرمادیا ہے کہ عدم سماع اموات امام صاحب کا مذہب ہے، پھر بعد میں واسطی کا قول ہے، وہی قول فقہاء نقل کرتے ہیں اور اس پر کسی قسم کی جرح و قدح نہیں کرتے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سماع اموات کا مسئلہ درست ہے اور عدم سماع کا غلط، لہذا محمد بن واسع ناقل عن السلف ہے وہ کون ہے اور کس مذہب کا شخص ہے۔

(الجواب) محمد بن واسع تابعین میں سے ہیں جو کہ ائمہ مجتہدین میں سے سابق ہیں، اس لئے ان کو حنفی یا شافعی کچھ نہیں کہہ سکتے جیسا کہ صحابہ کو۔ اور علم زائرین کا اموات کو ہونا سماع موتی کی دلیل نہیں ہے، کیونکہ سماع موتی دوسری چیز ہے اور علم ادراک امر آخر ہے، خود حضرت عائشہ صدیقہؓ جو سماع موتی کی منکر ہیں، بدلیل قولہ تعالیٰ انک لا تسمع الموتی۔ (۲) حدیث ما انت باسمع منہم (۳) جو اہل قلیب بدر کے بارہ میں وارد ہے، اور مثبتین سماع موتی اس سے دلیل پکڑتے ہیں کی تاویل با علم منہم کے ساتھ کرتی ہیں۔ (۴) فقط۔

عورت کے پیٹ سے بچہ کا کچھ حصہ نکلا اور وہ مر گئی

(سوال ۳۲۰۲) عورت کے پیٹ سے لڑکے کا ایک پیر پیدا ہوا اور دونوں مر گئے تو لڑکے کو اس کے پیٹ سے جدا کیا جاوے یا ایک ہی غسل و کفن میں دفن کریں۔

(الجواب) لڑکے کو جدا نہ کیا جاوے، صرف عورت کا غسل و کفن و نماز پڑھنا کافی ہے۔ فقط۔

### عشرہ محرم میں مرنے والے کی بحث

(سوال ۳۲۰۳) مشہور ہے جو شخص عشرہ محرم میں فوت ہوا اس سے عشرہ کے اندر عذاب قبر نہیں ہوتا۔

(۱) حوالہ کی بقدر ضرورت تفصیل پہلے گذر چکی وہاں دیکھ لیا جائے واجا بو هذا الحديث بانه مردود من عائشه قالت كيف يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك والله تعالى يقول ما انت بمسمع من في القبور وانك لا تسمع الموتى، اقول والحديث المتفق عليه لا يصح ان يكون مردودا، لا سيما ولا منافاة بينه وبين القرآن فان المراد من الموتى الكفار والنفس، منصب على نفى النفع لا على مطلق السمع كقوله تعالى، صم بكم عمى فهم لا يعقلون، او على نفى الجواب المترتب على السمع (مرقاۃ باب حکم الاسراء ج ۴ ص ۲۴۶) ظفیر۔ (۲) سورة النمل۔ ۶۔

(۳) فاطر۔ ۳۔ (۴) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منہم وفي رواية ما انتم باسمع منہم ولكن لا یجیون وفي شرح مسلم للنووی قال الما زری قیل ان المیت یسمع عملا بظاهر هذا الحديث وفيه نظر انه خاص في حق هؤلاء ورد عليه القاضي وقال يحمل سماعهم على ما يحمل عليه سماع الموتى في احاديث عذب القبر وفتنه التي لا مدفع لها وذلك باحیائهم او احياء اجزاء منہم یعقلون به ویسمعون في الوقت الزی یریدہ اللہ قال الشيخ هذا هو المختار قال ابن الهمام في شرح الهدایة اعلم ان اکثر من مشائخ الحنفیة على ان المیت لا یسمع الخ (مرقاۃ ج ۴ ص ۲۴۶) ظفیر۔



حساب ہوتا ہے، بعد دس روز کے حساب وغیرہ ہوگا۔ یہ صحیح ہے یا نہیں۔  
(الجواب) یہ بات غلط ہے عشرہ محرم میں مرنے والے کے لئے یہ نہیں آیا کہ دس دن تک عذاب قبر وغیرہ نہ ہوگا، البتہ رمضان شریف میں اور جمعہ کے دن میں مرنے والے کے لئے یہ بشارات حدیث میں آئی ہے۔ (۱) فقط۔  
جمعرات کو روح کا گھر میں آنا تحقیقی بات نہیں

(سوال ۳۲۰۴) بہت سے علماء کی زبانی سنا ہے کہ جمعرات کو روح اپنے اقرباء کے گھر آتی ہے اور ثواب کی امیدوار ہوتی ہے اور جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس ہوتی ہے۔ یہ صحیح ہے یا نہیں۔  
(الجواب) یہ کچھ تحقیقی بات نہیں۔ فقط۔

کافر کا بچہ جو مسلمان کے پاس مر جائے

(سوال ۳۲۰۵) ایک بچہ جس کے ماں باپ کافر تھے ایک مسلمان کے پاس پلٹا تھا۔ مسلمان چونکہ لا ولد تھا اس بچہ کو متنبی کر لیا۔ بچہ کے ماں باپ کافر بوجہ افلاک محمد استطاعت پرورش مسلمان سے کچھ نذرانہ لے کر بچہ کو اس کے حوالہ کر کے کہیں چلے گئے اور بچہ صغیر السن اور بالکل بے شعور تھا، چند روز بعد مر گیا، اس لڑکے پر نماز پڑھی جائیگی اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا یا نہیں۔

(الجواب) قاعدہ فقہیہ کے مطابق وہ بچہ کافر سمجھا جائے گا اس لئے کہ بچہ کو مسلمان سمجھنے کے لئے یا اسلام احد الابوین کا شرط ہے یا تبعیت یا خود اس بچہ کا بحالت شعور و تمیز اسلام لانا اور جب کہ ان جوہ میں سے کوئی بھی نہیں ہے تو حسب قواعد فقہیہ وہ بچہ مسلمان نہ سمجھا جائے گا۔ کذا فی الدر المختار۔ (۲)

## دسویں فصل احکام شہید میں

بیماری میں مرنے والا شہید ہے یا نہیں

(سوال ۳۲۰۲۶) خورشید خاں پسر رحمان خان، قوم پٹھان معمولی بیماری میں فوت ہوا، رحمان خاں پدر اس کا عمر تخمیناً قریب ایک سو سولہ تھا، زوجہ خورشید خان نے جس کا عقد ثانی پسر رحمان خاں سے ہوا تھا، رحمان خان کو بھکا کر ایک نویست نامہ بطور وقف اراضی باغ موضع نور پور پر گنہ دیوبند اس مضمون کا تحریر کر لیا کہ یہ باغ مذکور جس میں اقرار خورشید خاں کا ہے اس کا خرچ روشنی کے واسطے وقف کر دیا، اس کی آمدنی سے خرچ روشنی وغیرہ ہوا کرے گی اور متولی اپنے بعد پوتی کو کیا، اب سوال یہ ہے کہ معمولی بیماری میں فوت ہونے والے کو شہید کہتے ہیں یا نہیں اور خورشید خاں پر بحالت موجودہ اطلاق لفظ شہادت ہو سکتا ہے یا نہیں، اور قبر پر روشنی کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(۱) ثم ذکر ان من لا یستل ثمة نية الشہید الخ والا یتفاد والمیت یوم الجمعة او لیلتها (ردالمحتار ج ۱ ص ۷۹۷ ط. س. ج ۲ ص ۱۹۲) ظفیر۔ (۲) کصی سبی معی احد ابوہ لا یصلی علیہ لانه تبع له ای فی احکام الدنیا الخ وان سبی بدونه فهو مسلم تابع للدار او للمسابی او به فاسلم او اسلم الصبی وهو عاقل ای ابن سبع سنین صلی علیہ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب صلاة الجنائز قبیل مطلب حمل المیت ج ۱ ص ۸۳۱ ط. س. ج ۲ ص ۲۲۸) ظفیر۔



(الجواب) معمولی بیماری میں مرنے والے کو شہید نہیں کہتے اور اس پر حکم شہادت کا نہیں لگایا جاتا۔ (۱) اور قبر شہید کی ہو یا غیر شہید کی، ولی کی ہو یا عاصی کی روشنی مروجہ کرنا ایسی قبر پر درست نہیں ہے۔ (۲) اور وقف کے اندر چونکہ یہ ہوتا ہے کہ بالآخر مصارف اس کے فقراء ہوتے ہیں، اس لئے یہ وقف صحیح ہو گیا اور متولی جس کو رحمان خاں نے اپنے بعد بنایا وہ متولی ہو گیا اور ہے گا۔ فقط۔

آنحضرت کو سید الشہداء کہنا درست ہے یا نہیں اور آپ کی حیات شہداء سے بڑھ کر ہے یا نہیں

(سوال ۳۲۰۷) حضرت رسول اللہ ﷺ سید الشہداء ہیں یا نہیں، نیز شہداء کی حیات کے متعلق جو قرآن کریم میں خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان کو مردے مت کہو کیا یہ حیات شہداء ہی کے ساتھ مخصوص یا نہیں اور آنحضرت ﷺ اس حیات میں شہداء سے افضل ہیں یا نہیں۔

(الجواب) آنحضرت ﷺ افضل الانبیاء والمرسلین ہیں اور جب کہ آپ جملہ انبیاء علیہم السلام سے بھی افضل ہیں تو جملہ صدیقین اور شہداء سے بھی افضل ہیں اور ان کے سردار ہیں اس میں کچھ جائے تردد اور شک نہیں ہے۔ کما قیل۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر لیکن ظاہر میں آپ شہید نہیں ہوئے تاکہ سید الشہداء کا لفظ آپ کے لئے استعمال کیا جائے آنحضرت ﷺ نے حضرت حمزہ کو جو کہ شہید ہوئے تھے سید الشہداء کا لقب عطا فرمایا ہے، کما ورد فی الا حدیث۔ (۳) پس ایسا سوال آپ کا قلت علم و تدبر پر مبنی ہے ایسا سوال نہ کرنا چاہئے، اور انبیاء علیہم السلام کی حیات خصوصاً آنحضرت ﷺ کی حیات شہداء کی حیات سے افضل و اعلیٰ ہے اور بحث اس کی طویل ہے۔ (۴) فقط۔

شہادت حکمیہ

(سوال ۳۲۰۸) زید مسلمان سید پاک و صلوٰۃ دیندار مگر غریب مرد تھا، جو چنگی میں ماہوار ملازم محرر پونڈ تھا۔ وہ مرض نمونیہ چھ روز بحالت سفر و تنہائی بیمار رہ کر فوت ہو گیا، ایسی موت کو غریب کی موت کہا جائے گا، اور زید شہید مرایا نہیں موت الغریبۃ شہادۃ ابن ماجہ۔

مردہ کے لئے زندہ ہونے کی دعا

(سوال ۳۲۰۹/۲) زید فوت ہو گیا، زید کے بھائی کا یہ عقیدہ ہے کہ دعائیں بہت بڑی طاقت اور بڑا اثر ہے اور وہ حق تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ حق تعالیٰ زید کو دوبارہ زندہ فرمادے اور وہ اپنے عزیز و اقارب سے آملے۔ یہ خیال زید کے بھائی کا صحیح ہے یا نہیں۔

(۱) ثم الا حسن فی تعریف الشہید الحکمی علی قول ابی حنیفۃ انہ مسلم مکلف طاهر علم انہ قتل ظلماً قتل لم یجب بہ مالا ولم یرث (غنیۃ المستملی ص ۵۵۵) ظفیر (۲) وما یؤخذ من الدراهم والشمع والزیت ونحوھا الی ضرائح الیاء الکرام تقربا الیہم فہو بالاجماع باطل و حرام (الدرا المختار علی هامش رد المحتار کتاب الصوم مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ج ۴ ص ۱۷۵ ط. س. ج ۲ ص ۴۳۹) ظفیر (۳) عن علی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید الشہداء حمزہ بن عبدالمطلب (فتح الباری تحت باب قتل حمزہ بن عبدالمطلب ج ۱ ص ۸۲ ظفیر) (۴) نبی اللہ حی یرزق رواہ ابن ماجہ (مشکوٰۃ باب الجمعۃ فصل ثالث) ظفیر۔



(الجواب) (۱) اس صورت میں مصداق حدیث شریف موت الغریبة شہادت کا انشاء اللہ تعالیٰ ہے، اور شہادت حکمیہ زید کو حاصل ہے۔

(۲) زید کے بھائی کا یہ خیال صحیح نہیں ہے اور اس کو ایسی دعائے کرنی چاہئے جیسا کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ شہداء اللہ تعالیٰ سے اس کی تمنا کریں گے کہ پھر دنیا میں زندہ ہو کر جاویں اور پھر اللہ تعالیٰ کے راستہ مارے جائیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ نہیں ہو سکتا جو مر گیا وہ پھر دنیا میں نہیں لوٹا جاتا۔ الخ فقط۔

پانی میں ڈوب کر مر جائے یا جہاد میں یا مرض ہیضہ و طاعون میں کیا حکم ہے (سوال ۳۲۱۰) شہید یعنی جو پانی میں ڈوب کر مرے یا جہاد میں، یا مرض ہیضہ و طاعون میں مر جاوے تو اس کو غسل و کفن دیا جاوے یا نہیں۔

(الجواب) جو شخص پانی میں ڈوب کر مرے یا ہیضہ و طاعون میں مرے وہ حکمی شہید ہے، اس کو غسل و کفن ہونا چاہئے اور شہید فی سبیل اللہ جو کہ حقیقی شہید ہے اس کو حسب شرائط فقہاء غسل و کفن نہیں ہے۔<sup>۴۷</sup> ایک پاگل نے ایک عورت کو کڑھائی سے مار کر شہید کر دیا اس کو غسل دیا جائے یا نہیں (سوال ۳۲۱۱) ایک مجنون نے اپنی عورت کے سر میں کڑھائی مار کر سر پھاڑ دیا عورت مر گئی عورت کو غسل دینا چاہئے یا نہیں۔

(الجواب) وہ عورت شہید ہے اس کو غسل نہ دیا جاوے بلا غسل کے نماز اس پر پڑھ کر دفن کر دیا جاوے لحدیث زملوہم بکلو مہم و دما نہم رواہ احمد، شامی ۳، فقط۔

جو دیوار کے نیچے دب کر مر جائے انہیں غسل دیا جائے گا

(سوال ۳۲۱۲) ایک مسلمہ عورت حیض و نفاس سے پاک غسل کردہ آتش بازی کا سامان چکی میں پیس رہی تھی اس میں آگ لگ گئی مکان گر گیا، اس حادثہ سے چند منٹ پہلے چار شخص خدام خلافت نھر سے غسل کر کے اس مکان میں آئے تھے یہ پانچوں آدمی دب کر مر گئے بغیر غسل کے ان کو دفن کیا گیا مگر دعائے مغفرت جنازہ پڑھا گیا۔

(الجواب) حریق و غریق اور جس پر دیوار وغیرہ گر جائے اور وہ مر جاوے یہ سب شہید آخرت ہیں ان کو غسل دینا لازم ہے اور اگر ممکن نہ ہو تو تیمم کرنا چاہئے تھا اور بلا غسل دفن کر دینے کی حالت میں ان کے لئے حکم یہ تھا کہ بعد دفن کر دینے کے دوبارہ نماز جنازہ قبر پر پڑھی جاتی کیونکہ جو نماز بلا غسل ہوئی وہ نماز معتبر نہیں ہوئی۔ بعد دفن کر

(۱) فالمرث شہید الاخرة وكذا الجنب الخ والغریق والحریق والغریب (الدر المختار علی هامش ردالمحتار . باب الشہید ج ۱ ص ۸۵۲ ط. س. ج ۲ ص ۲۵۲) ظفیر.

(۲) فینزع عنه ما لا یصلح للکفن ویراد ان نقص الخ وینقض ان زاد لا جل ان یتیم کفنه المسنون ویصلی علیہ بلا غسل ویدفن بدمہ وثیاب الخ وکل ذلک فی الشہید الکامل والا فالمرث شہید الاخرة وكذا الجنب ونحوه ومن قصد العد وفاصاب نفسه والغریق والحریق والمہدوم علیہ والمبطون والمطعون الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الشہید ج ۱ ص ۸۵۱ و ج ۱ ص ۸۵۲) ظفیر غفر اللہ الصمد.

(۳) ویصلی علیہ بلا غسل ویدفن بدمہ وثیابہ لحدیث زملوہم بکلو مہم (در مختار لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شہداء احد زملوہم بکلو مہم ودمانہم رواہ احمد . کذا فی شرح المنیة (ردالمحتار باب الشہید ج ۱ ص ۸۵۱) ظفیر.



دینے کے چونکہ غسل متعذر ہو گیا اس لئے غسل ساقط ہو گیا لہذا نماز دوبارہ ان کی قبور پر پڑھنی چاہئے تھی مگر یہ حکم صلوٰۃ علی القبر کا تفسیح میت سے پہلے پہلے تھا جس کی تقدیر عند البعض تین دن ہے اور اصح عدم تقدیر ہے بوجہ اختلاف وقت تفسیح کے اختلاف امکنہ و ازمنہ وغیرہ کی وجہ سے درمختار میں ہے وان دفن و اھیل علیہ التراب بغیر صلوٰۃ او بہا بلا غسل صلی علی قبرہ استحساناً مالم یغلب علی الظن تفسیخہ من غیر تقدیر و هو الاصح (۱) لا نہ یختلف باختلاف الاوقات حراً و برداً و المیت سمناً و هزلاً ولا مکنة بحر و قیل یقدر بثلاثة ایام (۱) الخ شامی . وفی باب الشہید من الدر المختار و کل ذلك فی الشہید الکامل الخ قوله فی الشہید الکامل و هو شہید الدین و الاخرة . و شہادة الدنیا بعدم الغسل الالنجاسة اصابته غیر دمہ و شہادة الاخرة بنیل الثواب الموعود للشہید الخ شامی ۔ (۲) اس سے معلوم ہوا کہ شہید آخرت کے لئے ثواب موعود آخرت میں حاصل ہو گا اور دنیا میں اس کو حکم شہادت کا دوبارہ عدم غسل وغیرہ نہ دیا جاوے گا۔

جو مردہ زخمی ہو اس کو غسل دینا کیسا ہے

(سوال ۳۲۱۳) جس مردہ کے جسم میں بوجہ قتل کے زخم ہوں اس کو غسل دینا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر اس کو ظلماً قتل کیا گیا ہے تو وہ شہید ہے اس کو غسل نہ دیا جاوے گا اور نماز پڑھنی چاہئے۔ (۲) فقط۔

چوروں نے قتل کر دیا شہید ہو یا نہیں

(سوال ۳۲۱۴) جو آدمی خانگی کام کو گاؤں میں جاتا ہے چوروں نے راستہ میں اس کو قتل کر دیا یہ مسلمان ہے شہید کہلاوے گا یا نہیں اور غسل و نماز کی نسبت کیا حکم ہے؟

(الجواب) وہ شخص شہید ہے اس کو غسل نہ دیا جاوے اور نماز پڑھی جاوے و یصلی علیہ بلا غسل و یدفن بدمہ و ثیابہ الخ (۲) درمختار۔

منکر نکیر کن لوگوں سے سوال نہیں کریں گے

(سوال ۳۲۱۵/۱) شہادت صغریٰ پانے والے شہداء سے سوالات منکر نکیر ہو گے یا نہیں۔

شہادت اخروی پانے والے کا جسم گلتا سڑتا ہے یا نہیں

(سوال ۳۲۱۶/۲) شہادت صغریٰ پانے والے شہداء کے جسم قبر میں گلیں سڑیں اور ریزہ ریزہ ہوں گے یا نہیں۔

حقیقی شہید کے جسم کے متعلق کیا فرماتے ہیں

(سوال ۳۲۱۷/۳) شہادت کبریٰ پانے والوں کے اجسام کے متعلق کیا حکم ہے۔

(الجواب) شامی میں منقول ہے کہ آٹھ شخصوں سے سوال منکر نکیر نہ ہو گا ایک ان میں سے شہید ہے اور طاعون

(۱) ردالمحتار باب صلاة الجنائز ج ۱ ص ۸۲۶ و ج ۱ ص ۸۲۷ ط.س. ج ۲ ص ۲۲۴. ۱۲ ظفیر.

(۲) ردالمحتار باب الشہید ج ۱ ص ۸۵۲ ط.س. ج ۲ ص ۲۵۰..... ۱۲ ظفیر.

(۳) الشہید ہو کل مکلف مسلم ظاہر قتل ظلماً ولم یجب بنفس القتل مال والی قوله ویصلی علیہ بلا غسل و یدفن بدمہ و ثیابہ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار ج ۱ ص ۸۵۱ ط.س. ج ۲ ص ۲۴۷) ۱۲ ظفیر.

(۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار ج ۱ ص ۸۵۱ ط.س. ج ۲ ص ۲۵۰. ۱۲ ظفیر.



میں مرنے والا اور مرابط وغیرہ۔ (۱)

(۲، ۷) انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں حدیث شریف میں وارد ہے ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء۔ (۲) باقی سوائے انبیاء علیہم السلام کے دوسروں کے بارے میں ایسا وارد نہیں ہے۔ فقط۔

کافروں کی شرارت روکنے میں جو مسلمان کام آئیں وہ شہید ہیں یا نہیں

(سوال ۱/۳۲۱۸) اس وقت کافر ہندوستان میں مسلمانوں کو ذلیل کرنا اور اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کے امور مذہبی میں مداخلت کرتے ہیں اگر مسلمان ان کی شرارت روکنے میں کام آجائیں تو وہ شہید ہوں گے یا نہیں۔

محرم و عرس میں ہندو کے حملہ سے مسلمان مریں ان کا کیا حکم ہے

(سوال ۲/۳۲۱۹) محرم اور عرس اور میلہ وغیرہ میں اگر ہندو حملہ آور ہوں اور مسلمان ضائع ہو جائیں تو کیا حکم ہے۔

ہندو خفیہ طور پر مسلمانوں کو مار ڈالیں تو وہ شہید ہیں یا نہیں

(سوال ۳/۳۲۲۰) اگر ہندو خفیہ طور سے حملہ کریں یا کوٹھوں پر چڑھ کر نقصان پہنچائیں اور مسلمان مارے جائیں تو کیا حکم ہے۔

(الجواب) (۱، ۲، ۳) ان سب صورتوں میں جو مسلمان مارے جائیں گے وہ شہید ہوں گے کیونکہ جو مسلمان ظلماً کافروں کے ہاتھ سے مارا جاوے وہ شہید ہوتا ہے۔ (۲) فقط۔

اولیاء اللہ مرنے کے بعد زندہ رہتے ہیں یا نہیں

(سوال ۳۲۲۱) حضرات اولیاء اللہ بعد وصال زندہ رہتے یا نہیں بہر صورت دلیل کیا ہے۔

(الجواب) وباللہ التوفیق۔ سب ہی مرنے والے ہیں انک میت وانہم میتون جو کہ مسلم ہے پھر اسی حیات روحانی میں درجات انبیاء علیہم السلام کی حیات قوی تر ہے، اس کے بعد شہداء کی، پھر جملہ مؤمنین و مؤمنات کی درجہ بدرجہ اور نصوص صرف انبیاء علیہم السلام اور شہداء کی حیات میں وارد ہیں۔ حدیث شریف میں ہے ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء فنبی اللہ حی یرزق۔ (۳) الحدیث۔ او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم اور شہداء کے بارہ میں قرآن شریف میں ہے ولا تحسبن الذين قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احياء عند ربهم یرزقون فرحین بما اتاهم اللہ من فضله۔ (۴) الآیہ۔ پس اس قسم کی تصریح

(۱) ذکر ان من لا یسئل ثمانية الشہید والمرابط، والمطعون والموت زمن الطاعون بغیرہ اذا كان صابراً محتسباً الصديق والا طفل والمیت يوم الجمعة او ليلتها والقاری كل ليلة تبارك الملك الخ (ردالمحتار باب صلاة الجنائز مطلب ثمانية الا یسئلون فی قبورهم ج ۱ ص ۷۹۷ و ج ۱ ص ۷۹۸ ط. س. ج ۲ ص ۱۹۲) ظفیر۔

(۲) هو كل مكلف مسلم طاهر الخ قتل ظلماً بغیر حق بجارحة الخ وكذا یكون شهیداً لو قتله باغ او حربی او قاطع طریق ولو تسبیاً او بغیر آلة جارحة فان مقتولهم شهید الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الشہید ج ۱ ص ۸۴۸ ط. س. ج ۲ ص ۲۴۷) ظفیر۔ (۳) اور بھی کوحیات روحانی حاصل رہتی ہے، کیونکہ مدثرواب وعتاب کاحیات روحانی پر ہے۔



کوئی اولیاء اللہ کے لفظ کے ساتھ وارد ہونا یاد نہیں ہے لیکن جب کہ شہداء کے لئے حیات کی تصریح ہے اور شہداء بھی اولیاء اللہ ہیں تو اس وجہ سے کہہ سکتے ہیں کہ اولیاء اللہ کے لئے بھی تصریح حیات کی ہوگی یا یوں کہا جاوے کہ جب کہ شہداء کے لئے حیات کی تصریح ہے تو چونکہ اولیاء اللہ بھی حکم شہداء ہیں بلکہ بعض اولیاء شہداء سے اعلیٰ مرتبہ پر ہیں جیسے صدیقین کہ وہ اولیاء اللہ کی ایک جماعت ہے، شہداء سے افضل ہے کما قال اللہ تعالیٰ اولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین۔ لآیۃ۔ اس آیت میں انبیاء کے بعد شہداء سے پہلے صدیقین کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ بظاہر یہ ترتیب مقتضی افضلیت صدیقین کو شہداء پر ہے اس لئے اولیاء اللہ کے لئے بھی یہ خاص حیات علی حسب المراتب ثابت ہے۔ فقط۔

مرنے کے بعد اولیاء اللہ کے فیوض باقی رہتے ہیں

(سوال ۳۲۲۲) اولیاء اللہ کی تصرفات اور ان کے فیوض و انوار و برکات بعد وصال بھی موجود رہتے ہیں یا بعد موت ظاہری وہ سب ختم ہو جاتے ہیں۔

(الجواب) اور فیوض و برکات ان کے بعد ممات کے باقی رہتے ہیں مثلاً یہ کہ ان کی زیارت اور قرب سے زائرین کو برکات حاصل ہوں اور ان پر بھی درود رحمت ہو کیونکہ جب وہ اولیاء مورد رحمت الہی ہیں تو جو شخص ان کی زیارت کرے گا وہ بھی ہی حسب المراتب مستفیض ان کی برکات سے ہوگا۔ باقی یہ کہ وہ تصرفات کرتے ہیں یا نہیں اور ان کو کچھ اختیار دیا گیا ہے یا نہیں اس میں عہدہ کو صحیح رکھنا لازم ہے۔ متصرف عالم میں سوائے اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک لہ، کے کوئی نہیں ایک ذرہ بدون اس کے حکم و ارادہ کے نہیں حرکت کر سکتا اور جو کچھ حق تعالیٰ نے ہر ایک کے لئے مقدر فرمادیا ہے وہی ہوتا ہے اس کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس کی خدائی میں کوئی اس کا شریک نہیں اور کسی کو کچھ اختیار نہیں ہے۔

تم الجزء الخامس من "فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل و مکمل" بعون اللہ تعالیٰ وتوفیقہ  
 ویلیہ الجزء السادس اولہ کتاب الزکوۃ تحت اشراف حکیم الاسلام مولانا القاری  
 الحافظ محمد طیب صاحب دامت فیوضہ مدیر دارالعلوم دیوبند علی يد العبد الجانی  
 محمد ظفیر الدین المفتاحی . ۱۵ ربیع المنوود سن ۱۳۸۵ھ . فالحمد للہ رب العلمین  
 والصلوة والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین .

دارا دیوبند  
مع فتاویٰ  
مکمل





اضافہ جدیدہ

دارالافتاؤں میں رائج الوقت نسخوں کے مطابق تخریج کے ساتھ جدید کمپیوٹر ایڈیشن

# دارالافتاویٰ مدلل و مکمل دیوبند

جلد ششم

کتابُ الزکوٰۃ، کتابُ الصَّوم اور کتابُ الحج

اِفتادات: مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانیؒ  
(مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت: حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتب: مولانا محمد ظفیر الدین صاحب شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

اضافہ تخریج جدید

مولانا مفتی محمد صالح کاروڑی رفیق دارالافتاء جامع علوم اسلامیہ بنوری ناؤن کراچی

اردو بازار ایم ای جیل روڈ  
کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت



تخریج جدید اور کمپیوٹر کمپوزنگ کے جملہ حقوق ملکیت محفوظ ہیں

خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی : باہتمام :

ستمبر ۲۰۰۲ء شکیل پریس کراچی۔ : طباعت :

۳۶۰ صفحات : ضخامت :

..... ملنے کے پتے ..... ❁

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی  
ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور  
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور  
مکتبہ امدادیہ بی بی ہسپتال روڈ ملتان  
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور  
ادارۃ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی

بیت القرآن اردو بازار کراچی  
بیت العلوم 20۔ نا بھ روڈ لاہور  
نکشمیر بکڈ پو۔ چنیوٹ بازار فیصل آباد  
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راوی پنڈی  
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور  
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی